حصہ دوم

تنبیہ الغافلین

فقیہ ابو اللیث سمرقندی

— مترجم —

محمد اعظم سعیدی

برکاتی پبلشرز کراچی

نزد شہید مسجد کھارادر

Marfat.com

حصہ دوئم

منہاجُ السالکین

ترجمہ

تنبیہُ الغافلین

مؤلف

فقیہ ابوُاللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ

مترجم

علامہ محمّد اعظم سعیدی

تلمیذ علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

برکاتی پبلشرز کراچی

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— تنبیہ الغافلین
مصنف ——— فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ
مترجم ——— علامہ محمد اعظم سعیدی
طابع ——— ضیاء الدین پبلی کیشنز کراچی
طباعت ——— بار دوئم اگست ۱۹۹۲ء
قیمت

تقسیم کار

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدر آباد

○

ضیاء الدین پبلی کیشنز
بی کے ۴/۱۷ نزد شہید مسجد کھارادر، کراچی ۲
فون نمبر ——— ۲۰۱۸۲۴

Marfat.com

فہرست مضامین (حصہ دوم)

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
①	**باب: ماہ رمضان کی فضیلت**	۱۷
۱	شب قدر سے یوم عید تک	۱۸
۲	پانچ چیزیں	۲۰
۳	شعبان کے آخری دن کا وعظ	۲۲
۴	شب برأت کی فضیلت	۲۴
②	**باب: ذوالحجہ کے دس دنوں کی فضیلت**	۲۷
۵	موسیٰ علیہ السلام کے لیے پانچ دعائیں	۲۸
۶	چار دنوں کی تخصیص	۳۱
③	**باب: محرم کے دسویں دن کی فضیلت**	۳۴
۷	عاشورہ کے دن روزہ	۳۵
۸	اس دن کو عاشورہ کیوں کہتے ہیں۔	

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
(۴)	باب:- نفلی روزے اور ایام بیض کی فضیلت	۳۸
۹	گرمی میں روزے کی فضیلت	۳۹
۱۰	تین باتیں	۴۰
۱۱	شوال کے چھ روزے	۴۳
(۵)	باب:- اہل وعیال پر خرچ کرنا	۴۴
۱۲	حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سوالات	۴۶
۱۳	چار آدمیوں کی مثال	۴۷
(۶)	باب:- غلاموں کیساتھ رعایت کرنا	۴۸
۱۴	غلاموں کو رعایت نہ دینے پر وعید	۴۹
(۷)	باب: یتیم پر احسان	۵۱
۱۵	عجیب حدیث	۵۱
۱۶	یتیم بچیوں کو پہلے دو	۵۴

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
⑧	باب: زنا کا بیان	۵۵
۱۷	دوزخ کی کہانی	۵۸
۱۸	زنا عذابِ الٰہی کا موجب ہے	۵۹
⑨	باب: سُود کھانا	۶۰
۱۹	کمی بیشی سُود ہے	۶۱
۲۰	بربادی کے اسباب	۶۲
⑩	باب: گناہوں کا بیان	۶۴
۲۱	نیک و بد اور تقدیر	۶۵
۲۲	توبہ کی قبولیت	۶۷
۲۳	اپنی ذات پر ظلم نہ کرو	۶۹
۲۴	ہر گناہ میں دس عیب	۷۰
۲۵	پانچ فرشتوں کی آمد اور منادی	۷۲
۲۶	مکتوب توراۃ	۷۳
⑪	باب: ظلم کے بیان میں	۷۴
۲۷	ظلم اور ظالم کو رد کو	۷۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۸	خوشی اور محرومی کے اسباب	۷۸
(۱۲)	باب: رحمت وشفقت کے بیان میں	۸۰
۲۹	رحمت وشفقت کی باتیں	۸۲
۳۰	اچھی اچھی باتیں	۸۵
(۱۳)	باب:- اللہ تعالیٰ کے خوف کا بیان	۸۷
۳۱	مومن کا خوف اور اس کی فضیلت	۸۸
۳۲	خوف اور اس کی کیفیت	۹۰
۳۳	رفاقت کے ساتھ اتباع لازمی ہے۔	۹۳
(۱۴)	باب:- ذکرِ الٰہی کے بیان میں	۹۶
۳۴	حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پانچ باتیں	۹۷
۳۵	ذکر کی برکتیں	۹۸
۳۶	شیطان کے ٹھکانے	۹۹
۳۷	شیطات سے بچنے کا ذریعہ	۱۰۱
۳۸	ذکرِ الٰہی کی عظمتیں	۱۰۲
(۱۵)	باب:- دعا کے بیان میں	۱۰۵
۳۹	دُعا کے مقبول و نامقبول ہونے کی وجوہات	۱۰۷

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۶	باب:- تسبیحات کے بیان میں	۱۱۱
۴۰	تسبیح کی تکمیل	۱۱۲
۱۷	باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی فضیلت	۱۱۵
۴۱	درود کی برکتیں	۱۱۶
۴۲	درود میں مغفرت و رحمت	۱۱۷
۱۸	باب:- لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی فضیلت میں	۱۲۰
۴۳	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ واجب ہے۔	۱۲۲
۴۴	شفاعت کے مستحق	۱۲۳
۴۵	بنی اسرائیل کے فاسق و عابد کا واقعہ	۱۲۵
۴۶	کلمہ کی قدر و منزلت	۱۲۷
۴۷	جنت کی قیمت	۱۲۹
۱۹	باب:- قرآن مجید کی فضیلت میں	۱۳۰
۴۸	جنت کے درجے اور قرآن کی آیات	۱۳۳
۴۹	فرشتوں کی دعائیں	۱۳۵
۲۰	باب:- حصول علم کی فضیلت میں	۱۳۷
۵۰	علماء کی مجلس کا مقام	۱۳۸

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۵۱	علم کی عظمتیں	۱۴۰
۵۲	علم کی عظمت وشان	۱۴۳
(۲۱)	باب:- عمل، علم کے مطابق ہو	۱۴۶
۵۳	فقیہہ اور علم کی تعریف	۱۴۹
(۲۲)	باب:- علمی مجالس کی فضیلت میں	۱۵۳
۵۴	علم اور ذکر کی مجلس کا اکرام	۱۵۶
۵۵	محفلوں کے نتائج	۱۵۸
(۲۳)	باب: شکر کی فضیلت	۱۶۱
۵۶	شکر کرنا انبیاء علیہ السلام کی عبادت ہے۔	۱۶۵
۵۷	مخلوق کی اقسام	۱۶۷
(۲۴)	باب:- رزقِ حلال کی فضیلت میں	۱۷۰
۵۸	کسبِ معاش سے متعلق اقوال	۱۷۲
(۲۵)	باب:- کمائی کی مصیبت اور حرام سے ڈرو	۱۷۶
۵۹	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا واقعہ	۱۷۹
(۲۶)	باب:- کھانا کھلانے اور حُسنِ خُلق کی فضیلت	۱۸۱

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
(۲۷)	باب: اللہ تعالیٰ پر توکّل	۱۸۶
۶۰	توکل کی نعمتیں	۱۹۱
(۲۸)	باب: تقویٰ	۱۹۳
۶۱	تقویٰ دین کی حفاظت ہے۔	۱۹۶
(۲۹)	باب: حیا کے بیان میں	۲۰۱
(۳۰)	باب: نیت کے مطابق عمل کرنا	۲۰۵
۶۲	نیت کا پھل	۲۰۶
۶۳	اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید جانتا ہے۔	۲۰۸
(۳۱)	باب: خود پسندی	۲۱۲
۶۴	چار باتیں خود پسندی کا علاج ہیں	۲۱۴
(۳۲)	باب: حج کی فضیلت	۲۱۷
۶۵	حجر اسود اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۲۲۰

Marfat.com

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۲۳	باب:- غزوہ اور جہاد کی فضیلت	(۳۳)
۲۲۵	جہاد کے لیے مالی مدد کرنا	۶۶
۲۲۷	شہید کے فضائل	۶۷
۲۲۹	باب:- فضیلت حفاظت سرحد	(۳۴)
۲۳۲	باب:- تیر اندازی اور شہسواری کی فضیلت میں	(۳۵)
۲۳۴	باب:- جنگ کے آداب	(۳۶)
۲۳۷	باب:- فضیلت اُمّتِ محمدیہ	(۳۷)
۲۳۸	شبِ معراج کی عطائیں	۶۸
۲۴۲	یہودی کو تھپڑ مارنا	۶۹
۲۴۳	امت محمدیہ کے اعزازات	۷۰
۲۴۴	یہودیوں کے سوالات	۷۱
۲۴۷	تورات میں امت محمدیہ کے فضائل	۷۲
۲۴۹	امتِ محمدیہ کی گواہی	۷۳

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۸	باب:- مرد کے بیوی پر حقوق	۲۵۰
۳۹	باب:- بیوی کے شوہر پر حقوق	۲۵۲
۴۰	باب:- لڑائی میں صلح کروانے اور قطع تعلق سے روکنے کے بیان میں	۲۵۵
۷۴	حکمت کی کارآمد باتیں	۲۵۷
۴۱	باب:- بادشاہوں کے ساتھ بیٹھنے کے بیان میں	۲۶۱
۷۵	تباہی کے اسباب	۲۶۴
۴۲	باب:- بیماری اور مریض کی عیادت کے فضائل	۲۶۷
۷۶	بخار سیاہ عورت کی شکل میں	۲۶۸
۷۷	رحمت الٰہی کے انداز	۲۷۰
۴۳	باب:- نفل نماز کی فضیلت	۲۷۲
۷۸	گھروں میں نفل پڑھنا نور ہے	۲۷۳
۷۹	جنت کا دروازہ چاشت	۲۷۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
(۴۴)	باب: تکمیلِ نماز اور اس میں خشوع	۲۷۷
۸۰	اذان اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا رونا	۲۷۹
۸۱	نماز کی مثال اور نمازی کی اقسام	۲۸۱
(۴۵)	باب: مقبول دُعائیں	۲۸۴
۸۲	خیر و بھلائی کی دُعاء	۲۸۴
۸۳	دُعاء واضح ورد	۲۸۵
۸۴	دُعاء کا طریقہ	۲۸۵
۸۵	دُعا سے پہلے حمد و ثناء	۲۸۶
۸۶	دُعائے مغفرت	۲۸۷
۸۷	دُعائے حفاظت	۲۸۷
۸۸	بچھو کے کاٹے کی دُعا۔	۲۸۸
۸۹	دُعا ادائے قرض	۲۸۸
۹۰	حصولِ جنت کی دُعا	۲۸۹
۹۱	ہر بلا سے دور رکھنے والی دُعا	۲۸۹
۹۲	دُعا دفع تنگ دستی	۲۹۰
۹۳	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل	۲۹۰
۹۴	شیطان سے محفوظ رکھنے والی آیت	۲۹۰
۹۵	امیر کے ظلم سے نجات	۲۹۱
۹۶	خواب میں پریشانی	۲۹۱

Marfat.com

۹۷	عنوانات	صفحہ
۹۷	حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو وصیت	۲۹۲
۹۸	نیند سے اٹھتے وقت کی دُعا	۲۹۲
۹۹	ڈراؤنے خواب	۲۹۲
۱۰۰	سب سے افضل دُعا	۲۹۲
۱۰۱	سفر کی دُعا۔ بیوی کا بہتر	۲۹۳
۱۰۲	تعجب ہے اس پر	۲۹۳
۱۰۳	بندہ کیا دُعا مانگے	۲۹۴
۱۰۴	عتبہ غلام کی دُعا۔ ابدال بنانے والی دُعا	۲۹۵
۱۰۵	ظلم سے بچنے کی دُعا	۲۹۶
(۴۶)	باب:۔ نرمی کا بیان	۲۹۷
۱۰۶	حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت	۲۹۸
(۴۷)	باب:۔ سنت کے مطابق عمل کرنا	۳۰۲
۱۰۷	اکہتر فرقے اور بدعت	۳۰۳
۱۰۸	حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ نصیحت	۳۰۴
۱۰۹	صراطِ مستقیم	۳۰۶
(۴۸)	باب:۔ امرِ آخرت میں غم	۳۰۸
۱۱۰	جنازہ کے ہمراہ چلنا	۳۰۹
۱۱۱	غم اور خوف بہترین ساتھی	۳۱۰

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۱۲	آنسو فضلِ الٰہی ہیں۔	۳۱۲
(۴۹)	باب:۔ آدمی کو صبح کس طرح کرنی چاہیئے	۳۱۳
۱۱۳	اسلاف کی صبح	۳۱۵
۱۱۴	چودہ باتیں	۳۱۷
(۵۰)	باب:۔ غور و فکر	۳۲۰
۱۱۵	غور و فکر کا پھل	۳۲۱
۱۱۶	غور و فکر شیوۂ حکمت ہے۔	۳۲۴
(۵۱)	باب:۔ قیامت کی نشانیاں	۳۳۰
۱۱۷	دجال اور دابۃ الارض کا خروج	۳۳۲
۱۱۸	نزول عیسیٰ علیہ السلام	۳۳۴
۱۱۹	عذاب کی شکلیں	۳۳۶
۱۲۰	ایک عیسائی کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیغام	۳۳۸
(۵۲)	باب:۔ احادیث ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ	۳۴۱
۱۲۱	وضو اور نماز کا سوال	۳۴۱
۱۲۲	زکوٰۃ کے متعلق سوال	۳۴۱
۱۲۳	روزہ سے متعلق سوال	۳۴۲
۱۲۴	صدقہ اور غلام آزاد کرنا	۳۴۲

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱۲۵	اچھا آدمی کون ہے	۳۴۲
۱۲۶	پیغمبروں کے متعلق سوال	۳۴۳
۱۲۷	مسجد کی تعظیم	۳۴۵
۱۲۸	حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور غزوہ تبوک	۳۴۶
۱۲۹	حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا وصال	۳۴۷
۱۳۰	حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی رقت انگیز باتیں	۳۴۷
۱۳۱	حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات کی باتیں	۳۵۱
۵۳	باب: اطاعت الٰہی میں کوششیں	۳۵۳
۱۳۲	طاعت اور معصیت کی بنیاد	۳۵۳
۱۳۳	نفرت و محبت کی بنیادیں	۳۵۴
۱۳۴	چار چیزوں کو چار آدمی جانتے ہیں۔	۳۵۵
۱۳۵	بعض باتوں کی علامتیں	۳۵۷
۱۳۶	عمل کی عدم قبولیت	۳۵۸
۱۳۷	بھلائی کی سات چیزیں	۳۶۰
۱۳۸	پہاڑ کی چیخ و پکار	۳۶۱
۱۳۹	گذشتہ امتوں پر گواہی	۳۶۲
۵۴	باب: شیطان کی دشمنی اور اسکی فریب کی پہچان	۳۶۵
۱۴۰	شیطان کے دس راستے	۳۶۷
۱۴۱	شیطان کی حرکتیں	۳۶۸

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱۴۲	شیطان کے دشمن اور دوست	۳۷۲
۱۴۳	برصیصا کی گمراہی	۳۷۳
۵۵	باب:۔ رضا کے بیان میں	۳۷۷
۱۴۴	چار منزلیں	۳۷۸
۱۴۵	انبیائے اکرام کی عادات	۳۸۰
۵۶	باب:۔ نصائح کے بیان میں	۳۸۴
۱۴۶	جنت میں صرف مومن ہی جائے گا۔	۳۸۵
۵۷	باب:۔ حکایات	۳۸۷
۱۴۷	سیاہ نام صحابی کی عظمت	۳۸۷
۱۴۸	اعمال کے وسیلے سے دُعا	۳۹۱
۱۴۹	بنی اسرائیل کا ایک عابد	۳۹۳
۱۵۰	ہارون الرشید کے بیٹے کا عجیب واقعہ	۳۹۴
۱۵۱	حضرتِ ثعلبہ کا گناہ اور توبہ	۳۹۹
۱۵۲	ابلیس کی عبرت ناک موت	۴۰۴
۱۵۳	اللہ سے جنت کا سودا	۴۰۷
۱۵۴	راہب جریج پر تہمت	۴۱۰
۱۵۵	شیر خوار بات کرنے والے	۴۱۲
۵۸	باب:۔ دُعا و تسبیحات	۴۱۳

Marfat.com

باب
ماہِ رمضان کی فضیلت

حضرت فقیہہ ابو اللیث سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سال سے دوسرے سال تک "شوال سے شعبان تک" دخولِ رمضان المبارک کے لئے جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے اور دھونی دی جاتی ہے، پھر جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو مثیرہ نامی ہوا عرش کے نیچے سے چلتی ہے جس کی وجہ سے جنت کے درختوں کے پتے اور دروازوں کے حلقے بجنے لگتے ہیں جس سے ایسی سریلی آوازیں سنائی دیتی ہیں کہ سامعین نے ایسی سریلی آوازیں پہلے کبھی نہ سنی ہوں گی۔ تب خوبصورت آنکھوں والی حوریں جنت کے بالاخانوں پر کھڑی ہو کر پکارتی ہیں کہ ہے کوئی ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے والا، تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمارے ساتھ جوڑ دے، پھر وہ داروغہ جنت "رضوان" سے سوال کرتی ہیں کہ یہ کون سی رات ہے؟ تو رضوان لبیک کہہ کر انہیں جواب دیتا ہے اور کہتا ہے اے خوبصورت عورتو، یہ ماہ رمضان کی پہلی شب ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ رضوان سے فرماتا ہے کہ آج امت محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کے روزہ داروں کے لئے جنت کے دروازے کھول دو اور داروغہ جہنم سے فرماتا ہے کہ امت محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کے روزہ داروں کے لئے جہنم کے دروازے بند کر دو اور جبریل علیہ السلام کو حکم دیا جاتا ہے کہ زمین پر اترو اور سرکش شیطانوں کو بند کر دو

Marfat.com

ان کے گلے میں طوق ڈال کر انہیں سمندروں کی گہرائی میں پھینک دو، تاکہ وہ میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے روزہ داروں کو بہکا نہ سکیں۔

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر شب تین مرتبہ فرماتا ہے۔ کہ ہے کوئی سائل جسے میں عطا کروں، ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی بخشش کا خواستگار کہ میں اس کو بخش دوں، پھر پکارا جاتا ہے کہ ہے کوئی ایسے غنی کو قرض دینے والا جو محتاج نہیں اور وہ پورا پورا قرض ادا کرنے والا ہے، اور رمضان شریف کے تمام دنوں میں افطار کے وقت اللہ تعالیٰ ایسے ایک لاکھ افراد کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جو مستحق عذاب تھے، اور شب جمعہ اور جمعہ کے دن کی ایک ایک ساعت میں اللہ تعالیٰ ایسے دس لاکھ افراد کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جو مستحق عذاب تھے اور رمضان کے آخری دن میں اتنے ہی لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جتنا کہ پورے مہینے میں کئے گئے تھے

شب قدر سے یوم عید تک

اور جب شب قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں اور وہ ملائکہ کے ایک جم غفیر کے ساتھ زمین پر آتے ہیں ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جسے وہ کعبہ شریف کی چھت پر لگاتے ہیں، جبریل علیہ السلام کے چھ سو پر ہیں ان میں صرف دو پروں کو وہ شب قدر میں کھولتے ہیں جو مشرق سے مغرب تک پھیل جاتے ہیں پھر جبریل علیہ السلام دیگر ملائکہ سے کہتے ہیں کہ امت محمدیہ کے ہر اس شخص کو جو آج رات قیام میں ہو یا قعدے میں نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو وہ اس سے مصافحہ کریں اور سلام کریں

Marfat.com

اوران کی دعا پہ آمین کہیں، یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جائے۔ اور جب صبح طلوع ہو جاتی ہے تو جبریل علیہ السلام آواز دیتے ہیں اے گروہ ملائکہ اب واپس چلو، واپس چلو! پھر ملائکہ کہتے ہیں اے جبریل، امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان والوں کی ضرورتوں میں اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا ہے؟ تو جبریل جواب میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ان پہ نظر کرم فرمائی اور سوائے چار قسم کے افراد کے باقی سب کو معاف فرما دیا ہے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ چار قسم کے اشخاص کون ہیں؟ فرمایا کہ ان میں سے ایک وہ ہے جو شراب کا عادی ہے دوسرا وہ جسے والدین نے عاق کر دیا ہو تیسرا وہ جو قطع رحمی کرنے والا ہے اور چوتھا کینہ ور ہے، عرض کیا گیا کہ کینہ ور کون ہے؟ فرمایا کہ دل میں بات رکھ کر اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زائد بات نہ کرنے والا۔ پھر جب چاند والی رات آتی ہے تو اس کو آسمانوں میں شب جائزہ یعنی انعام کی رات کہا جاتا ہے اور جب یوم عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں تو وہ زمین پر آکر تمام راستوں کے چوراہوں پہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ آواز دیتے ہیں جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے اے اُمت محمدیہ! رب کریم کی طرف چلو جو بے حساب عطا فرمانے والا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو بخشنے والا ہے اور لوگ جب عید گاہ کے لئے چلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! کیا اجرت ہے اس مزدور کی جب وہ اپنا کام کر چکے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے معبود سردار، اس کی جزا یہ ہے کہ اس کو پوری پوری اجرت دی جائے!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے

Marfat.com

روزوں اور تراویح کے بدلے میں ان کو اپنی رضا اور مغفرت عطا فرما دی ہے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اے میرے بندو! مانگو مجھ سے جو مانگنا ہے مجھے اپنی عزت و جلالت کی قسم، آج دین و دنیا کی جو چیز مانگو گے وہ میں تمہیں عطا کروں گا۔

پانچ چیزیں

حضرت فقیہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے، حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت کو پانچ ایسی چیزیں خاص طور پر رمضان شریف میں دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں دی گئی تھیں۔

(۱) روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

(۲) سحری سے افطار تک فرشتے روزے دار کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

(۳) رمضان میں سرکش شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے اور وہ دوسرے مہینوں میں جس طرح برائیاں کرتے ہیں رمضان میں نہیں کر سکتے۔

(۴) روزے دار کے لئے جنت ہر روز آراستہ کی جاتی ہے اور اللہ تعالےٰ جنت سے فرماتا ہے، قریب ہے کہ میرے نیک بندے دنیا کی مشقتوں سے آزاد ہو کر تیری طرف آئیں۔

(۵) رمضان کی آخری شب میں روزہ داروں کو بخش دیا جاتا ہے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، یہی شب قدر ہی شب مغفرت ہے فرمایا نہیں لیکن مزدور کو کام ختم کرنے پر ہی اجرت دی جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے تھے کہ تمہارے پاس ماہِ مبارک

Marfat.com

ماہِ رمضان آگیا ہے۔
(۱) بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے تم پر فرض کئے ہیں۔
(۲) اور اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔
(۳) جبکہ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔
(۴) نیز سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔
(۵) اور اس میں ہزار مہینوں سے بہتر شب قدر ہے حضرت اعمش خیثمہ سے روایت کرتے ہیں، لوگ کہتے ہیں کہ رمضان سے رمضان تک، حج سے حج تک اور جمعہ سے جمعہ تک نیز ایک نماز سے دوسری تک "یہ سب درمیانی عرصہ کے گناہوں" کا کفارہ بنتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب ماہ رمضان آتا ہے تو ہم اسے خوش آمدید کہتے ہیں۔ یہ ہمیں پاک کرتا ہے، پورا رمضان خیر و برکت سے معمور ہے اس کے دن کے روزے اور رات کا قیام اور اس میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور رات کو تراویح کے لئے قیام کیا تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ابن آدم کے نیک عمل کو دس سے سات سو تک دگنا کر دیا جاتا ہے البتہ روزے کی جزا میں خود عطا فرماتا ہوں کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور وہ اپنی خواہشات اور خورد و نوش کو میرے لئے ترک کرتا ہے اور روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری روز قیامت اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔

Marfat.com

شعبان کے آخری دن کا وعظ

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن حضور علیہ السلام نے ہمیں وعظ فرمایا کہ اے لوگو تمہارے پاس ایک بہت بڑا اور مبارک مہینہ آ رہا ہے اس میں ایک شب قدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کئے ہیں اور شب قدر میں نفلی قیام باعث ثواب ہے جس نے اس شب میں نفل پڑھے وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں فرض ادا کیا ہو اور جس نے اس مہینے میں فرض ادا کیا وہ ایسا ہے جیسے کوئی غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے، رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے، رمضان غمخواری کا مہینہ ہے اس میں مؤمن کا رزق بڑھایا جاتا ہے اور جو اس میں روزے دار کا روزہ افطار کرائے گا وہ جہنم سے آزاد کیا جائیگا اور اس کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو روزہ افطار کرانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو آپ نے فرمایا کہ ایک کھجور سے افطار کرادے، لسی، دودھ یا پانی کا ایک گھونٹ پلا دے تو اس پہ بھی اللہ تعالیٰ ثواب عطا فرمادے گا، اور جو روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا اور اس کو میرے حوض سے ایسا سیراب کیا جائے گا کہ اسے دخول جنت تک پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی، اس مہینے کا پہلا حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے، اس مہینے میں جو شخص اپنے غلام سے کم کام لے گا اللہ تعالیٰ اسے بھی آگ سے نجات عطا فرمائے گا۔

Marfat.com

حضرت فقیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں روزہ رکھ کر خاموش رہتا ہے، اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے اور کوئی بیہودہ کام نہیں کرتا تو اختتام رمضان پر اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں نیز اس کی ہر تسبیح و تہلیل پر اس کے لئے جنت میں سبز زمرد کا ایک مکان بنایا جاتا ہے جس میں سرخ یاقوت کے علاوہ ایک خول دار موتی کا خیمہ ہوتا ہے اس خیمے میں خوبصورت آنکھوں والی اور سونے کے کنگن پہنے ہوئے ایک حور ہوگی جس کے کنگنوں پر سرخ یاقوت جڑے ہوئے ہوں گے جس سے زمین منور ہوتی ہوگی۔

حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ قرب رمضان میں حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر لوگوں کو رمضان کی برکتوں کا علم ہو جائے تو میری امت یہ تمنا کرے گی کہ سال بھر رمضان رہے، بنوخزاعہ کے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ رمضان کی کچھ برکات بتائیے؟ آپ نے فرمایا کہ پورا سال جنت کو رمضان کے لئے آراستہ کیا جاتا ہے جب رمضان کی پہلی شب آتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس سے اشجارِ جنت کے پتے کھڑکھڑانے لگتے ہیں حوریں یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے عرض کرتی ہیں اے رب کریم اس ماہ میں ہمارے لئے اپنے بندوں سے جوڑے خاص کر دیجئے تاکہ ہماری آنکھیں ان سے اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں پس جو بندہ ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہے تو اسے جنت کی دو ایسی خوبصورت حوروں سے جوڑ دیا جاتا ہے جو خولدار موتی کے خیمہ میں رہتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ "خوبصورت حوریں جو خیموں میں رہتی ہیں"

ماخوذ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ

Marfat.com

پھر ہر عورت "حور" نے مختلف رنگوں کے ستر لباس پہن رکھے ہوں گے اور اسے ستر قسم کی خوشبو یات عطا کی جائیں گی، ہر عورت موتیوں سے جڑے ہوئے سرخ یاقوت کے تخت پر ہوگی اور ہر تخت پر ستر قسم کے بستر ہوں گے جن کا اندرونی حصہ استبرق ریشم کا ہوگا، ہر عورت کی ستر خادمائیں ہوں گی، یہ اجر تو صرف ہر دن کے روزے کا ہوگا، دیگر نیکیوں کا ثواب تو اس کے علاوہ ہوگا۔

شب برأت کی فضیلت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ رجب میری امت کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور دیگر تمام مہینوں پر اس کی فضیلت ایسی ہے جیسا کہ تمام انبیاء پر میری فضیلت ہے جبکہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور دوسرے تمام مہینوں پر فضیلت ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر تشریف لائے تو اس وقت لوگ آپس میں بحث کر رہے تھے آپ نے فرمایا کہ میں اس ارادے سے تمہارے پاس آیا ہوں کہ تمہیں شب قدر کی اطلاع دوں لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ تم اسی پہ بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جاؤ؟ اور قریب ہے کہ اس میں میری خیر ہو پس تم اسے آخری عشرے میں یا باقی کی نو راتوں میں یا پانچ یا تین یا پھر آخری رات میں تلاش کرو، اس کی دیگر علامتوں کے علاوہ ایک نشانی یہ ہے کہ یہ رات بالکل اجلی اور روشن ہوتی ہے اس میں نہ گرمی اور نہ سردی ہوتی ہے، اس کی صبح میں سورج بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے جو شخص ایمان اور حصول ثواب کے ارادے سے

Marfat.com

اس رات عبادت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شب قدر میں قیام کو اور دن کے روزے کو ایمان و احتساب کے ساتھ مشروط فرمایا ہے، تو ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ثواب کا جو وعدہ فرمایا ہے اس کی تصدیق کرے جبکہ احتساب یہ ہے کہ خشیّت الٰہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر رہے پس جب بندہ حضور علیہ السلام کے ذکر فرمودہ فضائل و ثواب کے حصول کا ارادہ کرے تو پھر چاہیے کہ وہ رمضان المبارک کے احترام کو مدنظر رکھے اور اس میں اپنی زبان کو جھوٹ، غیبت اور فضول باتوں سے محفوظ رکھے اور اپنے اعضاء کو خطاؤں اور ذلیل کاموں سے محفوظ رکھے نیز اپنے دل کو حسد اور مسلمانوں کی دشمنی سے محفوظ رکھے، یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی اسے چاہیے کہ وہ ڈرتا رہے، کیا معلوم اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ عمل مقبول ہوا ہے یا نہیں۔

بعض حکماء سے مذکور ہے وہ فرمایا کرتے تھے یا الٰہی تو نے مصیبت زدہ کو دنیا میں اجر کی اور آخرت میں ثواب کی ضمانت دی ہے اے ہمارے معبود اگر تو نے ہمارے روزے کو رد فرما دیا ہے تو پھر اس مصیبت کے اجر سے ہمیں محروم نہ فرمانا اے نیکی و بھلائی میں بہت مشہور ذات۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ ہم نے بھی روزہ رکھا پس جب تیئیسویں ۲۳ شب آئی تو آپ نے ایک تہائی شب تک قیام فرمایا اور نماز پڑھی پھر جب چوبیسویں ۲۴ شب آئی تو آپ تشریف نہ لائے، اور جب پچیسویں ۲۵ شب آئی تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور ثلث شب تک ہمارے ساتھ نماز پڑھی، ہم نے عرض کیا۔ کتنا اچھا ہو گا کہ ہم پوری شب نفل پڑھیں تو آپ نے فرمایا جو شخص آکر امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے

Marfat.com

تو اسے تمام رات کی عبادت کا ثواب مل جاتا ہے، پھر چھبیسویں شب کو آپ نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی مگر جب ستائیسویں شب آئی تو آپ نے قیام فرمایا اور تمام اہل خانہ کو جمع کر کے ہمارے ساتھ نماز پڑھی، یہاں تک کہ ہمیں فلاح کے فوت ہو جانے کا ڈر ہونے لگا، ہم نے کہا کہ فلاح کیا ہے؟ تو فرمایا کہ سحری کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان میں رات کے ابتدائی حصے میں حضور علیہ السلام مسجد میں تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، صبح کو یہ بات لوگوں کو معلوم ہوئی تو دوسری رات بہت زیادہ لوگ اکٹھے ہو گئے چنانچہ انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی، تیسری رات میں لوگ اور زیادہ جمع ہو گئے یہاں تک کہ مسجد تنگ ہو گئی، مگر آپ اس شب تشریف نہ لائے البتہ صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے اور بعد فراغت فرمایا آج کی شب کا تمہارا حال مجھ سے مخفی نہیں ہے، لیکن مجھے خوف ہوا کہ اگر شب بھر کی یہ نماز تم پہ فرض کی گئی تو عاجز آجاؤ گے۔

حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام لوگوں کو قیام رمضان کی ترغیب تو دیتے لیکن وصال مبارک تک حکم نہ فرمایا، پھر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں ایسا ہی رہا مگر بعد میں حضرت عمر فاروق نے لوگوں کو اس نماز کے لئے حضرت ابی ابن کعب کی امامت میں جمع کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے سنی ہوئی حدیث سے حضرت عمر نے تراویح کی نماز لی ہے، لوگوں نے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ عرش الٰہی کے پاس نور سے معمور ایک جگہ ہے جسے خطیرۃ القدس کہتے ہیں وہاں پہ

Marfat.com

موجود ہے بے شمار فرشتوں کی تعداد صرف اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں مگر جب ماہ رمضان کی راتیں آتی ہیں تو زمین پہ آنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگتے ہیں تاکہ وہ اولاد آدم کے ساتھ نماز پڑھ سکیں پھر وہ ہر شب زمین پہ آتے ہیں اور جس سے وہ ملتے ہیں تو وہ بڑا سعادت والا ہو جاتا ہے، یہ سن کر حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم تو پھر اس کے مستحق ہیں، تب انہوں نے تراویح کو لوگوں کے لئے لازم قرار دے دیا۔

روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان المبارک کی ایک شب گھر سے باہر نکلے تو مساجد سے قرآن پڑھے جانے کی آواز سنی، اور مساجد میں قندیلیں روشن دیکھیں تو فرمایا اللہ تعالیٰ عمر فاروق کی قبر کو منور کرے کہ انہوں نے مساجد کو قرآن سے منور کیا ہے اسی طرح کی ایک روایت حضرت عثمان غنی سے بھی مروی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

باب

ذوالحجہ کے دس دنوں کی فضیلت

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دس دنوں سے بڑھ کر کسی اور دن کے اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کو اس قدر محبوب نہیں ہیں، عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ فرمایا جہاد بھی نہیں مگر

Marfat.com

وہ شخص "مجاہد" جو اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کے لئے نکلا اور پھر ان چیزوں کے ساتھ واپس نہ لوٹا، حضرت جابر سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں سے بڑھ کر اور کوئی دن محبوب نہیں اور نہ ہی کوئی دن ان دس دنوں سے افضل ہے عرض کیا گیا کہ کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی اس کی مثل نہیں؟ فرمایا ہاں مگر وہ شخص "مجاہد" جو میدان میں اپنے گھوڑے سمیت کام آگیا ہو، حضرت بی بی عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ ذوالحج کا چاند دیکھتے ہی ایک نوجوان روزے رکھنے شروع کر دیتا، جب حضور علیہ السلام کو معلوم ہوا تو آپ نے اسے بلا کر پوچھا کہ تم کس بات پہ یہ روزے رکھ رہے ہو، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والدین آپ پہ قربان ہوں یہ ایام حج اور دینی شعائر کے ایام ہیں، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک لوگوں کی دعاؤں میں مجھے بھی شامل فرمالیں، آپ نے فرمایا بے شک تجھے ہر دن کے روزے کے بدلے میں، سو غلام آزاد کرنے سو اونٹ ذبح کرنے اور جہاد کے لئے سو گھوڑے دینے کا ثواب ملے گا، اور "یوم الترویہ" آٹھویں تاریخ، کے روزے کا ثواب سو کی بجائے ہزار ہزار کا ہوگا۔

موسیٰ علیہ السلام کے لئے پانچ دعائیں

آیت کریمہ "اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا پھر مزید دس راتوں سے ہم نے اس کو تمام کیا پس ان کے رب کا وقت چالیس راتوں کا ہو گیا" کی

عہ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً وَّاَتْمَمْنٰھَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّہٖ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً۔

Marfat.com

تفسیر میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ یہ دس راتیں ذی الحج کی پہلی راتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسی عشرے میں ہی موسیٰ علیہ السلام کو قرب و اختصاص کے ساتھ شرف گفتگو بخشا اور اسی عشرے میں وحی کی تختیاں ان کے لئے لکھوائی گئیں، حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ ان دس دنوں کے روزوں کو لازم کر لو اور ان میں دعاء، استغفار اور صدقہ کثرت سے کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے کہ ان دس دنوں کی بھلائی سے محروم رہنے والے کے لئے ہلاکت ہے، نیز نویں تاریخ کو خاص طور پہ روزہ رکھو کیونکہ اس میں بے شمار بھلائیاں ہیں۔

عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی کہتے ہیں ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو پانچ دعائیں عطا فرمائی تھیں وہ بھی ان ہی دس دنوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے تھے وہ دعائیں یہ ہیں۔

(۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، ملک اسی کے لئے ہے اور اسی کے لئے ہیں تمام تعریفیں! وہی زندگی اور موت دیتا ہے، وہ زندہ ہے جسے موت نہیں تمام بھلائیاں اسی کے دست قدرت میں ہیں اور وہ ہر چیز پہ قادر ہے۔

(۲) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں وہ اکیلا اور تنہا معبود ہے اور بے نیاز ہے نہ اس کی زوجہ ہے اور نہ اولاد ہے۔

Marfat.com

(۳) اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ اکیلا بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کوئی اس سے جنا گیا اور نہ ہی کوئی اس کا جوڑ ہے۔

(۴) اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے، اور اسی کے لئے ہیں تمام تعریفیں، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں اسی کے دست قدرت میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پہ قادر ہے۔

(۵) حَسْبِیَ اللّٰهُ وَكَفٰی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰهِ مُنْتَهٰی۔

مجھے اللہ تعالیٰ کافی اور بہت ہے وہ ہر ایک کی دعاء کو سنتا ہے اس کے بغیر کوئی پناہ نہیں۔

مذکور ہے کہ یہ کلمات انجیل میں نازل ہوئے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے ان دعاؤں کی فضیلت سے متعلق عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ان دعاؤں کو ذی الحج کے دس دنوں میں پڑھنے کی فضیلت اور اس کا اجر و ثواب بے اندازہ و بے حساب ہے ان کے اوصاف کوئی بھی بیان نہیں کر سکتا، ہاشم بن قاسم کہتے ہیں ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے ان دعائیہ کلمات کو ان دنوں میں پڑھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں نور کے پانچ طبق ایک دوسرے کے اوپر رکھے ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان دس دنوں سے بڑھ کر کوئی دن محبوب نہیں نہ ان سے عظیم ہے لہٰذا ان دس دنوں میں تکبیر، تحمید اور تہلیل بکثرت کرو اور خود حضرت ابن عمر بستر پر ہوتے یا محفل میں ان دس دنوں میں تکبیر ہی پڑھتے رہتے تھے، اسی طرح عطاء بن ابی رباح بھی ان دنوں میں راستے اور بازاروں میں تکبیر پڑھتے رہتے تھے۔

ابی زیاد فرماتے ہیں کہ سعید بن جبیر اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور فقہائے مسلمین کو ہم نے عید کے دن اور ایام تشریق میں اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لآ الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر و للّٰہ الحمد پڑھتے دیکھا ہے، جعفر بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے ثابت بنانی کو دیکھا کہ وہ اس عشرے میں وعظ کی محفل میں اپنی گفتگو کو روک کر اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر کہتے اور فرماتے کہ یہ ذکر کے دن ہیں ان کو دیکھ کر لوگ بھی اسی طرح تکبیر کہتے نیز مالک بن دینار کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا گیا ابی معشر فرماتے ہیں کہ راستے میں چلتے ہوئے میں نے ابراہیم نخعی سے ان دس دنوں میں تکبیر سے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ ایسا ہی کرتے ہیں بالکل اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں حضرت مجاہد نے بھی یہی فرمایا۔ حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان دنوں میں دل میں تکبیر کہنا افضل ہے اور اگر اظہار شریعت کے ارادے سے زور سے تکبیر کہتا ہے تاکہ لوگ اس طرف متوجہ ہوں تب اس میں کوئی قباحت نہیں اور کچھ روایات میں ایسا آیا ہے۔

چار دنوں کی تخصیص

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے

Marfat.com

فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام ایام میں سے چار دنوں کو چُن لیا ہے اور مہینوں میں سے بھی چار کو، عورتوں میں سے بھی چار کو، اور ان چار کو بھی جو جنت میں پہلے جائیں گے، اور ان چار کو بھی جنت جن کی مشتاق ہے چُن لیا ہے۔

(۱) دنوں میں پہلا دن جمعۃ المبارک کا ہے اس میں ایسی ساعت ہے کہ بندۂ مؤمن اس گھڑی میں دنیا و آخرت کے لئے جو سوال بھی کرے گا اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

(۲) دوسرا دن عرفہ "نو ذوالحج" کا ہے، اس دن اللہ تعالیٰ بصد افتخار فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے ان بندوں کو دیکھو جن کے بال غبار آلود ہیں اپنے مال خرچ کر کے اور جانوں کو مشقت میں ڈال کر یہاں آئے ہیں اور بے شک میں نے ان کو بخش دیا ہے۔

(۳) تیسرا قربانی کا دن ہے، اس روز بندہ اپنی قربانی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے، اس کی قربانی کے خون کا زمین پہ گرنے والا پہلا قطرہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(۴) چوتھا عید الفطر کا دن ہے پس جب بندے رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور پھر عید کے لئے نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے فرشتو! ہر عامل اپنی اجرت طلب کرتا ہے اور میرے بندوں نے ماہِ رمضان کے تمام روزے رکھے اور وہ عید کے لئے نکلے ہیں اور اپنا اجر و ثواب مانگتے ہیں، تم گواہ رہو کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے اور ایک منادی آواز دیتا ہے اے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم، تم لوٹ جاؤ، تحقیق میں نے تمہاری خطاؤں کو نیکیوں میں بدل دیا ہے۔

مہینوں میں سے وہ چار مہینے یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خاص فرمائے ہیں، رجب شریف اکیلا، اور ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم تینوں ملے ہوئے اور مسلسل ہیں۔

اور وہ چار عورتیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مختص فرمایا ہے وہ یہ ہیں

Marfat.com

(۱) مریم بنت عمران

(۲) خدیجہ بنت خویلد جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہ تمام عالمین کی عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والی ہیں۔

(۳) آسیہ بنت مزاحم "فرعون کی بیوی"

(۴) فاطمہ بنت محمد" صلی اللہ علیہ وسلم" جو جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔

جنت میں سب سے پہلے جانے والوں میں ہر قوم کے لوگ الگ الگ ہیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اہل عرب میں سب سے پہلے جنت میں تشریف لے جائیں گے، اہل فارس میں سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سب سے پہلے جائیں گے، اہل روم میں سے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سب سے پہلے جائینگے اہل حبش سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سب سے پہلے جائیں گے۔

اور وہ چار حضرات جنت جن کی خود مشتاق ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

(۲) حضرت سلمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

(۳) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۴) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت سالم بن ابی الجعد سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا اے فاطمہ تم اپنی قربانی کے نزدیک کھڑی رہو، بے شک اللہ تعالیٰ اس کے خون کے پہلے قطرہ کے گرتے ہی تمہاری تمام خطاؤں کو معاف فرمادے گا حضرت عمران بن حصین نے عرض کیا یا رسول اللہ، کیا یہ بات آپ کے لئے اور آپ کے اہل بیت کے لئے خاص ہے یا عام مسلمان بھی اس میں شامل ہیں؟ فرمایا یہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا

Marfat.com

کہ دلوں کو خوش رکھ کر قربانی کیا کرو کیونکہ قربانی کے دن جو شخص اپنے جانور کو پکڑ کر قبلہ رخ لٹاتا ہے تو اس کے سینگ، اون، خون اور بال وغیرہ قیامت کے دن حاضر کی جائیں گی اور خون جب زمین پر گرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے لہٰذا تم کم خرچ کرو اور زیادہ ثواب حاصل کرو۔

باب

محرم کے دسویں دن کی فضیلت

حضرت فقیہہ ابواللیث سمرقندی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص محرم کے دسویں دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دس ہزار فرشتوں کا ثواب عطا فرماتا ہے نیز یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے والے کو دس ہزار حج و عمرہ اور اتنے ہی شہیدوں کا ثواب ملتا ہے اور عاشورہ کے دن جو شخص کسی یتیم کے سر پر دست شفقت پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک بال کے بدلے ایک درجہ بلندی کا عطا فرماتے ہیں نیز عاشورہ کی شام کو جو شخص کسی کا روزہ کھلواتا ہے گویا کہ اس نے تمام امت محمدیہ کا روزہ کھلوایا اور انہیں پیٹ بھر کھانا کھلایا۔

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یوم عاشورہ کو تمام دنوں پر اللہ تعالیٰ نے فضیلت بخشی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، کیونکہ عاشورہ کے دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو تخلیق فرمایا، نیز پہاڑوں کو، سمندر کو، لوح و قلم کو حضرت آدم و حضرت

Marfat.com

حوا علیہما السلام کو اور جنت کو بھی عاشورہ کے دن پیدا فرمایا اور اسی روز ہی آدم و حوا کو جنت میں داخل فرمایا گیا، عاشورہ کے دن ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور ان پر آگ گلزار ہوئی اسی روز فرعون غرق ہوا، نیز اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کو صحت ملی اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش معاف ہوئی اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکومت ملی اسی دن حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اسی دن وہ آسمانوں پر اٹھائے گئے جبکہ حضرت ادریس علیہ السلام بھی اسی دن آسمانوں پر اٹھائے گئے اور قیامت کا دن بھی یہی عاشورے کا دن ہوگا۔

عاشورہ کے دن روزہ

حضرت فقیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ عاشورہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام اپنی کشتی سے اترے اور بطور تشکر روزہ رکھا، اسی دن فرعون غرق ہوا اور اسی دن یہودیوں کے لئے دریا شق ہوا تو انہوں نے روزہ رکھا پس اگر تمہیں ہمت ہو تو اس دن کا روزہ نہ چھوڑا کرو بلکہ ضرور رکھا کرو۔ محمد بن بیسرہ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ عاشورہ کے دن جو شخص اپنے عیال کے لئے دستر خوان کو وسیع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تمام سال اسے رزق کی فراخی فرماتا ہے۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے اور یہ بات اسی طرح صحیح پائی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے پایا، آپ نے

Marfat.com

یہودیوں سے اس روزے کے متعلق سوال کیا تو یہودیوں نے جواب دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو اسی دن اللہ تعالےٰ نے قوم فرعون پر غلبہ و فتح عطا فرمایا تھا پس اس کی عظمت کے پیش نظر ہم روزہ رکھتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تو تم سے زیادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تعلق رکھتے ہیں، پھر آپ نے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

اس دن کو عاشورہ کیوں کہتے ہیں

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس دن کو عاشورہ کہنے کی تشریحات میں اختلاف ہے بعض علماء نے کہا ہے کہ اس کو عاشورہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ محرم کا دسواں دن ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ اس روز اللہ تعالیٰ نے دس انبیائے کرام کو دس کرامتیں عطا فرمائی ہیں۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ عاشورہ کے دن قبول ہوئی۔

(۲) حضرت ادریس علیہ السلام کا رفع الی السماء اسی دن ہوا۔

(۳) حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اسی روز کوہ جودی پر رکی۔

(۴) عاشورہ کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت ہوئی، اسی دن اللہ تعالےٰ نے انہیں خلیل بنایا اور آگ سے نجات عطا فرمائی

(۵) اسی دن اللہ تعالےٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔

(۶) اسی دن اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھایا۔

(۷) اسی دن اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو دریا سے نجات بخشی اور فرعون کو غرق کیا۔

(۸) اسی دن اللہ تعالےٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا۔

Marfat.com

(۹) اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکومت سپرد کی گئی۔
(۱۰) ایک قول کے مطابق حضور علیہ السلام کی ولادت مبارکہ بھی اسی دن ہوئی۔
بعض فرماتے ہیں کہ اس دن کو عاشورہ اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالٰے نے اس امت محمدیہ کو جو دس کرامتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے اس دن کی عطا دسویں کرامت ہے
(۱) پہلی کرامت وعظمت رجب کا مہینہ ہے یہ تنہا اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور اس کو اس امت کے لئے کرامت کا سبب بنایا اور باقی مہینوں پر رجب کی فضیلت ایسی ہے جیسے امت محمدیہ کو دیگر تمام امتوں پر فضیلت حاصل ہے۔
(۲) شعبان کا مہینہ ہے اس کی فضیلت دیگر تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ہے۔
(۳) رمضان المبارک کا مہینہ ہے اس کی دیگر تمام مہینوں پر فضیلت ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر فضیلت ہے۔
(۴) شب قدر ہے جو کہ ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔
(۵) عید الفطر کا دن اور وہ جزا و ثواب کا دن ہے۔
(۶) ذوالحج کے پہلے دس دن اور یہ ذکر الٰہی کے دن ہیں۔
(۷) یوم عرفہ "نویں ذوالحج" کا دن اس روز روزہ رکھنا دو سال کی خطاؤں کا کفارہ ہے۔
(۸) قربانی کا دن۔
(۹) جمعہ کا دن جو تمام دنوں کا سردار ہے۔
(۱۰) یوم عاشورہ اس میں روزہ رکھنا ایک سال کی خطاؤں کا کفارہ بنتا ہے۔
پس ان اوقات سے ہر وقت کی کچھ فضیلتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو اس امت کے گناہوں کو مٹانے اور ان کی خطاؤں کی تطہیر کے لئے مقرر فرمایا ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دورِ جاہلیت میں قریش

Marfat.com

عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور مکۃ المکرمہ میں خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف تشریف لے آئے اور رمضان شریف کے روزے فرض ہو گئے تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے میں نے دس محرم کو روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا مگر اب جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے "ایک روایت کے مطابق" کہ یوم عاشورہ نو محرم کا دن ہے، بعض نے کہا کہ یوم عاشورہ گیارہ محرم کا دن ہے اور اکثریت اس بات پہ متفق ہے کہ دسواں دن ہی یوم عاشورہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب نفلی روزے اور ایام بیض کی فضیلت

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اعمال کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) وہ عمل کہ جس کا بدلہ اسی کے برابر ہے۔

(۲) وہ عمل جس سے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(۳) وہ عمل کہ جس پہ دس نیکیاں ملتی ہیں۔

(۴) وہ عمل کہ جس پہ سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔

(۵) وہ عمل کہ جس کے ثواب کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

Marfat.com

پہلا عمل کہ جس کا اجر اس کے برابر ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص جرم کرتا ہے تو وہ ایک ہی بدی لکھی جاتی ہے اور اگر کسی نے نیکی کا ارادہ کیا مگر کسی رکاوٹ کے سبب نہ کر سکا تو نیکی کا ارادہ کرنے پر اس کی ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

دوسرا عمل کہ جس سے جنت واجب ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ شخص کہ جس نے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کی تھی اس کے لیے جنت واجب ہے اور جو اس حالت میں ملتا ہے کہ اس نے غیر اللہ کی عبادت کی تھی تو اس کے لئے جہنم کی آگ واجب ہے۔

تیسرا عمل کہ جس پر دس نیکیاں ملتی ہیں وہ یہ کہ ہر نیکی کے کام پہ دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔

چوتھا عمل کہ جس پر سات سو گنا ثواب ملتا ہے وہ عمل فی سبیل اللہ جہاد ہے یا جہاد میں خرچ کرنا ہے اس کے ایک ایک عمل پر سات سو گنا ثواب لکھ دیا جاتا ہے،

پانچواں عمل کہ جس کے ثواب کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا، وہ روزہ ہے۔

گرمی میں روزے کی فضیلت

حضرت فقیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو صدقہ یمانی سے روایت کرتے ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھانا تناول فرما رہے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ نے بلال سے فرمایا کھانا کھاؤ تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا ہم نے تو اپنا رزق کھا لیا جبکہ بلال کا رزق جنت میں ہے، بلاشبہ جب روزہ دار ایسے لوگوں کے قریب ہو جو کھانا کھا رہے ہوں تو اس کے اعضاء اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور ملائکہ اس کے لئے رحمت طلب کرتے رہتے ہیں اور اس وقت تک کہتے رہتے ہیں اے اللہ اس کو بخش دے، اے اللہ اس پر رحم فرما۔ جب تک وہ اس مجلس میں بیٹھا رہتا ہے۔

Marfat.com

حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ ہم وسطِ سمندر میں گہرے پانی میں سفر کر رہے تھے ہم نے ایڑیاں اٹھا کر ادھر اُدھر دیکھا لیکن ہمیں کوئی جزیرہ نظر نہ آیا اور نہ ہی کوئی چیز نظر آئی، پھر یکایک ہم نے ایک آواز سُنی کہ اے کشتی والو ٹھہرو، میں ایک بات کی خبر دیتا ہوں، ابو موسیٰ کہتے ہیں ہم نے ادھر اُدھر دیکھا مگر ہمیں کوئی شئے بھی نظر نہ آئی، سات مرتبہ اسی طرح آواز آئی، ساتویں آواز پر میں کھڑا ہوا اور بآواز بلند کہا اے پکارنے والے! تم دیکھ رہے ہو کہ ہم پانی میں محوِ سفر ہیں اور ہم تیری بات سننے کے لئے نہیں رک سکتے اور تم جو کچھ بتانا چاہتے ہو وہ بتادو۔ اس نے کہا کیا میں تمہیں وہ فیصلہ بتادوں جو اللہ تعالےٰ نے خود فرمایا ہے؟ ہم نے کہا ضرور بتاؤ، تو اس نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے خود یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ جو شخص گرمی کے دن روزہ رکھ کر پیاسا رہے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے خود سیراب فرمائیں گے، لقیط بن ابی بردہ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری شدید گرم دنوں کے انتظار میں رہتے تھے اور جب آجاتے تو وہ اس میں روزہ رکھتے تھے۔

حضرت ابو مالک اشعری سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ چھ خصلتیں نیکی ہی نیکی ہیں۔

(۱) تلوار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دشمن سے جہاد کرنا (۲) گرمیوں میں روزہ رکھنا۔

(۳) مصیبت کے وقت بہترین صبر کا مظاہرہ کرنا۔ (۴) جھگڑا نہ کرنا اگرچہ حق پر ہو۔

(۵) بادلوں کے دن یا گرمی کے دن نماز میں تکبیرِ اولیٰ میں شریک ہونا (۶) سردی کے دنوں میں اچھی طرح وضو کرنا۔

تین باتیں

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو داؤد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر تین باتوں کی توفیق میسر نہ ہوتی تو موت کی کوئی فکر نہ تھی۔

Marfat.com

(۱) اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کر کے چہرے کو غبار آلود کرنا۔ (۲) لمبے دنوں کے روزے کہ جس میں بھوک اور پیاس کی تڑپ ہو (۳) ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا جو اچھی گفتگو کو اس طرح پسند کرتے ہیں جس طرح اچھی کھجور کو پسند کیا جاتا ہے۔

ابی سلیمان مولیٰ ہاشم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزیں تعلیم فرمائی تھیں جن کو میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا۔

(۱) کہ میں وتر پڑھے بغیر نہ سویا کروں (۲) ہر مہینے تین روزے رکھا کروں (۳) چاشت کی نماز کبھی نہ چھوڑوں۔

ام المؤمنین حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چار باتوں کو کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے۔

(۱) یوم عاشورہ کا روزہ (۲) ذی الحجہ کے دس دنوں کے روزے (۳) ہر مہینے تین روزے۔ (۴) اور صبح کی دو سنتیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے رکھو اور ہر مہینے میں تین دن مسلسل روزے رکھو پس وہ زمانہ بھر کے روزوں کی جگہ ہو جائیں گے اور یہ سینے سے کینہ اور کھوٹ نکال دیں گے۔

حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں کہ میں ابو ذر غفاری کے پاس مدینہ منورہ حاضر ہوا اور دل میں تہیہ کیا کہ میں ان پر نظر رکھوں گا کہ وہ کس حال میں ہیں آج کے دن چنانچہ میں نے ان سے عرض کیا کہ کیا آپ روزے سے ہیں؟ فرمایا ہاں! پس ہم حضرت عمر بن خطاب کی خدمت میں جانے کے لئے اجازت ملنے کی انتظار میں تھے، اجازت ملی تو ہم اندر داخل ہوئے۔ پھر ہمارے پاس کھانے کے لئے ایک پیالے میں کچھ لایا گیا، حضرت ابوذر نے بھی ہمارے ساتھ کھایا۔ میں نے ان کو روزہ یاد دلانے

Marfat.com

کے لئے اپنے ہاتھ سے حرکت دی، تو انہوں نے کہا کہ میں نے جو کچھ تم سے کہا تھا وہ میں نہیں بھولا ہیں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں روزے سے ہوں، یہ صحیح ہے، کیونکہ میں ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہوں اس لئے میں آج روزے سے ہوں۔

حضرت فقیہہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ میں مجاہدہ و ریاضت کرنے والا آدمی تھا پھر میرے والد نے ایک عورت سے میری شادی کر دی پھر ایک دن میرے والد میرے گھر تشریف لائے، مجھے نہ پاکر میری بیوی سے پوچھا کہ تیرا شوہر کیسا ہے؟ اس نے کہا اچھا آدمی ہے وہ رات کو عبادت کے لئے جاگتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے چنانچہ میرے والد نے مجھے سخت سست کہا اور فرمایا کہ میں نے ایک مسلمان خاتون سے تیری شادی کی ہے اور تم اس کی طرف توجہ نہیں دیتے، میں نے اپنی قوت اور ریاضت کی وجہ سے والد کی باتوں پر توجہ نہ دی یہاں تک کہ یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچی چنانچہ آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ میں سوتا بھی ہوں، نفلی نماز بھی پڑھتا ہوں، نفلی روزہ بھی رکھتا ہوں، اور کبھی ایسا نہیں بھی کرتا، اس لئے تم بھی کچھ نفل پڑھ لیا کرو اور کچھ نیند کر لیا کرو اور ہر مہینے کے تین روزے رکھ لیا کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ عمل کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن ناغہ کرو! حضرت داؤد علیہ السلام اسی طرح کیا کرتے تھے، پھر فرمایا کہ تم کتنی مدت میں قرآن پاک پڑھ لیتے ہو، میں نے عرض کیا دو دن اور دو راتوں میں، فرمایا اسے پندرہ دن میں ختم کیا کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں فرمایا کہ پھر سات دن میں ختم کیا کرو، اور فرمایا کہ ہر عمل کرنے والے شخص میں ایک جذبہ ہوتا ہے مگر جذبہ و جوش میں سستی آجاتی ہے اور جس نے اس طرح کیا بیشک وہ میری سنت پر ہے اور وہ ہدایت پہ ہے اور جس نے میری طرح نہ کیا وہ ہلاک ہوا۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہا کرتے تھے کاش کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی اس رخصت کو قبول کر لیتا یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ اپنے اہل وعیال کے لئے اتنا وقت اور مل جاتا، اگرچہ میں بوڑھا اور کمزور ہو چکا ہوں لیکن پسند نہیں کہ تاکہ اس بات کو چھوڑ دوں جس کا مجھے حضور علیہ السلام نے حکم فرمایا تھا،

روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور روزہ کے متعلق پوچھا، آپ نے کہا کہ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو میرے خزانوں میں ایک تحفہ ہے؟ اگر تم داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن ناغہ۔ اور اگر ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام جیسا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو ہر مہینے کے پہلے دن میں وہ روزہ رکھتے تھے اور تین درمیان کے اور تین آخری دنوں کے وہ روزے رکھتے تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام والا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ ہمیشہ روزے میں رہتے تھے وہ جَو کھاتے تھے اور اون کا موٹا لباس پہنتے تھے نیز رات کے آتے ہی قدم ملا کر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ صبح صادق کی علامات واضح ہو جاتیں اور جہاں ان کا قیام ہوتا وہاں دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور اگر حضرت عیسیٰ کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کی طرح روزہ رکھنے کا خیال ہے تو وہ دو دن روزہ رکھتی تھیں اور دو دن ناغہ فرماتی تھیں اور اگر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح روزہ رکھنا چاہتے ہو تو آپ ایام بیض یعنی ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کا روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ صیام الدھر یعنی پورے زمانے کے روزے ہیں۔

شوال کے چھ روزے

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کے

Marfat.com

روزے رکھ کر شوال کے چھ روزے بھی ساتھ ہی رکھ لے تو گویا اس نے زمانہ بھر کے روزے رکھ لئے، پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں حساب کر کے بتاتا ہوں۔ رمضان کے تیس روزے دس کے برابر کل تین سو دنوں کے روزے ہو گئے اس طرح چھ شوال کے تو ساٹھ کے برابر ہو گئے،، کل تین سو ساٹھ دن" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا اجر دس کے برابر ملتا ہے اس طرح ہر دن دس دنوں کے برابر ہوا۔ حضرت فقیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے ان چھ روزوں کو مکروہ کہا ہے کہ اس میں نصرانیوں کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے حضرت ابراہیم نخعی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا یہ چھ روزے مستحاضہ عورتوں کے لئے ہیں، بعض لوگوں نے کہا ہے یہ چھ روزے الگ الگ رکھے جائیں" یعنی وقفہ وقفہ سے،، تاکہ نصرانیوں سے تشبیہ نہ ہو۔ جبکہ میرے نزدیک چاہے وہ لگاتار یہ چھ روزے رکھے یا وقفہ وقفہ سے کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ رمضان اور ان روزوں کے درمیان عید کا فاصلہ کافی ہے۔ واللہ اعلم۔

باب- اہل و عیال پر خرچ کرنا

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ حضرت ایوب سے نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں اصحاب النبی کے ساتھ ایک جگہ ٹھہرا ہوا تھا کہ ایک صاحب حسن و طاقت جوان آیا اس کی قوت کو دیکھ کر صحابہ نے کہا کہ کاش یہ شخص اپنی نوجوانی اور طاقت کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دے! پس یہ سن کر حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ فی سبیل اللہ یہ ہے کہ جو شخص جہاد یا غزوہ کے لئے نکلتا ہے یا اپنی جان کی حفاظت کے لئے کوشش کرتا ہے تو یہ بھی فی سبیل اللہ ہے نیز جو شخص والدین کی خدمت کرتا ہے تاکہ وہ محفوظ رہیں تو یہ بھی فی سبیل اللہ ہے اور جو اپنے اہل و عیال کی تحفیظ کے لئے کوشش کرتا ہے یہ بھی

Marfat.com

فی سبیل اللہ ہے اور جو شخص مال جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ شیطان کی راہ پر ہے۔
حضرت ثوبان سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا سب سے افضل دینار وہ ہے جسے مرد اپنے اہل وعیال پہ خرچ کرے یا سواری کے جانور پر تو یہ فی سبیل اللہ ہے، اور اپنے ساتھیوں پہ خرچ کرنا یہ بھی فی سبیل اللہ ہے حضرت قلابہ کا کہنا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اہل وعیال پہ خرچ کرنے کا ذکر پہلے فرمایا تھا اور اجر وثواب میں اس شخص سے بڑھ کر کون ہوگا جو اپنے بچوں پر خرچ کرتا ہے۔
حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ غنی لوگ ہی صدقہ دیتے ہیں اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے اور اپنے اہل وعیال پر ہی خرچ کرنے کی ابتدا کرو۔ حضرت انس بن مالک سے مذکور ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تین قرضدار ایسے ہیں جن کے قرض کا ضامن اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔
(۱) وہ جو نکاح کرنے کے لئے قرض لیتا ہے تاکہ فجور سے بچے اور پھر قرض ادا کئے بغیر فوت ہوگیا اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ قیامت کے دن وہ اس کا قرض ادا فرمائے گا۔
(۲) وہ شخص جو مسلمانوں کی اعانت اور جہاد پر جانے کے لئے قرض لیتا ہے۔
(۳) وہ شخص جو میت کے کفن کے لئے قرض لیتا ہے قیامت کے روز اس کے قرضخواہ کو اللہ تعالیٰ راضی فرمائے گا۔ ثابت بنانی نے حضرت انس سے سنی ہوئی یہ حدیث حضرت حسن بصری کو سنائی تو انہوں نے کہا کہ حضرت انس بڑھاپے کی وجہ سے اب بھولنے لگے ہیں کیونکہ ان تینوں سے افضل بات کو وہ بھول گئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے بھی ضامن ہوتے ہیں جو اپنے اہل وعیال کے لئے قرض لیتا ہے اور باوجود کوشش کے قرض ادا کئے بغیر فوت ہوگیا تو قیامت کے دن قرضخواہ اس سے کوئی جھگڑا نہ کرے گا۔

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سوالات

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آسمان میں دو فرشتے ہیں ان کا کام صرف اتنا ہے کہ ان میں سے ایک ہر وقت یہ عرض کرتا رہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا فرما، اور دوسرا عرض کرتا ہے اے اللہ روک کر رکھنے والے کا مال جلدی تلف فرما، حضرت مکحول سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سوال سے بچنے کے لئے دنیا کو حلال ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تاکہ اسے اہل وعیال پر خرچ کرے اور پڑوسیوں کی مدد کرے تو قیامت کے دن اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا اور جو شخص فخر و غرور یا ذخیرہ کرنے کے لئے مال حاصل کرتا ہے اگرچہ وہ حلال ذریعے سے حاصل کرتا ہے مگر قیامت کے روز جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اس پر دو طرح کے غضب ہوں گے حضرت انس فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک روٹی صدقہ کرنا آپ کو زیادہ پسند ہے یا سو رکعت نفل پڑھنا؟ فرمایا کہ سو رکعت نفل پڑھنے سے زیادہ ایک روٹی صدقہ کرنا مجھے محبوب ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مسلمان کی ضرورت پوری کرنا آپ کو زیادہ محبوب ہے یا سو رکعت نفل پڑھنا؟ آپ نے فرمایا ایک مسلمان کی ضرورت پوری کرنا سو رکعت نفل پڑھنے سے مجھے زیادہ پسند ہے، میں نے عرض کیا حرام کا لقمہ چھوڑ دینا آپ کو زیادہ پسند ہے یا ایک ہزار رکعت نفل پڑھنا فرمایا حرام کا ایک ٹکڑا چھوڑ دینا مجھے ایک ہزار رکعت پڑھنے سے زیادہ پسند ہے، میں نے عرض کیا غیبت چھوڑ دینا زیادہ پسند ہے یا ایک ہزار رکعت نفل پڑھنا، فرمایا دس ہزار رکعت نفل پڑھنے سے غیبت کو چھوڑنا مجھے زیادہ پسند ہے، میں نے عرض کیا کہ کسی بیوہ کی ضرورت کو پورا کرنا آپ کو زیادہ

Marfat.com

پسند ہے یا دس ہزار رکعت نفل پڑھنا، فرمایا دس ہزار رکعت نفل پڑھنے سے ایک بیوہ کی ضرورت کو پورا کرنا مجھے زیادہ پسند ہے، میں نے عرض کیا اہل وعیال کے ساتھ بیٹھنا آپ کو زیادہ پسند ہے یا مسجد میں بیٹھنا، فرمایا مسجد میں اعتکاف بیٹھنے سے زیادہ اہل وعیال کے ساتھ بیٹھنا مجھے زیادہ پسند ہے، میں نے عرض کیا اہل و عیال پر خرچ کرنا آپ کو پسند ہے یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا آپ نے فرمایا کہ اہل وعیال پر ایک دینار خرچ کرنا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہزار دینار خرچ کرنے سے مجھے زیادہ پسند ہے، میں نے عرض کیا والدین کے ساتھ حسن سلوک آپ کو زیادہ پسند ہے یا ہزار سال کی عبادت، آپ نے فرمایا اے انس حق واضح ہو کر آگیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے والا ہے، والدین کے ساتھ احسان میرے نزدیک ایک لاکھ سال کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

چار آدمیوں کی مثال

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں حضرت ابوکبشہ انماری کہتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا کی مثال ان چار آدمیوں جیسی ہے جن میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ نے علم و مال عطا فرمایا ہو اور وہ اپنے علم اور مال میں تصرف کرتا ہو۔ دوسرا وہ شخص جسے علم تو عطا ہوا مگر مال نہیں ملا اور وہ کہے کہ اگر فلاں شخص کی طرح اللہ تعالیٰ مجھے بھی مال عطا فرماتا تو میں بھی اسی کی طرح کرتا ان دونوں کا اجر و ثواب مساوی ہے، تیسرا وہ شخص ہے جس کو مال تو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا مگر علم نہیں، جس کی وجہ سے وہ مال کو بے جا خرچ کرتا ہے یعنی صحیح مصرف میں نہیں لاتا، چوتھا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال عطا فرمایا اور نہ علم لیکن وہ یہ آرزو کرتا ہے کہ اگر مجھے بھی مال ملتا تو میں بھی اس بے علم کی طرح

Marfat.com

خرچ کرتا تو جرم و عذاب میں یہ دونوں شخص مساوی ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت میں ایسی بالکونیاں ہیں جن میں کھڑے ہو کر باہر کا منظر اور باہر سے اندر کا منظر دیکھا جا سکتا ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس کے مکین کون ہیں؟ فرمایا وہ جو کھانا کھلاتے ہیں، اچھی گفتگو کرتے ہیں، ہمیشہ روزہ سے رہتے ہیں، سلام کرتے ہیں اور رات کو نفل پڑھتے ہیں جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ یہ لوگ تو واقعی اس کے اہل ہیں مگر ہر شخص کو ایسی طاقت کہاں؟ فرمایا جو شخص سبحان اللہ والحمد للہ ولاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد کرتا ہے وہی اچھی گفتگو والا ہے اور اپنے گھر والوں کو کھانا کھلاتا ہے وہ کھانا کھلانے والا ہے، جو رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے وہی دائمی صائم ہے اور جو اپنے بھائی سے ملتا ہے اور اسے سلام کرتا ہے وہی سلام کو پھیلانے والا ہے اور جو عشاء کے وتر اور فجر کی نماز پڑھتا ہے گویا شب بھر قیام کرنے والا ہے جب کہ یہودی، عیسائی اور مجوسی وغیرہ سو رہے ہوتے ہیں واللہ اعلم۔

باب. غلاموں کے ساتھ رعایت کرنا

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ عطا ابن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر غفاری نے اپنے غلام کے چہرے پر طمانچہ مارا تو غلام نے حضور علیہ السلام سے شکایت کر دی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلاموں کو چہروں پہ نہ مارو بلکہ انہیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور ان کو وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو پھر ان کو بیچ دو، حضرت عامر شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی نے اپنی بیوی سے پانی پلانے کو کہا، بیوی نے خادمہ کو آواز دی خادمہ دیر سے

Marfat.com

آئی تو اس نے خادمہ پر تہمت لگادی، صحابی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اس الزام کیلئے چار گواہ لاؤ ورنہ روزِ قیامت عذاب کے لئے تیار ہو جاؤ، یہ سنتے ہی اس عورت نے خادمہ کو آزاد کر دیا، صحابی نے فرمایا کہ ہو سکتا ہے یہ تیرے اس گناہ کا کفارہ ہو جائے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے غلام اور ملازم تمہارے بھائی ہیں، اپنے اس ماتحت بھائی کو وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو اور ان کی طاقت سے زیادہ کوئی کام ان سے نہ کراؤ اگر انہیں مکلف کرنا ہے تو پھر تم بھی ان کی مدد کرو۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ بداخلاق آقا جنت میں نہیں جائے گا، اپنے غلام کی عزت و تکریم اپنی اولاد جیسی کرو اور ان کو اپنے جیسا کھانا کھلاؤ۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ کتنا کچھ دینا ہمارے لئے سود مند ہے فرمایا جہاد کے لئے پالا ہوا ایک گھوڑا اور ایک غلام کافی ہے اور وہ نمازی ہے تو پھر وہ تمہارا بھائی ہے۔

غلاموں کو رعایت نہ دینے پر وعید

حدیث میں آتا ہے کسی نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کہ غلام کو کتنی دفعہ معاف کر دینا چاہیئے آپ نے فرمایا ہر روز ستر دفعہ۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کا آخری جملہ یہ تھا کہ نماز کا اور غلام کا خاص خیال رکھو، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک عورت نے بلی کو اپنے گھر میں باندھ دیا تھا مگر نہ اسے کھلایا اور نہ پلایا اور نہ اس کو چھوڑا تاکہ وہ شکار کر کے کھا سکتی یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی اور اس عورت کو صرف اسی بلی کی وجہ سے جہنم میں جانا پڑا، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علی الصبح ایک ایسے

Marfat.com

اونٹ کے نزدیک سے گزرے جس کا گھٹنا بندھا ہوا تھا جب آپ اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس آئے تو بھی اونٹ کو اسی طرح بندھا ہوا دیکھا تو اس کے مالک کو بلا کر دریافت فرمایا کہ تو نے اس کو چارہ دیا ہے یا نہیں، مالک نے جواب دیا نہیں! تو آپ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ جانور مجھ سے جھگڑا کرے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو اپنے غلاموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو خود کھاتے ہو وہ انہیں بھی کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہی ان کو بھی پہناؤ اور اُن کی طاقت سے زیادہ اُن سے کام نہ لو، کیونکہ وہ گوشت پوست اور تخلیق کے اعتبار سے تمہاری ہی طرح ہیں، خبردار جو ان پر ظلم کرے گا تو مظلوم کی جانب سے روزِ قیامت مدعی میں ہوں گا اور فیصلہ کرنے والے اللہ تعالیٰ ہوں گے۔

روایت میں ہے عون بن عبداللہ کا غلام جب بات نہ مانتا تو فرماتے کیا شباب تم سردار بن گئے ہو حضرت ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تین طرح کے لوگوں کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔

(۱) جس نے اپنی خادمہ کی بہترین تربیت کی اور پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا۔

(۲) وہ شخص جو اہل کتاب تھا اور اپنے نبی پر اس کا ایمان تھا مگر جب اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تو آپ پر ایمان لے آیا۔

(۳) وہ غلام جو حقوق اللہ بھی ادا کرتا ہے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرتا ہے۔

روایت ہے کہ کسی نے حضرت حسن بصری سے پوچھا کہ مالک نے کسی ضرورت کے لئے غلام کو بھیجا اور وہی وقت نماز کی جماعت کا تھا تو غلام کو پہلے کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا مالک کا کام کرنا چاہیے۔ حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسا تب ہے جب وقت کی گنجائش ہو اور وقت کے ختم ہو جانے کا کوئی خوف نہ ہو اور اگر وقت کے نکل جانے کا خوف ہو تو پھر نماز کو مؤخر کرنا جائز نہیں، کیونکہ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے

Marfat.com

کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے امر میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں، آدمی کے لئے واجب ہے کہ وہ غلام کا خیال رکھے اور اسے کسی ایسی بات پر تکلیف نہ دے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو اس لئے کہ خود اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں فرماتا اس لئے مالک کو چاہیے کہ وہ حسن سلوک سے پیش آئے اور حسن سلوک کا عمل مومن کا اخلاق ہے۔

حدیث نبوی ہے کہ غلام سے برا سلوک کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا انکی اپنی اولاد کی طرح عزت کرو اور انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو اپنے غلام سے فرمایا کہ اسے اٹھا کر صاف کر لو جب شام روزہ افطار کرنے کا ارادہ فرمایا تو غلام سے پوچھا کہ وہ ٹکڑا کہاں گیا ہے؟ غلام نے عرض کیا وہ میں نے کھا لیا ہے، ابن عمر نے فرمایا جاؤ تم آزاد ہو، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سنا ہے کہ جو شخص نیچے پڑا ہوا ٹکڑا اٹھا کر کھائے تو اس کے پیٹ تک پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتے ہیں پس میں پسند نہیں کرتا کہ ایسے شخص کو غلام رکھوں جس کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہو۔

باب۔ یتیم پر احسان

حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ، عبداللہ ابن اوفی سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے یتیم کے سر پر دست شفقت پھیرا تو اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھ کو لگنے والے ہر بال پر اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر بال کے بدلے اسکا ایک گناہ مٹا دیتے ہیں اور ہر بال کے بدلے اسکا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔

عجیب حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

Marfat.com

جو شخص کسی مسلمان یتیم کو کھانے پینے میں اپنے ساتھ شامل کر لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالے اس کو غنی کر دے تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ جنت واجب فرما دیتا ہے مگر اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جس پر اللہ تعالیٰ اس کی بخشش نہ فرمائے نیز جس شخص کی بینائی چلی جائے اور وہ صبر کر کے اللہ تعالیٰ سے اجر کا طلب گار رہے اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ جنت کو واجب فرما دیتے ہیں مگر اس نے کوئی ایسا عمل نہ کیا ہو جس پر اللہ تعالیٰ اس کی بخشش نہ فرمائے اور جس شخص نے کہ اپنی بیٹیوں پر خرچ کیا اور انہیں ادب سکھایا یہانتک کہ وہ فوت ہو گئیں یا شادی شدہ ہو گئیں ایسے شخص کے لئے بھی جنت واجب ہو گئی مگر یہ کہ اس نے کوئی ایسا عمل نہ کیا ہو جس کی بخشش نہ ہو سکے، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ایک بدوی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر دو بیٹیاں ہوں؟ فرمایا دو ہوں تب بھی یہی معاملہ ہوگا۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس جب اس حدیث کو روایت کرتے تو فرماتے اللہ کی قسم یہ عجیب حدیث ہے حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی قساوت قلبی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا اگر تو اپنے دل کی نرمی چاہتا ہے تو پھر یتیم کے سر پر دست شفقت پھیر اور اس کو کھانا کھلا۔

حضرت ابن عمر سے سوال کیا گیا کہ گناہ کبیرہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ نو ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا (۲) کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنا (۳) میدانِ جہاد سے بھاگنا (۴) پاک دامن پر تہمت لگانا (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) سود کھانا (۷) والدین کی نافرمانی کرنا (۸) جادو کرنا یا کرانا (۹) حرام کو حلال جاننا۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں چھ گناہ ایسے ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی (۱) یتیم کا مال کھانا (۲) پاکدامن پر تہمت لگانا (۳) جہاد کے میدان سے فرار ہونا (۴) جادوگری (۵) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک (۶) کسی پیغمبر کا قتل

حضرت ابن عباس آیت[1] "بے شک وہ لوگ جو یتیموں کے اموال کھاتے ہیں ظلم کیساتھ

---

[1] اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۔

Marfat.com

گویا کہ وہ اپنے پیٹوں میں آگ کو بھر رہے ہیں عنقریب وہ جلتی ہوئی آگ میں ڈالے جائیں گے،، کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آخرت میں ایسے لوگ نارِ جہنم میں ڈالے جائیں گے اور کہا گیا ہے کہ اس گھر کے لئے خوشخبری ہے جس میں یتیم کی پرورش ہوتی ہو، اور اس گھر کے لئے تباہی ہے جس میں یتیم کے حق کا خیال نہیں رکھا جاتا اور یتیم کے حق شناسوں کے لئے خوشخبری ہے۔ روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے پاس ایک یتیم ہے کیا میں کسی بات پر اس کو مار سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ جس طرح اپنے بیٹے کو تادیباً یا تربیت کے لئے مارتے ہو اسی طرح یتیم کو تادیباً مار سکتے ہو اسی سلسلے میں حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ تادیباً یتیم کو تھپڑ مارنا اسے حلوہ کھلانے سے بہتر ہے۔

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اگر یتیم کی تربیت مارے بغیر ہو سکتی ہو تو پھر اسے نہ مارا جائے کیونکہ یتیم کو مارنے پر سخت وعید ہے جس پر حضرت عمر کی یہ روایت شاہد ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یتیم کو جب مارا جاتا ہے تو اس کے رونے پر عرش الٰہی ہل جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے اس کو کس نے رُلایا ہے جس کے باپ کو میں نے زمین میں پوشیدہ فرما دیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ جانتے ہوئے فرشتوں سے پوچھتے ہیں، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ قیامت کے دن میں اس شخص کو اپنی طرف سے خوش کر دوں گا جو محض مجھے راضی کرنے کے لئے یتیم بچے کو خوش کرے گا۔ حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام یتیم کے سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرتے تھے اور میں بھی اسی طرح کرتا ہوں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد نبی سے فرمایا کہ یتیم کے لئے شفیق باپ کی طرح ہو جاؤ اور جان لو کہ جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے

Marfat.com

اور جان لو کہ نیک بیوی اپنے شوہر کے لئے اس بادشاہ کی مانند ہے جس کے سر پہ سونے کا تاج ہو، جس کو دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے اور بری عورت اپنے شوہر کے لئے ایسی ہے جیسے کسی بزرگ بوڑھے پہ بھاری بوجھ رکھ دیا جائے

یتیم بچیوں کو پہلے دو

حضرت زید بن اسلم سے مروی ہے حضور اکرم نے دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ کر کے فرمایا کہ قیامت کے دن یتیم کی خبر گیری کرنے والا اور میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب ہوں گے، ابو خلیل فرماتے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو سوالات کئے تھے میں نے ان میں پڑھا ہے، آپ نے پوچھا تھا یا اللہ جو شخص صرف تیری رضا کے لئے یتیم بچے اور بیوہ عورت کی مدد کرتا ہے اس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا اس کی جزا یہ ہے کہ جب سوائے میرے عرش کے سایہ کے اور کوئی سایہ نہیں ہوگا اس وقت میں اسے اپنے سایہ میں لے لوں گا نیز حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنی تین بیٹیوں کی صحیح پرورش اور تربیت کرتا رہا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئیں یا ان کے نکاح کر دیئے گئے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے حجاب بن جائیں گی، ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر دو بیٹیاں ہوں تو بھی؟ فرمایا ہاں۔ پھر فرمایا وہ عورت کہ محنت کی وجہ سے جس کے چہرہ کا رنگ تبدیل ہو گیا، میں اور وہ دو انگلیوں کی طرح جنت میں ہوں گے، اس سے وہ عورت مراد ہے جس کا شوہر فوت ہو گیا مگر اس نے اپنی بچیوں کی خاطر دوسرا نکاح نہیں کیا اور ان کی پرورش کی یہاں تک کہ فوت ہو گئیں یا ان کا نکاح کر دیا گیا۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے بچوں کے لئے بازار سے کچھ لایا وہ ایسا جیسے صدقہ کے لئے وہ کچھ اٹھا لایا ہو یہاں تک کہ

Marfat.com

وہ بچوں میں تقسیم کر دے مگر ابتدا لڑکیوں سے کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ بچیوں پر زیادہ شفیق ہے اور جو شخص بچیوں سے شفقت سے پیش آتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خشیت الٰہی سے روتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے روتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور جو شخص بچیوں کو خوشی دیتا ہے تو غم و حزن کے دن اللہ تعالیٰ اسے خوشی سے نوازیں گے۔

باب۔ زنا کا بیان

حضرت فقیہہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو شخص اپنا جھگڑا لے کر حاضر ہوئے، ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ کے رسول قرآن کے مطابق ہمارا فیصلہ فرما دیجئے، دوسرا جو کچھ سمجھ دار تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ کتاب اللہ کے مطابق ہمارا فیصلہ فرما دیجئے مگر مجھے کچھ بولنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا کہو تو اس نے عرض کیا کہ اس شخص کے ہاں میرا بیٹا ملازم تھا تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا پھر مجھے یہ بتایا گیا کہ تیرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا میں نے اس کو ایک خادمہ اور سو بکریاں فدیہ میں دے دیں۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے کھانا ہوں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطنی کی سزا ہوگی نیز اس کی عورت کو بھی رجم کیا جائے گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں کتاب اللہ کے مطابق تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا، تمہاری بکریاں اور لونڈی تو تمہیں واپس کر دی جائیں گی

Marfat.com

البتہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا بھگتنی ہوگی اور حضرت انیس اسلمی کو حکم فرمایا کہ تم اس عورت سے جا کر معلوم کرو، اگر وہ اعتراف کرے تو پھر اس کو رجم کر دو، عورت نے اعتراف کر لیا پس وہ رجم کر دی گئی تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کا حکم واضح فرمادیا کہ زانی مرد اور عورت پر سو کوڑے لازم ہیں جبکہ وہ دونوں شادی شدہ نہ ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"زانی مرد اور زانیہ عورت میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تم لوگوں کو اللہ کے دین میں ذرا بھر نرمی نہیں کرنی چاہیئے" یعنی تمہیں حدود اللہ کے بارے میں تھوڑی سی بھی ترحمی و شفقت نہیں کرنی چاہیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ تم حدود اللہ کو ہی ختم کر دو جبکہ اللہ تعالیٰ تم سے کہیں زیادہ اپنے بندوں کے لئے شفیق و مہربان ہے، پھر بھی اس نے زانیوں کو دنیا میں حد لگانے کا حکم فرمایا ہے اور دنیا میں جس پہ حد قائم نہ کی گئی تو روز قیامت لوگوں کے سامنے اسے آگ کے کوڑے مارے جائیں، پھر فرمایا "اگر تم اللہ تعالیٰ پہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو" تو تم پہ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حد کو ترک نہ کرو، اس کے بعد ارشاد فرمایا "اور ان دونوں پہ حد قائم کرتے وقت ایمان والوں کے ایک گروہ کو موجود ہونا چاہیئے" تاکہ وہ شرمندہ ہو کر عذاب کو زیادہ سخت محسوس کریں اور دوبارہ جرم کا اعادہ نہ کریں یہ اس کی حد ہے جو شادی شدہ نہ ہو۔ اور اگر مرد شادی شدہ ہے یعنی وہ اپنی منکوحہ کے ساتھ ہم بستری کر چکا ہے اور ایسی ہی شادی شدہ عورت اگر وہ زنا کریں تو ان دونوں کی حد رجم ہے جیسا کہ حضور علیہ السلام نے ماعز بن مالک کو سزا دی۔

---

۱ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ ۲ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۳ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ۔

Marfat.com

روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک عورت نے حاضر ہو کر زنا کا اقرار کیا اور وہ اسی جرم سے حاملہ تھی، آپ نے اسے واپس بھیج دیا اور فرمایا کہ وضع حمل کے بعد آنا، جب وہ عورت وضع حمل کے بعد آئی تو اسے رجم کیا گیا اور فرمایا یہ تو زنا کی سزا ہے جیسے دنیا میں زنا کی سزا مل گئی اسے آخرت میں سزا نہیں ملے گی اور آخرت کا عذاب بہت ہی شدید اور دائمی ہے لہٰذا زنا سے ڈرو یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور زنا[1] کے قریب نہ جاؤ اس لئے کہ وہ بہت بڑی بے حیائی ہے" یعنی زنا نہ کرو اس سے بچو، یہ بہت برا راستہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے اور جہنم کی طرف لے جاتا ہے ایک دوسری آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "اور بے حیائی[2] کے قریب نہ جاؤ چاہے وہ ظاہری ہو یا باطنی ہو" علماء فرماتے ہیں ظَہَرَ سے مراد زنا جیسے بڑے گناہ ہیں اور بَطَنَ سے مراد بوس و کنار وغیرہ ہے حدیث میں ہے کہ ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "آپ مومن[3] مردوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں یہی ان کے لئے طہارت ہے بے شک اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور مومن عورتوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کو حرام سے نگاہیں نیچی رکھنے اور اپنی

---

[1] وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً [2] وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

[3] قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ط

Marfat.com

شرمگاہوں کو حرام سے بچانے کا حکم فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی بیشمار آیات کے علاوہ تورات، انجیل اور زبور میں بھی زنا کو حرام قرار دے کر اسے بہت بڑا گناہ فرمایا ہے اور زنا کو ناموس و حرمت مسلمین کی بے آبروئی اور نسب کو غلط کرنے والا بتایا ہے، حضرت جعفر بن ابی طالب فرمایا کرتے تھے کہ میں نے زمانۂ جاہلیت میں بھی کبھی زنا نہیں کیا جب مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی میری عزت و حرمت ملیامیٹ کرے تو پھر میں کیوں کسی کی عزت لوٹوں۔ بعض صحابۂ کرام سے مروی ہے کہ زنا سے بچو کیونکہ اس میں تین دنیاوی برائیاں ہیں

(۱) زنا سے رزق میں بے برکتی ہوتی ہے (۲) زانی نیکیوں کی توفیق سے محروم ہو جاتا ہے۔ (۳) لوگوں کے دلوں میں زانی کے لئے نفرت ہو جاتی ہے۔ اور تین اخروی برائیاں یہ ہیں (۱) زانی پر اللہ کا غضب ہوتا ہے (۲) عذاب میں سختی ہوتی ہے (۳) اسے نار کبریٰ یعنی دوزخ میں ڈالا جاتا ہے ایک حدیث کے مطابق دنیا کی یہ آگ، دوزخ کی آگ کا سترّ واں حصہ ہے۔

دوزخ کی کہانی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ مجھے دوزخ کی صورتحال بتاؤ؟ حضرت جبریل نے عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم،، وہ تاریک سے تاریک ترین ہے اگر سوئی کے ناکہ برابر بھی اس کی آگ باہر آجائے تو زمین پر موجود ہر شے جل جائے گی اور اگر اس کا ایک کپڑا زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو اس کی بدبو سے تمام زمینی مخلوق مر جائے گی اور اگر وہاں کی زقوم کا ایک قطرہ زمین پر ڈال دیا جائے تو تمام زمینی مخلوق کے رزق بدبودار ،، کھٹے ،، ہو جائیں گے، اور قرآن میں مذکور وہاں کے انیس فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بھی زمین پہ آجائے تو اس کی ہیبت سے تمام اہل زمین

Marfat.com

مر جائیں گے اور اگر ان کی زنجیر کی ایک کڑی زمین پہ گرا دی جائے تو وہ تحت الثریٰ تک دھنس جائے پھر وہ رکے گی نہیں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا جبریل میرے لئے اتنا ہی کافی ہے، پھر حضور علیہ السلام رونے لگے تو جبریل بھی رونے لگے، حضور علیہ السلام نے جبریل سے پوچھا تم کیوں روتے ہو تم تو اللہ تعالیٰ کے مقرب ہو؟ جبریل نے عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، مجھے کوئی بھروسہ نہیں کہ مجھے یہ قرب الٰہی حاصل رہے گا یا میں بھی ہاروت وماروت اور ابلیس لعین کی طرح آزمائش میں مبتلا کیا جاؤں گا۔ نیز جب اللہ تعالیٰ کے مقرب جبریل علیہ السلام روتے ہیں تو پھر ایک عاصی وخطا کار انسان کو تو زیادہ ہی رونا چاہیئے۔

زنا عذاب الٰہی کا موجب ہے

پس اپنی زندگی اور صحت کو دھوکہ نہ دو کیونکہ دنیا تو ختم ہو جائے گی مگر عذاب کی مدت بہت لمبی ہے، زنا سے ڈرو، یہ اللہ تعالیٰ کے غضب، سختی اور عذاب کو لاتا ہے، اور سخت ترین زنا وہ ہے جس پر مسلسل اصرار ہو اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے کر پھر بطور حرام اپنے ہاں ٹھہرائے اور رسوائی کے خوف سے لوگوں کو طلاق کے بارے میں نہیں بتاتا مگر وہ آخرت کے عذاب کے خوف سے کیوں نہیں ڈرتا جس دن تمام راز افشاء ہو جائیں گے لہٰذا اس دن کے عذاب سے ڈرتے ہوئے زنا سے اجتناب کرو اور اسے مسلسل، بار بار نہ کرو، کیونکہ عذاب الٰہی جھیلنے کی کس میں ہمت ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے اپنے بندوں کی، اور جب تو مر جائے گا تو پھر توبہ اور ندامت کسی کام نہ آئے گی البتہ زندگی میں کی گئی توبہ اور اظہارِ ندامت ضرور تجھے نفع دیں گے بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مؤمنوں کی تعریف فرمائی ہے قرآن میں ہے۔

Marfat.com

"اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر انہیں اپنی بیویوں اور لونڈیوں پہ کوئی ملامت نہیں پس جو شخص ان کے علاوہ کا طلبگار ہو پس وہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں"

مطلب یہ کہ ایسے لوگ گنہگار ہیں جو زنا پر اصرار کرتے ہیں، پس ہر مسلمان پہ واجب ہے کہ وہ زنا سے توبہ کرے اور لوگوں کو بھی اس سے منع کرے اس لئے کہ جس مقام پہ زنا عام ہو جاتا ہے تو وہاں کے رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ طاعون کے مرض میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔ حضرت عکرمہ کہتے ہیں میں نے حضرت کعب کو حضرت ابن عباس سے فرماتے سنا کہ جب تم تلواروں کو برہنہ دیکھو اور خون کی ارزانی دیکھو تو جان لو کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو پس پشت ڈال دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے ایک دوسرے کے ذریعے انتقام لے رہے ہیں اور جب دیکھو کہ بارش نہیں ہو رہی تو جان لو کہ لوگوں نے زکوٰۃ دینا بند کر دی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے بارش بند فرما دی ہے اور جب تم دیکھو کہ وباء عام ہو چکی ہے تو جان لو کہ زنا عام ہو چکا ہے۔

باب۔ سُود کھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے شب معراج ساتویں آسمان پر اپنے سر کے اوپر گرج اور کڑک سنی اور بجلی کی چمک میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے پیٹ کوٹھڑیوں کی طرح آگے نکلے ہوئے ہیں جن میں چلتے پھرتے سانپ باہر سے نظر آتے تھے میں نے جبریل سے ان لوگوں کے متعلق

۱؎ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعٰدُوْنَ ۔

Marfat.com

پوچھا تو جواب ملا یہ سود کھانے والے لوگ ہیں۔ عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ سود کے بہتر گناہ ہیں ان میں سب سے کمتر گناہ ایسا ہے جیسا کہ ایک مسلمان اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے نیز سود کا ایک درہم میں زنا توں سے زیادہ بدتر ہے۔ پھر فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر نیک و بد کو کھڑا ہونے کا حکم دیں گے، مگر سود خور دیوانوں کی طرح کھڑا ہو کر گر پڑے گا یعنی پاگلوں کی طرح وہ کھڑا نہ ہو سکے گا۔

حضرت ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی نازل ہونے والی آخری آیت یہی سود والی آیت ہے، پھر حضور علیہ السلام کا وصال شریف ہو گیا اس لئے آپ نے ہمیں اس کی تفسیر بیان نہ فرمائی پس تم لوگ سود اور سود سے مشابہ چیزوں کو چھوڑ دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے سود کھانے، کھلانے والے پہ، گواہوں اور لکھنے والے پہ، نیز رنگ بھرنے والی پہ، حلالہ کرنے اور کروانے والے پہ اور زکوٰۃ نہ دینے والے پہ لعنت فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ حرام مال کما کر صدقہ کرنے سے کوئی اجر نہیں ملتا، ایسے مال کو اپنے اہل و عیال پہ خرچ نہ کیا جائے کیونکہ اس میں برکت نہیں ہوتی اور ایسے مال کو جو شخص چھوڑ کر جاتا ہے وہ اس کے لئے دوزخ کا زاد راہ بنے گا۔

کمی بیشی سود ہے

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق کو چاندی کی ایک پازیب بیچی، آپ نے ایک پلڑے میں پازیب اور دوسرے پلڑے میں درہم رکھے، تو پازیب دراہم سے کچھ بھاری نکلی، لہٰذا انہوں نے قینچی اٹھائی، میں نے عرض کیا کہ یہ زائد مال آپ کا ہے اے خلیفۃ المسلمین، آپ نے فرمایا نہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ زیادہ دینے والا اور لینے والا دونوں جہنم میں جائیں گے۔

Marfat.com

حضور اکرم کی حدیث ہے، کہ چاندی کو چاندی کے ساتھ اور گندم کو گندم کے ساتھ برابر کر کے فروخت کرو اور زیادتی سود ہے نیز آپ نے جَو، کھجور اور نمک کا ذکر کر کے فرمایا کہ جو شخص زیادہ دیتا ہے یا زیادہ لیتا ہے تحقیق اس نے سود کا کاروبار کیا۔

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم سود کے ایک حصّہ کے ڈر سے حلال کے نو حصّے چھوڑ دیا کرتے تھے اسی طرح حضرت عمر بن خطاب سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس شہر میں سود اور زنا عام ہو جائے وہ شہر تباہ ہو جاتا ہے حضرت علی ابن ابی طالب فرماتے ہیں جس نے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے سے پہلے تجارت کی وہ سود کی دلدل میں جا پھنسا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے بازاروں میں وہ لوگ خرید و فروخت نہ کریں جنہوں نے دین میں سمجھ بوجھ حاصل نہیں کی اور وہ بھی جو ناپ تول پورا نہیں کرتے۔

بربادی کے اسباب

حضرت عبدالرحمٰن بن سابط فرماتے ہیں جس بستی میں ان چار چیزوں کو حلال کر لیا جائے گا وہ بستی تباہ کر دی جائے گی (۱) جب وہ کم تولیں گے (۲) کم ناپیں گے (۳) بکثرت زنا کریں گے (۴) اور سود کھائیں گے۔ اس لئے کہ جب زنا بکثرت ہونے لگتا ہے تو پھر وبا پھیلتی ہے۔ اور جب تولنے اور ناپنے میں کمی کرتے ہیں تو پھر بارش نہیں ہوتی اور جب سود کھاتے ہیں تو پھر آپس میں تلوار چلتی ہے، عبید محاربی فرماتے ہیں کہ میں بازار میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیچھے پیچھے تھا اور ان کے پاس دُرہ تھا جب وہ کسی شخص کو کم ناپتا دیکھتے تو اسے کوڑا مارتے اور فرماتے کہ صحیح ناپو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ عجمی لوگو! تمہیں دو باتیں ایسی دی گئی ہیں جن کی وجہ سے تم سے پہلے والے ہلاک ہو گئے یعنی ناپ اور تول۔ حضور

Marfat.com

علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی ایک شخص بھی سود سے باقی نہ بچ سکے گا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا سب کے سب سود کھائیں گے؟ فرمایا جو اگرچہ نہیں کھاتے مگر وہ ان کے غبار کے اثر سے تو نہیں بچ سکے گا، یعنی یا وہ گواہ ہوگا، یا کاتب ہوگا یا پھر اس پر راضی ہوگا غرض کہ اس گناہ کے کام سے اسے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور ملے گا جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ زیادہ لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں اس لئے تاجر کو چاہیے کہ وہ اتنا علم ضرور حاصل کرے جس کی تجارت کے لئے ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ سود سے بچ سکے اور اسے چاہیے کہ وہ ناپ تول میں صحیح کوشش کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ میں سخت وعید فرمائی ہے ارشاد باری ہے "تباہی[1] ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے، جب وہ لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا پورا نا پیں اور جب ان کو وزن کر کے دیں تو کم کر دیں کیا ان لوگوں کو یہ یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے دن میں اٹھائے جائیں گے جس دن سب لوگ رب العلمین کے حضور کھڑے ہوں گے"۔

ویل سے مراد عذاب کی سختی یا جہنم کی وہ وادی ہے جو ناپ تول میں خیانت کرنے والوں کے لئے خاص کر دی گئی ہے جو لوگوں سے لیتے تو پورا تول کر ہیں مگر دیتے کم ہیں، کیا انہیں قیامت کے ہولناک دن کی حاضری کا یقین نہیں ہے اے ابن آدم اس دن کی بڑائی کا کیا حال ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے بڑا کہا ہو نیز ہیبت و خوف میں اس سے اور کونسا دن اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چھوٹی بڑی

---

[1] وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بات کی پرسش ہوگی اور وہ اپنے نامۂ اعمال میں اپنے ہر عمل کو موجود پاکر پڑھیں گے
یاد رکھ تیرا رب ظلم کرنے والا نہیں ہے، اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے
لوگوں کے بارے میں دنیا میں عدل وانصاف کیا اور تباہی ہے اس شخص کے لئے
جس نے لوگوں کے بارے میں انصاف نہیں کیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی
ہے کہ زمین اللہ تعالیٰ کی میزان عدل وانصاف ہے جو اس کو پکڑ لیتا ہے وہ اس کو
جنت میں لے جاتی ہے اور جو اس کو چھوڑ دیتا ہے وہ اسے جہنم میں پہنچا دیتی ہے
اور جان لو کہ ایک عدل بادشاہ کا اپنی رعایا سے ہوتا ہے اور دوسرا رعایا کا باہم
دگر ہوتا ہے پس تم عدل کو لازم پکڑ لو تاکہ تم دردناک عذاب سے چھٹکارا پاسکو۔

باب۔ گناہوں کا بیان

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد گرامی
سنا کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دس ابواب پر مشتمل جو تختیاں
عطا فرمائی تھیں ان میں سے پہلی تختی میں لکھا ہوا تھا اے موسیٰ میرے ساتھ کسی کو
شریک نہ کرنا، میری طرف سے حق بات واضح ہو چکی ہے کہ مشرکین کے چہرے آگ
میں جھلسیں گے۔ دوسری تختی میں لکھا تھا میرے اور والدین کے شکر گزار رہو
تو تمہیں ہلاکت والی باتوں سے محفوظ رکھوں گا، تمہاری عمر میں برکت دوں گا اور
تمہیں پاکیزہ زندگی عطا فرماؤں گا اور اس سے بہتر زندگی کی طرف لوٹاؤں گا۔
تیسری تختی میں لکھا تھا کسی ایسے نفس کو قتل نہ کرنا جسے میں نے حرام کیا ہو ورنہ زمین
کی تمام وسعتیں اور آسمان کے کنارے تجھ پہ تنگ کر دوں گا اور میری پکڑ سے
تجھے کوئی نہ بچا سکے گا۔

Marfat.com

نیز اٹھ کانہ آگ ہوگی، چوتھی میں لکھا تھا میرے نام کی جھوٹی قسم نہ کھانا اور نہ ہی گناہ کی بات پر قسم کھانا کیونکہ میں ایسے شخص کو، جو میری تنزیہہ اور میرے نام کی عظمت کی لاج نہیں رکھتا، طہارت اور پاکیزگی عطا نہیں فرماتا، پانچویں میں لکھا تھا لوگوں کو اپنے فضل سے میں نے جو کچھ دیا ہے اس پر حسد نہ کرنا، کیونکہ حسد کرنے والا میری نعمتوں کا دشمن ہے اور میرے فیصلے کو رد کرنے والا ہے اور جو کچھ میں نے اپنے بندوں پر تقسیم کیا ہے وہ اس تقسیم پر ناراض ہے ایسے شخص کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں، چھٹی تختی میں لکھا تھا کہ ایسی بات کی جو تجھے یاد نہ ہو، عقل میں محفوظ نہ ہو اور دل کو اس پر اعتماد نہ ہو گواہی نہ دینا، کیونکہ میں قیامت کے دن گواہی دینے والوں کو ان کی گواہیوں سمیت کھڑا کروں گا اور پھر ان سے پوچھوں گا، ساتویں میں لکھا تھا چوری نہ کرنا، آٹھویں میں لکھا تھا زنا نہ کرنا بالخصوص اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ، ورنہ میں تجھ سے حجاب فرمالوں گا اور تجھ پر آسمانوں کے دروازے بند کر دوں گا اور وہی بات لوگوں کے لئے پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو، نویں تختی میں لکھا تھا میرے غیر کے لئے جانور ذبح نہ کرنا کیونکہ میں اس قربانی کو پسند ہی نہیں کرتا جس پر میرا نام نہ لیا گیا ہو، دسویں تختی میں لکھا تھا ہفتہ کے دن خود کو اور اپنے تمام گھر والوں کو میرے لئے فارغ رکھو، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہفتہ کے دن کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے عید کا دن بنایا ہے اور ہمارے لئے بطور عید جمعہ کا دن منتخب فرمایا ہے،

نیک و بد اور تقدیر

محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں حضور علیہ السلام منبر شریف پر کھڑے ہوئے اور داہنی ہتھیلی کو بند کر کے فرمایا کہ ایک کتاب میں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے نام و نسب لکھ دیئے ہیں اور اب ان میں نہ زیادتی ہوگی اور نہ کمی کی جائے گی اور بہت سے

Marfat.com

نیک بخت لوگ بد بختوں جیسے عمل کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کو بھی بد بخت شمار کیا جانے لگتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے کے مطابق ان لوگوں کو موت سے پہلے بد بختوں کی صف سے نکال کر نیک بختوں میں شامل فرما دیتے ہیں اگرچہ ان کی موت میں قلیل مدت ہی کیوں نہ باقی ہو۔ اور کچھ بد بخت لوگ نیک بختوں جیسے عمل کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ نیک بختوں میں شمار ہونے لگتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کو موت سے تھوڑی دیر پہلے نیک بختوں سے الگ فرما دیتے ہیں پس سعید وہ ہے جو تقدیر الٰہی میں نیک بخت ہو اور عمل کا مدار خاتمہ پر ہے۔

حضرت فضالہ بن عبید سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ مؤمن کون ہے؟ پھر فرمایا مؤمن وہ ہے جس سے لوگوں کی جان اور ان کے مال محفوظ ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ ہوں اور مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرتا ہو اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں اور خطاؤں سے دور ہو گیا ہو حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو، جان لو کہ وہ تھوڑا جو تمہیں غنی کر دے اس بہت "کثیر" سے بہتر ہے جو تمہیں ہلاکت میں ڈال دے اور جان لو کہ نیکی کبھی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ کبھی نہیں بھلایا جاتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا نیکی کبھی بوسیدہ نہیں ہوتی اور گناہ کبھی فراموش نہیں ہوتا، جزا و سزا کا مالک بے پروا نہیں ہے۔ اور تو جیسا چاہے ہو جا یعنی جیسا کرے گا ویسا ہی بھرے گا۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جیسا کرے گا ویسا بھرے گا کا مطلب یہ ہے کہ اگر تو نیک عمل کرے گا تو ثواب بھی اچھا ملے گا اگر برے عمل کرے گا تو قیامت کے

Marfat.com

دن بُرے عمل پر سزا ملے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اگر تم اچھے عمل کرو گے تو تم اپنے لئے اچھا کرو گے اور اگر بُرے عمل کرو گے تو یہ بھی اپنے لئے ہی کرو گے" مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نہ تو کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی کسی کی نیکیوں کے ثواب میں کمی فرماتا ہے، وہ کسی کو بغیر گناہ کے سزا نہیں دیتا، تحقیق اللہ تعالیٰ نے راہ ہدایت واضح فرما دی ہے اور امت کے لئے ناصح رسول مکرم کو مبعوث فرمایا ہے بیشک اس نے جنت اور دوزخ کے راستے واضح فرما دیئے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جو آگ روشن کرتا ہے جس میں پتنگے آکر گرتے ہیں جبکہ میں تمہیں آگ میں گرنے سے بچاتا ہوں یعنی میں تمہیں گناہوں اور معصیتوں سے روکتا ہوں، کیونکہ یہی گناہ، گنہگار کو جہنم میں پہنچاتے ہیں۔

توبہ کی قبولیت

مذکور ہے کہ پانچ خصلتوں کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی اور پانچ خصلتوں کی وجہ سے ہی ابلیس لعین کی توبہ قبول نہیں ہوئی تھی۔

(۱) حضرت آدم نے اپنی خطا کا اقرار کیا۔ (۲) اور اس پر ندامت کا اظہار کیا (۳) خود کو ملامت کی (۴) توبہ میں جلدی کی (۵) اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوئے جبکہ ابلیس لعین نے (۱) اپنی خطا کا اقرار نہ کیا (۲) اور نہ اس پہ نادم ہوا (۳) اور نہ ہی اپنے نفس کو ملامت کی (۴) نہ توبہ میں جلدی کی (۵) اور رحمت الٰہی سے مایوس ہو گیا۔ پس جس شخص کا حال آدم علیہ السلام جیسا ہو گا اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور جس شخص کا

ع۱ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا الخ

Marfat.com

حال ابلیس لعین جیسا ہوگا اس کی توبہ نامقبول ہوگی۔

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اطاعت الٰہی نصیب ہونے پر دوزخ میں چلے جانا، جنت میں جانے سے زیادہ پسند ہے جبکہ میں نے اللہ تعالیٰ کی معصیت کی ہو، مطلب یہ کہ اگر جنت میں چلا بھی جاؤں لیکن جو اللہ تعالیٰ کی معصیت ہوئی ہے اس گناہ پر شرمندگی باقی رہے گی اور اگر دوزخ میں چلا جاؤں لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہو تو مجھے کسی جرم کی شرمندگی نہ ہو اور جہنم سے نکلنے کی مجھے امید رہے گی۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں میں ایک غلام کے قریب سے گزرا اس نے سخت سردی میں ایک پھٹی پرانی قمیص پہن رکھی تھی اور کسی فکر میں کھڑا اپنا پسینہ پونچھ رہا تھا، مالک کہتے ہیں میں نے اس سے یہاں کھڑے ہونے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا اے میرے استاد، یہی وہ جگہ ہے جس پر میں نے اللہ تعالیٰ کی معصیت کی تھی مطلب یہ کہ وہ اپنے گناہ پر متفکر تھا اور اللہ تعالیٰ سے شرم وحیا کی وجہ سے اس کا پسینہ بہہ رہا تھا، مکحول شامی فرماتے ہیں جس شخص نے بستر پر جانے سے پہلے اپنے دن بھر کے افعال کا جائزہ نہیں لیا اور نیک عمل پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا اور گناہوں پر اپنے رب سے مغفرت نہیں مانگی تو وہ اس تاجر کی طرح ہے جو بغیر حساب کے خرچ کرتا ہے یہاں تک کہ وہ غریب ہو جاتا ہے اور اسے شعور بھی نہیں ہوتا۔

بعض کتابوں میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندو میں بادشاہ ہوں، میرے ہر حکم کی ہمیشہ اطاعت کرو اور منہیات سے رک جاؤ پھر میں تجھے وہ زندگی عطا کروں گا جس کو موت نہیں ہے میرے بندو میں وہ ہوں کہ جس چیز کے لئے کہوں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

اپنی ذات پر ظلم نہ کرو

حضرت ابو محمد بن یزید فرماتے ہیں اگر تجھے اپنے محبوب کے ساتھ برائی نہ کرنے کی استطاعت ہو تو پھر ایسا ضرور کرو، اُن سے کہا گیا، کیا کوئی اپنے محبوب کے ساتھ برائی کر سکتا ہے؟ فرمایا ہاں! تیرا نفس تجھے سب سے زیادہ عزیز اور محبوب ہے، پھر جب تو معصیت کرتا ہے تو گویا تو نے اس کے ساتھ برائی کی، ایک دانا سے کسی نے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں، فرمایا کہ تو اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ اور اپنے نفس کے ساتھ ظلم نہ کر، اپنے رب کے ساتھ ظلم یہ ہے کہ تو اس کے سوا مخلوق کی خدمت میں مشغول نہ ہو، مخلوق کے ساتھ ظلم یہ ہے کہ تو لوگوں کے سامنے ان کی برائی کرے، اور اپنے نفس کے ساتھ ظلم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرنے میں کوتاہی کرے طہس بن حسن فرماتے ہیں میں نے ایک گناہ کیا اور اب میں اس پر چالیس سال سے رو رہا ہے کسی نے کہا اے عبداللہ وہ گناہ کیا تھا؟ فرمایا کہ میرے پاس میرا بھائی آیا میں نے اس کے لئے مچھلی خریدی، کھانے کے بعد میں اٹھا اور پڑوسی کی دیوار سے مٹی کا ٹکڑا لے کر ہاتھ صاف کر لیا۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں لوگوں کے نزدیک جو گناہ چھوٹا ہے وہی اللہ تعالےٰ کے لئے بہت بڑا ہے اور اس کے نزدیک وہ گناہ چھوٹا ہے جو لوگوں کے نزدیک بڑا ہوتا ہے۔

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جس گناہ کو گنہگار بڑا سمجھتا ہے اور اس پر ڈرتا ہے تو وہی گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھوٹا ہوتا ہے اور وہ گناہ جو گنہگار کو چھوٹا لگتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا ہوتا ہے اس لئے کہ بڑا گناہ وہی ہے جسے گنہگار بار بار کرتا ہے اور یہ اسی طرح ہے جیسا کہ بعض صحابۂ کرام نے

Marfat.com

فرمایا ہے کہ بار بار کرنے سے گناہ صغیرہ نہیں رہتا اور استغفار کرنے سے گناہ کبیرہ نہیں رہتا، عوام بن حوشب فرماتے ہیں چار باتیں گناہ کرنے کے بعد گناہ سے بھی زیادہ بری ہو جاتی ہیں۔

(۱) کسی گناہ کو تھوڑا یا چھوٹا جاننا۔ (۲) گناہ پر غرور کرنا۔

(۳) گناہ پر خوش ہونا۔ (۴) اور گناہ پر اصرار۔

ہر گناہ میں دس عیب

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس آیت سے تم دھوکے میں نہ پڑجاؤ
"جو شخص نیکی کرے گا اس کو اس کے دس حصے ملیں گے اور جو شخص برائی کرے گا اس کو اس کے برابر ہی سزا ملے گی اور وہ لوگ ظلم نہ کئے جائیں گے" اس لئے کہ اس میں قیامت کے دن اعمال کو لانے کی شرط رکھی گئی ہے، عامل کے لئے عمل کرنا آسان ہے لیکن قیامت کے دن عمل کو لانا بہت مشکل ہے کیونکہ گناہ اگرچہ ایک ہوتا ہے لیکن اس میں دس عیوب اور جمع ہوتے ہیں۔

(۱) یہ کہ بندہ جب برا عمل کرتا ہے تو وہ اپنے آپ پر اپنے خالق کو ناراض کر لیتا ہے اور وہ ہمہ وقت اس پر قادر ہے۔

(۲) وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ابلیس لعین کو خوش کرتا ہے حالانکہ ابلیس، اللہ تعالےٰ اور اس کا دشمن ہے۔

(۳) یہ کہ گناہ انسان کو جنت سے دور کر دیتا ہے جو کہ سب سے اچھی جگہ ہے۔

(۴) برائی انسان کو جہنم کے قریب کر دیتی ہے جو کہ سب سے بری جگہ ہے۔

۱؎ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

Marfat.com

(۵) گناہ سے انسان اپنی پسندیدہ چیز یعنی اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے۔
(۶) اس کا نفس گناہ سے ناپاک ہو جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے پاک پیدا فرمایا تھا۔
(۷) وہ اپنے محافظ فرشتوں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔
(۸) یہ کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روضۂ مبارکہ میں غمگین کرتا ہے۔
(۹) وہ رات اور دن کو اپنے گناہ پر گواہ بنا کر انہیں اذیت پہنچاتا ہے۔ اور غمگین کرتا ہے۔
(۱۰) وہ تمام نوع انسانیت اور دیگر مخلوقات سے خیانت کرتا ہے۔
نوع انسانیت سے خیانت تو اس طرح ہے کہ اگر یہ مجرم شخص کسی ایک کے لئے لائق شہادت تھا تو اب وہ اس کی گواہی کو قبول نہ کرے گا گویا گناہ کی وجہ سے اس کے ساتھی کا حق باطل ہو گیا اور دیگر مخلوقات سے خیانت اس طرح ہے کہ گناہ کے سبب بارش کم ہو جاتی ہے اس طرح یہ تمام مخلوقات سے خیانت ہوئی، پس گناہ سے بچو کیونکہ گناہ میں اتنے سارے عیب ہیں اور ہر گناہ سے اپنے نفس پر ظلم ہوتا ہے۔

کہا گیا ہے کہ سب سے بخیل وہ شخص ہے جو اپنے نفس پر اس چیز سے بخل کرے جس میں اس کے لئے سعادت ہو اور ظالم ترین وہ شخص ہے جو معصیت الٰہی سے اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے کیونکہ وہ گناہ کے عمل سے اپنے نفس کو ہلاکت میں ڈالتا ہے، ایک دانا کا کہنا ہے کہ گناہ سے بچو اس لئے کہ گناہ بدبختی ہے اور بدبختی منجنیق کا پتھر ہے جو عبادت وطاعت کی دیوار پر ایسا پڑتا ہے کہ اسے توڑ دیتا ہے اور پھر خواہشات کی ہوا اس میں داخل ہو کر چراغ معرفت کو بجھا دیتی ہے، کسی دانا سے کہا گیا کیا وجہ ہے کہ ہم علم کی بات سنتے ہیں مگر اس سے نفع نہیں اٹھاتے؟

Marfat.com

انہوں نے جواب دیا کہ اس کی پانچ وجوہات ہیں
(۱) یہ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی نعمتوں سے سرفراز فرمایا لیکن تم نے اس کا شکر ادا نہیں کیا۔
(۲) یہ کہ تم گناہ کرکے اللہ تعالےٰ سے بخشش نہیں مانگتے۔
(۳) یہ کہ اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتے۔
(۴) یہ کہ تم نیک لوگوں کی صحبت میں تو بیٹھتے ہو لیکن ان کے نقش قدم پر نہیں چلتے۔
(۵) یہ کہ تم مرنے والوں کو دفن تو کرتے ہو لیکن ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔

پانچ فرشتوں کی آمد اور منادی

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں نے اپنے والد گرامی سے حضور علیہ السلام کی یہ حدیث سُنی کہ روزانہ آسمان سے پانچ فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک مکہ مکرمہ میں، دوسرا مدینہ منورہ میں، تیسرا بیت المقدس میں، چوتھا مسلمانوں کے قبرستان میں اور پانچواں مسلمانوں کے بازار میں آتا ہے۔

وہ فرشتہ جو مکہ مکرمہ میں آتا ہے وہ پکار کر کہتا ہے خبردار اللہ تعالےٰ کے فرائض کو چھوڑنے والا اس کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے، اور وہ فرشتہ جو مدینہ منورہ میں آتا ہے وہ پکار کر کہتا ہے خبردار سنت رسول کو چھوڑنے والا اپنے رسول کی شفاعت سے محروم ہو جاتا ہے، اور وہ فرشتہ جو بیت المقدس میں آتا ہے وہ پکار کر کہتا ہے خبردار، حرام مال کمانے والے کا کوئی عمل اللہ تعالےٰ قبول نہیں فرماتا اور وہ فرشتہ جو مسلمانوں کے قبرستانوں میں آتا ہے وہ پکار کر کہتا ہے اے قبرستان والو، تمہیں کس بات پر رشک وغبطہ ہے اور کس بات پر ندامت ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنی عمروں کے بیکار گذارنے پر ندامت و

Marfat.com

شرمندگی ہے اور ہمیں قرآن کی تلاوت کرنے والی، علم حاصل کرنے والی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والی اور اپنے گناہوں پہ مغفرت طلب کرنیوالی جماعتوں پہ رشک ہے اور ہم ان میں سے کسی ایک عمل پہ بھی قادر نہ ہوسکے اور وہ فرشتہ جو بازاروں میں آتا ہے وہ پکار کر کہتا ہے اے لوگوں کے گروہو! ٹھہرو، ٹھہرو! بیشک اللہ تعالیٰ کا جلال اور غضب حق ہے پس جو شخص اس کے جلال و غضب سے ڈرتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرکے اپنے زخموں کا علاج کرے، ہم نے تمہیں شوق دلایا لیکن تمہیں شوق نہ ہوا ہم نے تمہیں خوفزدہ کیا مگر تم خوفزدہ نہ ہوئے اگر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے نہ ہوتے، معصوم شیر خوار بچے نہ ہوتے، چرنے والے حیوان نہ ہوتے اور اللہ کے آگے جھکنے والے بوڑھے نہ ہوتے تو تم پہ بہت پہلے عذاب نازل کردیا جاتا۔

روایت ہے حضور علیہ السلام نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ معصیت سے بچتی رہو اور گناہ کو چھوٹا نہ سمجھو اس لئے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوچھا جائے گا، کہتے ہیں کہ چھوٹے گناہوں کی مثال اس طرح ہے، جیسے کوئی شخص چھوٹی چھوٹی لکڑیاں اکٹھی کرتا ہے اور پھر ان کو جلا کر بہت بڑے ڈھیر کو آگ لگاتا ہے۔

مکتوبِ توراۃ

کہتے ہیں توراۃ میں لکھا ہے جو شخص بھلائی کاشت کرتا ہے تو وہ سلامتی "کی فصل" کاٹتا ہے اور انجیل میں لکھا ہے کہ جو شخص برائی کاشت کرتا ہے تو وہ ندامت "کی فصل" کاٹتا ہے اسی طرح قرآن مجید میں ہے، جو شخص برا عمل کرتا ہے

۱؎ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ۔

Marfat.com

اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا"، روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ ایک وہ آدمی ہے کہ جس کی نیکیاں بھی بہت ہیں اور گناہ بھی بہت ہیں اور دوسرا وہ آدمی ہے جس کی نیکیاں بھی کم ہیں اور گناہ بھی کم ہیں، ان دونوں میں سے آپ کے نزدیک اچھا کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو سلامتی کے قریب ہے یعنی جس کے گناہ کم ہیں۔

ایک دانا کا کہنا ہے کہ نیکی کا عمل تو ہر کمزور کر لیتا ہے مگر صاحب تکریم وہ ہے جو گناہ کو چھوڑ دے، حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک سے اس بات پر دلیل ملتی ہے کہ ترک معصیت کو نیکی کے عمل پر فضیلت حاصل ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن نیکی کے عمل کو پیش کرنے کی شرط لگائی ہے اور گناہوں کے چھوڑنے پر سوائے اس کے کہ گناہ چھوڑ دے اور کوئی شرط نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "جو شخص ایک[1] نیکی کے ساتھ آئے گا تو اس کے لئے اس کے دس حصے ہوں گے"، ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اور جس[2] نے نفس کو خواہشات سے روکا تو جنت اس کا ٹھکانا ہوگا"، پس ہم اللہ تعالیٰ سے معافی کا سوال کرتے ہیں۔

باب ۔ ظلم کے بیان میں

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دے دیتا ہے اور جب اسے پکڑتا ہے تو پھر

---

[1] مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔

[2] وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى۔

Marfat.com

اس کے لئے نجات نہیں ہوئی پھر یہ آیت پڑھی "اور[1] اسی طرح تیرے رب کی گرفت جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے اور وہ ظالم ہوں بے شک اس کی گرفت بڑی دردناک اور سخت ہے" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنے بھائی پر عزت و ناموس یا مال کے حوالے سے ظلم کر رکھا ہو تو اسے آج کے دن معاف کرا لے یعنی یوم مؤاخذہ سے پہلے کہ جب نہ دینار ہوگا نہ درہم، اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو وہ ظلم کے بدلے میں اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس کوئی نیک عمل نہ ہوا تو پھر مظلوم کی برائیاں ظالم پہ ڈال دی جائیں گی۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ عرض کیا گیا مفلس وہ ہے جس کے پاس دینار و درہم اور مال وغیرہ نہ ہو، آپ نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو روز قیامت اپنی نماز، زکوٰۃ اور روزے کے ساتھ حاضر ہوگا اور اس کے ساتھ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کو قتل کیا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا تو اس کی وہ تمام نیکیاں انہی لوگوں کو دے دی جائیں گی اور اگر ان نیکیوں سے حق پھر بھی ادا نہ ہوا تو پھر مذکورہ لوگوں کے گناہ اس کے کھاتے میں ڈال کر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ظلم اور ظالم کو روکو

ابی میسرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو قبر میں دفن کیا گیا تو اس کے پاس کوڑا لئے منکر نکیر آئے اور کہا کہ ہم تجھے سو کوڑے ماریں گے تو مردہ نے کہا کہ میں تو ایسا ایسا، اچھا، آدمی تھا، پس رعایت کرتے ہوئے دس کوڑوں کی کمی کر دی، وہ معذرت

---

[1] وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ

Marfat.com

کرتا رہا اور فرشتے دس دس کوڑوں کی کمی کرتے رہے آخر میں فرشتوں نے کہا کہ ہم ایک کوڑا تو ضرور ماریں گے، جب انہوں نے ایک کوڑا مارا تو اس کی قبر میں آگ بھڑک اٹھی، اس نے پوچھا کہ مجھے تم نے کیوں مارا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ تو ایک مظلوم آدمی کے پاس سے گزرا تھا اس نے تجھ سے مدد طلب کی تھی لیکن تو نے اس کی مدد نہیں کی تھی، پس یہ حال اس شخص کا ہے جو مظلوم کی مدد نہیں کرتا پھر ظالم کا کیا حال ہوگا؟ میمون بن مہران نے کہا کہ ایک شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ اپنے آپ پر لعنت کرتا ہے، کہا گیا کہ وہ اپنے آپ پر کس طرح لعنت کرتا ہے فرمایا کہ وہ قرآن میں پڑھتا ہے "خبردار ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے"، مگر وہ خود ظالم ہوتا ہے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ظلم سے بڑا اور کوئی گناہ نہیں ہے، اس لئے کہ جو گناہ تیرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے تو اللہ تعالیٰ کریم ہے وہ تجھے معاف فرما دیتا ہے، مگر جب تیرا گناہ تیرے اور بندے کے درمیان ہوگا تو پھر اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ تو اپنے ساتھی کو راضی کرے، پس ظالم کو چاہیئے کہ وہ ظلم سے توبہ کرے اور مظلوم سے دنیا میں ہی معاف کروالے، اگر وہ اس پر قادر نہیں تو پھر ہر دعا کے آخر میں اس کے لئے استغفار کرے اس طرح یہ شخص ظلم سے نجات حاصل کریگا حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں جو شخص ظالم کے ظلم میں مدد کرتا ہے یا کسی مسلمان کا حق مارنے کے لئے اسے طریقہ بتاتا ہے تو ایسا شخص اللہ تعالےٰ کے غضب کو دعوت دیتا ہے اور اس پر بھی اس ظلم کا وبال پڑے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت احنف بن قیسؓ سے دریافت فرمایا کہ تمام لوگوں میں جاہل ترین کون شخص ہوتا ہے؟ احنف نے جواب دیا جو شخص دنیا کے بدلے اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے عوض بیچ دے، حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا

ع۱ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۔

Marfat.com

کیا میں تمہیں اس سے بھی بڑے جاہل کے متعلق بتاؤں؟ احنف نے جواب دیا ہاں اے امیر المؤمنین! پھر وہ شخص جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے عوض بیچ دے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نہ کبھی کسی سے بھلائی کی ہے اور نہ کبھی کسی سے برائی کی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جو نیک[1] عمل کرتا ہے وہ اپنے لئے ہی کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے تو وہ بھی اپنے ہی اوپر کرتا ہے" یعنی اگر میں نے کسی سے نیکی کی ہے تو وہ اپنے لئے کی ہے اگر برائی کی ہے تو بھی اپنے لئے کی ہے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ مہاجرین صحابہ میں سے ایک صحابی کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی کام تھا وہ چاہتا تھا کہ تنہائی میں مل کر اپنی ضرورت پیش کرے حضور علیہ السلام لشکر کے ساتھ وادی بطحا میں تھے اور رات بھر لشکر کے گرد چکر لگاتے رہتے یہاں تک کہ صبح کے آثار واضح ہو جاتے تو واپس آکر صبح کی نماز پڑھتے مگر ایک شب آپ نے گشت نہ فرمایا یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی پھر آپ سواری پر سوار ہوئے تو اس شخص نے سواری کی مہار پکڑ لی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا مجھے مت روکو، پس تمہارا کام ہو جائیگا، مگر اس نے مہار چھوڑنے سے انکار کر دیا، حضور علیہ السلام نے خفا ہو کر ہوے سے اسے درہ مارا اور صبح کی نماز پڑھانے تشریف لے گئے، جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف توجہ فرمائی اور لوگ بھی آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے، پھر فرمایا کہاں ہے وہ شخص جس کو میں نے ابھی درہ مارا تھا وہ اگر ان لوگوں میں ہے تو کھڑا ہو جائے، پس

---

[1] مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا۔

Marfat.com

وہ شخص "میں اللہ اور اس کے رسول کی پناہ چاہتا ہوں" کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا، حضور علیہ السلام نے اسے قریب آنے کو فرمایا، جب وہ بہت قریب آگیا تو حضور علیہ السلام اس کے قریب تشریف فرما ہوئے اور کوڑا اس کو پکڑاتے ہوئے فرمایا کہ مجھ سے بدلہ لے لو، اس شخص نے کہا اللہ کی پناہ کہ میں نبی اکرم کو کوڑا ماروں، آپ نے پھر فرمایا کہ ڈرو نہیں کوڑا لو اور بدلہ لو اس نے عرض کیا نعوذ باللہ میں نبی کو کوڑا ماروں؟ آپ نے فرمایا اگر نہیں مارتے تو پھر مجھے معاف کر دو، اس نے کوڑا پھینک دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے معاف کیا، پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو اپنے رب سے ڈرو اور تم میں سے کوئی بھی کسی مؤمن پر ظلم نہ کرے ورنہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لیں گے، دوسری روایت میں ہے کہ قیامت کے دن مظلوم ہی کامیاب ہونگے۔

خوشی اور محرومی کے اسباب

حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ تو اگر ستر گناہ لے کر اللہ تعالےٰ سے ملاقات کرے جبکہ یہ گناہ معصیت الٰہی سے متعلق ہوں یہ اس سے آسان ہے کہ تو ایک وہ گناہ لے کر جائے جو تیرے اور بندے کے درمیان ہو، حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ کر اس پر عمل کرنا مجھے ہزار بار قرآن ختم کرنے سے زیادہ پسند ہے نیز مؤمن کو خوشی پہنچا کر اور اس کا کام کرنا مجھے عمر بھر کی عبادت سے زیادہ پسند ہے، نیز ترک دنیا اور اس سے بے رغبتی مجھے آسمانوں اور زمین والوں کی عبادت سے زیادہ پسند ہے، اور حرام کی ایک بات چھوڑ دینا مجھے حلال کے مال سے کئے گئے سو حج سے زیادہ پسند ہے۔

Marfat.com

حضرت ابراہیم ادھم فرماتے ہیں ایسے شخص کو زیب نہیں دیتا کہ جو مقروض ہو اور پھر زیتون یا اس سے کم شے سے روٹی کھائے جب تک کہ قرض واپس نہ کردے، ابوبکر عراقی فرماتے ہیں اکثر لوگوں کا ایمان محض اس لئے ضائع ہوجاتا ہے کہ وہ اللہ کے بندوں پر ظلم کرتا ہے۔

(۱) اسلام جیسی نعمت پر شکر ادا نہ کرنا۔

(۲) اسلام کے جانے پر خوف نہ ہو۔

(۳) اور نہ مسلمانوں پر ظلم

حضرت انس سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو تین باتیں نصیحت فرمائیں۔

(۱) موت کو اس قدر یاد کرو کہ دوسری باتیں بھول جائیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ یہ نعمتوں میں اضافے کا سبب ہے۔

(۳) اور ہر وقت دعا مانگتے رہو اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ کب قبول ہوجائے

نیز حضور علیہ السلام نے تین باتوں سے منع فرمایا:

(۱) عہد شکنی نہ کرو اور نہ ہی عہد شکنی میں مدد دو۔

(۲) ظلم سے بچو کہ اللہ تعالےٰ مظلوم کی مدد فرماتا ہے۔

(۳) فریب و دھوکہ سے بچو کیونکہ مکر و فریب کا وبال فریبی پر ہی پڑتا ہے۔

یزید بن سمرہ فرماتے ہیں کہ جہنم کے کنارے ساحل سمندر کی طرح ہیں اس میں بُختی اونٹوں کی طرح سانپ اور قد آور خچروں جیسے بچھو ہیں، جب معمولی سی تکلیف پر جہنمی فریاد کریں گے تو اُن سے کہا جائے گا کہ کناروں سے باہر نکلو، پس وہ جیسے ہی نکلیں گے تو سانپ انہیں ہونٹوں اور چہروں سے پکڑ لیں گے اور منشائے الٰہی کے تحت ان کی کھال اتار دیں گے، پھر وہ لوگ فریاد کرتے ہوئے وہاں سے جہنم کی طرف بھاگیں گے تو ان پر کھجلی مسلط کر دی جائے گی وہ کھجاتے

Marfat.com

کھجاتے اپنا گوشت نوچ لیں گے یہاں تک کہ ان کی ہڈیاں نکل آئیں گی، پھر کہا جائے گا اے فلاں کیا تجھے اس سے تکلیف ہو رہی ہے وہ کہے گا ہاں! تو کہا جائے گا کہ یہ اس کا بدلہ ہے جو تو مؤمنوں کو ایذا دیتا تھا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ہم بڑھاتے رہیں گے ان کے لئے عذاب اس وجہ سے کہ وہ فساد برپا کرتے تھے"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین باتیں مؤمن کو ظالم بنا دیتی ہیں

(۱) جس کام کو وہ خود کرتا ہے اسی کام کو دوسروں کے لئے عیب سمجھتا ہے۔

(۲) جس کام کو دوسروں کے لئے عیب دیکھتا ہے مگر اس کو اپنے لئے عیب نہیں دیکھتا۔

(۳) اور لایعنی "فضول" باتیں کر کے اپنے ہم جلیس کو تکلیف پہنچاتا ہے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک منادی عرش کے نیچے سے پکار کر کہے گا اے امت محمدیہ! میں نے اپنے حقوق تمہیں معاف کر دیئے ہیں مگر تمہاری آپس کی ظلم و زیادتیاں باقی ہیں وہ ایک دوسرے کو معاف کر کے میری رحمت کے طفیل جنت میں چلے جاؤ۔

باب، رحمت و شفقت کے بیان میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص کو چلتے ہوئے راستے میں شدید پیاس لگی، تو اس نے کنواں تلاش کیا اور پھر اس میں اتر کر پانی پیا، جب باہر نکلا تو دیکھا کہ کتا پیاس سے تڑپ رہا ہے اور "ٹھنڈی" مٹی پر منہ مار رہا ہے، اس شخص نے کہا شاید اس کتے کو بھی پیاس لگ

۱؎ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ۔

Marfat.com

رہی ہے جس طرح کہ مجھے لگی تھی، پھر وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزہ میں پانی بھرا، اسے منہ میں دبا کر باہر نکلا پھر اس کتے کو پانی پلا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، جانوروں سے ہمدردی کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہر جاندار سے ہمدردی کرنے پر اجر ملتا ہے، حضور علیہ السلام کا ایک اور ارشاد ہے کہ رحم دل شخص ہی جنت میں جائے گا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ ویسے تو ہم سب رحم دل ہیں، آپ نے فرمایا کہ اپنے اوپر مہربانی کرنا رحم نہیں بلکہ خلق خدا پر رحم کرنا اس سے مراد ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ایسے ہی لوگوں پر مہربانی فرماتا ہے۔

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جب تم اپنے کسی بھائی کو مکافات عمل میں گرفتار دیکھو تو اس پر لعنت کر کے شیطان کو خوشی نہ پہنچاؤ بلکہ کہو اے اللہ اس پر رحم فرما اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما، حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر نے منبر پر بیٹھ کر حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ میں نے حضور اکرم سے سنا آپ نے فرمایا مسلمانوں کو چاہیے کہ آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کریں اور ان میں ایک دوسرے کے لئے رحم دلی ایسی ہونی چاہیے جیسے ایک جسم کے اعضا کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے، یعنی جب کسی ایک حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم شریک درد ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس عضو سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک شب پہرہ دے رہے تھے ایک قافلے کو پڑاؤ ڈالے ہوئے دیکھا تو سوچا کہ کہیں ان کو ڈاکو لوٹ نہ لیں، وہیں سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس گئے اور فرمایا کہ قافلہ والوں نے ابھی پڑاؤ کیا ہے، وہ تھکے ہوئے ہیں اگر سو گئے تو خدشہ ہے کہ لٹیرے انہیں لوٹ نہ لیں، اس لئے چلو ہم دونوں ان پر پہرہ دیں گے لہٰذا دونوں گئے اور

Marfat.com

قافلہ والوں سے کچھ دور بیٹھ کر رات بھران کی حفاظت کرتے رہے جب صبح ہونے لگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند فرمایا اے قافلہ والو اٹھو نماز کی تیاری کرو جب اہلِ قافلہ بیدار ہوگئے تو پھر دونوں حضرات واپس آ گئے۔

رحمت وشفقت کی باتیں

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں تجھ پر اسلاف کی پیروی لازمی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام کی باہمی رحم دلی کی تعریف فرمائی ہے کہ "وہ آپس میں بہت رحم دل ہیں" پھر صحابۂ کرام نہ صرف مسلمانوں کے لئے رحم دل تھے بلکہ جمیع مخلوق کے لئے ان کے دلوں میں شفقت تھی، وہ تو ذمیوں پر بھی شفقت فرمایا کرتے تھے تو پھر مسلمین کے لئے وہ شفیق کیوں نہ ہوتے۔ روایت ہے کہ ایک بوڑھے ذمی کافر کو حضرت عمر فاروق نے لوگوں کے دروازوں پر سوال کرتے دیکھا تو فرمایا کہ ہم نے اس کے ساتھ انصاف نہیں کیا اس لئے کہ جب یہ جوان تھا تو ہم اس سے جزیہ لیتے رہے اور ہم نے آج اس کو بوڑھا کرکے ضائع کر دیا ہے پھر حکم دیا کہ بیت المال سے اس کا گزارہ الاؤنس جاری کیا جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو پہاڑیوں کے درمیان سرگرداں پھرتے دیکھا تو کہا اے امیر المؤمنین کیوں بھاگ رہے ہو؟ فرمایا کہ صدقہ "بیت المال کا اونٹ بھاگ گیا ہے اسی کو تلاش کر رہا ہوں، میں نے ان سے کہا کہ آپ نے بعد میں آنے والے خلفاء کو مشکل میں ڈال دیا ہے تو فرمایا مجھے ملامت نہ دو اے ابوالحسن قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کو نبوت سے سرفراز فرمایا اگر فرات کے کنارے اونٹ کا ایک بچہ بھی گم ہوگیا تو عمر کو قیامت کے دن اس کا جواب دینا پڑے گا وہ حکمران جو مسلمانوں کے حقوق ضائع کر دیتا ہے قطعاً احترام

Marfat.com

کے قابل نہیں اور مسلمانوں کو خوفزدہ کرنے والا فاسق بھی لائقِ احترام نہیں،
حضرت حسن سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت کے ابدال،
نماز روزے کی کثرت کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ ان کی قلبی
سلامتی، سخاوتِ نفسی اور مسلمانوں کے ساتھ رحم دلی پر اللہ تعالیٰ ان پہ رحمت
فرمائے گا اور وہ جنت میں جائیں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا
کہ حقوق المسلمین میں چار باتیں تجھ پہ لازم ہیں

(۱) اپنے محسن کی مدد کرنا (۲) اگر وہ گنہگار ہوں تو ان کی مغفرت طلب کرنا۔
(۳) توبہ کرنے والوں کے ساتھ محبت کرنا (۴) جن کو توفیق نہ ملی ہو ان کے لئے دعا کرنا۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور علیہ السلام کو ارشاد
فرماتے سنا مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے چھ باتیں واجب کرلے
اور اگر ان میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا تو گویا اس نے واجب حق کو چھوڑ دیا وہ
چھ باتیں یہ ہیں

(۱) جب وہ دعوت پہ بلائے تو قبول کرے (۲) جب بیمار ہو تو عیادت کرے۔
(۳) جب فوت ہو تو اس کی میت پہ جائے (۴) جب ملاقات ہو تو سلام کہے۔
(۵) جب وہ ہمدردی چاہے تو اسکی ہمدردی کرے (۶) جب اسے چھینک آئے تو الحمد للہ کہے۔

ایک اور روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی نے بکریاں چرائی
ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا ہاں میں نے بھی بکریاں چرائی ہیں۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں انبیائے کرام کے بکریاں چرانے میں حکمت یہ ہے
کہ پہلے اللہ تعالیٰ انہیں جانوروں پر شفقت کے حوالے سے آزماتا ہے تاکہ ان میں
مخلوق پہ شفقت کا جذبہ پیدا ہو پھر انہیں جانوروں پہ شفیق پاکر منصب نبوت کے

Marfat.com

ساتھ بنی آدم کی دینی تربیت کے لئے مبعوث فرماتا ہے۔ایک روایت میں ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا رب مجھے کس وجہ سے اپنا صفی بنایا ہے؟ فرمایا اپنی مخلوق پہ تیری شفقت کی وجہ سے،جب تم حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چراتے تھے تو ان بکریوں میں سے ایک بکری بھاگ کھڑی ہوئی تھی اور بہت ہی جدوجہد کے بعد تم نے اسے پکڑا تھا اور گود میں لے کر اسے کہا تھا اے مسکین بکری تو نے مجھے بھی دوڑا دوڑا کر تھکا دیا اور خود بھی تھک گئی، بس اپنی مخلوق کے ساتھ تیری اس شفقت کی وجہ سے میں نے تجھے نبوت و کرامت کے لئے چُن لیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ داری کرتا ہے تو دنیا و آخرت میں اللہ تعالےٰ اس کی پردہ داری فرمائیں گے اور جو شخص دنیا میں اپنے بھائی کی تکلیف کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیف کو دور فرمائیں گے اور بندہ جب تک اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد فرماتے رہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلم بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے،حضرت عمر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص پہ رحم نہیں فرماتا جو رحم دل نہ ہو اور ایسے شخص کی مغفرت نہیں فرماتا جو کسی کو معاف نہیں کرتا اور ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں فرماتا جو کسی کی توبہ کو خیال میں نہ لائے،بعض صحابہ کرام کا قول ہے کہ رحم کرنے والوں پہ ہی اللہ تعالیٰ رحم فرماتا ہے تم اہل زمین پہ رحم کرو تو اللہ تعالیٰ آسمانوں میں تم پہ رحم فرمائے گا حضرت قتادہ فرماتے ہیں ہمیں بتایا گیا انجیل میں

Marfat.com

لکھا ہے اے اولاد آدم جس طرح تم رحم کرو گے ویسا ہی تم پہ رحم کیا جائے گا اور تم اللہ کے بندوں پہ رحم نہ کر کے اس سے رحم کی امید کیسے رکھتے ہو۔

اچھی اچھی باتیں

روایت ہے کہ ابوالدردا بچوں کے پیچھے بھاگ کر ان سے چڑیاں خریدتے اور یہ کہہ کر "جا عیش کر" انہیں چھوڑ دیتے، حضرت شفیق زاہد فرماتے ہیں جب تو برائی کے ساتھ کسی کا ذکر کرتا ہے اور اس پہ رحم نہیں کھاتا تو تیرا حال اس سے بھی بُرا ہوگا اور جب تو کسی نیک شخص کا تذکرہ کرتا ہے اس حال میں کہ اللہ تعالے کی اطاعت کی حلاوت تو اپنے دل میں نہیں پاتا تو پھر تو ہی بہت برا آدمی ہے۔

حضرت مالک بن انس فرماتے ہیں میں نے سنا ہے حضرت عیسٰی علیہ السلام فرماتے تھے کہ اللہ کے ذکر کے علاوہ اور کوئی گفتگو زیادہ نہ کرو ورنہ تمہارا دل سخت ہو جائے گا اور سخت دل انسان اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے نیز تم لوگوں کے عیوب کو آقاؤں کی طرح نہ دیکھو اور نہ جاننے کی کوشش کرو بلکہ اس طرح دیکھو کہ گویا تم ہی غلام ہو۔

یاد رکھو کہ لوگوں کی دو قسمیں ہیں ایک مبتلائے آزمائش اور دوسرے عافیت والے، تم کو چاہیے کہ مبتلائے آزمائش کی معاونت کرو اور عافیت و سلامتی پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرو ابو عبداللہ شامی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس سے حاضری کے لئے اجازت طلب کی تو ایک بہت ہی ضعیف بزرگ باہر نکلے اور فرمایا کہ میں ہی طاؤس ہوں، میں نے کہا آپ ہی طاؤس ہیں؟ مگر اس کے تو حواس ختم ہو گئے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ عالم بدحواس نہیں ہوتا، پھر میں اندر چلا گیا تو مجھ سے فرمایا کہ مختصر سوال کرو میں نے کہا کہ اگر آپ مختصر بات کریں گے تو میں بھی مختصر سوال کروں گا،

Marfat.com

فرمایا اگر تو چاہے تو میں تورات، انجیل اور قرآن مجید کو صرف تین جملوں میں بیان کر دوں ہیں نے کہا آپ ایسا کریں گے تو مجھے خوشی ہو گی، فرمایا
(۱) اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو کہ تجھے اس سے بڑھ کر اور کوئی خوف نہ ہو۔
(۲) اور خوف سے بڑھ کر اس سے امید رکھ۔
(۳) اور جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو۔

حضرت عمار بن یاسر فرماتے ہیں جس نے یہ باتیں اپنائیں گویا اس نے مکمل ایمان پالیا
(۱) غربت کے عالم میں بھی اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنا۔
(۲) اپنے آپ سے انصاف کرنا (۳) اور لوگوں پر سلام کہنا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں تین باتیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں
(۱) بدلہ لینے کی طاقت کے باوجود معاف کر دینا (۲) ارادوں کی تکمیل میں میانہ روی
(۳) خلق خدا سے ہمدردی کرنا کیونکہ جو بندگان خدا پر رحم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے۔ حضرت حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں بذریعہ وحی بھیج کر فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے تمام بھلائیاں انہی میں موجود ہیں ان میں سے ایک کا تعلق مجھ سے ہے، ایک کا تعلق تجھ سے ہے، ایک کا تعلق میرے اور تیرے درمیان ہے، اور ایک کا تعلق تیرے اور لوگوں کے درمیان ہے۔
(۱) وہ جس کا تعلق مجھ سے ہے یہ کہ تم صرف میری عبادت کرو اور کسی کو میرا شریک نہ کرو۔
(۲) وہ جس کا تعلق تجھ سے ہے یہ کہ وہ تیرا عمل ہے اور میں تجھے اس عمل کی جزا اس وقت دوں گا جب تجھے اس کی اشد ضرورت ہو گی۔
(۳) وہ جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ کہ تو جب بھی دعا مانگے گا میں اسے قبول کروں گا۔
(۴) جو تیرے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ یہ کہ تجھے جو اپنے لئے پسند ہو ویسا ہی معاملہ دوسرے لوگوں کے ساتھ کرے۔ واللہ اعلم

Marfat.com

باب، اللہ تعالیٰ کے خوف کا بیان

روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق، حضرت ابی بن کعب اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے ایک ساتھ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ فرمایا عقلمند! عرض کیا یارسول اللہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والا کون ہے؟ فرمایا عقلمند! عرض کیا یارسول اللہ سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا عقلمند! عرض کیا یارسول اللہ کیا وہی عقلمند نہیں ہے جو بہت ہی با مروت ہو اور فصاحت میں کمال رکھتا ہو، جس کا ہاتھ سخی ہو، جس کا مرتبہ و مقام بلند ہو؟ حضور علیہ السلام نے جواب میں قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی، "اور[1] یہ سب کچھ حیات دنیاوی کی متاع ہے اور آخرت تیرے پروردگار کے ہاں متقین کے لئے ہے" پھر فرمایا کہ متقی و پرہیزگار ہی عقلمند ہے اگرچہ وہ مادی لحاظ سے کم درجہ "غریب" ہو نیز متقی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے خوف کی وجہ سے معصیت سے بچتا ہو۔

حضرت مالک بن دینار کا قول ہے کہ جس شخص نے اپنے اندر خوف و رجا محسوس کر لیا گویا اس نے مضبوط سہارا پکڑ لیا، منہیات الٰہی سے بچنا خوف کی علامت ہے، جبکہ احکام الٰہی کی اتباع رجا کی علامت ہے، بعض نے خوف و رجا کی دو اور علامتیں بتائی ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اعمال صرف اس کی رضا کے لئے کرنا یہ رجا کی علامت ہے

(۲) اور منہیات الٰہی سے بچنا یہ خوف کی علامت ہے۔

---

[1] وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْآخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ

Marfat.com

مؤمن کا خوف اور اس کی فضیلت

جس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو حضرت ابن عباس تشریف لائے اور کہا اے امیر المؤمنین آپ اس وقت اسلام لے آئے جب اکثر لوگ کافر تھے اور آپ اس وقت حضور علیہ السلام کے ساتھ شریک جہاد ہوئے جب اکثر لوگ آپ کے ہمراہ نہ تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ سے راضی تھے اور آپ کے خلیفہ ہونے پر کسی کو اختلاف نہ تھا اور اب آپ کو شہادت کی موت نصیب ہو رہی ہے، حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ آپ کی ان باتوں میں کوئی خوش فہم ہی آسکتا ہے؟ اگر کائنات کی وہ تمام اشیا جن پر سورج طلوع ہوتا ہے مجھے مل جائیں تو میں ان کو خوف قیامت میں سب فدیہ کر دوں گا، حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ مؤمن دو خوفوں کے بیچ میں ہے ایک تو اسے گذشتہ عمر کا خوف ہوتا ہے کہ کیا معلوم اللہ تعالیٰ کیا فیصلہ فرمائیں دوم مستقبل کے بارے میں یہ خوف کہ اللہ تعالیٰ کیا فیصلہ فرمائیں گے لہذا بندے کو اپنی دنیا سے آخرت کے لئے اور زندگی سے موت کے لئے توشہ حاصل کرنا چاہیئے، کیونکہ مرنے کے بعد کوئی معذرت قبول نہ ہوگی۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں کبھی اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن ایک ساتھ جمع نہیں فرماؤں گا جو دنیا میں مجھ سے خوف کھائے گا میں اسے امن دوں گا اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف ہوگا قیامت میں اسے میں خوفزدہ کروں گا حضرت عمار بن منصور فرماتے ہیں کہ میں عدی بن ارطاۃ کی مسند کے قریب بیٹھا تھا انہوں نے فرمایا کیا تمہیں وہ حدیث سناؤں جس میں میرے اور حضور علیہ السلام کے درمیان صرف ایک شخص کا واسطہ ہے؟ عرض کیا گیا ہاں! کہا حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ساتویں آسمان میں اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے ایسے فرشتے ہیں جو اپنی تخلیق کے وقت سے لے کر قیامت تک سربسجود ہیں اور خوف الٰہی سے کانپ رہے ہیں، قیامت کے دن وہ سر سجدے سے اٹھائینگے اور عرض کریں گے اے اللہ تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔

مروی ہے کہ حضرت ابومیسرہ جب وہ بستر پہ لیٹتے تو فرماتے کاش میری والدہ مجھے نہ جنتی، بیوی نے کہا اے ابومیسرہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان فرمایا ہے اور اسلام کی راہ ہدایت عطا فرمائی ہے؟ "یعنی ایسا کیوں کہتے ہو" فرمایا درست ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تو ارشاد فرما دیا ہے کہ تم جہنم میں ڈالے جاؤ گے مگر یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ میں تمہیں جہنم سے نکال دوں گا حضرت فضیل بن عیاض کا کہنا ہے کہ مجھے مقرب فرشتوں اور نبیوں و رسولوں پہ رشک نہیں آتا، کیونکہ روز حشر یہ تمام حضرات بھی کپکپا رہے ہوں گے البتہ وہ قابل رشک ہے جو دنیا میں تولد ہی نہیں ہوا، ایک دانا نے کہا ہے کہ غم کھانا کھانے سے اور خوف گناہ سے روک دیتا ہے نیز رجا سے اطاعت میں قوت پیدا ہوتی ہے، اور موت کے ذکر سے بے کار چیزوں سے لاتعلقی پیدا ہوتی ہے۔

حدیث میں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا مؤمن کا دل جب خوف خدا سے کانپتا ہے تو اس کے گناہ درختوں کے خشک پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ کی آل کون ہیں؟ فرمایا کہ روز قیامت تک کے تمام متقی مؤمن میری آل ہیں، آگاہ ہو جاؤ کہ متقین ہی میرے اولیاء "دوست" ہیں اور تم میں سے کسی کو کسی پہ کوئی فضیلت نہیں سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے ایک اور حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تین چیزیں نجات بخشنے والی ہیں اور تین ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں، نجات دینے والی یہ ہیں

Marfat.com

(۱) رضا اور غصے کے وقت بھی عدل پہ قائم رہنا۔
(۲) تنگ دستی اور فراخ دستی میں میانہ روی اختیار کرنا (۳) ظاہر اور باطن میں خشیت الٰہی
نیز وہ چیزیں جو یہ باد کرنے والی ہیں
(۱) حرص کی اطاعت (۲) خواہشات کی اتباع (۳) اپنی ذات پہ اترانا۔

خوف اور اس کی کیفیت

ربیع بن خیثم کے بارے میں منقول ہے کہ وہ خوف الٰہی کے سبب ساری رات روتے رہتے تھے ایک دفعہ ان کی والدہ نے ان کو اس تکلیف میں دیکھا تو فرمایا اے میرے بیٹے کیا تم نے کوئی قتل کیا ہے؟ بیٹے نے عرض کیا ہاں! والدہ نے پوچھا وہ کون ہے؟ تاکہ ہم اس کے ورثاء سے معافی مانگیں قسم بخدا جب وہ تیری اس کیفیت سے آگاہ ہوں گے تو وہ ضرور تجھے معاف کر دیں گے، ربیع نے کہا اماں! میں نے تو اپنے نفس کو قتل کیا ہے حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سات چیزیں ہیں جن سے خوف کی علامت ظاہر ہوتی ہے۔

(۱) وہ انسان کی زبان پر ظاہر ہوتی ہے تو اس کی زبان کو جھوٹ، غیبت اور بدگوئی سے روک دیتی ہے اور اس کی زبان کو ذکر الٰہی، تلاوت قرآن اور علمی گفتگو میں مشغول کر دیتی ہے۔

(۲) علامت یہ کہ وہ اپنے پیٹ کے امر میں خوف کھاتا ہے اور سوائے حلال اور طیب چیز کے اور کوئی چیز پیٹ میں نہیں جانے دیتا اور حلال بھی بقدر حاجت کھاتا ہے۔

(۳) علامت یہ کہ وہ اپنی آنکھ کے معاملے میں خوف کھاتا ہے نہ حرام کی طرف دیکھتا ہے اور نہ ہی دنیا کو رغبت سے دیکھتا ہے بلکہ وہ ہر چیز کو عبرت پکڑنے کے لئے دیکھتا ہے

(۴) علامت یہ کہ وہ اپنے ہاتھ کے معاملے میں خوف کھاتا ہے تو پھر اپنے ہاتھ کو حرام کی طرف نہیں بڑھاتا بلکہ اس کا ہاتھ طاعت الٰہی کے لئے ہی بڑھتا ہے۔

Marfat.com

(۵) علامت یہ کہ وہ اپنے پاؤں کے معاملے میں خوف کھاتا ہے اور معصیت الٰہی کی طرف وہ نہیں جاتا۔

(۶) یہ کہ وہ اپنے دل سے اپنے بھائیوں کے لئے عداوت، بغض اور حسد کو نکال دیتا ہے اور شفقت و ہمدردی سے معمور کر دیتا ہے۔

(۷) علامت یہ کہ وہ امر طاعت میں خوف زدہ رہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت خالصتہً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اس میں وہ دکھلاوے اور منافقت سے ڈرتا ہے، ان ساتوں اوصاف کے حامل شخص کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اور[۱] آخرت تیرے رب کے ہاں متقین کیلئے ہے" اور دوسری آیت میں فرمایا "بے شک[۲] متقین کے لئے ہی نجات ہے" ایک اور آیت میں فرمایا "بے شک[۳] متقین ہی امن والی جگہ میں ہیں"

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بہت سی جگہوں پر متقین کی مدح فرمائی ہے اور اور ان کو خوشخبری دی ہے کہ وہ جہنم سے نجات پانے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور تم میں[۴] سے ہر ایک کا اس پر گزر ہوگا یہ آپ کے رب کا حتمی فیصلہ ہے پھر ہم متقین لوگوں کو نجات بخشیں گے اور ظالم گھٹنوں کے بل وہیں پڑے رہیں گے"۔

حضرت فقیہہ اپنی سند کے ساتھ ابو عوام سے روایت کرتے ہیں، حضرت کعب احبار نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کا معنیٰ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ ہم تو ورود سے مراد دخول ہی لیتے ہیں، کعب نے فرمایا نہیں بلکہ یہاں

۱؎ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۲؎ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۳؎ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۴؎ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا

Marfat.com

ورود کا مطلب ہے کہ جہنم کو انتہائی بدبو دار حالت میں لایا جائے گا یہاں تک کہ تمام مخلوق کے نیکوں اور بدوں کے قدم وہاں پر جم جائیں گے پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا اے جہنم تو اپنے دوستوں کو پکڑ لے اور میرے دوستوں کو چھوڑ دے، پھر جہنم اپنے ہر دوست کو اپنے اندر دھنسا لے گی اور جہنم اپنے دوستوں کو اس سے بھی زیادہ جانتی ہے جس طرح کہ والد اپنے بیٹے کو جانتا ہے اور مؤمن کپڑا گیلا ہونے جتنی دیر سے بھی پہلے نجات پا جائیں گے اور جہنم کے نگران فرشتوں کے پاس لوہے کے گرز ہوں گے جس سے وہ جہنمیوں کو اپنے اپنے حصوں میں ہانکتے ہوئے لے جائیں گے اور ایک ہی گرز سے سات لاکھ جہنمیوں کو جہنم میں پھینک دیں گے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ حضور علیہ السلام کے ساتھ شریک سفر تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی "اے[1] لوگو تم اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی شے ہے"، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ عرض کیا گیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا یہ وہ دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کھڑے ہو جاؤ اور جہنمیوں کو جہنم میں اور جنتیوں کو جنت میں بھیجو! تو حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے یا رب کتنوں کو جہنم میں بھیجوں اور کتنوں کو جنت میں بھیجوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے کہ ہر ایک ہزار میں سے ۹۹۹ کو جہنم میں اور صرف ایک کو جنت میں بھیجو! پس یہ سنتے ہی صحابۂ کرام رونے لگے، پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ اہل جنت کی ایک تہائی ؛ "تم ہی ہو گے، اس پہ صحابہ نے نعرۂ تکبیر بلند فرمایا،

---

[1] یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ

Marfat.com

آپ نے پھر ارشاد فرمایا کہ ہر نبی سے پہلے جو دورِ جاہلیت تھا یہ گنتی انہی میں سے پوری کی جائے گی، اگر عہدِ جاہلیت کے لوگوں سے یہ تعداد مکمل نہ ہوئی تو پھر منافقین سے تکمیل کی جائے گی اور دیگر تمام امتوں کے مقابلے میں تمہاری مثال اس کالے تل کی سی ہے جو اونٹ کے پہلو میں ہوتا ہے پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ اہلِ جنت کی ایک تہائی تم ہی ہو گے اس پر صحابہ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ دو اور مخلوقیں ہیں وہ جس کے ساتھ ہوں گی وہی کثرت میں ہوں گے ایک یاجوج ماجوج اور دوسرے جنات اور انسانوں میں وہ جو کفر پہ مرے۔

رفاقت کے ساتھ اتباع لازمی ہے

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کہیں اس قول سے "کہ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے" تم دھوکے میں نہ پڑ جاؤ، اس لئے کہ صالحین کی صحبت کا ان کے عمل کی اتباع کے بغیر کوئی فائدہ ہی نہیں، جیسا کہ یہودیوں، عیسائیوں اور بدعتیوں کو اپنے پیغمبروں سے محبت تو تھی مگر صحبت واتباع نہ تھی، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جس کا آج اور کل کا دن برابر ہیں وہ نقصان میں ہے اور جس کا کل آج سے برا ہے وہ ملعون ہے اور جس نے نیکی میں اضافہ نہ کیا وہ نقصان میں ہے اور جو نقصان میں ہے اس کے لئے موت ہی بہتر ہے،

حضرت کعب احبار سے منقول ہے کہ زمرد یا موتی کا بنا ہوا اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا محل ہے جس میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں پھر ستر ہزار گھر ہیں جن میں صرف نبی، صدیق، شہید، امام عادل اور اپنے نفس پہ حاکم شخص داخل ہوں گے، پوچھا گیا کہ اپنے نفس پہ حاکم ہونے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ شخص جس پہ حرام کو پیش کیا گیا مگر خوفِ الٰہی کی وجہ سے اس نے اسے چھوڑ دیا۔

Marfat.com

حضرت فقیہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے ہیں کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے پس آپ نے وعظ فرمایا تو ہمارے دلوں میں نرمی پیدا ہو گئی، آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور ہم نے اپنے آپ کو جان لیا مگر جب میں اپنے گھر لوٹ آیا تو میری بیوی میرے پاس آئی اور ہمارے درمیان باتیں شروع ہو گئیں تب میں وہ سب کچھ بھول گیا جو رسول اللہ سے سنا تھا اور میں دنیاوی باتوں میں لگ گیا تھا پھر مجھے یاد آیا کہ میں کن باتوں میں لگ گیا ہوں پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ تو منافق ہو گیا ہے کیونکہ حضور اکرم کی محفل سے لوٹتے ہی خوف، رقت اور حزن سب ختم ہو گئے پس میں یہ کہتا ہوا کہ حنظلہ منافق ہو گیا گھر سے نکلا تو آگے حضرت ابوبکر صدیق مل گئے اور فرمایا نہیں حنظلہ قطعی منافق نہیں ہوا پھر میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ اے حنظلہ کس بات سے تم منافق ہو گئے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں وعظ فرماتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہو جاتے ہیں، آنسو بہہ نکلتے ہیں اور ہم اپنے آپ کو پہچان لیتے ہیں لیکن جب میں گھر لوٹ کر گیا تو دنیا کی باتوں میں پڑ گیا اور وہ حالت بھول گیا جو آپ کے روبرو ہوتی تھی حضور اکرم نے فرمایا اے حنظلہ اگر تم اُسی حالت پہ رہو تو راستے میں فرشتے تم سے مصافحہ کریں گے اور وہ گھروں اور بستروں میں تمہاری زیارت کریں لیکن اے حنظلہ تھوڑا تھوڑا ......

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم سے اس آیت "اور وہ لوگ جو دیتے

ع۱ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ۔

Marfat.com

ہیں تو ان کے دل کانپ رہے ہوتے ہیں" کے متعلق پوچھا کہ کیا اس سے مراد معصیت کر کے اللہ سے ڈرنے والے لوگ ہیں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نیکی کرتے ہیں مگر ڈرتے ہیں کہ ان کا یہ عمل کہیں نامقبول ہو جائے حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جو شخص نیکی کا عمل کرتا ہے اسے چار چیزوں سے لازمی ڈرنا چاہیئے تو پھر اس شخص کے متعلق تیرا کیا خیال ہے جو گناہ کرتا ہے جبکہ نیکی کے متعلق پہلا خوف یا ڈر صرف قبول نہ ہونے کا ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "بلاشبہ[1] اللہ تعالیٰ متقین سے ہی قبول فرماتا ہے" دوسرا ڈر یا خوف دکھلاوے کا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" اور[2] انہیں تو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ انتہائی خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں" تیسرا خوف قبولیت و حفاظت کا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" جو شخص[3] نیکی کے ساتھ آئے گا اس کے لئے اس کا دس گنا ہے" یعنی دار الآخرت میں نیکی لانے کو شرط قرار دیا گیا ہے چوتھا عبادت کے لئے توفیق ملنے پر خوف ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ عبادت توفیق کے مطابق ہوئی ہے یا نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور[4] میری توفیق تو عنایت الٰہی سے ہے، اسی پر ہی میرا بھروسا ہے اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔

ع۱ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ

ع۲ وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

ع۳ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۔

ع۴ وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ ط

Marfat.com

باب ۱۱ ذکر الٰہی کے بیان میں

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے بہترین عمل کے متعلق خبر نہ دوں جو تمہارے مالک کے نزدیک بہت ہی پاکیزہ ہے، جو تمہارے درجات کی بلندی کا سبب ہے اور جو سونے اور چاندی خرچ کرنے سے بھی تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اس جہاد سے بھی تمہارے لئے بہتر ہے جس میں تم اپنے دشمنوں کی گردنیں کاٹتے ہو اور وہ تمہیں شہید کرتے ہیں اور یہ عمل ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر، حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ تین عمل اعلیٰ ترین ہیں

(۱) آدمی اپنے نفس سے انصاف کرنا

(۲) اپنے بھائی کی مالی مدد کرنا

(۳) اور اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اولاد آدم کو عذاب الٰہی سے سوائے اللہ کے ذکر کے اور کوئی عمل نجات نہیں دے سکتا، عرض کیا گیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "کہ اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے" حضرت حسن بصری سے مروی ہے حضور اکرم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے فرمایا کہ موت تک تیری زبان پہ ذکر الٰہی جاری رہے حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں جو شخص مخلوق کی بہ نسبت ذکر الٰہی سے مانوس نہیں بے شک اس کا عمل قلیل ہے اس کا دل اندھا ہے اور اس کی عمر بے کار گئی،

۱ولذکر اللہ اکبر

Marfat.com

حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ذکرِ الٰہی ایمان کی علامت ہے، منافقت سے برأت ہے، شیطان سے تحفظ دینے والا قلعہ ہے اور دوزخ سے بچاتا ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پانچ باتیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف مبعوث فرمایا تو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو پانچ باتوں کی تاکید کریں اور ہر بات انہیں مثال دے کر سمجھائیں وہ پانچ باتیں یہ ہیں

(۱) آپ نے انہیں حکم دیا کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور انہیں مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ شرک کی مثال اس طرح ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنے ذاتی مال سے کوئی غلام خریدے اور پھر اسے رہنے کو گھر دے اور اپنی لونڈی اس سے بیاہ دے اور اسے مال دے کر کہے کہ تجارت کرو اور کھاؤ، پھر جو بچ جائے وہ مجھے دے دیا کرو مگر غلام نے یہ کیا کہ منافع میں تھوڑا سا مالک کو دے دیتا اور باقی اپنے دشمن کو دے دیتا اب غور کرو کہ ایسے غلام سے کون راضی ہوتا ہے

(۲) آپ نے انہیں نماز کا حکم دیا اور سمجھانے کے لئے یہ مثال دی کہ ایک شخص بادشاہ کے دربار میں حاضری کے لئے اجازت مانگتا ہے جب وہ حاضر ہو جاتا ہے تو بادشاہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تاکہ اس کی بات سنے اور اس کی ضرورت کو پورا کرے مگر وہ شخص کمال بے نیازی سے ادھر ادھر دیکھنے لگ جائے اور اپنی ضرورت کی درخواست ہی نہ کرے تو پھر بادشاہ بھی اس سے منہ پھیر لے گا اور اس کی حاجت پوری نہیں کریگا۔

(۳) آپ نے انہیں روزے کا حکم دیا اور مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ روزے دار اس شخص کی طرح ہے جو ہتھیار بند ہو کر اور زرہ پہن کر جہاد کے لئے جاتا ہے تو پھر نہ دشمن اس تک پہنچ پاتا ہے اور نہ ہی دشمن کا ہتھیار کارگر ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

(۴) آپ نے انہیں صدقہ دینے کا حکم دیا اور مثال دی کہ صدقہ دینے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جسے دشمن قید کر لے اور پھر مخصوص رقم پر اپنی رہائی کا سودا کر لے اور پھر اپنی کمائی سے تھوڑا تھوڑا ادا کرتا رہے یہاں تک کہ خود آزاد کرا لے

(۵) آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس کی مثال اس طرح ہے کہ جیسے کسی قوم پر دشمن نے حملہ کیا ہو اور وہ قوم قلعہ بند ہو کر دشمنوں کے لئے دروازے بند کر دے اور اپنی جان بچا لے۔

پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ان مذکورہ پانچ باتوں کے ساتھ ساتھ میں تمہیں پانچ اور باتوں کا بھی حکم دیتا ہوں جن پر عمل کرنے کا حکم اللہ تعالےٰ نے دیا ہے

(۱) نماز با جماعت ادا کرنا

(۲) سننا اور فرمانبرداری کرنا

(۳) دین کے لئے ہجرت کرنا (۴) جہاد کرنا

(۵) جو شخص جاہلوں کی طرح چیخے گا وہ جہنم کی انتہائی گہرائی میں ڈالا جائے گا۔

ذکر کی برکتیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس نے الحمد للہ کہا اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور تکبیر زمین و آسمان کے مابین خلا کو بھر دیتی ہے اور تسبیح الہٰی کے ثواب تک تو سوائے علم الہٰی کے اور کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا، اللہ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں، جب وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں اگر وہ کسی محفل میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر محفل میں اسے یاد کرتا ہوں نیز جو بستر پہ لیٹے لیٹے مجھے یاد کرتا ہے اور پھر سو جاتا ہے تو وہ بیدار ہونے تک ذاکرین میں

Marfat.com

ہی لکھا جاتا ہے۔

حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کی مغفرت و عفو ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی مغفرت کے ساتھ یاد فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذکر دو ذکروں کے درمیان ہے اور اسلام دو تلواروں کے درمیان ہے، گناہ دو فرضوں کے درمیان ہے۔ یہ قول کہ ذکر دو ذکروں کے درمیان ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بندہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے ذکر پہ قادر نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد کرنے کی توفیق نہ دیں اور جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کے ساتھ اس کا ذکر فرماتے ہیں۔ اور یہ کہنا کہ اسلام دو تلواروں کے درمیان ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بندہ جب تک مسلمان نہ ہو تو بھی اس کے ساتھ قتال ہے اور اگر اسلام سے پھر جائے تو بھی اس کی سزا قتل ہے اور یہ کہنا کہ گناہ دو فرضوں کے مابین ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بندے پر فرض ہے کہ وہ گناہ نہ کرے اور گناہ کرے تو پھر توبہ اس پہ فرض ہے۔

حضرت ابن عباس آیت مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ شیطان ہی ہے جو نائم علی القلب ہے پھر جب بندہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ دور ہو جاتا ہے مگر جب غافل ہو جاتا ہے تو وہ وسوسے ڈالتا ہے، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ہر چیز کو صیقل کرنے کے لئے ایک شے ہوتی ہے اور دل کو چمکانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور السلام علیکم کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے اب یہ جگہ میرے رہنے کی نہ رہی اور جب کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہاں نہ تو رہنے کی جگہ ہے اور نہ کھانے پینے کی پھر وہ خائب و خاسر ہو کر نکل جاتا ہے۔

شیطان کے ٹھکانے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جب

Marfat.com

تم میں سے کوئی بھی کھانا کھائے تو بسم اللہ، مکمل، پڑھے اگر وہ ابتداء میں بھول جائے تو پھر آخر میں پڑھ لے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کوئی کھانا کھاتا ہے اور بسم اللہ نہیں پڑھتا تو شیطان اس کے ساتھ کھاتا ہے اور جب بھی وہ پڑھ لیتا ہے تو شیطان کھانے سے رک جاتا ہے اور کھایا ہوا اگل دیتا ہے چنانچہ کھانا بالکل تازہ ہو جاتا ہے۔

ابو محمد تابعی فرماتے ہیں ابلیس لعین نے رب تعالیٰ سے عرض کیا کہ میرے رب آپ نے اولاد آدم کے لئے ایسے گھر "مقامات" بنائے ہیں جن میں وہ تجھے یاد کرتے ہیں مگر میرا گھر کون سا ہے؟ اللہ تعالے نے فرمایا حمام تیرا گھر ہے، ابلیس نے کہا کہ آپ نے ان کے لیے مجالس کا انتخاب فرمادیا ہے مگر میری مجلس کون سی ہے؟ فرمایا بازار۔ اس نے کہا کہ آپ نے بنی آدم کے لئے تلاوت مقرر فرمائی ہے مگر میں کیا پڑھوں؟ فرمایا شعر۔ اس نے کہا کہ آپ نے ان کے لئے حدیث مقرر فرمائی ہے مگر میں کیا بولوں؟ فرمایا جھوٹ۔ اس نے کہا کہ آپ نے ان کے لئے اذان مقرر فرمائی ہے مگر میری اذان کیا ہے؟ فرمایا مزامیر، دو منہ والے ڈھول اور سارنگی۔ اس نے کہا کہ آپ نے ان کے لئے قاصد مقرر فرمائے ہیں تو میرے قاصد کون ہیں؟ فرمایا کاہن جادوگر۔ اس نے کہا کہ آپ نے ان کے لئے کتاب رحمت فرمائی ہے میری کتاب کون سی ہے؟ فرمایا ہاتھوں سے بنائی گئی تصویر۔ کہا کہ آپ نے ان کے لئے شکارگاہیں بنائی ہیں مگر میری شکارگاہیں کیا ہیں؟ فرمایا عورتیں۔ اس نے کہا کہ آپ نے ان کے لئے کھانا بنایا ہے مگر میرا کھانا کیا ہے؟ فرمایا وہ چیز جس پہ میرا نام نہ لیا گیا ہو اس نے کہا کہ آپ نے ان کے لئے مشروب مقرر فرمادیا ہے مگر میرا مشروب کیا ہے؟ فرمایا نشہ دینے والی ہر چیز تیرا مشروب ہے۔

Marfat.com

شیطان سے بچنے کا ذریعہ

منقول ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے تو آپ نے فرمایا کہ میری پانچ باتیں یاد کر لو

(۱) تجھے جو بھی مصیبت پہنچے تو اسے تقدیر الٰہی سمجھو اور اس پہ مخلوق کو ملامت نہ دو

(۲) اپنی زبان کی حفاظت کر تا کہ مخلوق کو تیری زبان سے نجات ملے اور تو عذاب الٰہی سے نجات پا سکے

(۳) تجھے رزق دینے کا اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہے اس کی تصدیق کر تا کہ تو پکا مؤمن ہو سکے

(۴) موت کے لئے خوب تیاری کر کہیں ایسا نہ ہو کہ تو غفلت میں ہی مر جائے

(۵) ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کر تا کہ تو تمام برائیوں سے بچ جائے۔

مذکور ہے کہ ابراہیم بن ادہم نے ایک شخص کو دنیا کی باتوں میں مگن دیکھا تو کچھ دیر توقف کے بعد فرمایا کہ کیا اسی گفتگو سے تو ثواب کی امید رکھتا ہے، اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تو اس سے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا، اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تو پھر تو ایسی گفتگو کیوں کر رہا ہے جس میں نہ ثواب کی اور نہ عذاب سے بچنے کی امید ہے تمہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو لازم کر لے

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ تمام انبیائے کرام پہ نازل شدہ کتابوں میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان موجود ہے کہ جو شخص میرے ذکر میں مشغولیت کے باعث مجھ سے کچھ مانگ نہ سکا میں اسے سائلین سے بھی زیادہ عطا کر دوں گا۔

حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں جس گھر میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر ہوتا ہے وہ آسمان والوں کے لئے ایسے روشن ہوتے ہیں جیسے اندھیرے

Marfat.com

گھر چراغ سے روشن ہوتے ہیں اور جس گھر میں ذکرِ الٰہی نہیں ہوتا وہ اپنے مکینوں کے لئے تاریک ہوتا ہے، مروی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ میں کیسے پہچانوں کہ کون تیرا محبوب ہے اور کون مبغوض ہے؟ فرمایا اے موسیٰ میں جس بندے سے محبت فرماتا ہوں تو اس میں دو علامتیں پیدا کر دیتا ہوں، عرض کیا یا اللہ وہ کیا ہیں؟ فرمایا ایک تو اسے اپنے ذکر میں مشغول کر دیتا ہوں اور پھر زمین و آسمان کی بادشاہتوں میں اس کا ذکر عام کر دیتا ہوں دوسرا اسے محرمات سے بچاتا ہوں اور ان کاموں سے بھی جو میری ناراضگی کا سبب بنتے ہیں! تاکہ وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے۔ اے موسیٰ جب میں اپنے بندے پر غضب ناک ہوتا ہوں تو اس میں بھی دو علامتیں پیدا کر دیتا ہوں ایک یہ کہ اسے اپنے ذکر سے غافل کر دیتا ہوں اور دوم یہ کہ اسے اس کی خواہشات کے تابع کر دیتا ہوں اور وہ میرے حرام کردہ کاموں میں لگ کر میری ناراضگی کو دعوت دیتا ہے اور پھر وہ میرے عذاب اور سختی کا مستحق ہو جاتا ہے۔

حضرت ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر سوار تھے کہ سواری کا پاؤں پھسل گیا، صحابی نے کہا شیطان کا برا ہو! حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ نہ کہو کہ شیطان کا برا ہو اس طرح تو وہ اتنا پھول جاتا ہے کہ مکان جیسا ہو جاتا ہے بلکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم، اس طرح وہ مکھی کی طرح چھوٹا ہو جاتا ہے۔

ذکرِ الٰہی کی عظمتیں

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے

Marfat.com

فرمایا مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ جب کوئی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو کہے "اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیری ہی حمد کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مغفرت کا خواستگار ہوں اور تیرے حضور ہی توبہ کرتا ہوں" اگر یہ مجلس ذکر تھی تو پھر یہ کلمات روز قیامت تک اس پر سایہ فگن رہیں گے اور اگر یہ لغو وبیہودہ مجلس تھی تو پھر یہ کلمات اس کی سابقہ باتوں کے لئے کفارہ ہو جائیں گے، حضرت محمد بن واسع فرماتے ہیں کہ میں مکے میں جاکر سالم بن عبداللہ کے بھائی سے ملا اس وقت وہ اپنے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کر رہے تھے حضور اکرم نے فرمایا کہ جو شخص بازار میں داخل ہو اور کہے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہٗ لاشریک ہے اسی کے لئے ہے ملک اور ہر طرح کی حمد، وہی زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے موت نہیں اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پہ قادر ہے" تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور دس لاکھ گناہ مٹا دیتے ہیں اور اتنے ہی درجے بلند فرما دیتے ہیں

محمد بن واسع فرماتے ہیں پھر میں خراسان آکر قتیبہ بن مسلم سے ملا اور کہا کہ میں تمہارے لئے ایک تحفہ لایا ہوں پھر میں نے اسے مذکورہ حدیث سنائی تو پھر قتیبہ ہر روز سواری پہ بازار جاتے اور یہ کلمات ادا کر کے واپس لوٹ آتے، حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی تمام عبادات سے

۱؎ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

۲؎ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

Marfat.com

افضل ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام عبادات کی مقدار اور ان کے لئے وقت کا تعین فرما دیا ہے مگر ذکر الٰہی کی نہ مقدار ہے اور نہ ہی وقت کا تعیّن ہے پس بغیر شمار کے کثرت ذکر کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے ''اے ایمان والو ذکر الٰہی[1] بکثرت کیا کرو'' یعنی ہر حالت میں اللہ کو یاد کیا کرو اس کی تشریح یہ ہے کہ بندہ چار حالتوں میں ہوتا ہے (۱) اطاعت الٰہی میں ہوتا ہے (۲) یا معصیت میں (۳) نعمت وخوشی میں ہوتا ہے (۴) یا سختی وتکلیف میں۔ اگر اطاعت میں ہو تو اسے ذکر الٰہی کی مزید توفیق اور اس کی قبولیت کی دعا کرنی چاہئے اور اگر معصیت میں ہو تو اسے توبہ اور گناہوں سے رکنے کی دعا کرنی چاہئے۔ اور اگر نعمت میں ہو تو پھر شکر ادا کرے اور اگر سختی میں ہو تو پھر صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔

جان لو کہ ذکر الٰہی میں پانچ پسندیدہ باتیں ہیں

(۱) اس میں رضائے الٰہی ہے۔

(۲) ذکر سے طاعات میں حرص اور بڑھ جاتی ہے۔

(۳) ذکر میں مشغولیت کے باعث وہ شیطان سے محفوظ رہے گا۔

(۴) ذکر سے دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے۔

(۵) ذکر گناہوں سے روکتا ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

---

[1] یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا۔

Marfat.com

باب
دعاء کے بیان میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کو پانچ چیزیں مل گئیں وہ مزید پانچ چیزوں سے محروم نہیں رہے گا۔

(۱) جسے شکر کی توفیق مل گئی وہ مزید نعمتوں سے محروم نہیں رہے گا جیسا کہ فرمان الٰہی ہے "اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔"[۱]

(۲) جسے صبر عطا ہوا وہ ثواب سے محروم نہیں رہے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بے حساب ثواب عطا فرماتا ہے۔"[۲]

(۳) جسے توبہ کی توفیق مل گئی وہ توبہ کی قبولیت سے محروم نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے"[۳]

(۴) جسے بخشش طلب کرنے کی توفیق مل گئی تو وہ مغفرت سے محروم نہیں رہیگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تم بخشش[۴] مانگو اپنے رب سے بیشک وہی بخشنے والا ہے"

(۵) جسے دعاء کی توفیق مل گئی تو وہ قبولیت سے محروم نہیں رہے گا۔

ع۱ وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔
ع۲ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
ع۳ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ
ع۴ اِسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ,, تم مجھ سے[1] دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول فرماؤں گا ،،

اور بعض چیزیں یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ جسے اللہ کی راہ میں خرچ کر لینے کی توفیق مل گئی تو وہ اس کے بدلے سے محروم نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ,, اور[2] جو کچھ تم خرچ کرو گے تو وہ اس کا بدلہ دے گا ،،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جو بھی دعا مانگتا ہے تو وہ ضرور قبول کی جاتی ہے یا تو دنیا میں ہی اس کی دعا کا بدل دے دیا جاتا ہے یا پھر آخرت میں اس کے لئے جمع کر دی جاتی ہے یا پھر اس کی دعا کی مقدار برابر اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں بشرطیکہ وہ دعا گناہ کے لئے یا قطع رحمی کے لئے نہ ہو ،

حضرت یزید رقاشی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن بندے کی مانگی گئی تمام دعاؤں کو اس کے سامنے کریں گے جو اس نے دنیا میں مانگی تھیں لیکن وہ قبول نہ ہوئی تھیں پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرمائیں گے کہ تو نے فلاں دن جو دعا مانگی تھی جسے میں نے تمہارے لئے روک لیا تھا تو یہ ثواب اسی دعا کا ہے پس بندے کو اس کی تمام دعاؤں کا ثواب دیا جائے گا اور بندہ یہ تمنا کرے گا کہ کاش دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی ۔

حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ,, اور[3] فرمایا تمہارے رب نے تم مجھے پکارو میں قبول کروں گا اور وہ لوگ جو سرکشی کرتے ہیں میری عبادت سے عنقریب وہ خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے ،،

---

[1] اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۔ [2] وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۔

[3] وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۝

Marfat.com

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر نیکی کے ساتھ اتنی دعا کافی ہے جتنا کھانے میں نمک ہوتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اس وقت تک بندہ خیریت قائم رہتا ہے جب تک وہ جلدی نہیں کرتا عرض کیا گیا جلدی میں پڑ جانا کیا ہے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کر کے پھر کہے کہ قبول نہیں ہوئی۔

دعاء کے مقبول و نامقبول ہونے کی وجوہات

روایت ہے کہ جناب ابی عثمان نہدی بیمار تھے اور حضرت حسن بصری ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو ابو عثمان سے کہا گیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعاء کیجئے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ مریض کی دعاء کی قبولیت کے لئے کیا کچھ فرمایا گیا ہے؟ اس پر ابو عثمان نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد قرآن پاک کی چند آیتوں کی تلاوت کی اور درود پڑھ کر پھر ہاتھ اوپر اٹھائے تو ہم نے بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے اور دعا مانگی جب دعا ختم کر کے اپنے ہاتھ ہم نے نیچے کئے تو انہوں نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعاء کو قبول فرمالیا ہے، حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں قسم کھا رہے ہیں؟ فرمایا ہاں! اور فرمایا اے حسن جب تم کوئی حدیث بیان کرتے ہو تو میں تیری تصدیق کرتا ہوں پھر میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "تم مجھے پکارو[۱] میں تمہاری دعا قبول فرماتا ہوں" کی کیوں کر تصدیق نہ کروں، پھر جب وہاں سے نکلے تو حسن بصری نے فرمایا کہ یہ شخص مجھ سے بھی زیادہ فقیہ ہے۔

۱۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔

Marfat.com

منقول ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا کہ وہ کونسا
وقت ہے جس میں دعا مانگوں اور تو اسے قبول فرمائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو
میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں تو جس وقت بھی دعا کرے گا میں قبول فرماؤں گا
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ یہی سوال کیا تو فرمایا آدھی رات میں دعا مانگو
اس وقت میں چٹکی لینے والے کی دعا بھی قبول فرمالیتا ہوں، منقول ہے کہ ایک
مرتبہ رابعہ عدویہ قبرستان جارہی تھیں کہ سامنے سے ایک آدمی نے آکر عرض کیا کہ
آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت رابعہ نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تجھ پہ رحم
فرمائے تم اطاعت الٰہی پہ کمربستہ ہو جاؤ اور اسی سے مانگو کیونکہ جب پریشان حال
اس کو پکارتے ہیں تو وہ ان کی دعا کو ضرور قبول فرماتا ہے حضرت مالک بن حارث
بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے ذکر میں مشغولیت کے باعث
مجھ سے سوال نہیں کر پاتا تو میں اس کو دیگر سائلین سے زیادہ مرحمت فرماتا ہوں
"حدیث قدسی"، حضرت صالح بن یسار بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ تم لوگ دعا مجھ سے مانگتے ہو لیکن تمہارے دل کہیں اور ہوتے ہیں اس جھوٹے
طریقے سے تمہیں کیا ملے گا۔

کسی دانا سے عرض کیا گیا کہ ہم دعا مانگتے ہیں لیکن وہ قبول نہیں ہوتی جبکہ
ارشاد باری ہے تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول فرماؤں گا، دانا نے فرمایا کہ
تمہاری سات باتیں ایسی ہیں جو تمہاری دعاؤں کو آسمانوں تک جانے سے منع
کرتی ہیں عرض کیا گیا وہ کیا باتیں ہیں؟ فرمایا

(۱) تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا ہے اور اس کو راضی کرنے کی کوشش نہیں
کرتے یعنی تمہاری بداعمالیوں کے باعث اللہ تعالیٰ تم سے ناراض ہیں اور تم
نہ تو یہ عمل چھوڑتے ہو اور نہ ہی شرمندہ ہوتے ہو۔

Marfat.com

(۲) تم یہ تو کہتے ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں لیکن غلاموں والے عمل نہیں کرتے یعنی غلام تو صرف وہی کرتا ہے جس کا حکم آقا دیں اس کے علاوہ وہ کوئی عمل نہیں کرتا۔

(۳) تم قرآن مجید کی تلاوت تو کرتے ہو مگر نہ اس کی عظمت کو مدنظر رکھتے ہو اور نہ اس میں غور و فکر کرتے ہو اور نہ ہی اس میں موجود احکامات الٰہی پر عمل کرتے ہو۔

(۴) تم یہ تو کہتے ہو کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں مگر اپنے پیغمبر کے طریقے پر عمل نہیں کرتے یعنی تم حرام اور مشتبہ کھاتے ہو اور ان سے بچتے نہیں۔

(۵) تم یہ تو کہتے ہو کہ دنیا کی قدر اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے مگر تم اسی کی تمنا کرتے ہو۔

(۶) تم یہ تو کہتے ہو کہ یہ دنیا فنا ہونے والی ہے مگر تمہارے اعمال ایسے ہیں جیسے ہمیشہ تم کو یہیں رہنا ہے۔

(۷) تم یہ تو کہتے ہو کہ آخرت دنیا سے اچھی ہے مگر آخرت کی طلب میں کوشش نہیں کرتے اور آخرت کے مقابلے میں دنیا کو زیادہ پسند کرتے ہو۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جو دعا مانگتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے پیٹ کو حرام سے پاک رکھے کیونکہ حرام ہی قبولیت دعا میں رکاوٹ بنتا ہے، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں مگر وہ میری دعا کو قبول نہیں فرماتا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد حرام سے اجتناب کرو کیونکہ حرام کا ایک لقمہ بھی پیٹ میں چلا جائے تو چالیس دن تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتی پھر یہ کہ دعا مانگنے والا عجلت نہ کرے بے شک دعا مانگنے والا جب بھی دعا مانگتا ہے تو رب تعالیٰ اس کی دعاء کو ضرور قبول فرماتا ہے مگر کبھی اس وقت، کبھی دوسرے

Marfat.com

وقت اور کبھی آخرت میں اس کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن دنیا میں قبول نہیں ہوتی حدیث میں مذکور ہے کہ فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی تب اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف وحی فرمائی کہ تمہاری دعا کو میں نے قبول فرمالیا ہے مگر حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ قبولیتِ دعا کا اظہار چالیس سال بعد ہوا تھا۔

یزید رقاشی سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے یوں گرفتارِ مصائب و بلا کر دیتا ہے جس طرح کسی مسافر اونٹ کو پانی کے حوض سے بھگا دیا گیا ہو، پھر وہ بندہ آسمان والوں میں قابل رحم ہو جاتا ہے پھر وہ جو دعا بھی مانگتا ہے تو تینوں صورتوں میں سے کسی ایک شکل میں اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، کسی دانا کا کہنا ہے کہ چار آدمی ایسے ہیں جن کے لئے نیک بختی نہیں ہے۔

(۱) وہ شخص جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام پڑھنے میں بخیل ہے۔

(۲) وہ شخص جو مؤذن کی اذان کا جواب نہیں دیتا۔

(۳) وہ شخص جس سے کوئی انسان بھلائی میں تعاون کے لئے کہے اور وہ تعاون نہ کرے

(۴) وہ شخص جو نماز کے بعد اپنے لئے اور مومنوں کے لئے دعا نہ کرے۔

حضرت عبداللہ انطاکی فرماتے ہیں پانچ اشیاء دل کی دوا ہیں (۱) نیکوں کے پاس بیٹھنا (۲) قرآن پاک پڑھنا (۳) پیٹ کو حرام سے خالی رکھنا (۴) رات میں قیام کرنا (۵) صبح کے وقت اللہ کے حضور آہ و زاری کرنا،

حضرت ابن عباس سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو ہاتھوں کو سیدھا رکھ کر اس سے سوال کرو، الٹے ہاتھ کر کے اس سے نہ مانگو نیز سوال کر کے اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیا کرو، واللہ اعلم۔

Marfat.com

باب تسبیحات کے بیان میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دو جملے ایسے ہیں جو زبان پر تو ہلکے پھلکے ہیں مگر وزن میں بہت بھاری ہیں اور وہ دونوں جملے اللہ تعالےٰ کو بہت ہی پسند ہیں جو یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط حضرت خالد بن عمران فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم علیہ السلام نے ہماری قوم میں تشریف لاکر فرمایا کہ تم لوگ اپنی ڈھالیں لے لو! عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا کوئی دشمن آگیا ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ آگ سے بچنے کے لئے ڈھال لے لو، عرض کیا گیا کہ نار جہنم سے بچنے کی ڈھال کیا ہے؟ فرمایا یہ کلمات[۱] ہیں جو قیامت کے دن آدمی کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں ڈھال بن کر چلیں گے اور اسے جہنم کی آگ سے بچا کر جنت میں لے جائیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ کلمات[۲] اللہ تعالیٰ کی معلومات کی گنتی اور اس کی معلومات کے وزن کے برابر اور

۱۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

۲۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَزِنَۃَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمِلْأَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

Marfat.com

اس کی معلومات کے بھر جانے "پڑ ہو جانے" کی مقدار برابر پڑھیں کیونکہ جو شخص یہ کلمات ایک مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ پانچ چیزیں اس کے حق میں لکھ دیں گے۔

(۱) اس کا نام کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں لکھ دیا جائے گا۔

(۲) جو لوگ دن رات اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں وہ ان سے افضل ہو گا۔

(۳) اس کے لئے جنت میں درخت ہوں گے۔

(۴) اس کے گناہ سوکھے پتوں کی طرح جھڑ جائیں گے۔

(۵) وہ اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم کا محور ہو گا پھر جس پر اللہ تعالیٰ کی نظرِ عنایت ہو جائے اسے عذاب نہیں دیا جائے گا۔

تسبیح کی تکمیل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے عرش کو پیدا فرما کر کچھ فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اسے اٹھائیں لیکن وہ ان کے لئے بھاری تھا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سُبْحٰنَ اللّٰهِ کہو پھر فرشتوں نے سبحٰن اللہ کہا تو عرش کا اٹھانا ان کے لئے آسان ہو گیا پھر عرصۂ دراز تک انہوں نے اس جملے کو اپنا وظیفہ بنائے رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا جب حضرت آدم کو چھینک آئی تو انہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنے کا حکم ملا اور جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یَرْحَمُكَ رَبُّكَ وَلِهٰذَا خَلَقْتُكَ "یعنی تیرا رب تجھ پہ رحم فرمائے اور اسی لئے میں نے تجھے پیدا فرمایا" پس فرشتوں نے کہا کہ یہ دوسرا جملہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بہت ہی اچھا ہے لہٰذا ہمیں اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے تب انہوں نے اس کو بھی پہلے جملے کے ساتھ ملا لیا اور عرصہ دراز تک "سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ"

Marfat.com

بطور وظیفہ پڑھتے رہے پھر نوح علیہ السلام کی بعثت ہوئی

نوح علیہ السلام کی قوم نے سب سے پہلے بتوں کی پوجا شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو وحی کے ذریعے فرمایا کہ وہ اپنی قوم کو حکم فرمائیں کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اس طرح ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی فرشتوں نے کہا کہ یہ تیسرا جملہ بھی بہت ہی جلالت و بزرگی والا ہے اس لئے ہمیں بھی اس سے غافل نہیں رہنا چاہیئے پھر فرشتوں نے اس کو بھی سابقہ دو جملوں کے ساتھ ملا کر ایک طویل عرصہ تک سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بطور وظیفہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بعثت ہوئی اور انہیں قربانی کا حکم ملا پھر بیٹے کی جگہ مینڈھا بطور فدیہ کھڑا دیکھا تو خوشی سے اللہ اکبر کہا، فرشتوں نے کہا کہ چوتھا جملہ بھی بہت ہی برتر و عظیم ہے پس انہوں نے اس کو بھی پہلے والے تین جملوں کے ساتھ ملا لیا اور طویل عرصہ تک پڑھتے رہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر جب حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سارا واقعہ سنایا تو آپ نے تعجب سے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، تب جبریل نے عرض کیا کہ آپ اس جملے کو بھی سابقہ چار جملوں کے ساتھ ملا لیں۔

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق کی بھی اسی طرح تقسیم فرمائی ہے جس طرح تمہارے درمیان رزق کو تقسیم فرمایا ہے بیشک اللہ تعالیٰ مال تو پسندیدہ و غیر پسندیدہ سبھوں کو دیتا ہے مگر ایمان صرف ان کو مرحمت فرماتا ہے جو اس کے پسندیدہ لوگ ہوتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے ایمان کی دولت سے سرفراز فرماتا ہے نیز جو شخص مال کو خرچ کرنے سے گھبراتا ہے یا دشمن سے جہاد کرتے ہوئے

Marfat.com

ڈرتا ہے اور رات کو کسی آفت سے ڈرتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ بکثرت یہ کلمات سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھا کرے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یہ کلمات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یعنی تمام کائنات سے نیز حضور اکرم فرماتے ہیں کہ یہ چاروں کلمات باقی تمام کلمات سے افضل ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما جب کسی کو سوال کرتا ہوا دیکھتے تو فرماتے کہ یہ شخص اس آیت "کون ہے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے"[1] سے تائید لے کر سوال کر رہا ہے پھر فرماتے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کے کلمات ہی قرض حسنہ ہیں۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب انسان تنگ دست ہو یا صدقہ کرنے کے لئے اس کے پاس کچھ نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ یہی کلمات پڑھے اسے صدقہ کا ثواب مل جائے گا، روایت ہے کہ حضور اکرم نے صحابہ کرام کو صدقہ دینے کی ترغیب دی تو صحابہ صدقہ دینے لگے جبکہ حضرت ابوامامہ باہلی حضور اکرم کے سامنے بیٹھے اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہے تھے حضور اکرم نے فرمایا ابوامامہ کیا پڑھ رہے ہو؟ عرض کیا لوگوں کو صدقہ کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جبکہ میرے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہیں اس لئے میں دل میں سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الخ پڑھ رہا ہوں، حضور نے فرمایا اے ابوامامہ یہ کلمات تیرے لئے ایک سیر سونا صدقہ کرنے سے بہتر ہیں۔ واللہ اعلم۔

---

[1] مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا۔

Marfat.com

باب
نبی اکرم پر درود پڑھنے کی فضیلت

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص بھی میرے وصال کے بعد مجھ پر سلام بھیجے گا تو جبریل علیہ السلام میری خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے یا محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" یہ فلاں بن فلاں ہے جس نے آپ پر سلام پڑھا ہے تو میں جواب میں فرماؤں گا "اور اس پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں! حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں کہ دعا اس وقت تک زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود نہ پڑھا جائے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پہ چڑھتے ہوئے فرمایا آمین! پھر دوسری سیڑھی پہ چڑھے تو فرمایا آمین پھر تیسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے حضرت معاذ بن جبل نے منبر پہ چڑھتے ہوئے تین مرتبہ آمین کہنے کی وجہ معلوم کی تو فرمایا کہ جبریل نے آکر مجھے بتایا کہ یا محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" جس نے ماہ رمضان پایا اور پھر اس کی مغفرت نہ ہوئی اور وہ مر گیا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو کر جہنم میں جائیگا، تو میں نے کہا آمین! پھر کہا کہ جس نے والدین کو پایا اور ان کے ساتھ بھلائی نہ کی وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو کر جہنم میں جائے گا، تو میں نے کہا آمین! پھر کہا کہ جس کے پاس آپ کا ذکر ہوا اور اس نے آپ پہ درود نہ پڑھا اور مر گیا تو وہ بھی رحمت الٰہی سے دور ہو کر جہنم میں جائے گا۔

Marfat.com

درود کی برکتیں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا روزانہ جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری فرمائے گا ان میں سے ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی!

حضرت سعید بن عمیر سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت کا جو شخص بھی دل کی گہرائی سے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرما کر اس کی دس برائیوں کو مٹا دیتا ہے۔

روایت ہے کہ حضرت سفیان ثوری نے دورانِ طواف ایک شخص کو دیکھا جو ہر قدم پر درود پاک پڑھتا تھا حضرت سفیان نے اس سے کہا کہ کیا بات ہے تو نے تسبیح و تہلیل کو چھوڑ دیا ہے اور اس کی جگہ پر نبی علیہ السلام پر درود بھیجتا ہے کیا تیرے پاس اس کی کوئی دلیل ہے؟ اس نے کہا اللہ تجھے معاف کرے تو کون ہے؟ انہوں نے کہا میں سفیان ثوری ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر تو نادر روزگار نہ ہوتا تو میں تجھے اپنے حال کے متعلق کچھ نہ بتاتا اور نہ ہی اپنے راز سے باخبر کرتا پھر کہا کہ میں حج بیت اللہ کیلئے اپنے بیمار پڑے ہوئے والد کو جیسے میں ٹھہر گیا اور ان کا علاج کیا ایک رات میں ان کے سرہانے بیٹھا تھا کہ ان کا انتقال ہو گیا اور چہرہ سیاہ ہو گیا میں نے اناللہ و انا الیہ راجعون کہہ کر ان کے چہرے پر چادر ڈال دی، پس میری آنکھیں بوجھل ہوئیں اور میں سو گیا پھر میں "خواب میں" ایک ایسے خوبصورت اور وجیہہ شخص کو دیکھتا ہوں کہ اس سے پہلے میں نے اتنا حسین و جمیل اور اس سے بڑھ کر پاکیزہ لباس والا اور خوشبو و مہک والا شخص نہ دیکھا تھا وہ قدم پر قدم

Marfat.com

اٹھا تا میرے والد کے نزدیک پہنچ گیا اور اس کے چہرے سے چادر ہٹا کر ان کے منہ پر اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ سفید ہو گیا پھر وہ شخص لوٹنے لگا تو میں نے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور کہا اے اللہ کے بندے تو کون ہے جو اس سفر میں اللہ تعالیٰ نے تیرے حوالے سے میرے والد پر احسان فرمایا۔ ارشاد فرمایا کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ میں صاحب قرآن محمد بن عبداللہ ہوں، اگرچہ تیرا والد اپنے نفس پر زیادتی کرتا رہا لیکن وہ میرے اوپر کثرت سے درود بھیجتا تھا اب جبکہ اس پر مصیبت آئی تو اس نے مجھ سے مدد چاہی اور میں ہر اس شخص کی مدد کرتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے پھر میں بیدار ہوا تو اپنے والد کے چہرے کو روشن دیکھا۔

حضرت ابو جعفر سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا بلاشبہ وہ جنت کا راستہ بھول گیا، حضرت ابو بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ چار باتیں ظالمانہ ہیں

(۱) یہ کہ کھڑے ہو کر آدمی پیشاب کرے۔
(۲) نماز سے فراغت پانے سے پہلے اپنی پیشانی پونچھے۔
(۳) اذان سن کر مؤذن کے کلمات کا جواب نہ دے۔
(۴) یہ کہ اس کے نزدیک میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

درود میں مغفرت و رحمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجو بیشک مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوٰۃ و پاکیزگی ہے اور میرے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے سوال کرو، عرض کیا گیا یا رسول اللہ وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا جنت میں اعلیٰ درجہ کا مقام ہے جو صرف ایک ہی شخص کو عطا ہو گا

Marfat.com

ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔ حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حضور اکرم کا یہ فرمان کہ درود تمہارے لئے زکوٰۃ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ درود پڑھنے سے تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگر حضور علیہ السلام پر درود بھیجنے کا ثواب امیدِ شفاعت نہ بھی ہو تب بھی عقلمند پر واجب ہے کہ وہ درود کی عظمت سے غافل نہ رہے کیونکہ درود پاک میں گناہوں کی مغفرت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت بھی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہوں کو مٹا دیتا ہے اگر یہ جاننے کا ارادہ ہے کہ درود شریف تمام عبادتوں سے افضل ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں غور و فکر کرو " بیشک[1] اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں لہذا اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو " نیز دیگر تمام عبادات کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے مگر نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے کے معاملے میں پہلے خود درود بھیجا پھر فرشتوں کو درود بھیجنے کا حکم دیا اور پھر مؤمنوں کو حضور علیہ السلام پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ نبی اکرم پر درود بھیجنا تمام عبادات سے افضل ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر کون سا درود پڑھیں؟ فرمایا

---

[1] اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط

Marfat.com

یہ پڑھو "اے[1] اللہ محمد" صلی اللہ علیہ وسلم "پر اور آپ کی آل پر رحمت و برکت نازل فرما اور محمد و آل محمد پر ایسی برکتیں نازل فرما جیسی کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں بیشک تو صاحب حمد و ثنا اور بزرگی والا ہے،، اور بعض فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود یوں پڑھو "اے[2] اللہ تو اور تیرے فرشتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں" اور بعض فرماتے ہیں حضور اکرم پر درود یوں پڑھو "اے[3] اللہ میں تجھے اور تیرے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں" اور بعض فرماتے ہیں کہ حضور اکرم پر درود یوں پڑھو،، اے[4] اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور محمد نبی امی کی آل اور ان کے اصحاب پر درود بھیج اور تیرا ذکر کرنے والے تیرا ذکر کرتے ہیں اور تیرے ذکر سے غفلت کرنے والے ہی غافل ہیں،،

ع۱ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ع۲ اَللّٰھُمَّ صَلَّیْتَ اَنْتَ وَمَلٰٓئِکَتُکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ع۳ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ مَلٰٓئِکَتَکَ اَنِّیْ اُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ع۴ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

Marfat.com

باب
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کی فضیلت میں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص روزِ قیامت میزانِ عمل کی طرف حاضر کیا جائیگا تو اس کے گناہوں کی ننانوے ۹۹ فائلیں نکالی جائیں گی جس میں اس کے ایک عرصہ کے گناہوں کا اندراج ہوگا اور ہر فائل حدِ نگاہ تک پھیلی ہوئی ہوگی، پھر ان فائلوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا اس کے بعد چیونٹی برابر چھوٹا سا کاغذ کا ایک ٹکڑا نکال کر ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے جس پر لکھا ہوگا "میں[1] گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے مقرب بندے اور رسول ہیں،" تو یہ ٹکڑا اس کے گناہوں کی تمام فائلوں پر بھاری ہوگا۔

حضرت مطلب بن حنطب سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سب سے افضل کلمہ جو میں نے اور سابقہ تمام نبیوں نے پڑھا وہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور وہ یہ آیت پڑھ رہے تھے "جس[2] دن زمین اور تمام آسمان بدل جائیں گے اور سب لوگ اللہ واحد و قہار کے حضور پیش ہوں گے،" تو میں نے جبریل سے کہا کہ قیامت

---

[1] اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

[2] يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔

Marfat.com

کے دن لوگ کس حال میں ہوں گے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یا محمد، صلی اللہ علیہ وسلم،، وہ لوگ ایسی روشن زمین پہ ہوں گے جس پہ کبھی گناہ نہیں ہوا پھر جہنم ایک ایسی سانس کھینچے گی کہ فرشتے بھی عرش سے لپٹ جائیں گے اور ہر فرشتہ اللہ تعالیٰ سے اپنی جان کی امان کی درخواست کرے گا اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے اور پگھل رہے ہوں گے، اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر ستر ہزار فرشتے جہنم کو لگاموں سے پکڑ کر اس طرح لائیں گے کہ وہ سانس پہ سانس کھینچ رہی ہوگی یعنی چنگھاڑ رہی ہوگی یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا کر دیا جائے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے جہنم کچھ بول! تو وہ کہے گی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تیری عزت و عصمت کی قسم! میں ہر اس شخص سے جو تیرا رزق کھاتا تھا مگر عبادت غیر کی کرتا تھا آج انتقام لوں گی اور میں اپنے اوپر سے اسی کو گذرنے کی اجازت دوں گی جس کے پاس تیرا اجازت نامہ ہوگا، حضور اکرم نے فرمایا جبریل وہ اجازت نامہ کیا ہوگا؟ عرض کیا یا محمد آپ خوش ہو جائیں کہ قیامت کے دن آپ کی امت کے پاس اجازت نامہ ہوگا جس نے بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی گواہی دی ہوگی اسے جہنم کے پل سے گذرنے کی اجازت ہوگی حضور علیہ السلام نے فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میری امت کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی گواہی تعلیم فرمائی۔

حضرت عطا بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں نے ارشاد باری "گناہ بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت ترین عذاب والا[۱]،، کی تفسیر حضرت ابن

---

[۱] غَافِرِ الذَّنۡبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ شَدِیۡدِ الۡعِقَابِ ۔

Marfat.com

عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھی تو فرمایا کہ وہ لاالہ الااللہ کہنے والے کے گناہوں کو بخشنے والا ہے اور اس کی توبہ قبول کرنے والا ہے اور جو لا الہ الا اللہ نہیں کہتا اس کے لئے وہ شدید العقاب ہے۔

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ واجب ہے

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ہر انسان پر واجب ہے کہ وہ کثرت سے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھے اور رات دن ہر وقت اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرتا ہے کہ وہ اس کا ایمان سلب نہ کرے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر ثابت قدم رہے اور معصیت سے خود کو بچائے رکھے اس لئے کہ بہت سے لوگ لاالہ الا اللہ تو کہتے رہے مگر آخر عمر میں ان کی بداعمالیوں کے باعث ان کا ایمان سلب ہو جاتا ہے اور وہ کفر کی حالت میں دنیا سے کوچ کرتے ہیں، "اللہ کی پناہ" اس سے بڑھ کر بھی کوئی اور مصیبت ہو سکتی ہے کہ ایک شخص کا نام تمام عمر مسلمانوں میں شمار ہوتا رہا مگر قیامت کے دن اٹھنے کے بعد اس کا نام کافروں کی فہرست میں ہو، بس یہی وہ مقام حسرت و افسوس ہے، نیز اس شخص کے لئے کیا افسوس ہے جو گرجا گھر سے نکلا اور جہنم میں داخل ہوا مگر حسرت و افسوس تو اس شخص پر ہے جو مسجد سے نکلا اور جہنم میں جا گرا، اور یہ سب کچھ اس کی بداعمالیوں اور تنہائیوں میں ارتکاب محرمات کا نتیجہ ہے۔

کبھی کسی کے پاس لوگوں کا مال بطور امانت ہوتا ہے تو وہ یہ کہہ کر خرچ کر دیتا ہے کہ لوٹا دوں گا یا معاف کروالوں گا مگر وہ اپنے ساتھی کو راضی کرنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے نیز کبھی کوئی شخص اپنی بیوی سے ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے کہ بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے پھر وہ کہتا ہے کہ میری اولاد ہے اب میں اس کو کیسے

Marfat.com

چھوڑوں پھر وہ اسی حالت حرام پر رہتا ہے کہ اُسے موت آجاتی ہے ایسی ہی وجوہات پر ایمان ضائع ہو جاتا ہے اے میرے بھائی ایسی باتوں پر غور و فکر کرو اور موت سے پہلے اپنے افعال کی اصلاح کر کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کب موت آجائے یا درکھو عمر تھوڑی ہے جبکہ حسرت و یاس طویل ہے لہٰذا تجھ پر واجب ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کثرت سے پڑھا کرو حضرت حسن بصری اور حضرت انس بن مالک سے الگ الگ مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ جنت کی بھی کوئی قیمت ہے؟ فرمایا ہاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

شفاعت کے مستحق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ سب سے پہلے آپ کی شفاعت کس شخص کو نصیب ہوگی؟ فرمایا جس نے خلوص دل کے ساتھ کہا ہوگا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، حضرت مجاہد اللہ تعالےٰ کے فرمان "کاش[1] کہ کفر سے محبت کرنے والے لوگ بھی اگر مسلمان ہوتے کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے جہنم سے آزاد ہوں گے تو مشرکین کہیں گے وائے افسوس کہ ہم بھی مسلمان ہوتے، حضرت عطاء اللہ تعالےٰ کے فرمان "جو نیکیوں[2] کے ساتھ آئے گا تو اس کے لئے اس سے بھی بہتر ہے" کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مصداق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والا ہے اور آیت "جو گناہوں[3] کے ساتھ آئے گا تو ان کے چہروں کو اُلٹا کر کے جہنم میں ڈالا جائیگا"

---

[1] رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۔
[2] مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۔
[3] مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ ۔

Marfat.com

کے تحت فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مشرک ہیں حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ آیت "احسان کا بدلہ احسان ہے" کے تحت فرماتے ہیں کہ جو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے اس کی جزاء جنت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر سلام فرماتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ آپ مغموم و پریشان کیوں ہیں؟ حالانکہ وہ اس کا سبب جانتے ہیں آپ نے فرمایا اے جبریل میں قیامت کے دن اپنی امّت کے امر کے بارے میں بہت متفکر ہوں، عرض کیا اے محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ اپنی امت کے اہل کفر کے لئے متفکر ہیں یا اہل اسلام کے لئے؟ اے جبریل میں ان لوگوں کے لئے متفکر ہوں جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا۔ پس جبریل علیہ السلام نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور بنی سلمہ کے قبرستان پر لے آئے پھر ایک میّت کی قبر پر اپنا دایاں پر مار کر کہا اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ تو ایک سفید روشن چہرے والا شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ الحمد للہ رب العٰلمین پھر جبریل نے اس سے کہا لوٹ جاؤ تو وہ لوٹ گیا، جبریل نے پھر بایاں پر ایک دوسری قبر پر مار کر کہا کھڑے ہو جاؤ اللہ کے حکم سے، تو ایک شخص سیاہ چہرے اور نیلی آنکھوں والا قبر سے یہ کہتا ہوا نکلا ہائے میری حسرت و ندامت ہائے میری سیاہ بختی۔ جبریل نے اس سے کہا کہ لوٹ جاؤ تو وہ بھی لوٹ گیا پھر جبریل نے عرض کیا کہ جس جس حالت میں لوگ فوت ہوئے تھے اسی حالت میں یہ قیامت کے دن اٹھیں گے۔

۱؎ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ اپنے مردوں کو لآ الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو اس طرح گناہ مٹ جاتے ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ اگر کوئی اپنی حیات میں یہ کلمہ پڑھے تو! فرمایا کہ وہ اپنے گناہوں کو مٹانے والا ہو گا۔

ایک اور حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے مرنے والوں کے قریب رہو اور انہیں لآ الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو اور ان کو جنت کی خوشخبری دو کیونکہ موت کے وقت حلیم و بردبار مرد اور عورت بھی حیرت زدہ ہو جاتے ہیں نیز دنیا و عزیزو اقارب سے رخصت ہونے کے وقت اللہ کا دشمن اس میت کے قریب ترین ہو جاتا ہے اس لئے اس شدید مصیبت اور امر عظیم کے وقت اسے مایوس نہ ہونے دو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے ملک الموت کا روح قبض کرنا تلوار کے ہزار زخموں سے بھی زیادہ سخت ہے۔

بنی اسرائیل کے فاسق و عابد کا واقعہ

حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل میں دو آدمی تھے ان میں کا ایک اپنے زمانے کا بہت بڑا عابد اور دوسرا بہت بڑا فاسق تھا، عابد کے فوت ہونے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا گیا کہ یہ جہنمی ہے اور فاجر و فاسق مرا تو انہیں بتایا گیا کہ یہ جنتی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عابد کی بیوی سے پوچھا اس کا عمل کیا تھا؟ بیوی نے بتایا کہ وہ تو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھا اور یہ بات آپ سے پوشیدہ بھی نہیں ہے آپ نے پوچھا اس کا کوئی خاص فعل؟ بیوی نے کہا کہ جب وہ بستر پہ لیٹتا تھا تو کہتا تھا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام کا دین حق ہے تو پھر ہمارے لئے خوشی ہی خوشی ہے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے فاجر کی بیوی سے اس کے

Marfat.com

میاں کے عمل کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ تو بہت بڑا گناہ گار تھا اور یہ بات آپ سے مخفی نہیں ہے، آپ نے پوچھا اس کا کوئی خاص عمل ؟ بیوی نے کہا جب وہ بستر پہ لیٹتا تھا تو کہتا تھا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور موسیٰ جو دین حق لیکر آئے ہیں اس پر اللہ کی حمد و ثناء اور شکر ادا کرتا ہوں۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے اس کے منہ سے دو سفید پَر والا ایک سبز پرندہ نکلتا ہے اور آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے تو شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح اس کی آواز عرش کے نیچے سنی جاتی ہے پھر اسے کہا جاتا ہے کہ رک جاؤ؟ تو وہ کہتا ہے کہ میں اس وقت تک نہ رکوں گا جب تک کہ میرے صاحب یعنی کلمہ پڑھنے والے کی بخشش نہیں ہو جاتی پھر کلمہ گو کی بخشش ہو جاتی ہے پھر اس پرندے کو ستر زبانیں عطا ہو جاتی ہیں اور وہ قیامت تک کلمہ گو کے لئے بخشش طلب کرتا رہے گا اور قیامت کے دن اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ پرندہ اسے جنت میں لے جائے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب فرعون کو اللہ تعالٰے نے غرقاب کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات ملی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا اللہ تو نے مجھ پر جو احسان کیا ہے اس کا شکر ادا کرنے کے لئے مجھے کوئی عمل ارشاد فرمایئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہا کرو جبکہ حضرت موسیٰ کچھ زیادہ ہی عمل چاہتے تھے تو فرمایا اے موسیٰ اگر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور لا الٰہ الا اللہ کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو یہ لا الٰہ الا اللہ ہی بھاری ہوگا۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں تین چیزیں ایسی ہیں جن کی دربار الٰہی تک رسائی میں کوئی حجاب ورکاوٹ نہیں ہے ایک لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دوم دعا کے

Marfat.com

قبول ہونے کا یقین سوم بیٹے کے حق میں باپ کی دعا اور ظالم کے لئے مظلوم کی بد دعا۔

کلمہ کی قدر و منزلت

ایک صحابی سے مروی ہے کہ جس نے خلوص دل کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہا اور تعظیم الٰہی کے لئے لفظ اللہ کے کھڑے زیر کو کھینچ کر پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چار ہزار کبیرہ گناہ مٹا دے گا عرض کیا گیا کہ اگر اس کے چار ہزار کبیرہ گناہ نہ ہوں تو؟ فرمایا پھر اس کے گھر والوں اور پڑوسیوں کے گناہ بخش دیئے جائینگے

حضرت فقیہ علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہا گیا ہے جو شخص یہ سات باتیں یاد کرے تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے نزدیک بزرگ شمار ہوتا ہے اور سمندر کی جھاگ برابر اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں پھر وہ شخص عبادت کی لذت محسوس کرتا ہے اور اس کی موت وحیات اس کے لئے بہتر ہو جاتی ہیں وہ سات باتیں یہ ہیں۔

(۱) ہر کام کی ابتدا بسم اللہ پڑھ کر کرنا۔

(۲) ہر کام سے فراغت کے بعد الحمد للہ کہنا۔

(۳) اگر کوئی بیہودہ بات زبان سے نکل گئی ہو یا کوئی برا عمل ہو گیا ہو چاہے وہ تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے بعد وہ استغفر اللہ پڑھے۔

(۴) اگر وہ چاہے کہ فلاں کام کل کروں گا تو اسے انشاء اللہ کہنا چاہیئے۔

(۵) کوئی ناپسندیدہ عمل دیکھے تو کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

(۶) اگر کوئی جانی مالی مصیبت آئے تو کہے اِنّا لِلّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔

(۷) دن رات ہر وقت اس کی زبان پر یہ کلمہ جاری رہے لآ الٰہ الا اللہ۔

Marfat.com

روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنی موت کے وقت فرمایا کہ ذرا اٹھو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ایک حدیث تمہیں سناتا ہوں اور پہلے اس لئے نہیں سنائی تھی کہ تم اس پر باتیں بناتے ہیں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے خلوص دل اور یقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا

حضور علیہ السلام کی ایک اور حدیث ہے جسے موت کے وقت کلمہ کی تلقین کی گئی وہ جنت میں جائے گا ایک اور حدیث ہے کہ جس کا دنیا میں آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جس کا حکم نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو دیا تھا، پھر فرمایا کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں ایک حکم تو یہ ہے کہ ہمیشہ لآ الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ پڑھا کرو اس لئے کہ اگر زمین و آسمان کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور لآ الٰہ الا اللہ کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یہ بھاری ہو گا اور دوسرا حکم یہ ہے کہ سبحان اللہ وبحمدہٖ ہمیشہ تمہارے ورد زبان رہے کیونکہ یہ فرشتوں کی عبادت اور باقی مخلوق کے لئے دعاء ہے اور اسی کی برکت سے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔ اور میں تجھے منع کرتا ہوں کہ تو اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا کیوں کہ مشرک پر جنت حرام ہے اور میں تمہیں تکبر و غرور سے منع کرتا ہوں اس لئے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

ایک روایت میں ہے جس نے خلوص دل کے ساتھ لآ الٰہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گا اس قول کو اخلاص سے مشروط کیا گیا ہے اخلاص یہ ہے

Marfat.com

کہ وہ اسے گناہوں سے منع کر دے اگر اس کلمہ سے وہ گناہوں سے نہیں رکتا تو پھر اخلاص نہیں ہے پھر خوف کھانا چاہیئے کہ یہ قول اس کے لئے امانت نہ ہو جبکہ امانت واپس لے لی جاتی ہے۔ حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ باعتبار ایمان کے لوگوں کی دو قسمیں ہیں ان میں ایک قسم کے لوگ وہ ہیں جن کے پاس ایمان بطور عطیہ کے ہوتا ہے اور دوسرے وہ ہیں جن کے پاس ایمان امانتاً ہوتا ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ جس کے پاس ایمان بطور عطیہ ہوتا ہے تو اس کا وہ ایمان اسے گناہوں سے روکتا اور عبادت کی طرف راغب کرتا ہے، اور جس کے پاس ایمان امانتاً ہوتا ہے تو وہ اسے نہ گناہوں سے منع کرتا ہے اور نہ ہی عبادت کے لئے رغبت دلاتا ہے کیونکہ ایمان ایسے مکان میں تدبیر نہیں کر سکتا جس میں وہ عارضی طور پہ رہتا ہے۔

جنّت کی قیمت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ لآ الٰہ الا اللہ جنت کی قیمت ہے دوسری حدیث میں ہے کہ لآ الٰہ الا اللہ جنت کی کنجی ہے اور کنجی کے لئے اس کے دندانوں کا ہونا لازمی ہے تاکہ اس سے دروازہ کھولا جا سکے اور اس کی کنجی کے دندانے ذکر کرنے والی گناہوں سے پاک زبان ہے نیز حسد اور خیانت سے پاک خشوع وخضوع والا دل ہے، حرام اور مشتبہ چیزوں سے پاک پیٹ ہے اور گناہوں سے پاک خدمت الٰہی میں مشغول اعضاء ہیں، حضرت ابوذر غفاری فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام سے ایسا عمل پوچھا جو جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے تو فرمایا کہ جب کوئی برا عمل ہو جائے تو فوراً کوئی نیک

Marfat.com

کام کر لو کیونکہ ایک نیکی پہ دس گنا ثواب ملتا ہے، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا لآ الٰہ الا اللہ بھی نیکی میں شمار ہے؟ فرمایا یہ تو بہت ہی اچھی نیکی ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان سے مروی ہے کہ اسلام تقسیم ہوتا جائے گا یہاں تک کہ کوئی ایک بھی یہ جاننے والا نہ ہوگا کہ نماز کیا ہے روزہ کیا ہے؟ حتیٰ کہ ایک شخص یوں کہے گا کہ جو ہم سے پہلے لوگ تھے وہ لآ الٰہ الا اللہ کہتے تھے پس ہم بھی لآ الٰہ الا اللہ کہتے ہیں عرض کیا گیا کیا اتنا کہہ دینا ان کے کچھ کام آئے گا فرمایا ہاں یہی کہہ دینا بھی ان کو جہنم سے نجات دلا دے گا اور وہ اس سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

باب
قرآن مجید کی فضیلت میں

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ قرآن سفارش کرنیوالا ہے اور اس کی سفارش کی مقبولیت تصدیق شدہ ہے جو شخص قرآن کو اپنا رہبر بناتا ہے وہ اسے جنت کی طرف لے جاتا ہے جس نے قرآن سے روگردانی کی وہ جہنم میں جا گرے گا۔

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قرآن کے مقبول سفارش ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے تلاوت کرنے اور اس پر عمل کرنے والے کے لئے سفارش کرے گا تو اس کی سفارش قبول کی جائے گی نیز رہبر و مقتدا بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو پڑھا جائے اور روگردانی کا مطلب یہ ہے کہ تلاوت نہ کرنے والے اور اس کے احکامات پہ عمل نہ کرنے والے جہنم میں

Marfat.com

جائیں گے۔ حضرت نافع بن عبدالحارث فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق حج کے لئے تشریف لے آئے تو میں ان کے استقبال کے لئے نکلا، اس وقت حضرت نافع مکہ مکرمہ کے گورنر تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں کس کو حاکم بنا کر آئے ہو؟ عرض کیا عبدالرحمٰن بن ابی ابزیٰ کو فرمایا کہ تو نے غلاموں میں سے ایک شخص کو قریش کا حاکم بنا دیا۔ حضرت نافع نے عرض کیا اے امیرالمؤمنین میرے پیچھے کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں تھا جو عبدالرحمٰن سے اچھا قرآن پڑھتا ہو! حضرت عمر نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے! اللہ تعالےٰ نے کچھ لوگوں کو قرآن پاک کے صدقے رفعتیں بخشی ہیں اور کچھ لوگوں کو پستی ملی اور عبدالرحمٰن بن ابی ابزیٰ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے صدقے بلندی عطا فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ قرآن اللہ تعالےٰ کا خوانِ نعمت ہے پس جتنی استطاعت رکھتے ہو اس سے سیکھو یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی ایسی رسی ہے جو روشن نور ہے، نفع دینے والا شفا ہے اس کو پکڑنے والا محفوظ ہو جاتا ہے اور اس کی اتباع کرنے والا نجات پا جاتا ہے اس میں کوئی کجی نہیں ہے، جسے سیدھا کیا جائے اور نہ کوئی ٹیڑھا پن ہے کہ درستی کی جائے، اس کے عجائبات لامحدود ہیں، کثرت تلاوت سے اس کی حلاوت کم نہیں ہوتی اس کو خوب پڑھو اللہ تعالیٰ اس کی تلاوت پر تمہیں ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں بطور ثواب عطا فرمائے گا اور میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ کی دس نیکیاں ہیں دس نیکیاں تو صرف الف کی ہیں اسی طرح لام کی بھی دس اور میم کی بھی دس نیکیاں ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مؤمن بھائی کی کسی دنیاوی تکلیف کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ

Marfat.com

آخرت کی تکالیف میں سے اس کی ایک تکلیف کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی تنگ دست کی تنگدستی کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیاوی اور اخروی تنگدستی کو دور فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد فرماتے رہتے ہیں جب تک وہ بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص کسی کو علم کے راستے پر لگاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور وہ لوگ جو اللہ کے گھر میں جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکینہ کا نزول ہوتا ہے اور رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور ایسے لوگوں کا ذکر اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں فرماتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن مجید حفظ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ماں باپ کے عذاب میں کمی کر دیتا ہے چاہے وہ کافر ہی ہوں، عبداللہ ابن عمرو بن العاص فرماتے ہیں قرآن مجید پڑھنے والا گویا کہ نبوت کو اپنے دونوں پہلوؤں میں سمیٹ رہا ہے مگر یہ کہ اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی نیز جس شخص نے قرآن پڑھ کر یہ خیال کیا کہ کسی دوسرے کو مجھ سے زیادہ فضیلت والی نعمت دی گئی ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کے باعظمت کلام کی تحقیر کی اور اس چیز کی تعظیم کی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیر تھی۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حامل قرآن اس وقت رات کی عظمت کو پہچانے کہ جب لوگ سو جاتے ہیں اور یہ دن کو روزہ رکھے جب کہ لوگ روزہ نہ رکھتے ہوں اور یہ اس وقت غمگین ہو جب لوگ خوشیاں منا رہے ہوں اور یہ اس وقت روئے جب لوگ ہنس رہے ہوں اور یہ اس وقت عاجزی اختیار کرے جب لوگ مکر و فریب کر رہے ہوں، پس حامل قرآن کے لئے لازم ہے

Marfat.com

کہ وہ رونے، فکر وغم، بُردباری، طمانیت اور نرمی کو اختیار کرے نیز حامل قرآن کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ سخت دل، غافل، تند مزاج اور چیخنے چلانے والا ہو۔

حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں تین چیزیں ایسی ہیں جو دنیا میں اجنبی ہیں

(۱) ظالم کے سینے میں قرآن اجنبی ہے۔

(۲) بُرے لوگوں میں نیک آدمی اجنبی ہے۔

(۳) ایسے گھر میں قرآن اجنبی ہے جس میں تلاوت نہ ہوتی ہو۔

جنّت کے درجے اور قرآن کی آیات

محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں جس نے قرآن مجید پڑھا اس نے گویا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کر لیا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی کہ "اور یہ قرآن میرے پاس وحی کے ذریعے بھیجا گیا تاکہ میں اس قرآن کے ذریعے تمہیں اور جس جس کے پاس یہ پہنچے ان سب کو ڈراؤں"۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جتنی قرآن مجید کی آیات ہیں اتنے ہی جنت کے درجے ہیں چنانچہ قیامت کے دن قاری سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتے جاؤ اور جنت کے درجے چڑھتے جاؤ۔ اگر وہ آدھے قرآن کا حافظ ہوگا تو اس سے کہا جائے گا اگر تو زیادہ کا حافظ ہوتا تو ہم تیرے درجوں میں اضافہ فرما دیتے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کھڑا ہو کر نماز میں قرآن پڑھتا ہے تو اسے ہر حرف پر سو نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص بیٹھ کر نماز میں

Marfat.com

قرآن پڑھتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہر حرف کے لئے پچاس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور جو شخص نماز کے علاوہ قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اسے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں اور جو شخص کسی دوسرے سے قرآن پاک سنتا ہے ثواب کے ارادے سے! تو اس کو ہر حرف پر ایک نیکی ملتی ہے اور جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے یہاں تک کہ ختم کر لیتا ہے تو اس کی ایک دعا اللہ تعالیٰ لازماً قبول فرماتا ہے خواہ جلدی قبول فرمائے یا دیر میں۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں تین آدمیوں کی تحقیر صرف منافق ہی کر سکتا ہے ایک امام منصف کی دوسرے جو اسلام میں بوڑھا ہوا ہو تیسرے حامل قرآن کی حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضور اکرم نے قرآن کا علم حاصل کرنے کی ترغیب دی اور پھر اس کی فضیلت بھی بتائی اور فرمایا کہ قیامت کے دن قرآن مجید اپنے قاری کے پاس اس وقت آئے گا جب وہ محتاج ہو گا نیز قرآن مجید بہت ہی خوبصورت شکل میں اپنے قاری کے پاس آکر کہے گا کیا تو مجھے جانتا ہے؟ قاری کہے گا تو کون ہے؟ قرآن کہے گا میں وہ ہوں جس کی تو تعظیم کرتا تھا جس سے تو محبت کرتا تھا اور میرے لئے تو راتوں کو جاگتا تھا اور دن کو پڑھنے کی تمنا کرتا تھا تب قاری کہے گا کہ شاید تو قرآن مجید ہے؟ پھر قرآن اپنے قاری کو اللہ تعالیٰ کے حضور لے آئیگا تب دائیں طرف سے بادشاہی اور بائیں طرف سے جنت عطا کر دی جائے گی اور تاج شاہی اس کے سر پر رکھ دیا جائے گا اور اس کے مسلمان والدین کو کائنات دنیا سے زیادہ قیمتی جبے پہنائے جائیں گے وہ دونوں عرض کریں گے ہمارے لئے یہ سب کچھ کیوں کر ہے؟ کیونکہ ہم اپنے اعمال سے تو اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے تھے تو انہیں بتایا جائے گا کہ یہ تمہارے بیٹے کی وجہ سے ہے جو قرآن پڑھتا تھا۔

Marfat.com

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم زہراوین سیکھو یعنی سورۃ بقرہ اور آل عمران اس لئے کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن اپنے قاری کے پاس دو بادلوں کی طرح آئیں گی یا پر پھیلائے ہوئے پرندوں کے دو جھنڈوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے قاری کے لئے جھگڑا کریں گی پھر فرمایا کہ سورۂ بقرہ سیکھو کہ اس کا سیکھنا برکت ہے اور چھوڑنا حسرت ہے جادوگر اس کو سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے پھر فرمایا کہ یہ فضیلت صرف اس کے پڑھنے والے کے لئے ہے جو بیہودہ کام نہیں کرتا بلکہ اس کے احکام پر عمل کرتا ہے اور جو نہ تو اس سے بے اعتنائی برتتا ہے اور نہ اس کے ذریعے روزی کھاتا ہے۔

فرشتوں کی دعائیں

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص دن میں قرآن مجید ختم کرتا ہے تو فرشتے اس کے لئے شام تک دعا کرتے رہتے ہیں اور جو رات کو قرآن مجید ختم کرتا ہے تو فرشتے اس کے لئے صبح تک دعا کرتے رہتے ہیں اور فرشتے اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ قاری دن کو ہی قرآن ختم کریں۔ حضرت عبداللہ ابن مبارک فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کرام گرمیوں کے موسم میں دن کے اول حصے میں قرآن مجید ختم کرنے کو پسند فرماتے تھے اور سردیوں کے موسم میں رات کے اول حصے میں ختم کرنا پسند کرتے تھے تاکہ ان پہ زیادہ سے زیادہ فرشتوں کی طرف سے رحمت ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں قرآن پڑھنے والے مومن شخص کی مثال ترنجبین جیسی ہے جس کی خوشبو بھی اچھی اور ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے اور قرآن مجید نہ پڑھنے والے مومن کی مثال اس کھجور جیسی ہے جس کا ذائقہ تو اچھا ہے مگر اس میں خوشبو نہ ہو اور قرآن پڑھنے والے

Marfat.com

منافق کی مثال ریحان جیسی خوشبو تو بہترین ہے لیکن اس کا ذائقہ بہت کڑوا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حنظل "اندرائن تمہ" جیسی ہے جس کا ذائقہ کڑوا ہے اور اسکی خوشبو بھی نہیں ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جس طرح پوشیدہ صدقہ دیا جاتا ہے اور زور سے پڑھنے والا کھلے عام صدقہ دینے والے کی طرح ہے مطلب یہ کہ زور سے قرآن پڑھنا اچھا ہے لیکن آہستہ قرآن پڑھنا بہت ہی افضل ہے، حدیث میں ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ مجھ پر گناہ پیش کئے گئے ان میں میں نے سوائے اس کے کوئی بڑا گناہ نہیں دیکھا کہ ایک شخص نے قرآن حفظ کیا اور پھر بھلا دیا۔

دوسری حدیث میں حضور اکرم فرماتے ہیں جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس کو بھلا دیا بغیر کسی عذر کے تو اس کا ایک درجہ ایک آیت کے بدلے کم ہوتا رہے گا پھر قیامت کے دن اسے ایک کوڑھی کی شکل میں لایا جائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس نے قرآن پڑھ کر بغیر کسی وجہ کے بھلا دیا تو قیامت کے دن اسے جذامی کی طرح لایا جائے گا جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہو،

حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھ کر اسے بھلا دیتا ہے تو یہ بھولنا اس کے کسی گناہ کے سبب ہوتا ہے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی "اور[1] تمہیں جو مصیبت پہنچی ہے تو وہ تمہارے کسی عمل کی وجہ سے پہنچتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تو بہت سے گناہ معاف فرما دیتے ہیں" اور پھر قرآن بھلانے سے بڑھ کر اور کیا مصیبت ہو سکتی ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جس نے سال میں دو مرتبہ قرآن ختم کر لیا اس نے تلاوت کا حق ادا کر دیا اس لئے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سال میں ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام کو قرآن سناتے تھے مگر وصال شریف کے سال میں حضور علیہ السلام نے جبریل کو دو مرتبہ قرآن مجید سنایا تھا

---

[1] وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ط۔

Marfat.com

باب
حصولِ علم کی فضیلت میں

حضرت کثیر بن قیس فرماتے ہیں کہ میں دمشق کی جامع مسجد میں حضرت ابو رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا تھا ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا اے ابوالدرداء میں مدینہ شریف سے صرف ایک وہ حدیث سننے کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں جسے آپ حضور علیہ السلام سے بلا واسطہ نقل کرتے ہیں حضرت ابوالدرداء نے اس سے پوچھا کیا تجارت یا کسی اور ضرورت کے لئے تو نہیں آئے؟ عرض کیا بالکل نہیں میں صرف اسی کام "سماعت حدیث" کے لئے آیا ہوں پھر حضرت ابوالدرداء نے وہ حدیث سنائی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص صرف اس لئے سفر طے کرتا ہے کہ وہ علم حاصل کرے تو اللہ تعالےٰ جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ اس کے لئے سہل فرما دیتے ہیں، اور فرشتے طالب علم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں اور صاحب علم کے لئے آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق اور پانی میں رہنے والی مچھلیاں اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں اور ایک عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جس طرح چودھویں کے چاند کی تمام ستاروں پر ہے اور علماء ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں بے شک انبیاء کرام درہم و دینار بطور وراثت نہیں چھوڑتے بلکہ ان کی چھوڑی ہوئی وراثت علم ہے پس جس نے علم کو حاصل کیا گویا اس نے اس وراثت سے وافر حصہ حاصل کیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ دو حریص ایسے ہیں جن کے

Marfat.com

پیٹ کبھی نہیں بھرتے ایک طالب علم اور دوسرا طالب دنیا! نیز یہ دونوں مرتبہ ومقام میں مساوی نہیں ہیں پھر طالب علم تو رضائے الٰہی میں بڑھتا ہی جاتا ہے مگر طالب دنیا سرکشی میں حد سے آگے بڑھ جاتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "کہ خشیتِ الٰہی اس کے بندوں میں سے صرف علماء کو ہی حاصل ہے"[1] اس کے ساتھ ہی یہ آیت بھی پڑھی كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى

علماء کی مجلس کا مقام

حضرت محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں بصرہ کی ایک مسجد میں گیا تو دیکھا کہ اسود بن سریع وعظ فرما رہے ہیں اور نمازی ان کے سامنے جمع ہیں اور ان کے عقب میں علمائے فقہ بیٹھے ہوئے فقہی مسائل پر گفتگو کر رہے ہیں، میں نے ان دونوں محفلوں کے درمیان نماز پڑھی جب فارغ ہوا تو دل میں سوچا کہ اسود کی محفل میں جاؤں ہو سکتا ہے کہ ان کی دعاء کی قبولیت سے مجھے بھی رحمت نصیب ہو جائے پھر خیال آیا کہ علمائے فقہ کی محفل میں جاؤں شاید کوئی ایسا مسئلہ سن لوں جو قبل ازیں نہ سنا ہو اور پھر اس پر عمل کر لوں ا پھر کسی فیصلے پر پہنچے بغیر اور کسی کی محفل میں بیٹھے بغیر میں وہاں سے چلا آیا پھر اسی رات خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اگر تو علمائے فقہ کی محفل میں جا بیٹھتا تو ان کے پاس جبریل علیہ السلام کو بیٹھے ہوئے دیکھتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو شخص ان لوگوں کو دیکھنا پسند کرتا ہو جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہنم سے

---

[1] اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

Marfat.com

آزاد فرمایا ہے تو وہ طالب علموں کو دیکھ لے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کی جان ہے عالم کے دروازے پر چکر لگانے والے طالب علم کو اس کے ہر قدم اور ہر حرف کے عوض اللہ تعالیٰ ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا فرماتے ہیں اس کے ہر قدم کے عوض اس کے لئے جنت میں ایک شہر بنایا جاتا ہے اور زمین پر چلتا ہے تو زمین اس کے لئے استغفار کرتی ہے اس کی صبح و شام مغفور ہوتی ہے اور فرشتے اس کے لئے گواہی دیتے ہوئے کہتے ہیں یہی ہیں وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے آزاد فرمایا ہے۔

روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد میں تشریف لاکر دو محفلوں کو دیکھا۔ ایک محفل والے ذکر الٰہی میں مشغول تھے جبکہ دوسری محفل میں فقہ کے مسائل سکھائے جارہے تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دونوں محفلیں خیر کی ہیں لیکن ایک محفل دوسری سے افضل ہے پس وہ جو ذکر کرکے اللہ سے دعا مانگ رہے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو عطا فرمائے اور چاہے تو عطا نہ فرمائے اور وہ جو فقہ کے مسائل سکھا رہے ہیں اور جاہلوں کو پڑھا رہے ہیں اور میں بھی معلم ہی مبعوث ہوا ہوں اس لئے یہ افضل ہیں پھر انہیں کے ساتھ بیٹھ گئے، حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ رات بھر کے قیام کے مقابلے میں صرف ایک مسئلہ سیکھ لینا مجھے زیادہ پسند ہے۔

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اے لوگو تم امن کے زمانے میں ہو جو علم سے بہتر ہے اور عنقریب علم کا زمانہ آئے گا جو عمل سے بہتر ہو گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ زمین کی پیٹھ پر افضل ترین عمل تین ہیں ایک حصول علم دوم

Marfat.com

جہاد سوم حلال کی روزی۔ کیونکہ طالب علم اللہ تعالیٰ کا دوست ہے، غازی اللہ تعالیٰ کا ولی و مددگار ہے اور حلال روزی کمانے والا بھی اللہ کا دوست ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو غیر اللہ کے لئے علم حاصل کرتا ہے تو اس کی موت سے پہلے علم اس پر غالب آ جائے گا تو وہ اللہ کے لئے ہی ہو جائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کے لئے علم حاصل کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ دن کو روزہ دار اور رات کو شب بیدار رہے اور علم کا ایک باب سیکھ لینا ابو قبیس پہاڑ جتنا سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بہتر ہے۔

کہتے ہیں کسی نے حضرت عبداللہ ابن مبارک سے دریافت کیا کہ علم کب تک حاصل کرنا ایک آدمی کے لئے بہتر ہے؟ فرمایا اس وقت تک علم حاصل کرتا رہے جب تک وہ اپنے لئے جہالت کو قبیح سمجھتا ہے، حصول علم اس کے لئے اچھا ہے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک بستر مرگ پر تھے اور ساتھ بیٹھا ہوا ایک شخص ان کے لئے کچھ علمی باتیں لکھ رہا تھا آپ سے عرض کیا گیا کہ حضرت اس کیفیت میں بھی آپ علمی باتیں لکھوا رہے ہیں؟ فرمایا ہاں ہو سکتا ہے کوئی ایسا کلمہ مل جائے جو اس سے پہلے نہ ملا ہو اور وہ میرے لئے فائدہ مند ہو۔

علم کی عظمتیں

حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں علم حاصل کرو علم کا حاصل کرنا بہت ہی اچھا ہے، اس کا طلب کرنا عبادت ہے، اس کا مذاکرہ "تک

Marfat.com

تسبیح کی مانند ہے علم میں بحث وتحیص جہاد کے برابر ہے، اور ان پڑھ کو تعلیم دینا صدقہ ہے، اہل آدمی کو علمی باتیں بتانا اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے اس لئے کہ اہل جنت کی منازل کا راستہ علم ہی ہے، علم حالت وحشت اور سفر میں مونس وغمگسار ہے، تنہائی میں باتیں کرنے والا ہے، علم خوشی کی دلیل ہے اور تنگی میں مددگار ہے، علم دوستوں کی مجلس میں زینت ہے اور دشمنوں کے لئے ہتھیار ہے، اللہ تعالیٰ نے بہت سے لوگوں کو علم کی وجہ سے رفعتیں عطا فرمائی ہیں اور علم کی وجہ سے ہی امامت وقیادت نصیب ہوتی ہے لوگ علماء کے اقوال وافعال کی پیروی کرتے ہیں فرشتے ان سے دوستی کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اپنے پروں سے ان پر سایہ کرتے ہیں۔ ہر خشک وتر چیز، سمندر کی مچھلیاں، حشرات الارض، بحروبر کے درندے اور حیوانات علماء کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب کرتے ہیں کیونکہ علم جہالت سے بچا کر دلوں کو زندہ کرتا ہے اور اندھیرے میں آنکھوں کو روشنی عطا کرتا ہے، بڑھاپے میں جسموں میں قوت عطا کرتا ہے اور علم ایک بندے کو پسندیدہ اور نیکوں کے مقامات پر لے جاتا ہے نیز دنیا وآخرت میں انہیں بلند درجات سے سرفراز کرتا ہے، علم میں فکر ونظر کرنے والا روزہ دار کی طرح ہے اور اس کا دہرانا رات کے قیام سے افضل ہے علم سے ہی صلہ رحمی پیدا ہوتی ہے اور اسی سے ہی حرام وحلال کی پہچان حاصل ہوتی ہے، علم امام ہے اور عمل اس کے تابع ہے علم سعادت مندوں کو عطا ہوتا ہے جبکہ شقی وبدبخت اس سے محروم رہتے ہیں۔

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد سے بڑھ کر میرے نزدیک کوئی شے افضل نہیں سوائے حصول علم کے، جو شخص اپنے گھر سے علم کا محض ایک حصہ سیکھنے کے لئے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے اردگرد

Marfat.com

اپنے پروں سے گھیر ڈال دیتے ہیں اور فضا میں اڑنے والے پرندے، جنگل کے درندے، سمندر کی مچھلیاں اس کے لئے رحمت طلب کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اسے بہتر صدیقین کا اجر عطا فرماتے ہیں آگاہ رہو پس علم حاصل کرو اور علم کے ذریعے سکینہ، بُردباری اور وقار حاصل کرو اور اپنے شاگردوں کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ، علم کے ذریعے علماء کے ساتھ جھگڑا نہ کرو اور بے وقوفوں کے ساتھ علمی بحث نہ کرو، اور امراء کے ارد گرد نہ بیٹھو اور اللہ کے بندوں پر علم کے ذریعے اپنی بڑائی کا اظہار نہ کرو ورنہ تم ان جابر علماء میں شریک ہو جاؤ گے جن پر اللہ تعالیٰ نے سختی کی اور انہیں منہ کے بل دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، تم ایسا علم حاصل کرو جو عبادت الٰہی میں تمہارے لئے نقصان دہ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرو کہ وہ حصول علم میں سد سکندری نہ بنے کیونکہ عبادت بھی بغیر علم کے نفع نہیں دیتی نیز ان لوگوں کی طرح بھی نہ ہو جاؤ جو حصول علم ترک کر کے صرف عبادت میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ جب ان کے جسم نحیف و کمزور ہو گئے تب وہ تلواروں کے ساتھ لوگوں پر خروج کرنے لگے کاش کہ انہوں نے علم حاصل کیا ہوتا تو ان کا علم انہیں ایسا عمل ہرگز نہ کرنے دیتا اور علم کے بغیر عامل تو اس شخص کی طرح ہے جو راستہ سے بھٹک گیا ہو وہ جتنا آگے بڑھے گا اتنا ہی منزل سے دور ہو گا پھر اصلاح کی بہ نسبت اس کے بھٹکنے کا امکان زیادہ ہے، ان سے پوچھا گیا اے ابو سعید یہ باتیں کہاں سے حاصل کیں؟ فرمایا کہ میں حصول علم کے لئے ستر بدری صحابہ کی خدمت میں گیا ہوں اور اس علم کے حصول کے لئے میں چالیس سال تک مسلسل سفر میں رہا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں!

Marfat.com

کہ تمہارے علماء دنیا سے اٹھ رہے ہیں اور جاہل پڑھ نہیں رہے، اے لوگو! علم حاصل کرو اس سے پہلے کہ علم اٹھ جائے کیونکہ علماء کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے ساتھ علم بھی رخصت ہو جائے گا عبداللہ ابن عمرو بن عاص سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کو قبض کر کے نہیں اٹھائے گا بلکہ وہ علم سمیت علماء کو اٹھا لے گا یہاں تک کہ ایک عالم بھی باقی نہ رہے گا پھر لوگ جہلاء کو اپنا سردار بنا لیں گے اور انہیں سے مسائل پوچھیں گے تو وہ غلط مسائل بتا کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

علم کی عظمت و شان

کسی نے حضرت عبداللہ ابن مبارک علیہ الرحمۃ سے پوچھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ اگر یہ بتا دیں کہ تم آج شام کو فوت ہو جاؤ گے تو اس دن آپ کونسا کام کریں گے فرمایا اس دن بھی میں علم ہی حاصل کروں گا، حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ فقیہ تو ہمیشہ نماز میں ہی رہتا ہے عرض کیا گیا وہ کیسے؟ فرمایا جب بھی تم اس کو دیکھو گے تو اس کی زبان پر ذکر الٰہی ہوگا اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام کہہ رہا ہوگا، نیز علماء کو زمانے کا چراغ کہا گیا ہے اور ہر عالم سے اس کے زمانے کے لوگ روشنی حاصل کرتے ہیں۔

حضرت سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ میرے آقا نے مجھے تین سو درہم میں خرید کر آزاد کر دیا تو میں نے دل میں سوچا کہ اب کیا کام کروں! پھر میں نے تمام کاموں پر حصول علم کو فوقیت دی پھر تھوڑی مدت ہی گزری تھی کہ خلیفۂ وقت میری زیارت کو آیا مگر میں نے ملنے کی اجازت نہیں دی حضرت

Marfat.com

صالح مُری فرماتے ہیں میں امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے اپنی مسند پر مجھے بٹھایا، میں نے کہا کہ حضرت حسن نے سچ فرمایا ہے؟ امیر المؤمنین نے کہا کہ حضرت حسن نے کیا فرمایا تھا؟ میں نے جواب دیا انہوں نے فرمایا تھا کہ علم شریفوں کی شرافت میں اور اضافہ کر دیتا ہے اور غلام کو آزادوں کی جگہ پر کھڑا کرتا ہے ورنہ میری کیا حیثیت تھی کہ میں امیر المؤمنین کے ساتھ تخت پر بیٹھتا یہ سب علم کا کمال ہے۔

روایت میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں مگر خوف یہ ہے کہ نہ اسے سنبھال سکوں گا اور نہ اس پر عمل کر سکوں گا آپ نے فرمایا کہ علم کو اپنا تکیہ بنانے سے بہتر ہے کہ جہل کو اپنا بناؤ، پھر اس شخص نے حضرت ابوالدرداء کے پاس جا کر اپنا مدعا بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ اپنی ان حالتوں پر اٹھیں گے جن پر وہ فوت ہوئے تھے، سو عالم، عالم ہی اٹھے گا اور جاہل، جاہل ہی پھر اس نے یہی بات حضرت ابوہریرہ سے جا کر عرض کی تو فرمایا کہ کسی چیز کو حاصل کر کے اسے اتنا ضائع نہ کرو گے جتنا کہ اس کو سرے سے چھوڑ کر ضائع کرو گے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں دین میں تفقہ "سمجھ بوجھ" سے بڑھ کر اللہ کی کوئی عبادت نہیں اور ایک فقیہہ ہزار عابدوں سے بڑھ کر شیطان پہ حاوی ہے نیز ہر چیز کے لئے ایک ستون ہے اور دین کا ستون فقہ ہے۔
ایک حدیث میں مذکور ہے کہ اہل بصرہ میں اسی بات پر اختلاف ہو گیا کہ علم افضل ہے یا مال! بعض نے علم کو افضل قرار دیا اور بعض نے مال کو چنانچہ فیصلے کے لئے ایک آدمی کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا

Marfat.com

گیا، توآپ نے فرمایا کہ علم افضل ہے، قاصد نے عرض کیا اگر وہ دلیل طلب کریں
تو؟ آپ نے فرمایا ان سے کہنا

(۱) علم انبیائے کرام کی میراث ہے جب کہ مال فرعون کی۔

(۲) علم تیری حفاظت کرتا ہے جب کہ تو مال کی حفاظت کرتا ہے۔

(۳) علم اللہ تعالیٰ صرف اپنے محبوبوں کو عطا فرماتا ہے جب کہ مال دونوں کو دیتا ہے بلکہ زیادہ مال اسی کو دیتا ہے جس سے وہ پیار نہیں فرماتا کیا یہ فرمان الٰہی نہیں پڑھا، اگر یوں نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ پر ہو جائینگے تو ہم رحمٰن کے منکروں کے لئے ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی کر دیتے اور زینے بھی جن پر وہ چڑھا اترا کرتے"

(۴) علم خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا جبکہ مال خرچ کرنے سے کم ہو جاتا ہے۔

(۵) اور مالدار آدمی جب مر جاتا ہے تو اس کا ذکر بھی ختم ہو جاتا ہے جبکہ عالم کے فوت ہو جانے پر اس کا تذکرہ ہمیشہ باقی رہتا ہے۔

(۶) مال دار مر جاتا ہے اور صاحب علم ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

(۷) مالدار سے ایک ایک درہم کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے کہاں سے حاصل کیا اور کہاں پر خرچ کیا جبکہ صاحب علم کو ایک ایک بات پر جنت میں ایک ایک درجہ ملے گا۔

روایت ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ تین طرح کے ہیں ایک عالم ربانی اور دوسرا طالب علم، یہ تو دونوں راہ نجات پر ہیں باقی تمام

۱؎ وَلَوْلَآ اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّکْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ ۝

Marfat.com

لوگ پست خیال ہیں وہ ہر آواز کی اتباع کرتے ہیں اور ہر ہوا کے پیچھے اپنا رخ موڑ لیتے ہیں اور فرمایا کہ علم مال سے بہتر ہے اس لیئے کہ مال کی تو حفاظت کرتا ہے جب کہ علم تیری حفاظت کرتا ہے، علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے جبکہ مال کم ہوتا ہے، جب تک دنیا قائم ہے علماء باقی رہیں گے، اگرچہ ان کے وجود مفقود ہوں گے مگر ان کی امثال دلوں میں موجود ہوں گی۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں عالم اور طالب علم ثواب میں برابر ہیں گویا کہ بہترین لوگ تو یہی عالم اور طالب علم ہیں ان کے علاوہ کسی میں بھی بھلائی نہیں ہے۔

باب عمل علم کے مطابق ہو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ علماء اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رسولوں کے امین ہیں اس لئے انہیں چاہئے کہ وہ سلاطین کی ہم نشینی اختیار نہ کریں اور دنیا کے پیچھے نہ پڑیں، اگر وہ دنیا کے پیچھے پڑ گئے تو گویا انہوں نے رسولوں سے خیانت کی، ایسے علماء سے بچو اور ان سے ڈرو، حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کوئی شخص اس وقت تک عالم نہیں ہوتا جب تک کہ وہ متعلم نہ بنے اور اس وقت تک صحیح عالم نہیں ہوسکتا جب کہ علم کے مطابق اس کا عمل نہ ہو، ایک اور مقام پر فرماتے ہیں جو شخص نہیں جانتا اس کے لیئے ایک تباہی ہے اور جو شخص جانتا ہے اور علم کے مطابق عمل نہیں کرتا اس کیلئے سات مرتبہ ہلاکت و تباہی ہے یہی

Marfat.com

ابوالدرداء فرماتے ہیں مجھے اس بات کا خوف نہیں قیامت کے دن مجھ سے پوچھا جائے گا اے عویمر تو نے کیا علم حاصل کیا لیکن مجھے جو خطرہ ہے وہ اس سوال کے پوچھے جانے کا ہے کہ اے عویمر تو نے علم کے موافق کیا عمل کیا ہے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام فرماتے ہیں جس نے علم حاصل کر کے علم سکھایا اور اس پر عمل کیا تو وہ ملکوت سماوی میں عظیم کے نام سے پکارا جائے گا۔

روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام سے ارباب علم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو علم کے مطابق عمل کرتے ہیں پھر پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے جو ان کے سینوں سے علم کو مٹا دے گی عرض کیا وہ لالچ ہے۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام فرماتے ہیں اندھا جو چراغ اٹھائے پھرتا ہے اس سے دوسرے تو روشنی حاصل کرتے ہیں مگر اس اندھے کو کیا فائدہ؟ چھت پر چراغ رکھنے سے گھر کی تاریکی تو ختم نہیں ہو گی اور دانائی کی ایسی باتوں کا کیا فائدہ جن پر خود عمل نہیں کرتے نیز حضرت عیسٰی علیہ السلام کا ہی ارشاد ہے کہ درخت تو بہت ہیں مگر سب کے سب پھل دار نہیں ہوتے اسی طرح علماء بھی بہت ہیں مگر سب کے سب رہبر نہیں ہوتے، یوں ہی پھل تو بہت ہوتے ہیں مگر سب کے سب لذیذ نہیں ہوتے اسی طرح تمام علوم بھی فائدہ مند نہیں ہوتے۔

حضرت امام اوزاعی فرماتے ہیں ایسے لوگ جو عمل اپنے علم کے مطابق کرتے ہیں انہیں ایسے علم کی توفیق عطا کی جاتی ہے حضرت سہل بن عبداللہ فرماتے ہیں بجز علماء کے باقی سب لوگ مُردوں کی طرح ہیں اور علماء بھی سوائے ان کے جو علم کے موافق عمل کرتے ہیں باقی سب مدہوش ہیں اور عامل سوائے مخلص کے باقی سب مغرور ہیں اور مخلصین بھی خطرہ میں ہیں۔

Marfat.com

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر عالم کے پاس نہ بیٹھو البتہ ان کے پاس بیٹھو جو پانچ باتوں سے پانچ چیزوں کی طرف تمہیں بلائیں۔

(۱) شک سے یقین کی طرف

(۲) تکبر سے تواضع کی طرف

(۳) دشمنی سے دوستی کی طرف

(۴) ریاکاری سے اخلاص کی طرف

(۵) رغبت سے زہد کی طرف

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جو عالم اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا، جاہل ان سے پڑھنے میں کتراتے ہیں اس لئے کہ جو عالم اپنے علم کے موافق عمل نہیں کرتا تو اس کا علم نہ اس کے لئے سود مند ہے اور نہ دوسروں کے لئے چاہے اس نے علم کے دفاتر جمع کر رکھے ہوں، کیونکہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے اسّی صندوق علم کے بھر رکھے تھے تو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر وقت کو وحی فرمائی کہ اس سے کہو اگر تم اتنا علم مزید بھی کیوں نہ جمع کر لو پھر بھی وہ تمہیں نفع نہ دے گا جب تک کہ تم تین باتوں پر عمل نہ کرو گے

(۱) تو دنیا سے محبت نہ کر کیوں کہ یہ مؤمنوں کا گھر نہیں۔

(۲) شیطان کی دوستی چھوڑ دے کیونکہ وہ مؤمنوں کا دوست نہیں ہے۔

(۳) مؤمنوں کو تکلیف نہ پہنچا کیوں کہ یہ مؤمنوں کی شان کے لائق نہیں ہے۔

حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ جہالت لوگوں کے لئے کوئی اچھی بات نہیں ہے جو شخص علم کے مطابق عمل کرتا ہے وہی بہت بڑا عالم ہے اور جس نے علم کے مطابق عمل کو چھوڑ دیا وہ جاہل ہے اور فرمایا کہا جاتا ہے کہ

Marfat.com

جاہل کے ایسے ستر گناہ بخش دیئے جائیں گے مگر عالم کے لئے ان میں سے ایک بھی معاف نہ ہوگا، حدیث میں مذکور ہے کہ تین باتوں پہ ملائکہ بھی تعجب کرتے ہیں۔

(۱) فاسق عالم جو لوگوں کو عمل کی تلقین کرتا ہے لیکن خود عمل نہیں کرتا۔

(۲) فاجر و گناہ گار کی پکی قبر کو دیکھ کر۔

(۳) گنہگار کے جنازے پر منقش چادروں کو دیکھ کر۔

مشہور ہے کہ تین طرح کے آدمیوں کو قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت ہوگی

(۱) اس مالک و آقا کو جس کا نیک غلام ہو' ملازم تو جنت میں جائے گا مگر وہ خود جہنم میں جائے گا۔

(۲) وہ شخص جس نے مال تو جمع کیا مگر اس سے حقوق اللہ ادا کئے بغیر مر گیا پھر اس کے ورثاء نے اسے طاعت الٰہی میں خرچ کیا تو وہ قیامت میں نجات پا جائیں گے مگر جمع کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

(۳) وہ عالم سو، جو لوگوں کو اچھی باتیں بتاتا تھا اور لوگ اس پہ عمل کر کے قیامت کے دن نجات پا جائیں گے لیکن وہ عالم اپنی بد عملی کی وجہ سے دوزخ میں جائیگا۔

فقیہہ اور علم کی تعریف

مشہور ہے کہ حضرت حسن بصری سے ایک شخص نے کہا کہ فقیہہ تو اس طرح فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا کیا تو نے کبھی کوئی فقیہہ دیکھا ہے؟ فقیہہ تو وہ ہے جو دنیا میں زہد و عبادت میں لگا رہے اور آخرت میں رغبت رکھتا ہو، اپنے گناہوں پہ نظر رکھتا ہو، اپنے رب کی عبادت میں مداومت رکھتا ہو، نیز کہا گیا ہے کہ جب علماء حلال مال جمع کرنے میں مشغول ہو جائیں گے تو عوام مشتبہ مال کھانا شروع کر دیں گے اور جب علماء مشتبہ

Marfat.com

مال کھائیں گے تو عوام حرام مال کھانا شروع کر دیں گے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جب علماء حلال مال جمع کریں گے تو عوام بھی مال جمع کرنے میں ان کے نقش قدم پر چلیں گے اور اچھی طرح علم نہ رکھنے کے باعث وہ مشتبہ مال بھی جمع کرلیں گے، اور جب علماء مشتبہ مال جمع کریں گے اور حرام سے احترازکریں گے تو جاہل بھی ان کی پیروی کریں گے لیکن حرام اور مشتبہ میں امتیاز نہ کر سکنے کے باعث وہ حرام مال بھی جمع کرلیں گے اور جب علماء حرام مال جمع کریں گے تو جاہل بھی ان کی پیروی کریں گے اور وہ یہ گمان کریں گے کہ شاید حلال ہے پھر حرام کو حلال سمجھنے کی بناء پر وہ کافر ہو جائیں گے۔

کہتے ہیں کہ روز قیامت جاہل، علماء کا دامن پکڑلیں گے اور کہیں گے تم تو عالم تھے پھر تم نے ہماری رہنمائی کیوں نہ کی اور ہمیں اس عمل سے کیوں نہ روکا جس کی وجہ سے ہم آج اس مصیبت میں گرفتار ہوئے ہیں، حدیث پاک میں ہے حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ بدترین لوگ کون ہیں؟ فرمایا بگڑے ہوئے علماء اور مشہور ہے کہ عالم بگڑ جائے تو پوری دنیا بگڑ جاتی ہے روایت ہے کہ حضرت بشر بن حارث حضرات محدثین کرام سے فرماتے تھے کہ ان احادیث کی زکوٰۃ دیا کرو، محدثین کہتے ہیں کہ ہم کس طرح ان کی زکوٰۃ دیں فرمایا کہ دوسو احادیث میں سے صرف پانچ پر عمل کر لیا کرو، کسی عقلمند نے کہا تھا کہ ہمارے زمانے میں علم حاصل کرنا تہمت ہے اور سننا موانست ہے، بولنا خواہش ہے اور عمل کرنا میلان نفس ہے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص چار چیزوں کے لئے علم حاصل کرتا ہے وہ جہنم میں جائے گا۔

(۱) اہل علم سے مباحثہ و مناظرہ کرنے کے لئے علم حاصل کرنا۔

(۲) نادانوں سے علم کے ذریعے مباحثہ کرنے کے لئے حصول علم۔

Marfat.com

(۳) لوگوں میں مقبول ہونے کے لئے۔

(۴) دولت مندوں سے حصولِ مال اور جاہ و منزلت کے لئے علم حاصل کرنا۔

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں علم کا اول درجہ خاموشی ہے دوسرا درجہ غور سے سننا ہے تیسرا درجہ علم کو محفوظ کرنا ہے چوتھا درجہ علم پر عمل کرنا ہے پانچواں درجہ اسے پھیلانا ہے۔

حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں عالم ہو یا طالب علم یا پھر سننے والے بنو اس کے علاوہ چوتھے نہ بنو یعنی جو نہ عالم ہے نہ متعلم ہے اور نہ سامع ہے وہ ہلاک ہوا کہتے ہیں علماء کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) عالم باللہ اور عالم بامر اللہ۔

(۲) عالم باللہ تو ہیں لیکن عالم بامر اللہ نہیں۔

(۳) عالم بامر اللہ تو ہیں لیکن عالم باللہ نہیں۔

واضح ہو کہ عالم باللہ اور عالم بامر اللہ وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہو اور اس کے حدود و فرائض کو جانتا ہو، اور وہ عالم باللہ جو عالم بامر اللہ نہیں وہ ہے جو اللہ سے تو ڈرتا ہے لیکن حدود و فرائض کا علم نہیں رکھتا، اور وہ عالم جو بامر اللہ تو ہے مگر عالم باللہ نہیں وہ ہے جو حدود و فرائض کا علم تو رکھتا ہے لیکن اللہ سے نہیں ڈرتا۔

حضرت محمد بن جناح سے مروی ہے حضرت ابو حفص فرماتے ہیں درج ذیل دس باتیں عالم میں زیادہ ہونی چاہئیں، خلوص کے ساتھ خشیت الٰہی سے، ہمدردی و شفقت، بردباری، تحمل، صبر، حلم، عاجزی، لوگوں کے اموال سے بے نیازی، ہمیشہ مطالعۂ کتب، دروازے پر پہریدار نہ رکھنا، امیر و غریب کے لئے دروازہ کھلا رکھنا ہم نے سنا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام سخت پہرہ رکھنے کی وجہ سے

Marfat.com

آزمائش میں ڈالے گئے تھے، حضرت ابو حفص فرماتے ہیں دس طرح کے لوگوں میں دس چیزوں کو قبیح جانا گیا ہے۔

(۱) بادشاہ میں سختی کو (۲) مالدار میں بخل کو

(۳) علماء میں لالچ کو (۴) فقراء میں حرص کو

(۵) شرفاء میں حیا کی کمی کو (۶) بوڑھوں میں جوانی والے کاموں کو

(۷) مردوں کو عورتوں کی مشابہت کرنیکو (۸) عورتوں کو مردوں کی مشابہت کرنے کو

(۹) اہل دنیا کے دروازوں پہ زاہدوں کے آنے کو۔

(۱۰) جہالت میں عبادت کو۔

ایک دانا نے کہا ہے کہ حکماء کی باتیں بیوقوفوں کے لئے کھیل ہیں اور بیوقوفوں کی باتیں داناؤں کے لئے باعث عبرت ہیں حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ اس کا مطلب یہ بیان فرماتے ہیں کہ بیوقوف لوگ داناؤں کی باتیں سن کر ان کا ٹھٹھا اڑاتے ہیں کیونکہ داناؤں کی باتیں ان کے لئے محض مزاحیہ کلام ہوتا ہے جبکہ دانا ان بیوقوفوں کا کلام سن کر اس کی قباحت کو دیکھتے ہیں پھر وہ عبرت حاصل کرتے ہوئے ایسی باتوں سے بچتے ہیں، کہتے ہیں کہ بیوقوفوں کا کام تو صرف بات کو سننا ہے جبکہ علماء کا کام اس بات کو آگے روایت کرنا ہے اور زاہدوں کا کام اس پر غور کر کے اس پہ عمل کرنا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

Marfat.com

باب
علمی مجالس کی فضیلت میں

ابو واقد لیثی سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام ہمارے درمیان جلوہ افروز تھے اور لوگ ادگرد بیٹھے تھے کہ تین آدمی حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے حلقہ میں ہی خالی جگہ دیکھی اور وہیں بیٹھ گیا، دوسرا حلقے کے پیچھے بیٹھ گیا جبکہ تیسرا واپس چلا گیا، حضور علیہ السلام گفتگو کر کے فارغ ہوئے تو پھر ان تینوں نو واردوں کے متعلق فرمایا کہ پہلا شخص جو تھا اس نے اللہ کے لئے جگہ حاصل کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو جگہ دے دی، دوسرے شخص نے اللہ سے حیا کرتے ہوئے لوگوں کو ادھر ادھر ہونے کی تکلیف نہ دی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے ویسا ہی معاملہ فرمایا تیسرا منہ پھیر کر چلا گیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

شہر بن حوشب سے مروی ہے حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جب تم کچھ لوگوں کو ذکر الٰہی میں مشغول دیکھو تو ان کے ساتھ بیٹھ جایا کرو کیونکہ اگر تم عالم ہو گے تو تمہارا علم تمہارے لئے نفع مند ہو گا اگر جاہل ہو گے تو وہ تمہیں بتا دیں گے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے صدقے ان پہ کرم فرمائیں تو وہ تجھے بھی حاصل ہو جائے گا اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو اللہ کا ذکر نہیں کر رہے تو تم ان کے ساتھ نہ بیٹھنا اگر تم عالم ہو گے تو وہاں تمہارا علم تمہیں کچھ نفع نہ دے گا اگر جاہل ہو گے تو پھر سرکشی میں بڑھ جاؤ گے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پہ سختی بھیجیں تو وہ تجھے بھی پہنچے گی۔

Marfat.com

حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں گھومتے رہتے ہیں جب کہیں لوگوں کو ذکر الٰہی میں مشغول پاتے ہیں تو اپنے ساتھیوں کو پکار کر کہتے ہیں آجاؤ تمہاری خواہش کا سامان یہاں موجود ہے تو وہ آکر ذاکرین کے گرد گھیرا ڈال دیتے ہیں، پھر جب وہ آسمان کی طرف جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس چیز پر مشغول چھوڑ کر آئے ہو؟ جب کہ اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے،" تو وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم انہیں تیری حمد، تیری تسبیح اور تیرے ذکر میں مشغول چھوڑ کر آئے ہیں، اللہ تعالیٰ پوچھے گا وہ لوگ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیں گے کہ وہ جنت کے طالب ہیں، پھر اللہ تعالےٰ فرمائے گا کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کریں گے نہیں، تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو پھر ان کی کیفیت کیا ہوگی فرشتے عرض کریں گے کہ ان کی طلب اور حرص میں اور زیادتی ہو جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ لوگ کس بات سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیں گے وہ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کریں گے نہیں تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر وہ جہنم کو دیکھ لیں تو پھر ان کی کیفیت کیا ہوگی؟ فرشتے کہیں گے اگر وہ جہنم دیکھ لیں تو پھر وہ اس سے اور زیادہ دور بھاگیں گے اور ڈریں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے فرشتو تم گواہ رہو کہ میں نے ان سب کو بخش دیا ہے۔ فرشتے عرض کریں گے کہ ان میں فلاں شخص تو گنہگار تھا اور وہ ان کے پاس اپنی ضرورت کے تحت آیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان لوگوں کا شریک محفل کوئی بھی اب بدبخت نہیں رہے گا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں نیک لوگوں کی محفل میں بیٹھنے والے کی

Marfat.com

مثال اس عطار جیسی ہے جو عطر تو نہیں دیتا مگر اس سے خوشبو پہنچ ہی جاتی ہے اور برے لوگوں کے ہم نشینوں کی مثال اس بھٹی جیسی ہے جو اگرچہ تیرے کپڑے نہیں جلاتی مگر اس کا دھواں تو ضرور ہی پہنچتا ہے، کعب احبار فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دو کلمے لکھ کر، مخلوق کی تخلیق سے پہلے، عرش کے نیچے رکھ دیئے ان کا علم فرشتوں کو بھی نہیں تھا جبکہ میں ان کلمات کو جانتا ہوں، عرض کیا گیا اے ابواسحاق وہ کلمے کون سے ہیں؟ فرمایا ان میں سے ایک میں لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص تمام اعمال نیک لوگوں والے کرے مگر اس کا اٹھنا بیٹھنا بُرے لوگوں میں ہو تو میں اس کی تمام نیکیوں کو گناہ شمار کروں گا اور قیامت کے دن اس کا حشر گنہگاروں کے ساتھ ہوگا، دوسرے کلمے میں لکھا تھا اگر کوئی شخص اعمال تو بُرے لوگوں والے کرے مگر اس کی نشست و برخواست نیک لوگوں کے ساتھ ہو اور وہ ان سے محبت کرتا ہو تو میں اس کے تمام گناہوں کو نیکیوں میں بدل دوں گا اور قیامت میں اسے نیکوں کے ساتھ اٹھاؤں گا۔

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جو شخص عالم کی مجلس میں جاکر تو بیٹھا لیکن علمی بات یاد کرنے کی طاقت نہ رکھتا تھا تو اسے سات کرامتیں "درجے" عطا ہوں گے۔

(۱) اسے طالب علموں والی فضیلت ملے گی۔
(۲) جب تک وہ عالم کے پاس بیٹھے گا گناہوں سے محفوظ رہے گا۔
(۳) جیسے ہی وہ اپنے گھر سے نکلے گا اس پر نزول رحمت ہوگا۔
(۴) عالم پر نازل ہونے والی رحمت سے اسے بھی حصہ مل جائے گا۔
(۵) جب تک وہ سنتا رہے گا وہ اس کی نیکی شمار ہوگی۔
(۶) فرشتے حاضرین محفل کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور یہ بھی

Marfat.com

ان میں شامل ہوتا ہے۔

(۷) اس کا ہر قدم اٹھانا اور رکھنا اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، بلندیٔ درجات کا سبب بن جاتا ہے اور اس کی نیکیوں میں زیادتی کا ذریعہ بن جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ مزید چھ کرامات سے نوازتا ہے۔

(۱) مجلس علماء میں حاضری کو وہ پسند کرتا ہے۔

(۲) اس کی پیروی کرنے والوں کو جتنا ثواب ملے گا اسے بھی اتنا ہی ثواب ملیگا۔

(۳) اگر ایک بھی اہل مجلس بخشا گیا تو وہ دوسروں کی سفارش کرے گا۔

(۴) فاسقوں کی محفل سے اس کا دل اُچاٹ ہو جائے گا۔

(۵) وہ طالب علموں اور نیکوں کی راہ پر چل پڑے گا۔

(۶) وہ امر الٰہی کو قائم کرنے والا ہو گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "ہو جاؤ تم اللہ والے اس وجہ سے کہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو" یہاں ربانیین سے مراد علماء و فقہاء ہیں بہر حال یہ تمام اعزاز و اکرام تو اس شخص کے لئے ہیں جو صرف مجلس میں بیٹھا ہے مگر یاد کچھ نہیں کر سکا اور وہ لوگ جو یاد بھی کر لیتے ہیں ان کے لئے اعزاز و اکرام کی تو کوئی حد نہیں

علم اور ذکر کی مجلس کا اکرام

کسی دانا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک جنت بھی ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ من پسند زندگی گزارے گا، پوچھا گیا وہ جنت کیا ہے؟ فرمایا علم و ذکر کی مجلس ایک حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی مؤمن کا نیک

۱؎ كُونُوا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ

Marfat.com

محفل میں بیٹھنا اس کی بیس لاکھ بری مجلسوں کا کفارہ بن جاتا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص تہامہ پہاڑ برابر گناہ لے کر گھر سے نکلتا ہے پھر جب ایک بات علم کی سن کر اللہ تعالے سے ڈرتا ہے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو وہ جب گھر لوٹ کر آتا ہے تو اس پر ایک گناہ بھی نہیں ہوتا اس لئے علماء کی ہم نشینی نہ چھوڑ دنیز اللہ تعالے نے روئے زمین پر کوئی قطعہ نہیں بنایا جو مجالس علماء سے بڑھ کر مکرم و محترم ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ حضور علیہ السلام نے اس سے پوچھا تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے! اس نے عرض کیا کہ نماز روزے کے علاوہ کچھ زیادہ تیاری نہیں کی البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت ضرور کرتا ہوں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا حشر اس کے محبوبوں کے ساتھ ہوگا اور تو بھی انہی کے ساتھ ہوگا جن سے محبت کرتا ہے، حضرت انس فرماتے ہیں اس بات پر مسلمانوں کو میں نے اس سے پہلے زیادہ خوش نہیں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری تین باتیں تو حق ہیں..

(۱) جس بندے کی اللہ تعالیٰ دنیا میں مدد فرماتے ہیں قیامت کے دن اسے کسی دوسرے کی مدد کا محتاج نہیں فرمائیں گے۔

(۲) جس کو اسلام میں سے کچھ ملا ہے وہ اس کی طرح نہیں جسے کچھ نہیں ملا۔

(۳) آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا تھا نیز چوتھی بات ایسی ہے اگر میں اس پر قسم بھی کھالوں تو بری ہو جاؤں گا وہ یہ کہ جس بندے کی اللہ تعالیٰ دنیا میں پردہ داری فرماتے ہیں آخرت میں بھی اس پردہ داری

Marfat.com

فرمائیں گے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ بازار میں جاکر لوگوں سے فرمانے لگے کہ تم یہاں ہو اور میراث محمدی مسجد میں تقسیم ہو رہی ہے لوگ بازار کو چھوڑ کر مسجد میں گئے پھر واپس آکر حضرت ابوہریرہ سے کہنے لگے وہاں تو ہم نے میراث کی تقسیم نہیں دیکھی؟ آپ نے اُن سے پوچھا کہ وہاں تم نے کیا دیکھا؟ لوگوں نے کہا وہاں ہم نے لوگوں کو ذکر الٰہی میں مشغول دیکھا اور کچھ قرآن مجید پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا وہی تو میراث محمدی ہے۔

حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں کہ اگر میں کچھ لوگوں سے علی الصبح ملاقات کروں اور وہ احکامات الٰہی مجھ سے پوچھیں اور ایسے ہی کچھ باتیں میں ان سے پوچھوں تو یہ عمل میرے نزدیک مجاہدین کو سو گھوڑے دینے سے زیادہ پسندیدہ ہے، حضور علیہ السلام کی حدیث ہے کہ جب کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ تعالےٰ کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی پکار کر کہتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ کیونکہ میں نے تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا ہے اور تم سب کو بخش دیا ہے اور اہل زمین کے چند افراد جب بھی ذکر الٰہی کے لئے بیٹھتے ہیں تو فرشتوں کا ایک گروہ بھی آکر ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔

محفلوں کے نتائج

حضرت شفیق زاہد فرماتے ہیں جو لوگ میری مجلس سے اٹھتے ہیں وہ تین طرح کے ہیں۔

(۱) محض کافر (۲) محض منافق (۳) محض مومن، پھر فرمایا کہ میں قرآن مجید کی تفسیر اقوال الٰہی اور اقوال رسول سے کرتا ہوں پس

Marfat.com

جو شخص میری تصدیق نہیں کرتا وہ کافر محض ہے، اور جو شخص اپنے دل میں تنگی محسوس کرتا ہے وہ منافق محض ہے اور جو اپنے فعل پر نادم ہوتا ہے اور یہ نیت کر لیتا ہے کہ آئندہ ایسا جرم نہیں کروں گا وہ مؤمن محض ہے،،

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جو شخص آٹھ قسم کے لوگوں کے پاس بیٹھتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ آٹھ چیزیں اور زیادہ فرما دیتے ہیں۔

(۱) مالداروں کے پاس بیٹھنے والے کے دل میں اللہ تعالیٰ دنیا کی محبت و رغبت میں اضافہ فرما دیتے ہیں۔

(۲) فقیروں کے ہم نشینوں میں اللہ تعالیٰ شکر اور اپنی تقسیم پر رضا مندی میں اضافہ فرما دیتے ہیں۔

(۳) بادشاہوں کے ہم نشینوں میں تکبر اور قساوت قلبی کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

(۴) عورتوں کی محفل میں بیٹھنے والوں میں جہالت، شہوت اور ان کی عقل کی طرف میلان میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

(۵) لڑکوں کی محفل میں بیٹھنے سے غفلت اور مزاح میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۶) فاسقوں کے پاس بیٹھنے سے گناہوں میں دلیری اور توبہ میں سستی زیادہ ہوتی ہے۔

(۷) نیکوں کے ہم نشینوں میں اللہ تعالیٰ طاعت میں رغبت اور گناہوں سے اجتناب میں اضافہ فرماتے ہیں۔

(۸) علماء کے ہم نشینوں میں اللہ تعالیٰ علم و تقویٰ کا اضافہ فرماتے ہیں۔

روایت ہے کہ ذکر کی مجلس میں سونا فجر کی نماز کے بعد اور عشاء کی نماز سے پہلے سونا اور فرض نماز میں سونا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے نیز جنازہ کے پیچھے، ذکر کی محفل میں اور قبرستان میں ہنسنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو

Marfat.com

دعوت دینا ہے حضرت ابو یحییٰ وراق فرماتے ہیں تکبیر اولیٰ کا نکل جانا مصیبت ہے اسی طرح مجلس ذکر کا فوت ہونا، دشمن کا مقابلہ نہ کرنا اور عرفات میں نہ ٹھہرنا یہ سب مصیبتیں ہیں، کہتے ہیں کہ علماء کی مجلس دین کی اصلاح اور بدن کی زینت ہے جب کہ فاسقوں کی مجلس دین کا فساد اور بدن کے لئے عار ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے، کعبہ کو دیکھنا اور قرآن کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ عالم کی مجلس میں سوائے عالم کے چہرے کو دیکھنے کے اور فائدہ نہ بھی ہو تب بھی عقل مند پر واجب ہے کہ وہ اس میں رغبت کرے کیونکہ حضور علیہ السلام نے عالم کو اپنا قائم مقام فرمایا ہے پھر فرمایا جس نے عالم کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی جس نے عالم سے ہاتھ ملایا گویا اس نے مجھ سے ہاتھ ملایا جو شخص عالم کے پاس بیٹھا وہ میرے پاس بیٹھا جو شخص دنیا میں میرے پاس بیٹھا قیامت کے دن بھی اللہ تعالیٰ اسے میرے ساتھ بٹھائیں گے، حضرت حسن بصری فرماتے ہیں علماء کی مثال ستاروں جیسی ہے جب وہ روشن رہتے ہیں تو لوگ ان سے راہ پاتے ہیں اور جب بے نور ہو جاتے ہیں تو لوگ حیران رہ جاتے ہیں، عالم کی موت سے اسلام میں رخنہ پڑ جاتا ہے اس رخنے کو رہتی دنیا تک کسی شے سے پُر نہیں کیا جا سکتا۔

Marfat.com

باب
شکر کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کھانا کھائے اور پانی پیئے پھر وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوتے ہیں حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سنا کہ جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو جمع فرمائیں گے تو پھر ایک منادی زور سے پکارے گا جسے تمام مخلوقات سن لے گی کہ عنقریب آج تمام مجمع جان لے گا کہ صاحب عزت و تکریم کون لوگ ہیں، اور وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو بستر سے ناآشنا رہے پھر شب بیدار اٹھیں گے لیکن وہ بہت تھوڑے ہوں گے منادی پھر پکارے گا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کو تجارت اور خرید و فروخت ذکر الٰہی سے غافل نہیں کر سکی پھر وہ کھڑے ہوں گے، منادی پھر پکارے گا کہ خوشحالی اور تنگ دستی میں اللہ کا شکر ادا کرنے والے کھڑے ہو جائیں پھر بھی چند لوگ کھڑے ہوں گے، پھر تمام لوگوں کا حساب کتاب ہوگا۔

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ سے مروی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یارب آدم علیہ السلام کس طرح تیری نعمتوں کا شکر بجالاتے کہ تو نے اسے اپنے ہاتھ سے تخلیق فرمایا، اور اس میں اپنی روح پھونکی، اسے اپنی جنت میں سکونت عطا کی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو سجدہ کریں اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

فرمایا اے موسیٰ، آدم نے میری نعمتوں کو جان کر میری حمد و ثنا کی پس یہی میرے انعامات کا شکر ہے، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جس کو چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔

(۱) ذکر کرنے والی زبان (۲) شکر کرنے والا دل

(۳) صبر کرنے والا بدن (۴) اور مؤمن و نیک بیوی۔

اور کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک مشہور دعا یہ تھی، اے اللہ میں تجھ سے چار باتوں کا سوال کرتا ہوں اور چار باتوں سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ میں تجھ سے ذکر کرنے والی زبان مانگتا ہوں اور شکر کرنے والا دل اور صبر کرنے والا بدن مانگتا ہوں اور دنیا و آخرت میں مددگار بننے والی بیوی مانگتا ہوں! اور جن سے پناہ چاہتا ہوں ان میں سے ایک تو ایسی اولاد سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھ پر حکومت کرے اور ایسی بیوی سے پناہ مانگتا ہوں جو وقت سے پہلے مجھے بوڑھا کر دے اور ایسے مال سے پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے مصیبت کا باعث بنے اور ایسے پڑوسی سے پناہ مانگتا ہوں جو میری اچھائیوں کو دیکھ کر چھپائے اور برائیوں کو اچھالے۔

روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما نے بیٹھنے والوں سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک عافیت کی تعریف کیا ہے؟ تو ہر ایک نے اپنی صوابدید کے مطابق جواب دیا پھر حضرت معاویہ نے فرمایا کہ چار چیزیں آدمی کے لئے عافیت ہیں۔

(۱) سر چھپانے کے لئے گھر (۲) کفایت کرنے والی معیشت۔

(۳) اسے خوش رکھنے والی بیوی۔

(۴) وہ شخص جسے سلطان نہ جانتا ہے اور نہ اذیت دیتا ہے،

Marfat.com

حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں دو نعمتیں ایسی عطا کی ہیں ان پہ جتنا شکر کرو کم ہے۔

(۱) تم بادشاہ کے دروازے پہ جانے سے بچ گئے۔

(۲) اور طبیب کے دروازے پہ جانے سے بچ گئے۔

حضرت عبداللہ مزنی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو شخص مسلمان ہے اور اس کا بدن عافیت میں ہے تو یاد رکھو کہ دنیا و آخرت کی نعمتوں کی سردار نعمتیں اس کے پاس ہیں اس لئے دنیاوی نعمتوں کی سردار نعمت عافیت ہے اور اخروی نعمتوں کی سردار نعمت اسلام ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے دو نعمتیں ایسی ہیں جن کو لوگ "ضائع کر کے" نقصان اٹھاتے ہیں ایک صحت اور دوسری فراغت۔ ایک تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بکثرت حاصل ہوتی ہوں اسے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد ادا کرنا چاہیئے اور جس شخص پہ غموں کی بھرمار ہو اسے چاہیئے کہ وہ کثرت سے استغفار کرے اور جس پہ غربت حملہ آور ہو تو اسے کثرت سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھنا چاہیئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر کھانے میں چار چیزیں ہوں تو اس کی شان و لذت میں کمال آجاتا ہے۔

(۱) کھانا حلال ہو (۲) بسم اللہ پڑھ کر کھایا جائے

(۳) کئی ساتھی مل کر اکٹھے کھائیں (۴) کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کیا جائے۔

حضرت حسن سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو چھوٹی یا بڑی نعمت سے نوازتے ہیں اور بندہ اس نعمت پر شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلی سے بھی افضل نعمت عطا فرماتا ہے حضور اکرم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے مومن کے امر میں تعجب ہوتا ہے کیونکہ اس کا ہر امر خیر پر ہوتا ہے جیسے ہی اسے نعمت ملتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے تو اسکے لئے بھلائی ہے اور اگر اسے کوئی برائی پہنچتی ہے تو صبر کر کے بھی بھلائی کما لیتا ہے روایت ہے کسی نے آیت ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ کے بارے میں حضرت مکحول سے معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ٹھنڈا پانی، مکانوں کا سایہ پیٹ بھر کر کھانا، لوگوں سے اعتدال سے پیش آنا اور نیند کی لذت یہ سب نعمتیں ہیں جن کے متعلق پوچھا جائے گا۔

روایت ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کی طرف تشریف لے گئے اس حال میں کہ اونی لباس زیب تن کئے ہوئے سر کے بال اور مونچھیں صاف کئے ہوئے، بھوک سے رنگ بدلا ہوا، پیاس سے ہونٹ خشک ہیں اور بازوؤں کے بال بڑھے ہوئے تھے پھر فرمایا السلام علیکم میں ہی وہ شخص ہوں کہ اللہ کے حکم سے جس نے دنیا کو کوئی حیثیت نہیں دی یہ میرے لئے تکبر و فخر کی بات نہیں ہے۔ اے بنی اسرائیل تم دنیا کو بے وقعت سمجھو تو یہ بے وقعت ہو کر تمہارے پاس آئے گی اور تم دنیا کو کوئی اہمیت نہ دو اس طرح تمہاری آخرت قابل اکرام بن جائے گی اور آخرت کو بے وقعت نہ کرو ورنہ دنیا تم پر قابل احترام ہو جائے گی جبکہ دنیا تعظیم و تکریم کے لائق ہی نہیں ہے یہ تو روزانہ تمہیں فتنے کی طرف دعوت دیتی ہے پھر فرمایا کہ اگر تم میرے ہم نشیں اور اصحاب ہو تو پھر دنیا کے لئے دشمنی اور بغض اپنے دلوں میں پیدا کرو اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو پھر تم نہ میرے صحابی ہو اور نہ بھائی! اے بنی اسرائیل مسجدوں کو اپنا گھر بنا لو اور قبروں کو اپنی منزل بنا لو اور دنیا میں مہمانوں کی طرح رہو کیا تم نے فضا میں پرندوں کو دیکھا ہے؟ وہ نہ تو کھیتی باڑی کرتے

Marfat.com

ہیں لیکن اللہ تعالیٰ وہیں فضاؤں میں ان کو رزق عطا فرماتا ہے اسے بنی اسرائیل جو کی روٹی کھاؤ اور سبزیاں کھاؤ پھر بھی ان چیزوں کا شکر ادا نہیں کر سکتے پھر بڑی نعمتوں کا شکر کس طرح ادا کرو گے۔

شکر کرنا انبیاء کی عبادت ہے

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں سب سے پہلے جنت میں وہ شخص داخل ہوگا جو خوشحالی اور تنگی میں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرنا اولین و آخرین کی عبادت ہے نیز ملائکہ، انبیاء و مرسلین، اہل زمین اور اہل جنت کی عبادت ہے، انبیائے کرام کی عبادت یوں ہے کہ جب حضرت آدم کو چھینک آئی تو انہوں نے کہا الحمد للہ، نیز جب اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو مع ان کے ماننے والوں کے نجات بخشی اور باقی قوم کو غرق کر دیا تو حضرت نوح کو فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کریں قرآن مجید میں ہے "پھر جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی میں بیٹھ جائیں تو پھر کہنا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات بخشی"[1] اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل و اسحاق عطا کئے بیشک میرا رب دعا کا سننے والا ہے"[2] حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام فرماتے ہیں۔ تمام تعریفیں[3] اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے بے شمار مؤمن بندوں پر ہمیں

---

[1] فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۔

[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ۔

[3] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ۔

Marfat.com

فیصلت بخشی"، اور ان چھ مقامات پر اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد بجالائیں گے ایک جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہو اے مجرمو[1] آج تم الگ ہو جاؤ"، تو ان کے الگ ہونے پر نیک لوگ کہیں گے "تمام تعریفیں[2] اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات بخشی"، دوسرے پل صراط سے گزر کر کہیں گے "تمام[3] تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے رنج و غم کو ہم سے دور فرمایا بے شک ہمارا رب غفور اور لائق شکر ہے"، تیسرے آب حیات سے غسل کے بعد جنت کو دیکھ کر کہیں گے "تمام[4] تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس مقام تک پہنچایا ورنہ ہم تو نہ پہنچ سکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی نہ فرماتا"، چوتھے جنت میں داخل ہو کر کہیں گے "تمام[5] تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہمیں سرزمین جنت کا وارث بنایا"، پانچویں اپنے اپنے مقامات پر پہنچ کر کہیں گے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے رنج و الم کو دور کر دیا۔ بلاشبہ ہمارا رب بڑا ہی بخشنے والا اور قدردان ہے جس نے اپنے فضل و کرم سے بہترین ٹھکانے میں پہنچایا، اور چھٹے جب کھانا کھا کر فارغ ہوں گے تو کہیں گے "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام عالمین کا رب ہے"۔

ایک دانا کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ چار چیزوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا

---

[1] وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ

[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

[3] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

[4] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ

[5] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ۔

Marfat.com

ادا کرنے میں مشغول رہتا ہوں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے ہزاروں اصناف کی مخلوق پیدا فرمائی ہے اور میں نے تمام مخلوق میں مکرم نبی آدم کو دیکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اولاد آدم میں بنایا۔

(۲) مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی اور پھر مجھے مردوں میں سے بنایا۔

(۳) میں نے تمام ادیان پر دین اسلام کو افضل دیکھا ہے اور اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے اور پھر مجھے مسلمان بنایا۔

(۴) میں نے دیکھا ہے کہ امت محمدیہ کو باقی تمام امتوں پر فضیلت حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی امت میں بنایا۔

مخلوق کی اقسام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرماتے وقت چار قسموں پر تخلیق فرمایا یعنی فرشتے، جنّات، انسان اور شیاطین! پھر ان کو دس حصوں میں تقسیم فرمایا، نو حصے فرشتوں کے اور ایک حصہ جن، انسان اور شیاطین کا رکھا! اور بعض کہتے ہیں کہ مخلوق کے دس حصے کئے، جن میں جنات اور شیاطین کے نو حصے اور انسانوں کا ایک حصہ رکھا پھر انسانوں کو ایک سو پچیس (۱۲۵) اصناف میں تقسیم فرمایا ان میں سے ایک سو قسمیں تو یاجوج، ماجوج، ساتوج اور ماتوق وغیرہ کی ہیں یہ تمام کافر اور جہنمی ہیں۔ اور بقایا پچیس (۲۵) اصناف میں سے بارہ یعنی روم، خزر، سقلاب اور اس طرح کے دوسرے قبائل چھ مغرب میں جیسے زط، حبش، زنج اور اس طرح کے دوسرے قبائل اور چھ مشرق میں جیسے ترک، خاقان، غز، تغز، خلیج، کیماک اور ریک وغیرہ یہ بھی سب کے سب دوزخی ہیں سوائے ان کے جو اسلام لے آئے، ایک سو پچیس (۱۲۵) میں سے

Marfat.com

صرف ایک صنف مسلمانوں کی جہنم سے بچی ہوئی ہے پس ہر مومن پر واجب ہے کہ وہ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجا لائے اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے تمام مخلوق میں سے چن کر مومنین کی قسم میں سے بنایا ہے پھر مسلمانوں کی اسی ایک صنف کو تہتر شاخوں میں بانٹ دیا ان میں سے بہتر تو اپنی اپنی خواہشات میں اسیر ہو کر گمراہ ہو گئے اور صرف ایک شاخ سنت رسول کے راستے پہ گامزن رہی۔

مشہور ہے کہ شکر دو طرح کا ہے ایک شکر خاص زبان سے اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کرنا یہ شکر عام ہے جبکہ زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا اس کا شکر کرنا، دل کی معرفت، اعضا سے عبادت کرنا نیز زبان اور دیگر ارکان کو حرام امور سے بچانا یہ شکر خاص ہے حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ شکر دراصل عمل ہے "اے آل داؤد شکر میں تم نیک عمل کرو"۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں درج ذیل دو خصلتوں والا اللہ تعالیٰ کے ہاں صابر و شاکر لکھا جاتا ہے۔

(۱) دینی امور میں وہ اپنے سے اوپر درجے کے لوگوں کو دیکھے اور ان کے نقش قدم پہ چلے۔

(۲) دنیاوی امور میں اپنے سے کم درجہ لوگوں کو دیکھے اور اللہ کا شکر ادا کرے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں تین چیزوں میں شکر مکمل ہوتا ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ جب کوئی نعمت تجھے عطا فرمائے تو عطا کرنے والی ذات کو مدنظر رکھ کر اس کی شان کے مطابق حمد و ثنا اور شکر بجا لا۔

(۲) جو کچھ تجھے عطا ہوا اسی پہ راضی ہو جا۔

(۳) اس نعمت سے جب تک نفع حاصل ہو رہا ہے اور اس کی قوت تیرے جسم میں

اعملوا آل داؤد شکرا۔

Marfat.com

موجود ہے تو اس کی نافرمانی نہ کر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ چُنے ہوئے بندے ایسے ہیں کہ وہ نیکی کر کے خوش ہوتے ہیں اور اگر گناہ کر بیٹھیں تو توبہ کرتے ہیں اور انہیں جب کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ شکر ادا کرتے ہیں اور جب وہ کسی آزمائش میں ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں۔

حضرت محمد بن کعب قرظی سے مروی ہے کہ حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام جیسے ہی سواری پہ بیٹھے تو آپ کی قوم کے کچھ لوگوں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے جو نعمت عطا کی ہے (کائنات کی بادشاہت) یہ آپ سے پہلے کسی کو نہیں ملی، حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص میں یہ چار خصائل موجود ہیں گویا اسے آل داؤد کو عطا کی گئی نعمت سے بھی اچھی نعمت ملی ہے، وہ چار خصائل یہ ہیں۔

(۱) خلوت و جلوت میں خشیتِ الٰہی۔

(۲) امیری و فقیری میں اعتدال پسندی۔

(۳) سختی اور رضا میں عدل و انصاف قائم رکھنا۔

(۴) فراخی و تنگی میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا۔

کسی نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اچھے لوگ کون ہیں؟ فرمایا خاک شدہ وہ جسم جو عذاب سے محفوظ ثواب کے انتظار میں ہے۔

Marfat.com

باب
رزق حلال کی فضیلت میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص دست سوال دراز کرنے سے بچنے کے لئے اور اہل وعیال کی کفالت نیز پڑوسیوں سے حسن سلوک کیلئے حلال رزق حاصل کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے یوں اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا اور جو شخص خزانہ بنانے اور دوسروں پہ فوقیت جتانے کی غرض سے حلال رزق کماتا ہے قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے یوں ملیگا کہ وہ اس پہ ناراض ہوں گے، روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام بھیس بدل کر گھر سے نکلتے اور اپنی مملکت کے ہر ملنے والے سے اپنے متعلق سوال کرتے، ایک دن انہیں انسانی شکل میں حضرت جبرئیل علیہ السلام ملے تو آپ نے حسب روایت اس سے پوچھا کہ داؤد کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ جبریل نے کہا داؤد اچھے آدمی ہیں مگر ان کی ایک بات ہے؟ پوچھا وہ کون سی؟ جبریل نے کہا کہ وہ مسلمانوں کے بیت المال سے کھاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ شخص وہ ہے جو اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھاتا ہے، یہ سنتے ہی حضرت داؤد علیہ السلام روتے ہوئے محراب میں آئے اور گڑگڑا کہ عرض کی اے رب مجھے کوئی ہنر تعلیم فرما تاکہ میں اپنے ہاتھ سے کماؤں اور مسلمانوں کے مال سے بے پرواہ ہو جاؤں پس اللہ تعالیٰ نے انہیں زرہ بنانے کا ہنر تعلیم فرمایا اور لوہے کو ان کے ہاتھ پر گوندھے ہوئے آٹے کی طرح نرم فرما دیا، چنانچہ جب آپ

Marfat.com

لوگوں کے فیصلوں اور اپنے گھر والوں کی ضروریات سے فارغ ہوتے تو زرہیں بنا کر بیچتے اور اسی سے اپنے گھر کا خرچ چلاتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور ہم نے لوہے کو ان کے لئے نرم فرما دیا اور ہم نے ان کو تمہارے لئے لباس بنانا سکھا دیا جو تمہیں لڑائی کے نقصان سے بچائے۔"

حضرت ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ عافیت کی دس اقسام ہیں جن میں سے نو حصے تو خاموشی میں ہیں اور ایک عزلت نشینی میں ہے اسی طرح عبادت کے بھی دس حصے ہیں جن میں سے نو حصے حلال کی کمائی میں ہیں اور ایک حصہ عبادت میں ہے، حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے جو شخص اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر تنگدستی کا دروازہ کھول دیتے ہیں جو عافیت چاہتا ہے اسے عافیت دی جاتی ہے جو استغنیٰ چاہتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسے مستغنی فرما دیتے ہیں تم میں سے کوئی شخص جنگل میں جائے اور رسی میں لکڑیاں باندھ کر بازار میں لے جائے اور انہیں کھجور کے ایک پیالے کے عوض دے یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے اور لوگ دیں یا نہ دیں۔

حدیث میں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کپڑے کا کاروبار کرو اس لئے کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کپڑے بیچا کرتے تھے، ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام جب منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو خطبے دے رہے ہوتے تھے تو ان کے ہاتھ میں

عل وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ۔

Marfat.com

کھجور کے پتّے ہوتے تھے اور زنبیل بناتے رہتے تھے، جب بنا کر فارغ ہوتے تو کسی کو دے کر فرماتے جاؤ اسے بیچ آؤ، حضرت شفیق بن ابراہیم ارشاد الٰہی "اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے رزق کو وسیع فرما دیتے تو وہ زمین میں فساد برپا کر دیتے" کی تفسیر میں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اگر اپنے بندوں کو بغیر محنت و مشقت کے رزق عطا فرما دیتے تو یہ فارغ رہ کر فساد برپا کرتے اس لئے انہیں محنت میں مشغول فرما دیا تاکہ انہیں فساد مچانے کے لئے فرصت نہیں ملے۔

روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غرباء کو مخاطب کر کے فرمایا اٹھو بازار کا راستہ لو اور ہمت سے کام لے کر تجارت کر دیہ آسان راستہ ہے اور لوگوں پر بوجھ نہ بنو، حضرت عمر فاروق کے غلام حضرت ابی صالح فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ہمیں فرماتے تھے کہ تین آدمی مل کر کاروبار کر دیں ایک آدمی مال لایا کرے گا دوسرا بیچا کرے گا جبکہ تیسرا فی سبیل اللہ جہاد میں جایا کرے گا حضرت عوام کہتے ہیں کہ ابو صالح نے مجھے اس وقت یہ بات بتائی جب میں نے اسے سرحد کی چوکیوں پر دیکھا تو انہوں نے جواب میں بتایا کہ ہم تین شراکت دار ہیں اور جہاد میں یہ میری باری ہے۔

کسب معاش سے متعلق اقوال

حضرت عبداللہ ابن مبارک فرماتے ہیں جو شخص بازار چھوڑ دیتا ہے وہ اپنی جوانمردی اور عزت نفس کھو دیتا ہے نیز ابراہیم بن یوسف نے محمد

ؑ۱ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ۔

Marfat.com

بن مسلمہ سے فرمایا کہ بازار جایا کرو اس سے دوستوں میں عزت ملتی ہے،
حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جس نے پودا لگایا یا کھیتی باڑی کی تاکہ اس سے انسان، جانور یا پرندے یا چرندے کھائیں تو یہ اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے ایک اور حدیث میں فرمایا اگر قیامت قائم ہو جائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہو اور اس میں اتنی قوت ہو کہ وہ اٹھنے سے پہلے اسے لگا سکتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ لگا کر ہی اٹھے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عیب جینی نہ کرو، چاپلوسی نہ کرو، طعنے نہ دو، اپنے آپ کو مردوں کی طرح بیکار نہ بناؤ یعنی کسب معاش میں مشغول رہو۔ حضرت ابو المخارق فرماتے ہیں کہ حضور اکرم اپنے صحابہ کے ساتھ جلوہ افروز تھے کہ ایک نوجوان بدوی وہاں سے گزرا تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ کاش اس کی جوانی اور قوت اللہ کی راہ میں خرچ ہوتی تو یہ اس کے لئے بہت اجر کا سبب ہوتا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص اپنے بوڑھے والدین کا سہارا ہے تو یہ بھی فی سبیل اللہ ہے اور اگر اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش میں لگا ہوا ہے تو بھی یہ فی سبیل اللہ جہاد ہے اور اگر کسی کا محتاج نہ ہونے کے لئے تلاش معاش میں ہے تو یہ بھی فی سبیل اللہ ہے اور اگر ریا اور دکھلاوے کے لئے جدوجہد کر رہا ہے تو یہ سبیل الشیطان ہے

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے مؤمن کو پسند فرماتا ہے جو اپنے عیال کے لئے مال کماتا ہے اور ایسے تندرست لیکن بے کار انسان کو پسند نہیں فرماتا جو نہ دنیا کا کام کرتا ہے اور نہ آخرت کے لئے کوئی عمل، حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بازار تشریف لے جاتے اور گھر بلو ضروریات کا سامان خرید کر لے آتے کسی نے عرض کیا تو جواب میں فرمایا

Marfat.com

کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ جو شخص اپنے اہل وعیال کو لوگوں کی محتاجی سے بچانے کے لئے کام کرتا ہے وہ شخص گویا مجاہد ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی ضرورت کا سوال کیا، آپ نے اس سے پوچھا کہ تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے؟ اس نے عرض کہا ہاں یا رسول اللہ! ایک پھٹا پرانا ٹاٹ ہے اور ہم اسی پر بیٹھتے اور سوتے ہیں، نیز سوتے وقت آدھا نیچے اور آدھا اوپر اوڑھ لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم کھاتے پیتے ہیں حضور علیہ السلام نے وہ دونوں چیزیں منگوائیں چنانچہ وہ لے آیا تو آپ نے دونوں چیزیں ہاتھ میں لے کر فرمایا ان کا خریدار کون ہے؟ ایک شخص نے دونوں چیزوں کو ایک درہم میں خریدنے کی خواہش ظاہر کی آپ نے فرمایا کہ ایک درہم سے زائد میں کون خریدتا ہے؟ ایک اور شخص نے کہا کہ میں دو درہم میں خریدتا ہوں، آپ نے دونوں چیزیں اس کو دے کر دو درہم لے لئے پھر اس شخص "سائل" کو دو درہم دے کر فرمایا کہ ایک درہم کا کھانا گھر جاؤ اور دوسرے درہم سے کلہاڑی لے کر میرے پاس آؤ جب وہ واپس حاضر ہوا تو آپ نے کلہاڑی میں دستہ ڈال کر فرمایا کہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر بازار میں بیچو، پھر پندرہ دن تک میرے پاس نہ آنا صحابی چلا گیا تو ان دنوں میں اس نے دس درہم کمائے کچھ سے اناج خریدا اور کچھ سے کپڑے خریدے حضور علیہ السلام نے فرمایا تیرے لئے کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ تو چہرے پر گداگری کا داغ لئے قیامت کے دن حاضر ہو! جس کو صاف صرف دوزخ کی آگ ہی کر سکتی ہے۔

کسی دانا نے کہا ہے کہ عقلمند کو کسی ایسے شہر میں سکونت نہیں

Marfat.com

رکھنی چاہیے جس میں پانچ چیزیں نہ ہوں۔

(۱) با اختیار بادشاہ۔

(۲) قاضی عادل۔

(۳) مصروف بازار۔

(۴) ہمیشہ بہنے والی نہر۔

(۵) کامیاب طبیب۔

کسی دانا سے سوال کیا گیا کہ سب سے بہترین کمائی کیا ہے؟ فرمایا ضرورت کے لیئے کفایت کرنے والا رزق حلال جس سے عبادت میں سکون حاصل ہو تو اسے قیامت کے لیئے توشہ بنا لے نیز آخرت کے لیئے بہترین کمائی وہ عمل ہے جو علم کے موافق ہو اور اس کی اشاعت بھی کرے اور آگے کے لیئے جو نیک عمل کرے وہ یہ کہ کسی سنت حسنہ کو زندہ کر جائے عرض کیا گیا کہ بری کمائی کیا ہے؟ فرمایا وہ مال حرام جسے گناہ پر خرچ کرنے کے لیئے جمع کیا گیا ہو یا وہ مال ان لوگوں کے لیئے چھوڑ دیا گیا ہو جو اپنے رب کے مطیع فرمان ہی نہ ہوں نیز آخرت کی بری کمائی یہ ہے کہ حسد کی وجہ سے حق کا انکار کرے اور نافرمانی میں بہت آگے بڑھ جائے اور ظلم و برائی کو پسند کرے۔

Marfat.com

باب

کمائی کی مصیبت اور حرام سے ڈرو

حضرت فقیہہ ابو اللیث سمرقندی اپنی سند کے ساتھ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں قسم کھا سکتا ہوں کہ تاجر فاسق ہوتا ہے انہی قتادہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور حدیث مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسے تاجر پر تعجب ہوتا ہے جو دن بھر قسمیں کھاتا رہتا ہے اور رات کو حساب کرتا رہتا ہے نیز اہل علم فرماتے ہیں کہ دین اور دنیا صرف چار طرح کے لوگوں سے قائم ہے ایک علماء دوم حکام سوم مجاہدین اور چہارم اہل ہنر۔

حضرت فقیہہ اس کی تشریح کسی سے یوں نقل فرماتے ہیں کہ حکام محافظ ہیں وہ مخلوق کی حفاظت کرتے ہیں اور علماء انبیائے کرام کے وارث ہیں وہ آخرت کے لئے لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں جبکہ لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں اور مجاہدین اللہ تعالیٰ کی زمین پر لشکر ہیں جو کافروں کا قلع قمع کرتے ہیں اور مسلمانوں کا تحفظ کرتے ہیں اور اہل ہنر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بھلائی کے امین ہیں پھر فرمایا کہ لوگ حکام اور علماء کی پیروی کرتے ہیں اور مجاہدین جب فخر و غرور میں مبتلا ہو کر محض لالچ کے لئے سوار ہو کر نکلیں گے تو پھر انہیں کب فتح حاصل ہو گی؟ اور اہل ہنر جب لوگوں سے خیانت کریں گے تو ان سے کس طرح محفوظ ہونگے کسی دانا نے کہا ہے اگر تاجر میں تین خصائل نہ ہوں تو وہ دونوں جہانوں

Marfat.com

میں محتاج ہو گا۔

(۱) تین باتوں میں محفوظ زبان یعنی جھوٹ، لغو اور قسم۔

(۲) تین چیزوں یعنی کھوٹ، خیانت اور حسد سے پاک دل۔

(۳) تین چیزوں یعنی نماز جمعہ، جماعت میں شمولیت اور علم کی طلب اور رضائے الٰہی کو ماسوا پر ترجیح دینے والا دل۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مسائل سے واقفیت نہ رکھنے والا تاجر سود میں غرق ہو جاتا ہے غرق ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مسائل سے ناواقف لوگوں کو ہمارے بازاروں میں تجارت نہیں کرنی چاہیئے حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں اہل بازار کے ظاہر کو نہ دیکھو یہ اپنے لباس کے اندر بھیڑیے ہیں اور فرماتے ہیں مالدار پڑوسیوں بازار کے قاریوں اور حکام کے خوشہ چیں علماء سے بچو حضرت محمد بن شمال فرماتے ہیں بازار والو تمہارا بازار کھوٹ ہے تمہاری خرید و فروخت جھوٹ ہے تمہارا پڑوسی حاسد ہے اور تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہاڑ کو ایک دوسرے پہاڑ پہ منتقل کرنا آسان ہے مگر کسب حلال اس سے بھی مشکل ہے حضرت یونس بن عبید فرماتے ہیں کہ آج ایک بات جان لو کہ پاکیزہ کمائی میں ایک درہم سے بھی کم خرچ کرنا اور ایسا بھائی جسے اسلام میں سکون ملا ہو اور سنت پہ عمل کرنے والا یہ ناپید ہو رہے ہیں اور مزید ناپید ہوتے جائیں گے اگر ہم حلال کا ایک درہم پالیں تو ہمارے تمام مریض شفایاب ہو جائیں، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں روز قیامت ہر شخص کو دربار الٰہی میں پیش کیا جائے گا اور وہ اس وقت تک وہیں رہے گا جب تک اس سے چار باتیں نہ پوچھ لی جائیں گی۔

Marfat.com

(۱) یہ کہ اس نے جسم کو کہاں مبتلا رکھا۔
(۲) عمر کو کہاں فنا کیا۔
(۳) علم کے مطابق کتنا عمل کیا۔
(۴) مال کیسے حاصل کیا تھا اور کہاں خرچ کیا تھا۔

ایک دانا کا کہنا ہے کہ منافق حرص کے ساتھ دنیا جمع کرتا ہے اور شک کی بنا پر خرچ نہیں کرتا ہے کرتا بھی ہے تو دکھلاوے کیلئے جبکہ صاحب بصیرت مؤمن خوف کے ساتھ دنیا لیتا ہے اور شکرانے کے طور پر ساتھ رکھتا ہے اور رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرتا ہے حضرت یحییٰ بن معاذ رازی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ طاعت ہے اور اس کی کنجی دعا ہے اور حلال لقمے اس کے دندانے ہیں، حضرت ابی شبرمہ فرماتے ہیں تعجب ہے اس شخص پر جو حلال چیز سے تو اس لئے احتراز کرتا ہے کہ کہیں وہ بیمار نہ ہو جائے لیکن وہ نار جہنم کے ڈر سے حرام سے پرہیز نہیں کرتا۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو مکمل رزق حاصل کرنے سے پہلے تمہارا ایک شخص بھی نہیں مرے گا پس رزق کو ڈھیل نہ سمجھو بلکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو طلب مال میں اچھی راہ اختیار کرو حلال لو اور حرام چھوڑ دو۔ ایک دانا نے کہا ہے کہ مال کے حصول میں لوگ کئی طرح کے ہیں۔

(۱) جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رزق اللہ کی عطا ہے جسے ہم نے محنت سے حاصل کیا ہے وہ مشرک ہیں
(۲) جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رزق اللہ دیتا ہے مگر پتہ نہیں وہ ہمیں دے گا یا نہیں وہ شکی اور منافق ہیں۔
(۳) جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رزق تو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے مگر اس کا حق ادا نہیں کرتے بلکہ نافرمانی کرتے ہیں وہ فاسق ہیں۔

Marfat.com

(۴) جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رزق اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور کسب محض سبب ہے اور اس کا حق بھی ادا کرتے ہیں، نافرمانی بھی نہیں کرتے وہ مؤمن خالص ہیں۔

حضرت ابو بکر کا واقعہ

روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام رات کو کھانا لے کر حاضر ہوتا اور رکھتا مگر حضرت ابو بکر صدیق جب تک یہ معلوم نہ کر لیتے کہ یہ کھانا کہاں سے اور کیسے کمایا تناول نہ فرماتے تھے پھر ایک رات وہ کھانا لے کر آیا اور آپ نے تسلی کئے بغیر اس کے ساتھ کھانا شروع فرمایا ابھی ایک لقمہ ہی لیا تھا کہ غلام نے عرض کیا پہلے تو ہر رات آپ مجھ سے دریافت فرماتے تھے مگر آج رات آپ نے کھانے کے متعلق مجھ سے کچھ نہیں پوچھا؟ فرمایا بھوک کی وجہ سے آج تجھ سے پوچھ نہ سکا، بہرحال اب بتاؤ یہ کھانا کہاں سے لائے ہو اس نے عرض کیا کہ زمانۂ جاہلیت میں کچھ لوگوں کو میں نے تعویذ بنا کر دیئے تھے تو انہوں نے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا سو آج میں نے ان کے ہاں دعوت ولیمہ دیکھی اور انہیں ان کا وعدہ یاد دلایا تو انہوں نے مجھے یہ کھانا دیا یہ سن کر حضرت ابو بکر وہاں سے اٹھے اور قے کرنے کے لئے سو جتن کئے اور اس لقمہ کو نکالنے کی بہت کوشش کی مگر پیٹ بھوک سے خالی تھا اس لئے مشقت کرتے کرتے چہرے کا رنگ سیاہ اور سبز ہو جاتا مگر قے نہ ہوئی پھر لوگوں کے مشورے پر بکثرت پانی پی پی کر قے فرماتے رہے اور اس لقمہ کو باہر نکال دیا، عرض کیا گیا آپ نے ایک لقمہ کے لئے اتنی مشقت اٹھائی ہے؟ فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ایسے جسم پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام فرما دیا ہے جو حرام غذا کھاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی کمائی پاک ہو تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ پانچ باتوں کا خیال رکھے

(۱) کسب معاش میں فرائض ادا کرنے میں تاخیر نہ کرے اور کمائی میں نقص پیدا نہ ہونے دے

(۲) حصول معاش میں مخلوق خدا کو تکلیف نہ دے

(۳) کمائی کا مقصد صرف اپنی اور اپنے گھر والوں کی کفالت ہو

(۴) اپنے آپ کو بہت زیادہ مشقت میں نہ ڈالے

(۵) یہ نہ سوچے کہ میں نے محنت سے رزق حاصل کیا ہے بلکہ یہ سمجھے کہ رزق تو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور کسب محض سبب ہے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جس نے مال گناہ سے کما کر اس کو صدقہ کیا یا اس سے صلہ رحمی کی یا فی سبیل اللہ خرچ کیا تو یہ سب مال اکٹھا کر کے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سود کے مال سے، خیانت و رشوت کے مال سے، غنیمت یا چوری کے مال سے کسی کا حج یا عمرہ، جہاد و صدقہ، غلام آزاد کرنا یا فی سبیل اللہ خرچ کرنا قبول نہیں فرماتا پھر فرمایا پانچ باتوں سے پانچ عمل برباد ہو جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حرام مال سے کئے گئے صدقے پر اجر نہیں ملتا، خرچ کرنے میں برکت نہیں ہوتی اور حرام مال کی چھوڑی ہوئی وراثت دوزخ میں جلنے کے لئے زادِ راہ ہے نیز اللہ تعالیٰ برائی کو بھلائی سے مٹاتا ہے برائی سے نہیں۔

Marfat.com

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ سے مروی ہے حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اچھا مال تو باہر سے لایا ہوا مال ہے جبکہ تمہارے درمیان رہنے والے تاجر تو بدترین ہیں کیونکہ خرید و فروخت کے وقت وہ تم سے لڑتے ہیں اور تم ان سے لڑتے ہو وہ تم سے قسمیں لیتے ہیں اور تم ان سے قسمیں لیتے ہو، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پاکیزہ کمائی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جو آدمی اپنے ہاتھ سے کمائے اور صاف بیچے کہ اس میں شبہ اور خیانت نہ ہو حضرت قتادہ فرماتے ہیں سچا تاجر روز قیامت عرش الہٰی کے زیر سایہ ہوگا۔

باب
کھانا کھلانے اور حسنِ خُلق کی فضیلت

روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عطیہ عوفی سے فرمایا کہ میری وصیت کو یاد کرو میں دیکھ رہا ہوں کہ اس سفر کے بعد تو میرا شریک سفر کبھی نہ ہوگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور ان کے اصحاب اور محبانِ آل محمد سے محبت کرنا اگرچہ وہ گناہوں میں پڑ گئے ہوں۔ اور جو لوگ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتے ہیں ان سے تم بغض رکھنا اگرچہ وہ روزہ دار و شب بیدار ہی کیوں نہ ہوں اور کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ، اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم اٹھ کر نماز پڑھو کیونکہ میں نے حضور اکرم کا یہ ارشاد گرامی سنا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے کھانا کھلانے سلام پھیلانے اور رات کو نماز

Marfat.com

پڑھنے کے باعث خلیل بنایا تھا۔

عیزان بن حبیب سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص نے عرض کی کہ مہاجرین و انصار فرماتے ہیں ہم لوگ تو کسی راہ پر نہیں ہیں، فرمایا ہاں! جب تو نماز قائم کرتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، روزے رکھتا ہے، حج بیت اللہ کرتا ہے اور مہمان کی خاطر مدارات کرتا ہے تو تو جنت میں داخل ہو گا، حضرت ابی شریح خزاعی فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم کا یہ ارشاد گرامی سنا کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ مہمان کی مہمان نوازی کرے ایک دن اور ایک رات اس کو شایان شان کھانا دے اور مہمانی تین دنوں کی ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔

حضرت عطا، فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب کھانا کھاتے کا ارادہ فرماتے اور اپنے ہمراہ کوئی کھانے والا نہ پاتے تو اس کی تلاش میں ایک دو میل تک چلے جاتے تھے۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب "مہمانوں کا باپ" مشہور تھا آپ کے گھر کے چار دروازے تھے اور ہر دروازے سے کسی کی آمد کے منتظر رہتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بازار سے غلام خرید کر اسے آزاد کرنے سے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ ایک یا دو صاع کھانے پر اپنے چند بھائیوں کو اکٹھا کروں! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ جب کھانا چن لیا جاتا اور وہاں سے کوئی وضعدار شخص گزرتا تو اسے جانے دیتے اور اگر کوئی مسکین گزرتا تو اسے بلا لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جن کو کھانے کی خواہش نہیں تم انہیں تو بلاتے ہو مگر جنہیں خواہش ہے ان کو بلاتے نہیں ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ کس عمل کی

Marfat.com

وجہ سے لوگوں کی اکثریت جنت میں جائے گی؟ فرمایا خوف الٰہی اور حسن خُلق، سائل نے پوچھا کہ کس عمل کی بنا پر لوگوں کی اکثریت جہنم میں جائے گی؟ فرمایا منہ، شرمگاہ، اور بد خُلقی کی وجہ سے، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اچھا خُلق، اچھا پڑوسی اور صلہ رحمی، یہ بستیوں کو آباد اور عمروں کو لمبا کرتی ہیں اگرچہ وہاں کے لوگ گنہگار ہی کیوں نہ ہوں، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم دس آدمی حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت ابن مسعود، حضرت معاذ بن جبل، حضرت حذیفہ، حضرت ابو سعید خدری رضوان اللہ علیہم اور میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسجد نبوی میں جمع تھے اتنے میں ایک انصاری آیا اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں سلام عرض کر کے بیٹھ گیا، پھر عرض کیا یا رسول اللہ مؤمنین میں افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا جن کا اخلاق اچھا ہے، عرض کیا سمجھ دار مؤمن کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو بکثرت موت کو یاد کرتا ہے اور اس کے آنے سے پہلے اپنی استعداد سے بڑھ کر تیاری کرتا ہے یہی سمجھ دار لوگ ہیں پھر وہ نوجوان خاموش ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا اے گروہ مہاجرین و انصار جب تم پانچ چیزوں میں مبتلا ہو تو اُن سے اللہ کی پناہ مانگنا

(۱) جب کسی قوم میں بے حیائی کھلے عام ہونے لگتی ہے تو وہاں اوراوجاع جیسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جو پہلے والے لوگوں کے زمانے میں نہ تھیں۔

(۲) ناپ تول میں کمی کرنے والے دو برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں ایک شدید قحط اور دوسرا ان پہ بادشاہ کا ظلم۔

(۳) زکوٰۃ نہ دینے سے آسمان سے بارش رک جاتی ہے اگر جانور نہ ہوتے تو کبھی بارش نہ ہوتی۔

Marfat.com

(۴) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا عہد نہ توڑنا ورنہ ایسے لوگوں پہ اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو مسلط فرما دیتا ہے۔

(۵) تمہارے حکام کو قرآن کے احکام سے اعراض نہیں کرنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ ان میں اختلاف پیدا فرمادے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم لوگوں کو مال نہیں دے سکتے ہو تو کم از کم ان سے حسن اخلاق اور خندہ پیشانی سے تو پیش آؤ، روایت ہے کہ حضرت نواس بن سمعان نے حضور علیہ السلام سے نیکی اور برائی کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ نیکی نام ہے حسن اخلاق کا اور برائی نام ہے اس گناہ کا جو تیرے سینے میں چھپے اور لوگوں پر اس کا اظہار تجھے ناپسند ہو، حضور علیہ السلام کی حدیث مبارکہ ہے کہ انسان کو اس کا دین، اخلاق، عقل، شرافت اور مروت ہی مکرم و محترم بناتے ہیں۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اچھے اخلاق والے لوگ ہی میرے پسندیدہ اور میرے قریب ہوں گے جبکہ بد اخلاق روز قیامت میرے مبغوض اور میری محفل سے دور ہوں گے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس طرح دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے اسی طرح حسن اخلاق گناہوں کو پگھلا دیتا ہے جبکہ بد اخلاقی عمل کو یوں برباد کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے جو آخری وصیت مجھے فرمائی تھی وہ یہ تھی کہ اے معاذ لوگوں کے ساتھ تیرا اخلاق اچھا ہو، اس وقت میں رکاب میں پاؤں ڈال چکا تھا حضور علیہ السلام کی ایک اور حدیث ہے کہ حسن اخلاق رحمت الٰہی کی وہ نکیل ہے جو اس کی ناک میں ہوتی ہے

Marfat.com

اور فرشتے اس کی نکیل کو پکڑ کر اسے خیر کی طرف لے جاتے ہیں اور خیر اسے جنت کی طرف لے جاتی ہے جبکہ بد اخلاقی عذاب الٰہی کی وہ نکیل ہے جو اس کی ناک میں ہوتی ہے اور شیطان اس کی نکیل کو ہاتھ میں لے کر اسے شر کی طرف لے جاتا ہے اور شر اسے جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ وہ دین ہے جسے میں نے اپنے لئے چن لیا ہے اور اس کی پیروی دو باتوں میں ہے ایک سخاوت دوسرا حسن اخلاق، جب تک اس دین پہ قائم ہو تو ان دونوں باتوں کو مکرم جانو، مشہور ہے کہ جب کوئی شخص مہمانوں کی دعوت کرے تو میزبان پہ تین چیزیں واجب ہیں۔

(۱) اپنی استطاعت سے بڑھ کر تکلف نہ کرے اور نہ ہی سنت کے خلاف کوئی کام کرے۔

(۲) حلال رزق کھلائے۔

(۳) دعوت میں اوقات نماز کا خیال رکھے۔ اسی طرح مہمانوں پہ بھی تین باتیں واجب ہیں۔

(۱) جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے۔

(۲) جو کچھ ماحضر ہوا اس پہ راضی رہے۔

(۳) فارغ ہو کر جاتے وقت میزبان کے لئے برکت کی دعا کرے۔

حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی، مہمان کی میزبانی کی اور کسی حادثے پر قوم کی اعانت کی تو وہ اپنے نفس کے بخل سے بچا رہے گا۔ وباللہ التوفیق

Marfat.com

باب

اللہ تعالیٰ پر توکّل

حضرت سالم بن ابی الجعد سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو کل کے لئے کھانا بچا کر نہ رکھو کیونکہ کل اپنا رزق خود ہی ساتھ لیکر آئے گی، چیونٹی کو دیکھو کہ اسے رزق کون دیتا ہے، اگر یہ کہو کہ چیونٹیوں کے پیٹ چھوٹے ہیں تو پھر پرندوں کو دیکھو اور اگر یہ کہو کہ پرندوں کے پر ہیں تو پھر موٹے موٹے وحشی جانوروں کو دیکھو، حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں مجھے تو یہ فکر ہی نہیں کہ میری صبح کس طرح کی ہوگی، یعنی میری پسند پہ ہوگی کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ خیر میری پسند میں ہے یا ناپسند میں۔

حضرت مطلب بن حنطب سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے وہ تمام احکامات تمہیں بتا دیئے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے ارشاد فرمائے ہیں ان میں سے ایک بھی نہیں چھوڑا نیز ان چیزوں سے تمہیں روک دیا ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، آگاہ رہو کہ جبریل علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ اس وقت تک کوئی شخص نہیں مرے گا جب تک کہ وہ لکھا ہوا اپنا مقدر و مقسوم حاصل نہ کرے گا، اگر کوئی چیز نہیں ملی تو اسے اچھے طریقے سے طلب کرے کیونکہ طاعت الٰہی سے ہی تم کچھ حاصل کر سکتے ہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے جو شخص چاہتا ہے کہ وہ تمام لوگوں سے قوی تر ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ اللہ پہ

Marfat.com

توکّل کرے اور جو شخص چاہتا ہے کہ وہ تمام لوگوں سے مکرم ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور جو شخص غنی ہونا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں پر انحصار کرے، مذکور ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام سے فرمایا کہ تین باتیں کسی بھی آدمی کے تقویٰ کو مضبوط کرتی ہیں۔

(۱) جو حاصل نہیں اس کے متعلق توکّل رکھے۔

(۲) جو حاصل ہو اس پر راضی رہے۔

(۳) جو ہاتھ سے نکل گیا اس پر صبر کرے۔

مذکور ہے کہ حضرت ابو مطیع بلخی نے حضرت حاتم اصم سے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ آپ بغیر زادِ راہ کے محض توکل پر جنگل عبور کر لیتے ہیں، حاتم اصم نے کہا بلکہ میں تو زادِ سفر کے ساتھ عبور کرتا ہوں، بلخی نے فرمایا وہ کیا زادِ سفر ہے؟ حاتم نے جواب دیا چار چیزیں میرا زادِ سفر ہیں۔

(۱) میں تمام کائنات کو اللہ تعالیٰ کی مملکت سمجھتا ہوں

(۲) تمام مخلوق کو کنبۂ الٰہی سمجھتا ہوں۔

(۳) تمام اسباب و ارزاق کو اللہ تعالیٰ کی ملکیت یقین کرتا ہوں۔

(۴) اور تمام مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو نافذ سمجھتا ہوں۔

حضرت بلخی نے فرمایا اے حاتم تیرا زادِ سفر تو بہت اچھا ہے اور اس کے ساتھ تو تم آخرت کے صحرا بھی عبور کر سکتے ہو پھر دنیا کے جنگل کیسے عبور نہ کر سکو گے۔

ایک شخص نے حضرت شفیق زاہد کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کچھ وصیت کیجئے آپ نے اسے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کہ وہ تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

Marfat.com

(۲) اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے جنگ کرو بے شک وہ تیری مدد کرے گا۔
(۳) اللہ تعالےٰ کے وعدے کی تصدیق کرو وہ تجھے اپنے وعدے تک پہنچائیگا۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر علما اپنے علم کا تحفظ کرتے ہوئے اسے اہل لوگوں پہ صرف کریں تو وہ اپنے زمانے کے سردار ہوجائیں گے لیکن وہ تو اسے اہل دنیا پر خرچ کرکے دنیا حاصل کرتے ہیں پس وہ ان کی نگاہوں میں گر گئے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سنا ہے کہ جو شخص غم آخرت اپنا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام دنیاوی غموں کو دور فرما دیتے ہیں اور جو شخص غمہائے دنیا میں مشغول ہوگیا تو پھر اللہ تعالیٰ کو کوئی پروا نہیں کہ جہنم کی کون سی وادی اسے ہلاک کرتی ہے اور کون سی وادی اسے عذاب میں مبتلا کرتی ہے۔

کہتے ہیں تورات میں لکھا ہے اے اولاد آدم اپنے ہاتھ کو ہلاؤ میں تیرا رزق وسیع فرمادوں گا اور میرے احکام کی اطاعت کر اپنی مصلحت کی باتیں مجھے نہ بتا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام چار ارکان سے قائم ہے (۱) عدل (۲) صبر (۳) جہاد (۴) یقین۔ نیز ان ارکانِ اربعہ کی تفسیر میں علماء فرماتے ہیں کہ یقین کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ خالص رضائے الٰہی کے لئے عبادت کرے اس کا مقصود طلب دنیا اور رضائے مخلوق نہ ہو دوم یہ کہ اللہ تعالےٰ نے رزق کا جو وعدہ فرمایا ہے اس پر ایمان رکھتا ہو۔ اسی طرح عدل کی بھی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ اگر اس پر کسی کا حق ہے تو اس کے طلب کرنے سے پہلے اسے ادا کر دے دوم یہ کہ اگر کسی پر اس کا حق ہو تو اس کو نرمی سے طلب کرے، اسی طرح صبر کی بھی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ فرائض الٰہی کو صبر سے ادا کرے دوم یہ کہ منہیات الٰہیہ سے رک جائے یونہی جہاد کی بھی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ

Marfat.com

اپنے دشمن شیطان سے غافل نہ ہو اس لئے کہ تو اس سے غافل ہو سکتا ہے مگر وہ تجھ سے غافل نہیں ہے وہ ایسا بھیڑیا ہے جو بکریوں میں غافل بکری کو پکڑ لیتا ہے دوم یہ کہ اولاد آدم میں اکثر فتنے مال کے سبب ہوتے ہیں اس لئے دھوکے میں مبتلا نہ ہو بلکہ تھوڑے مال پر قناعت کر۔

حضرت شفیق نے حضرت حاتم اصم سے فرمایا کہ تم کب سے میرے پاس آرہے ہو انہوں نے عرض کیا "تیس" سال سے، فرمایا کہ ان تیس سالوں میں کیا علم حاصل کیا ہے؟ حاتم نے عرض کیا چھ کلمات سیکھے ہیں اگر ان پر عمل کر لیا تو مجھے امید ہے کہ دنیا کے فتنوں سے نجات حاصل کر لوں گا، حضرت شفیق نے فرمایا وہ چھ باتیں مجھے بھی بتاؤ ہو سکتا ہے ان پر عمل کر کے میں بھی نجات پا جاؤں، حاتم نے عرض کیا۔

(۱) اس آیت "کہ ہر جاندار[1] کا رزق اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لیا ہوا ہے" میں غور کیا تو میں نے خود کو بھی انہیں چوپاؤں میں دیکھا جن کے رزق کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے اور میں نے جان لیا کہ میرا حصہ مجھے ضرور مل کر رہے گا پس اگر اللہ تعالیٰ ہاتھی کو اس کے وجود کے مطابق رزق دیتا ہے تو وہ چھوٹے مچھر کو بھی نہیں بھولتا اس لئے میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا اور اس کی عبادت میں مشغول ہو گیا باقی تمام غموں کو اہمیت ہی نہیں دی۔

حضرت شفیق نے فرمایا تو نے بہت ہی اچھا سمجھا ہے، اب دوسری بات بتاؤ وہ کیا ہے؟ حاتم نے جواب دیا کہ میں نے فرمان الٰہی "کہ مومن[2] سب بھائی بھائی ہیں" میں تدبر کیا تو میں نے تمام مومنوں کو اپنا بھائی دیکھا اور یہ لازم

---

[1] وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا [2] إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ۔

Marfat.com

ہے کہ بھائی، بھائی کے لئے شفیق ہو نیز میں نے دیکھا کہ لوگوں کے مابین دشمنی کی اصل بنیاد حسد ہے پھر میں نے بسیار کوشش کے بعد آخر حسد کو اپنے دل سے نکال ہی دیا ہے لہٰذا اب کیفیت یہ ہے کہ اگر کسی مؤمن کو مشرق میں کوئی مصیبت و تکلیف پہنچتی ہے تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ مجھے ہی پہنچی ہے اور اگر مغرب میں کسی مسلمان کو بھلائی نصیب ہوتی ہے تو مجھے ایسے ہی خوشی ہوتی ہے گویا کہ وہ مجھے پہنچتی ہے۔

حضرت شفیق نے ان سے فرمایا کہ یہ بات تو نے بہت اچھی سمجھی ہے اب تیسری بات کون سی ہے؟ حاتم نے عرض کیا کہ میں نے غور کیا تو ہر انسان کو ایک دوسرے کا دوست پایا اور دوست کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دوست سے محبت کا اظہار کرے سو میں نے طاعت الٰہی کو اپنا دوست پایا اور یہ سوچا کہ طاعت الٰہی کے سوا باقی تمام دوست مجھ سے جدا ہو جائیں گے پس یہی طاعت قبر میں حشر میں اور پل صراط پہ میرے ساتھ ہوگی اس لئے باقی تمام دوستوں سے قطع تعلق کر کے اطاعت سے دوستی جوڑ لی۔

حضرت شفیق نے فرمایا یہ بات بھی تو نے اچھی سمجھی ہے اب چوتھی بات کون سی ہے؟ عرض کیا کہ میں نے غور کیا تو ہر انسان کے لیے ایک نہ ایک دشمن پایا لہٰذا دشمن سے دشمنی اور ڈر بھی لازمی ہے سو میں نے کافر اور شیطان کو اپنا دشمن جانا نیز کافر کی دشمنی کو میں نے آسان جانا اس لئے کہ اگر وہ مجھے قتل کر دے گا تو میں شہید ہوں گا اور اگر میں نے اس کو قتل کر دیا تو مستحق ثواب ہوں گا البتہ شیطان کی دشمنی کو سخت جانا اس لئے کہ جس طرح وہ مجھے دیکھتا ہے ویسے میں اس کو نہیں دیکھ پاتا۔ پھر وہ مجھے اپنے ہمراہ جہنم میں لے جانا چاہتا ہے یوں میں نے باقی تمام دشمنوں سے صرف نظر کر کے صرف شیطان کی دشمنی پہ ہی توجہ مرکوز کی ہوئی ہے

Marfat.com

حضرت شفیق نے فرمایا یہ بات بھی تو نے اچھی سمجھی ہے اب پانچویں بات کون سی ہے؟ حاتم نے عرض کیا میں نے غور کیا تو دیکھا کہ ہر انسان کا ایک گھر ہے اور گھر کے لئے عمارت کا ہونا لازمی ہے پس میں نے اپنا گھر قبر کو جانا اور پھر اس کی تعمیر میں مشغول ہو گیا۔

حضرت شفیق نے فرمایا یہ بھی تو نے اچھا سمجھا ہے اب چھٹی بات کونسی ہے؟ عرض کیا میں نے غور کیا تو میں نے ہر شے کے لئے کسی کو طالب پایا پھر میں نے دیکھا کہ میرا طالب ملک الموت "عزرائیل" ہے اور میں نہیں جانتا کہ وہ کب مجھے لینے آئے گا سو میں نے اس کے لئے تیاری شروع کر دی جس طرح دلہن زفاف کے لئے تیاری کرتی ہے۔ اب جس وقت بھی وہ آئے گا تو میں اس سے مہلت نہیں مانگوں گا حضرت شفیق نے فرمایا یہ بھی تو نے بہت اچھا سمجھا اگر ان باتوں پر عمل کرلیں تو میں بھی اور تو بھی دونوں نجات پا جائیں گے۔

توکُّل کی نصیحتیں

روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنی اونٹنی کو اللہ تعالےٰ کے توکُّل پہ کھلا چھوڑ دوں یا اس کے گھٹنے باندھ دوں آپ نے فرمایا گھٹنے باندھ کر اللہ تعالیٰ پہ توکُّل کر۔ کسی دانا نے کہا کہ تین باتیں اولیاء اللہ کی صفتیں ہیں۔

(۱) ہر شے میں اللہ تعالیٰ پہ توکل۔

(۲) ہر شے کے لئے اللہ تعالیٰ کی احتیاج۔

(۳) اور ہر چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع۔

حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں لوگوں میں پسندیدہ شخص وہ ہے جو

Marfat.com

کسی سے کچھ نہ مانگے اور لوگوں میں پسندیدہ شخص وہ ہے جو ان سے کچھ مانگے جبکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک محبوب شخص وہ ہے جو اسی سے مانگے اور اسی کا محتاج رہے اور ناپسندیدہ وہ ہے جو مستغنی ہو کر رب سے کچھ نہ مانگے۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے قریب الوفات اپنے بیٹے سے فرمایا کہ تجھے میں نے بہت ساری نصیحتیں کی ہیں اور اب اولین و آخرین کے علم پر مشتمل چھ نصیحتیں مزید کرتا ہوں۔

(۱) خود کو دنیا میں اتنا ہی مشغول رکھنا جتنا کہ تجھ کو دنیا میں رہنا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی عبادت اتنی ہی کرنا جتنا کہ تو اس کا محتاج ہے۔

(۳) آخرت کے لئے اتنا عمل کر جتنا کہ تجھے اس میں رہنا ہے۔

(۴) اس وقت تک اپنی کوشش جاری رکھو جب تک کہ دوزخ سے نجات نہ مل جائے۔

(۵) معاصی پر اتنی ہی تیری ہمت ہونی چاہیئے جتنی کہ عذاب الٰہی پر صبر کی ہمت ہے۔

(۶) اگر اللہ کی معصیت کرنا چاہے تو ایسی جگہ کا انتخاب کر جہاں اللہ اور اسکے فرشتے تجھے نہ دیکھیں۔

کسی دانا سے یقین اور توکّل میں فرق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا یقین یہ ہے کہ تو تمام اسباب آخرت کے لئے اللہ تعالےٰ کی تصدیق کر اور توکل یہ ہے کہ اسباب دنیا کے لئے اللہ تعالیٰ کی تصدیق کر۔ نیز کہا گیا ہے کہ توکل کی دو قسمیں ہیں ایک رزق میں کہ اس میں بد اعتمادی جائز نہیں دوسرا عمل کے ثواب کی طلب میں اس کا یہ ایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے اور اسے عمل کے مقبول و نامقبول ہونے کا اندیشہ بھی ضروری ہے۔

حضرت یعلیٰ بن مرہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دوستوں کے

Marfat.com

ساتھ بیٹھے تھے ہم نے کہا کہ لڑائی ہو رہی ہے اور حضرت علی کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے اس لئے ہمیں آپ کے دروازے پر بیٹھ کر امیر المؤمنین کی حفاظت کرنی چاہیئے چنانچہ ہم آپ کے حجرے کے دروازے پر جمع تھے کہ آپ نماز کے لئے باہر تشریف لائے اور فرمایا کیوں جمع ہو؟ ہم نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ حالت جنگ میں ہیں اور ہم آپ کی حفاظت کر رہے ہیں، ہمیں ڈر ہے کہ کوئی آپ کو گزند نہ پہنچائے، آپ نے فرمایا تم لوگ میری حفاظت آسمان والوں سے کرو گے یا زمین والوں سے کرو گے ہم نے عرض کیا کہ زمین والوں سے آپ کی حفاظت کریں گے کیونکہ آسمان والوں سے تو آپ کی حفاظت ممکن نہیں ہے آپ نے فرمایا زمین میں اس وقت تک کچھ نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ آسمان میں نہ فرما دیں اور ہر شخص پر دو محافظ فرشتے ہیں مگر جب تقدیر الٰہی آتی ہے تو وہ دونوں اس سے الگ ہو جاتے ہیں۔

باب
تقویٰ

حضرت عبداللہ بن مطرف فرمایا کرتے تھے کہ تم دو آدمیوں کو پاؤ گے ان میں سے ایک کے پاس روزے، نمازیں اور صدقات بکثرت ہوں گے مگر دوسرا ثواب میں اس سے افضل ہوگا، عرض کیا گیا یہ کیونکہ ہوگا؟ فرمایا کہ دوسرا پہلے سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہوگا حضرت عمارہ سے مروی ہے کہ جب

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن رواحہ موتہ نامی گاؤں جانے لگے تو حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے، آپ نے فرمایا کہ تو ایسی زمین کی طرف جا رہا ہے جہاں بہت کم سجدہ ہوتا ہے لہٰذا وہاں بکثرت نماز پڑھنا، عرض کیا کچھ مزید ارشاد فرمائیں، آپ نے فرمایا کہ ذکر الٰہی میں مشغول رہنا کہ یہ تیری ہر طلب میں مددگار ہوگا، روانہ ہو کر پھر لوٹ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کچھ مزید ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو وہ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند فرماتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ اور، آپ نے فرمایا اچھا! تو اس بات سے عاجز نہ بن، عاجز نہ بن، عاجز نہ بن اگر دس برائیاں کرتا ہے تو کم از کم ایک نیکی ضرور کرلے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم مجھ سے چھ باتیں قبول کرو تو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۱) جب بات کرو تو جھوٹ نہ بولو۔
(۲) جب وعدہ کرو تو پھر اس کے خلاف نہ کرو۔
(۳) جب تمہارے پاس کوئی امانت رکھے تو تم خیانت نہ کرو۔
(۴) اپنی نظروں کو جھکا کر رکھو۔
(۵) اپنی شرم گاہوں کی تم حفاظت کرو۔
(۶) اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو حرام سے روک کر رکھو تو تم اپنے رب کی جنت میں چلے جاؤ گے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرماتا ہے جو کچھ میں نے تجھ پر فرض کیا ہے اسے ادا کر و بے شک تو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار ہو جائے گا اور میری منہیات سے رک جا تو تمام لوگوں میں سے پرہیزگار ہو جائے گا اور اپنے رزق پر قناعت کر تو لوگوں سے

Marfat.com

مستغنی ہو جائے گا۔

حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں سعادت کی پانچ نشانیاں ہیں۔

(۱) دل میں یقین (۲) دین میں تقویٰ۔

(۳) دنیا سے بے رغبتی (۴) آنکھوں میں حیا۔

(۵) اور بدن میں خوف الٰہی۔

اسی طرح بدبختی کی بھی پانچ نشانیاں ہیں۔

(۱) دل کی سختی۔ (۲) آنکھوں میں آنسو نہ آنا۔

(۳) حیا کی کمی۔ (۴) دنیا میں رغبت۔ (۵) اور لمبی امید۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حلال کے نو حصے محض مشتبہ اور حرام چیزوں سے بچنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں ایسی ہی ایک روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

ایک دانا فرماتے ہیں دنیا کے امور سارے کے سارے عجیب ہیں مگر مجھے ابن آدم پر تعجب ہے جو پانچ چیزوں پہ مغرور ہے۔

(۱) مجھے اس شخص پر تعجب ہے جس کے پاس وافر مال و دولت ہے مگر وہ اسے فقر و احتیاج "قیامت" کے دن کے لئے زیادہ حصہ آگے نہیں بھیجتا۔

(۲) مجھے اس شخص پر تعجب ہے جس کی زبان بولنے والی ہے پھر وہ اپنے نفس کی اطاعت کرتا ہے لیکن ذکر الٰہی سے روگردانی کرتا ہے اور قرآن نہیں پڑھتا۔

(۳) مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو تندرست اور فارغ ہے اور میں اسے ہمیشہ بغیر روزے کے دیکھتا ہوں وہ ہر ماہ تین روزے کیوں نہیں رکھتا اور روزے کے بہترین نتیجے پہ غور کیوں نہیں کرتا۔

(۴) مجھے اس شخص پہ تعجب ہے جو بستر پہ صبح تک سوتا رہتا ہے اور وہ رات

Marfat.com

کی دو رکعتوں کی فضیلت میں غور کیوں نہیں کرتا اور رات میں گھڑی بھر قیام کیوں نہیں کرتا۔

(۵) مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو اللہ تعالیٰ پر جرأت کرتا ہے اور اس کی منہیات سے نہیں رکتا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس کی معصیت قیامت کے دن اس پر پیش کی جائیں گی پھر وہ اپنی عاقبت کے انجام پر غور کر کے اس سے کیوں نہیں بچتا۔

حضرت عبد اللہ ابن مبارک فرماتے ہیں حرام کا ایک پیسہ چھوڑ دینا ایک لاکھ پیسہ صدقہ کرنے سے افضل ہے انہی عبد اللہ بن مبارک کے متعلق منقول ہے کہ وہ ملک شام میں حدیثیں لکھتے تھے ان کا قلم ٹوٹ گیا تو کسی سے قلم مستعار لے لیا جب لکھنے سے فارغ ہوئے تو واپس کرنا بھول گئے اور قلم کو قلمدان میں رکھ دیا، جب آپ واپس مرو "نام شہر" پہنچے تو قلم کو دیکھ کر یاد آیا کہ یہ تو واپس نہیں کیا چنانچہ آپ پھر شام گئے اور قلم اس کے مالک کو واپس کیا۔

تقویٰ دین کی حفاظت ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ حلال اور حرام کو واضح کر دیا گیا ہے مگر چند امور ان کے درمیان مشتبہ ہیں جن کا علم اکثر لوگوں کو نہیں ہے پس جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں پھنس گیا وہ حرام میں پڑ گیا اس چرواہے کی طرح جو چراگاہ کے کنارے بکریاں چراتے چراتے چراگاہ میں داخل ہو جاتا ہے، جان لو کہ ہر بادشاہ کے کچھ ممنوعہ علاقے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ممنوعہ علاقے اس کی محرمات ہیں اور یہ بھی جان لو کہ جسم میں ایک لوتھڑا "دل" ہوتا ہے اگر وہ صحیح ہے تو سارا جسم سلامت ہے اگر وہ خراب ہو تو سارا جسم بیکار ہو جاتا ہے

Marfat.com

حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں ہر شے کی کچھ حدود ہوتی ہیں اسلام کی حدود، تقویٰ، تواضع، شکر اور صبر ہیں اور تقویٰ تمام امور کی اصل الاصول ہے جبکہ تواضع غرور سے بچاتی ہے، صبر آگ سے نجات بخشتی ہے اور شکر جنت دلانے میں کامیاب ہے، حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر تم نماز پڑھتے پڑھتے کمان کی طرح ٹیڑھے ہو جاؤ اور روزے رکھتے رکھتے سوکھے کانٹے ہو جاؤ پھر تمہیں نفع تقویٰ سے ہی حاصل ہوگا۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں تقویٰ کی علامت یہ ہے کہ تو دس باتوں کو اپنے اوپر فرض سمجھ لے۔

(۱) زبان کو غیبت سے بچانا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو"[۱]

(۲) بد گمانی سے بچو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "زیادہ[۲] بد گمانی سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں" نیز حضور علیہ السلام فرماتے ہیں بد گمانی سے بچو کہ یہ سب سے بڑی جھوٹی بات ہے۔

(۳) کسی کا مذاق نہ اڑاؤ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "کوئی قوم[۳] دوسری قوم سے مذاق نہ کرے ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں"

(۴) حرام کاموں سے نگاہ کو بچانا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "آپ[۴] مؤمنوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھا کریں"

ع۱ وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا۔

ع۲ اِجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔

ع۳ لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ۔

ع۴ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ۔

Marfat.com

(۵) زبان میں سچائی ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور[1] جب تم کوئی بات کرو تو انصاف سے کرو۔"

(۶) اپنے اوپر انعامات الٰہیہ کی معرفت رکھے تاکہ اس میں تکبر نہ آئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بلکہ اللہ[2] تعالیٰ نے تم پر احسان فرمایا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی راہ دکھائی اگر تم سچے ہو۔"

(۷) اور وہ[3] لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچ کرتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں ان کا خرچ اعتدال پر ہوتا ہے۔"

(۸) اپنے لئے برائی و تکبر کی خواہش نہ کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یہ[4] عالم آخرت ہم ان لوگوں کے لئے کرتے ہیں جو فساد کر کے دنیا میں بڑا بننا نہیں چاہتے"

(۹) پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرتے ہیں ارشاد الٰہی ہے "پابندی[5] کرو نمازوں کی اور درمیان والی نماز کی عاجزی کے ساتھ اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر۔"

(۱۰) سنت اور جماعت پر ثابت قدم رہتے ہیں فرمان الٰہی ہے "اور یہ[6] کہ میرا یہ دین سیدھا سیدھا راستہ ہے پس تم اسی راہ پر چلو اور ان

---

[1] وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا

[2] بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدٰىكُمْ لِلْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۝

[3] وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا

[4] تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا

[5] حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ ۔

[6] وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

Marfat.com

راہوں پر نہ چلو جو تمہیں اپنی راہ سے بھٹکا دیں اللہ تعالےٰ نے تمہیں اس کی وصیت فرمائی ہے تاکہ تم بچ جاؤ"

حضرت محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں تین باتوں کو کسی بھی صورت میں نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

(۱) کسی پر بھی زیادتی نہ کرو واللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یہ تمہاری سرکشی تمہارے لئے ہی وبال ہے۔

(۲) کسی کے ساتھ مکر و فریب نہ کرو واللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور برے[۲] فریب کا وبال فریبی پر ہی پڑتا ہے"

(۳) عہد کبھی نہ توڑ واللہ تعالیٰ فرماتا ہے "پس[۳] جو شخص عہد توڑے گا تو اس کا وبال اسی عہد شکنی کرنے والے پر پڑے گا۔

حضرت ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں زہد کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) زہد فرض (۲) زہد فضل (۳) زہد سلامت۔ حرام سے بچنا زہد فرض ہے اور حلال میں محتاط رہنا زہد فضل ہے جبکہ مشتبہ چیزوں سے بچنا یہ زہد سلامت ہے اور یہ بھی آپ کا قول ہے کہ تقویٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) فرض یعنی معصیت سے بچنا (۲) احتیاط یعنی مشتبہ اشیاء سے بچنا۔ اسی طرح غم بھی دو طرح کے ہیں (۱) مفید یعنی آخرت کا غم (۲) مضر یعنی دنیا اور اس کی زینت کا غم۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں خالص تقویٰ یہ ہے کہ اپنی آنکھوں کو

---

۱ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ۔
۲ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ۔
۳ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ۔

Marfat.com

حرام سے، زبان کو جھوٹ اور غیبت سے اور تمام اعضاء کو حرام سے بچا کر رکھے

مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس شام سے زیتون کا تیل آیا جو کہ مرتبانوں میں بند تھا۔ آپ نے پیالے بھر بھر کر لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کیا قریب ہی آپ کے صاحبزادے بیٹھے تھے، جو پیالے کو لگا ہوا تیل اپنے بالوں میں لگا لیتے تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیٹے سے فرمایا کہ تیرے بال مسلمانوں کے تیل کے بہت شوقین ہیں؟ پھر بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور حجام کے پاس لے جا کر اس کے بال منڈوا دیئے اور فرمایا یہی تیرے لئے اچھا ہے۔

روایت ہے کہ حضرت ابراہیم بن ادھم نے عمان جانے کے لئے جانور کرایہ پر لیا، دوران سفر کوڑا، چھانٹا، گر گیا، آپ سواری سے اترے اسے وہیں باندھا اور پیدل پیچھے جا کر کوڑا اٹھا لائے، عرض کیا گیا کہ آپ سواری کو ہی پیچھے موڑ لیتے اور کوڑا اٹھا لاتے، فرمایا سواری کا یہ جانور میں نے آگے جانے کے لئے کرایہ پر لیا ہے واپس لوٹنے کے لئے نہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے ہمراہ دراز گوش پر سوار تھا، آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا جانتے ہو بندوں پر اللہ تعالےٰ کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں، فرمایا بندوں پر اللہ تعالےٰ کا حق یہ ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو بھی اس کا شریک نہ بنائیں پھر فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں، ارشاد فرمایا یہ کہ وہ اپنے بندوں کو جنت سے نوازے۔

Marfat.com

باب

حیاء کے بیان میں

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ چار چیزیں رسولوں کی سنت ہیں، عطر لگانا، نکاح فرمانا، مسواک کرنا اور حیاء حضور علیہ السلام کی حدیث ہے کہ انبیائے کرام کے اقوال میں سے ایک مشہور قول یہ بھی ہے کہ جب حیا نہ رہے تو پھر جو چاہے کر، حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ سے حیاء کرو جیساکہ حیا کرنے کا حق ہے، صحابہ نے عرض کیا کہ ہم اللہ تعالےٰ سے حیاء بھی کرتے ہیں اور اس کی حمد بھی کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ نہیں بلکہ حیاء یہ ہے کہ سر کی اور اس کے تمام اعضاء کی، پیٹ کی اور اس کے تمام اعضاء کی حفاظت کرے نیز مرنے اور اس کے بعد کے عمل کو یاد رکھے اچھی آخرت کے خواہشمند حیات دنیاوی کی زینت چھوڑ دیتے ہیں جس نے ایسا عمل کیا گویا وہی اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنے والا ہے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں حیاء ایمان کا جز ہے اور ایمان ہی جنت میں لے جاتا ہے اور بے حیائی ظلم کا حصہ ہے اور ظلم جہنم میں لے جاتا ہے حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں مجھے تین مرتبہ فوت ہو کر پھر زندہ ہونا یہ اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی کی شرم گاہ کو دیکھوں، یا کوئی میری شرم گاہ کو دیکھے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں شرمگاہ دیکھنے اور دکھانے والے پہ

Marfat.com

اللہ تعالے لعنت فرماتے ہیں بلکہ حدیث میں حضور علیہ السلام کا یہ فرمان ہے کہ حمام میں بھی بغیر چادر کے جانا حلال نہیں ہے۔

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حمام میں لے جانے کے لئے دو چادروں کا ہونا ضروری ہے ایک پردے کے لئے اور دوسری باندھ کر نہانے کے لئے حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بری نظروں سے بچو کہ شہوت کا سبب بنتی ہیں اور دیکھنے والے کو فتنے میں ڈالنے کے لئے یہی کافی ہے، کسی دانا سے سوال کیا گیا کہ فاسق کون ہے ؟ فرمایا وہ شخص جو لوگوں کے دروازوں اور ان کے ستر سے اپنی نگاہوں کو نہیں بچاتا، حضرت عطاء سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام ایک ایسے شخص کے نزدیک سے گزرے جو غسل کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا اے لوگو! بے شک اللہ تعالے صاحب حیا، حوصلے والا اور پردہ دینے والا ہے اور حیار اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے جب تم میں سے کوئی ایک بھی غسل کرے تو اسے لوگوں کی نظروں سے بچنا چاہیئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام جب قضاءِ حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین کے قریب نہ بیٹھ جاتے، حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حیار کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) لوگوں کی ایک دوسرے سے حیار۔

(۲) لوگوں کی اللہ تعالے سے حیار۔

اور لوگوں کی ایک دوسرے سے حیا یہ ہے کہ ان چیزوں کے سامنے اپنی آنکھوں کو جھکالے جن کا دیکھنا حلال نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سے حیا یہ ہے کہ بندہ انعامات الٰہی کو پہچانے اور اس کی معصیت میں حیا کرے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے

Marfat.com

اور آپ کو روتا ہوا دیکھ کر وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو عذاب دینے سے حیا فرماتے ہیں جو حالت اسلام میں بوڑھا ہوا ہو مگر بوڑھے مسلمان کو گناہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے شرم نہیں آتی، بہز بن حکیم کے دادا نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم اپنے ستر کو کس کس سے چھپائیں؟ آپ نے فرمایا سوائے اپنی بیوی اور مملوکہ لونڈی کے کسی پر ظاہر نہ کرو، عرض کیا اگر ہم اکیلے ہوں تو؟ فرمایا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے حیا کی جائے۔

کسی بزرگ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جب تیرا دل تجھے گناہ کی ترغیب دے تو تو اپنی آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھنا اور آسمان والے سے شرم کرنا اور اگر تو ایسا نہ کر سکے تو پھر زمین کی طرف دیکھنا اور زمین والوں سے شرم کرنا اگر زمین و آسمان والوں سے تجھے شرم نہیں آتی تو پھر تو خود کو جانوروں میں شمار کر، حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ تو اپنے دروازے بند کر کے پردے گرا کر لوگوں سے تو شرم کرتا ہے مگر تو اس قرآن سے نہیں شرماتا جو تیرے سینے میں ہے اور اس رب جلیل سے نہیں شرماتا جس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔

حضرت منصور بن عمار رضی اللہ عنہ کی حکیمانہ باتوں میں لکھا ہے کہ

(۱) جس کی نگاہ اپنے گناہوں پر ہوتی ہے وہ دوسروں کے عیب کو نہیں دیکھتا

(۲) جو تقوےٰ کے لباس کو اتار پھینکتا ہے پھر کوئی شے اسے چھپا نہیں سکتی۔

(۳) جو اللہ تعالےٰ کے بخشے ہوئے رزق پر رضی ہو جاتا ہے اسے دوسروں کے کثیر مال کو دیکھ کر غم نہیں ہوتا۔

(۴) جو بغاوت کے لئے تلوار کھینچتا ہے وہ اپنا ہی ہاتھ کاٹتا ہے۔

(۵) بھائی کے لئے کنواں کھودنے والا خود ہی اس میں گرتا ہے۔

(۶) جو دوسروں کے عیب اچھالتا ہے وہ خود ہی برہنہ ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

(۷) جو اپنی ذلالتوں کو بھول جاتا ہے وہ دوسروں کی ذلت کو بڑا سمجھتا ہے۔

(۸) کبیرہ گناہوں کا مرتکب برباد ہو جاتا ہے۔

(۹) تکبر کرنے والا ہلاک ہو جاتا ہے۔

(۱۰) عقل پر بھروسہ کرنے والا ٹھوکر کھاتا ہے۔

(۱۱) لوگوں پر اترانے والا ذلیل ہو جاتا ہے۔

(۱۲) ایک ہی عمل میں لگا رہنے والا اکتا جاتا ہے۔

(۱۳) لوگوں کے سامنے فخر کرنے والا خود ہی خراب ہوتا ہے۔

(۱۴) بے وقوفی کی باتیں کرنے والا گالیاں سنتا ہے۔

(۱۵) رذیل لوگوں کے ساتھ بیٹھنے والا حقیر سمجھا جاتا ہے۔

(۱۶) علماء کے ساتھ بیٹھنے والے معزز ہوتے ہیں۔

(۱۷) جو بری جگہوں میں جاتے ہیں ان پر تہمت لگتی ہے۔

(۱۸) جو دین کو بے وقعت سمجھتا ہے وہ تباہ ہو جاتا ہے۔

(۱۹) جو لوگوں کے مال کو اپنے لئے مال غنیمت سمجھتا ہے وہ محتاج ہو جاتا ہے۔

(۲۰) جو عافیت کا انتظار کرتا ہے اسے صبر کرنا چاہیئے۔

(۲۱) لاعلمی میں قدم اٹھانے والا آخر میں شرمندہ ہوتا ہے۔

(۲۲) اللہ تعالیٰ سے زیادہ بوجھ اٹھانے والا عاجز رہ جاتا ہے۔

(۲۳) کسی امر میں تجربہ نہ رکھنے والا دھوکہ کھاتا ہے۔

(۲۴) اہل حق کو گرانے والا خود ہی گر جاتا ہے۔

(۲۵) استطاعت سے زیادہ بوجھ اٹھانے والا عاجز رہ جاتا ہے۔

(۲۶) جو اپنی موت کو پہچان لیتا ہے وہ امیدیں کم کر دیتا ہے۔

(۲۷) جاہلوں کی راہ پکڑنے والا عدل کی راہ کو چھوڑ دیتا ہے۔

Marfat.com

باب
نیت کے مطابق عمل کرنا

حضرت زید بن میسرہ سے منقول ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ہر دانا کی بات کو قبول نہیں فرماتا بلکہ اس کی فکر و غرض کو دیکھتا ہوں اگر اس کی غرض و فکر محض میری رضا و خوشنودی ہو تو میں اس کی خاموشی کو بھی فکر اور گفتگو کو ذکر بنا دیتا ہوں چاہے وہ بول ہی نہ رہا ہو۔ حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں ایک شخص بولتا ہے اور اس کی باتوں پر لوگ ناراض ہوتے ہیں لیکن اس کی نیت خیر کی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں عذر ڈال دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کی بات میں تو بھلائی ہے اور دوسرا وہ شخص ہے جو باتیں بہت اچھی کرتا ہے مگر اس کی نیت میں بھلائی نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں یہ ڈال دیتے ہیں کہ اس کی باتوں میں تو بھلائی ہی نہیں ہے۔

عون بن عبداللہ سے مروی ہے کہ اہل خیر ایک دوسرے کی طرف تین باتیں ضرور لکھتے ہیں۔

(۱) جو شخص اپنی آخرت کے لئے عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دنیاوی امور کو مکمل فرماتے ہیں۔

(۲) جو شخص اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کی اصلاح فرماتے ہیں۔

(۳) جو شخص اپنے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان معاملات کی اصلاح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں سے اس کے معاملے کی اصلاح فرماتا ہے۔

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ آیت ''فرما دیجئے کہ ہر شخص کا عمل اسکی نیت پر ہے''

ع۱ قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ

Marfat.com

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شاکلہ سے مراد نیت ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ عمل کی صحت کا دار و مدار نیت پہ ہے۔

حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ مؤمن کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے بعض اہل علم سے منقول ہے کہ نیت خیر کی ہو اگرچہ عمل نہیں کیا مگر ثواب پھر بھی ملتا ہے لیکن بغیر نیت کے عمل خیر پہ ثواب نہیں ملتا، بعض علماء فرماتے ہیں کہ مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اگرچہ نیت میں طول ہو اور عمل مختصر ہو اس لئے کہ وہ نیت کرتا ہے کہ تا حیات نیکی کے کام کروں گا مگر وہ نیک کام نہ کر سکا تو اسے نیت کا ثواب ملے گا اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ نیت دل کا عمل ہے اور دل معرفت کا خزانہ ہے اور جو بات مخزن معرفت " دل " سے ہو وہ باقی سب سے افضل ہوتی ہے۔

نیت کا پھل

حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک شخص پہاڑوں جیسی نیکیوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہو گا پھر ایک منادی پکارے گا کہ اگر فلاں شخص کے پاس کسی کا حق ہو تو وہ آکر حاصل کرلے پھر لوگ آئیں گے اور اپنے حق کے بدلے میں اس کی نیکیاں لے جائیں گے یہاں تک کہ اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہے گی تو وہ شخص حیران کھڑا ہو گا تب اللہ تعالےٰ اس سے فرمائیں گے کہ میرے پاس تیرا ایک خزانہ ہے جس پہ میں نے نہ تو فرشتوں کو مطلع کیا ہے اور نہ ہی مخلوق میں سے کسی اور کو بندہ عرض کرے گا یا رب وہ کیسا خزانہ ہے ؟ اللہ تعالےٰ فرمائے گا تیری نیت جو تو نے نیکی کے لئے کی تھی میں نے اسے تیرے لئے ستر گنا لکھ دیا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی اسرائیل کے عابدوں میں سے ایک عابد کا گزر ریت کے ٹیلے پہ ہوا تو اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اگر یہ ٹیلہ

Marfat.com

آٹے کا ہو جائے تو میں بھوک میں مبتلا بنی اسرائیلیوں کو پیٹ بھر کر کھلاتا تب اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے اپنے نبی پہ وحی بھیجی کہ اس عابد سے کہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسی قدر میں نے تیرے لئے ثواب لکھ دیا ہے جتنا کہ ٹیلے برابر آٹا صدقہ کرنے میں تجھے ثواب ملتا ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو اس کا اعمال نامہ جس میں حج، عمرہ، جہاد، زکوٰۃ اور صدقات وغیرہ ہوں گے اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا مگر وہ شخص دل سے کہے گا کہ یہ عمل تو میں نے کئے ہی نہیں تھے اس لئے یہ میرا اعمال نامہ نہیں ہو سکتا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارا اعمال نامہ ہے اسے پڑھو! تو زندگی بھر یہ چاہتا رہا کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں حج کرتا اور جہاد کرتا اور ہم نے جان لیا کہ تیری نیت سچی ہے اس لئے تجھے ان تمام باتوں کا ثواب عطا کر دیا گیا ہے۔

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نیت کی سچائی اس وقت واضح ہوتی ہے جب اپنے پاس موجود قلیل شئ بھی خرچ کرنے میں بخل نہ کرے یعنی اگر کسی حاجی کو سفر خرچ ختم ہونے پہ لوٹتے دیکھ کر دل میں کہے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی حج کرتا لیکن میں استطاعت نہیں رکھتا سوائے ان دو درہموں کے اور وہ دونوں درہم اس حاجی کو دیدے، یا کسی غازی کو اسباب حرب نہ ہونے کے باعث لوٹتے دیکھا تو کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی جہاد کرتا مگر میرے پاس تو صرف دو درہم ہیں اور وہ دونوں درہم غازی کو دے دیتا ہے یا اپنے محتاج و مسکین ہمسائے کو دے دیتا ہے اور جب وہ اس تھوڑے سے مال کو خرچ کرنے میں بخل کر رہا ہے تو اللہ تعالےٰ کو معلوم ہے کہ اگر اس کے پاس کثیر مال ہوتا تو بھی وہ بخل ہی کرتا تو اسے اس نیت کا ثواب نہیں ملے گا۔

اسی طرح وہ شخص جو کہتا ہے کہ میں اگر قرآن مجید کا حافظ ہوتا تو دن رات

Marfat.com

اس کی تلاوت کرتا پھر اگر وہ اس سورت کو جو اسے یاد ہے پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ اگر باقی قرآن بھی اسے یاد ہوتا تو وہ ضرور پڑھتا تب اللہ تعالےٰ اسے پورا قرآن حفظ کرنے کا ثواب عطا فرما دیتے ہیں اور اگر وہ ایک سورۃ بھی نہیں پڑھتا تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ اس کی یہ نیت صحیح نہیں ہے، حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں کہ مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے اور ہر عمل کا مدار اس کی نیت پر ہے۔

اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید جانتا ہے

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت رکھتا ہے یعنی اس کی کوئی انصاف والی بات دیکھی مگر وہ شخص عند اللہ جہنمی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اسے اس کی محبت کا اجر عطا فرمائے گا جیسا کہ اگر یہ کسی جنتی سے محبت کرتا تو ثواب ملتا اور جو شخص کسی کے ظلم کو دیکھ کر اس سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے دشمنی رکھتا ہے مگر وہ شخص عند اللہ جنتی تھا لیکن اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی پہ بھی اجر عطا فرمائے گا جیسا کہ یہ کسی جہنمی سے دشمن کر کے اجر کا مستحق ہوتا۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ کیا میرے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا الٰہی میں نے تیرے لئے نماز پڑھی ہے، روزہ رکھا ہے، صدقہ کیا ہے اور تیرا ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز تیرے لئے حجت ہے، روزہ تیرے لئے ڈھال، صدقہ تیرے لئے سایہ ہے اور ذکر تیرے لئے نور ہے پھر تو نے میرے لئے کون سا عمل کیا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا الٰہی پھر ارشاد فرمائیں کہ کونسا

Marfat.com

عمل تیرے لئے ہوگا؟ فرمایا اے موسیٰ کیا میرے کسی دوست کو اپنا دوست بنایا ہے؟ یا میرے دشمن کو اپنا دشمن سمجھا ہے؟ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے دوستی اور اسی کے لئے دشمنی ہی سب سے افضل عمل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ تو تمہارے اموال کو دیکھتے ہیں اور نہ صورتوں کو اور نہ تمہارے احوال کو بلکہ وہ تو تمہارے اعمال اور تمہارے دلوں کو دیکھتے ہیں، حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی خاطر لوگوں کو ناراض کر لیا اس سے اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوتے ہیں اور لوگ بھی۔ نیز جس نے لوگوں کو راضی رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لیا اس سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوتے ہیں اور لوگ بھی۔

حضرت ابومسعود انصاری سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دربار نبوی میں حاضر ہو کر جہاد کے لئے سواری طلب کی تو آپ نے فرمایا فلاں شخص کے پاس جاؤ وہ تمہیں سواری دیدے گا پس وہ اس شخص کے پاس گیا تو اس نے اونٹ دے دیا پھر اس نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں آکر اطلاع دی حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص خیر کی نشان دہی کرتا ہے اس کے لئے بھی ویسا ہی اجر ہے جیسا نیکی کرنے والے کے لئے ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ خیر کی نشاندہی کرنے والا بھی نیکی کا عمل کرنے والے کی طرح ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہد نبوی میں ایک سائل نے آکر سوال کیا تو سب لوگ خاموش رہے پھر اس شخص نے اسے کچھ دیا تو دوسروں نے بھی دے دیا تب حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بھلائی کی بنیاد ڈالتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اس کی اتباع کرتے ہیں تو اسے اپنے عمل کا اور

Marfat.com

دوسروں کے عمل کا بھی ثواب ملتا ہے اور یہ کہ متبعین کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جو شخص برائی کی بنیاد ڈالتا ہے اور دوسرے اس راہ پر چلتے ہیں تو اسے اپنی بدعملی کا بھی اور اس کی پیروی کرنے والوں کی بدعملی کا بھی گناہ ملے گا اور یہ کہ اس کے پیروکاروں کے وبال میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

حضرت تمیم داری سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص پانچ چیزوں کے ساتھ قیامت کے دن حاضر ہوگا اسے دخول جنت سے کوئی چیز نہ روک سکے گی۔

(۱) اللہ تعالے کے ساتھ اخلاص۔

(۲) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اخلاص۔

(۳) قرآن مجید کے ساتھ اخلاص۔

(۴) مسلم امراء حکام کے ساتھ اخلاص۔

(۵) عوام الناس کے ساتھ اخلاص۔

حضور علیہ السلام کی ایک حدیث ہے کہ اخلاص ہی دین ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ کس کے ساتھ؟ فرمایا اللہ تعالی، اس کے رسول مقبول، اس کی کتاب اور تمام مسلمانوں کے ساتھ۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اللہ تعالی کے ساتھ اخلاص یہ ہے کہ تو اللہ تعالی پر ایمان کامل رکھے اور لوگوں کو بھی اس طرف دعوت دے اور تیری یہ آرزو ہونی چاہیئے کہ تمام مسلمان مؤمن ہوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اخلاص یہ ہے آپ جو کچھ اللہ تعالی کی طرف سے لائے ہیں تو اس کی تصدیق کرے اور آپ کی سنت پر عمل کرے اور تمام لوگوں سے بھی اسی کی تمنا کرے اور قرآن مجید سے اخلاص یہ ہے تو اسے پڑھے اور اس کے احکامات پر عمل کرے اور یہ تمنا رکھے کہ لوگ بھی اسے پڑھیں اور اس پر عمل کریں، اور مسلم امراء کے ساتھ اخلاص یہ ہے کہ تو ان کے احکامات کی

Marfat.com

اطاعت کرے اور ان کی منہیات سے رُک جائے اور لوگوں کو بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ترغیب دے مگر تلوار کے ساتھ بغاوت نہ کرا ور مسلمانوں کے ساتھ بھلائی یہ ہے کہ ان کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے اور جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے ان کے لئے بھی مکروہ جانے اور تمنا کرے کہ تمام مسلمانوں کے دلوں میں الفت و محبت پیدا ہو جائے۔

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں بہت سے لوگ سوتے رہتے ہیں مگر انہیں ثواب رات بھر نماز پڑھنے والوں کا ملتا ہے اور بہت سے لوگ رات بھر جاگ کر نماز پڑھتے ہیں مگر ان کا شمار سونے والوں میں ہوتا ہے یہ یوں کہ ایک شخص کی عادت ہے کہ وہ وقت سحر اٹھتا ہے وضو کر کے طلوع فجر تک نماز پڑھتا ہے مگر دوسرا آدمی نماز پڑھنے کی نیت کر کے سویا مگر نیند نے غلبہ کیا اور طلوع آفتاب تک سویا رہا پھر بیدار ہوا تو اس پر غم زدہ تھا اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا تو اسے بھی نمازیوں میں شمار کیا جائے گا اور اسے شب بھر قیام کرنے والوں کا ثواب ملے گا ایک اور شخص جو رات کو اٹھ کر نماز نہیں پڑھتا تھا مگر آنکھ کھلی اور اس نے سمجھا کہ صبح ہو گئی ہے وہ اٹھا اور وضو کر کے مسجد چلا گیا پھر معلوم ہوا کہ ابھی تو صبح نہیں ہوئی پس وہ صبح کا انتظار کرنے لگا مگر دل ہی دل میں کہنے لگا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ابھی فجر طلوع نہیں ہوئی تو میں اپنے بستر سے نہ اٹھتا تو ایسا شخص بھی سونے والوں میں شمار ہو گا حالانکہ وہ جاگ رہا تھا۔

Marfat.com

باب
خود پسندی

حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں نجات دو باتوں میں ہے ایک تقویٰ اور دوسری نیت اور ہلاکت و بربادی بھی دو چیزوں میں ہے ایک مایوسی اور دوسری خود پسندی یعنی بڑائی ہیں حضرت وہب ابن منبہ فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے ایک شخص نے ستر سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور ہفتے کے ہفتے ہی روزہ افطار کرتا تھا اس نے اللہ تعالےٰ سے ایک حاجت کے لئے سوال کیا مگر اسے کچھ نہ ملا تو اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر میرے پاس کوئی نیکی ہوتی تو میری حاجت کو ضرور پورا کیا جاتا بس یہ میری نحوست ہے تب اسی لمحے فرشتہ نازل ہوا اور کہا اے ابن آدم تیری یہ وہ گھڑی ہے جس میں تو نے اپنے آپ کو کمتر پہچانا یہی ساعت تیری تمام گذشتہ عبادت سے بہتر ہے۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں ایک شخص تھا جب وہ چلتا تھا تو بادل اس پر سایہ فگن ہوتا تھا ایک اور شخص نے اس سے کہا کہ میں اس سایہ کے پیچھے چلوں گا تو پہلے شخص کے دل میں بڑائی وخود پسندی پیدا ہوئی کہ اس جیسا شخص بھی میرے سایہ میں چلے گا! چلتے چلتے جب دونوں کی راہیں جدا ہوئیں تو سایہ دوسرے شخص کے ساتھ چلا گیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تیری خالص توبہ یہ ہے کہ تو اپنے گناہ کو پہچانے اور تیرا خالص عمل یہ ہے کہ تو بڑائی کو جھٹک دے اور تیرا خالص شکر یہ ہے کہ تو اپنی کوتاہیوں کو پہچانے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمتہ کے بارے میں مذکور ہے کہ دوران خطبہ

Marfat.com

اگر خود پسندی کا شبہ ہوتا تو خطبہ روک دیتے ایسے ہی لکھتے وقت خود پسندی کا شائبہ ہوتا تو وہ تحریر پھاڑ دیتے اور کہتے "اے اللہ میں اپنے نفس کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں"، حضرت مطرف بن عبداللہ فرماتے ہیں رات بھر سو کر ندامت کی کیفیت میں صبح اٹھنا یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ رات بھر قیام کروں اور خود پسندی میں صبح کروں حضرت ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے سوال کیا کہ میں کب جانوں کہ میں نے کوئی اچھا کام کیا ہے؟ فرمایا جب یہ جان لے کہ تو برا ہے، عرض کیا میں اپنی برائی کو کیسے جانوں؟ فرمایا جب تو یہ جان لے کہ تو اچھا کام کر رہا ہے۔

مذکور ہے کہ ایک بنی اسرائیلی جوان دنیا کو چھوڑ کر اور لوگوں سے کنارہ کشی کر کے ایک نواحی علاقے میں عبادت میں مشغول ہو گیا تو اس کی قوم کے دو بزرگ افراد اس کے پاس آئے تاکہ وہ اسے اس کے گھر لے جائیں ان دونوں نے اس سے کہا اے نوجوان تو نے ایک مشکل ترین کام شروع کیا ہے مگر تو اس پر صبر نہیں کر سکیگا نوجوان نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اور لوگوں کا قیام تو میرے قیام سے بھی شدید تر ہے انہوں نے کہا کہ اچھا تم اپنے اقربا میں رہ کر عبادت کرو یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا، نوجوان نے جواب دیا کہ میرا رب جب مجھ سے راضی ہو جائے گا تو وہ میرے اقربا کو بھی مجھ سے راضی فرما دے گا انہوں نے کہا تو نوجوان ہے اس لئے نہیں جانتا جبکہ ہمیں امور کا خوب تجربہ ہے اور ہمیں ڈر ہے کہ تو خود پسندی میں مبتلا نہ ہو جائے، نوجوان نے کہا کہ اپنے نفس کو میں خوب جانتا ہوں خود پسندی اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی پھر ان میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اٹھو چلیں اس نے تو جنت کی خوشبو پا لی ہے اسلئے یہ ہماری بات نہیں مانیگا۔

---

۱ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

Marfat.com

روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام دریا کے کنارے ایک سال تک اپنے رب کی عبادت کرتے رہے جب سال پورا ہوگیا تو بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ میری کمر جھک گئی ہے، آنکھیں پتھرا گئی ہیں، آنسو جاری ہیں مگر میں نہیں جانتا کہ میرے لئے کیا حکم دیا گیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ایک مینڈک سے فرمایا کہ میرے بندے داؤد علیہ السلام کو میری طرف سے جواب دو، مینڈک نے کہا اے اللہ کے نبی ایک سال کی عبادت پر اللہ سے ایسی امیدیں؟ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق مبعوث فرمایا میں تو اس دریا کے کنارے ساٹھ سال سے اللہ تعالیٰ کی حمد کر رہا ہوں اس کے باوجود میں اپنے رب کے خوف سے لرزتا ہوں یہ سنتے ہی حضرت داؤد علیہ السلام پر گریہ طاری ہوگیا بعض روایت میں آیا ہے کہ قبطی کے قتل کے بعد یہ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیش آیا تھا۔

چار باتیں خود پسندی کا علاج ہیں

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ چار چیزوں سے ہی خود پسندی کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) یہ یقین کرے کہ عمل کی توفیق اسے اللہ نے ہی بخشی ہے تو وہ خود پسندی کی بجائے شکر میں مشغول ہو جائے گا۔

(۲) ہر نعمت کو عطائے الٰہی سمجھے اس طرح وہ شکر میں مشغول ہو گا اور اس کے عمل میں استقلال ہو گا اور خود پسندی پیدا نہیں ہو گی۔

(۳) وہ ڈرتا رہے کہ اس کا عمل کہیں نامقبول تو نہیں ہو گا اس طرح اس کے دل میں خود پسندی پیدا نہیں ہو گی۔

(۴) اپنے گناہوں کو مدِ نظر رکھے کہ کہیں وہ نیکیوں پہ غالب نہ آجائیں اس طرح

Marfat.com

بھی خود پسندی پیدا نہیں ہوگی۔ پھر وہ شخص اپنے عمل پر کس طرح اترا سکتا ہے جسے معلوم ہی نہیں کہ قیامت کے دن اس کے نامۂ اعمال سے کیا نکلے گا اصل میں فخر و انبساط کا اظہار تو نامۂ اعمال پڑھنے کے بعد ہو سکتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں اکثر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان "آؤ یہ اعمال نامہ پڑھو" سنتا تھا مگر یہ نہ جانتا تھا کہ یہ بات کس کے لئے کہی گئی ہے یہاں تک کہ حضرت کعب ہماری موجودگی میں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے ان سے کتاب اللہ جیسی کوئی بات سنانے کی فرمائش کی تو حضرت کعب نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ایک وسیع میدان میں کھڑا کرے گا، پھر ایک پکارنے والے کی آواز سنائی دے گی تو سب کی آنکھیں اسی کی طرف ہونگی، پھر ہر قوم کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا "امام سے مراد وہ سربراہ و پیشوا ہے جو لوگوں کو ہدایت یا گمراہی کی طرف بلاتا تھا" چنانچہ ہدایت کی راہ دکھانے والے پیشوا کو اس کے پیروکاروں سے پہلے پکارا جائے گا وہ آئے گا تو اسے سیدھے ہاتھ میں اس کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا مگر اس کی خطاؤں کو پوشیدہ رکھا جائے گا اور وہ اسے دل میں پڑھے گا تاکہ وہ یہ نہ کہے کہ میں اپنے عمل سے جنت میں جا رہا ہوں پھر اس کی نیکیوں کو لوگوں پر ظاہر کیا جائے گا اور وہ اسے پڑھ کر کہیں گے اچھے نتیجے پر فلاں کو بشارت ہو، پھر وہ اپنے دل میں اپنی برائیوں کو پڑھ کر کہے گا میں تو برباد ہو گیا مگر آخر میں وہ لکھا ہوا پائے گا، بے شک میں نے تجھے بخش دیا، پھر اسے نورانی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی پھیل رہی ہو گی پھر اسے کہا جائے گا کہ جاؤ اپنے ساتھیوں کے پاس اور انہیں بھی بشارت دو کہ ان کے ساتھ بھی تمہارے جیسا معاملہ ہو گا، جب وہ

---

[1] ھاؤم اقرءو کتابیہ

Marfat.com

لوٹے گا تو اہل محشر میں سے ہر ایک اسے دیکھ کر یہ کہے گا اے اللہ یہ ہماری طرف بھیج، لیکن وہ اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر کہے گا میرا یہ اعمال نامہ پڑھو بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے اور تمہیں بھی خوشخبری ہو کہ تمہارے ساتھ بھی میرے جیسا معاملہ ہوگا۔

پھر گمراہی پر چلانے والے امام کو بلا کر اس کا اعمال نامہ اسے دیا جائے گا وہ دائیں ہاتھ سے لینا چاہے گا مگر اس کے ہاتھ کو جھٹک دیا جائے گا اور طوق کی طرح اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا جسے وہ بائیں ہاتھ سے پکڑے گا مگر بایاں ہاتھ مروڑ کر پیٹھ کے پیچھے کر دیا جائے گا پھر وہ گردن جھکا کر دل ہی دل میں اپنی نیکیاں پڑھے گا تاکہ وہ یہ نہ کہے کہ میرے گناہ تو لکھے ہوئے ہیں مگر نیکیاں نہیں لکھی گئیں، تب اس سے کہا جائے گا تجھے تیرے اس عمل کی جزا مل گئی ہے اس طرح تیری نیکیوں کا حساب برابر ہو گیا، پھر اس کی برائیوں کو لوگوں پر ظاہر کیا جائے گا وہ اسے پڑھ کر کہیں گے اس کے برے نتیجے پر افسوس ہے جب وہ اپنے اعمال نامہ کو پڑھ لے گا تو آخر میں لکھا ہوگا، تجھ پر عذاب واجب ہو گیا ہے پھر تاریک ترین شب کے بعض حصوں کی طرح اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور آگ سے بنا ہوا تاج اسے پہنایا جائے گا جس سے دھواں پھیل رہا ہوگا پھر اسے اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر یہ کہنے کو جائے گا کہ تمہارے ساتھ بھی میرے جیسا معاملہ ہوگا جب وہ لوٹے گا تو اہل محشر میں سے ہر ایک اسے دیکھ کر یہ کہیگا یا اللہ یہ ہماری طرف نہ آئے یا اسے ہماری طرف نہ بھیج۔ وہ جس گروہ کے پاس سے گزرے گا تو وہ اس پر لعنت کریں گے جب وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے گا تو وہ انہیں بھی لعنت و تبرا کرتے پائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ[۱] پھر قیامت کے دن تم میں سے ایک دوسرے کا انکار کرے گا اور ایک دوسرے پر

---

[۱] ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا۔

Marfat.com

لعنت کرے گا، تو یہ پیشوا ان سے کہے گا مبارک ہو تمہارے ساتھ بھی میرے جیسا معاملہ ہونے والا ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ سعید بن عاص نے چند ایسے افراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجے جو وہاں اس کی تعریف کرتے تھے چنانچہ حضرت مقداد نے اٹھ کر مٹی ان کے چہروں پہ ڈالتے ہوئے کہا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا ہے کہ تعریف کرنے والوں کے چہروں پر مٹی پھینکو۔

باب
حج کی فضیلت

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم منیٰ میں حضور علیہ السلام کے ہمراہ تھے کہ یمن کے ایک گروہ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ ہمارے والدین آپ پہ قربان ہمیں حج کے فضائل بتائیے، آپ نے فرمایا ہاں! وہ شخص جو حج یا عمرہ کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے ایک ایک قدم پہ اس کے گناہ یوں جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے! جب وہ مدینہ طیبہ پہنچ کر مجھ سے سلام و مصافحہ کرتا ہے تو فرشتے بھی اس سے مصافحہ و سلام کرتے ہیں جب ذوالحلیفہ جا کر غسل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک فرما دیتے ہیں اور جب وہ دو نئے کپڑے "احرام کے" پہنتا ہے تو اللہ تعالےٰ بھی اس کی نیکیوں کو سنوار دیتے ہیں اور جب وہ کہتا ہے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ تو اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ میں تیری بات سنتا ہوں اور تیرے اوپر ہی نظر کرم ہے

Marfat.com

اور جب مکہ مکرمہ پہنچ کر وہ طواف وسعی کرتا ہے تو اللہ تعالے تمام بھلائیوں سے اسے نواز دیتے ہیں، جب عرفات میں ٹھہرتے ہیں اور رو رو کر پکارتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں کے ملائکہ کو بافتخار فرماتے ہیں اے آسمانوں میں رہنے والے فرشتو میرے اس بندے کو دیکھو کہ کتنی کٹھن منزلیں چھان کر غبار آلود بالوں کے ساتھ مال خرچ کر کے اور اپنے جسموں کو مشقت میں ڈال کر حاضر ہوئے ہیں، مجھے اپنے جلال واکرام اور عزت کی قسم میں ان کے گنہگاروں کو ان نیکوں کاروں کے صدقے بخش دوں گا اور میں انہیں برائیوں سے ایسے پاک کردوں گا جیسے ان کی ماؤں نے انہیں جنا تھا، جب وہ شیطان کو کنکریاں مار کر سر منڈواتے اور میرے گھر کا طواف زیارت کرتے ہیں تو عرش کے درمیان سے ایک منادی پکارتا ہے کہ تمہاری بخشش ہو گئی ہے جاؤ اور عمل میں لگ جاؤ۔

حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے ہمراہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے والدین آپ پہ قربان خانہ کعبہ کی حقیقت تو ارشاد فرمائیں؟ آپ نے فرمایا اے علی اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو دنیا میں میری امت کے گناہوں کے لئے بطور کفارہ بنایا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ جنتی پتھر ہے اسے اللہ تعالیٰ نے جب دنیا میں اتارا تو یہ سورج کی طرح چمکتا تھا مگر مشرکین کے بکثرت ہاتھ لگانے سے اس کا رنگ بدل کر سیاہ ترین ہو گیا۔

حضرت عباس بن مرداس فرماتے ہیں عرفہ کی شام حضور علیہ السلام نے اپنی امت کے لئے رحمت و بخشش کی بہت دعا مانگی تو جواب میں فرمایا گیا کہ سوائے اس ظلم کے جو ایک دوسرے پر کئے ہیں باقی سب خطاؤں کو معاف فرما دیا ہے، آپ نے پھر عرض کیا یا رب تو اس بات پر قادر ہے کہ ظالم کی طرف سے مظلوم کو

Marfat.com

بہترین ثواب عطا فرمادے مگر اس شام کوئی جواب نہ ملا پھر دوسرے دن صبح مزدلفہ کے مقام پر حضور علیہ السلام نے یہی دعا پھر مانگی تو رب تعالیٰ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے ان سب کو بخش دیا ہے تب حضور اکرم نے تبسم فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس ساعت میں آپ نے پہلے تو کبھی تبسم نہیں فرمایا تھا؟ فرمایا میں اس لئے ہنسا ہوں کہ اللہ کے دشمن ابلیس کو جب پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے میری دعا کو قبول فرمالیا ہے تو وہ واویلا کرنے لگا چیخنے لگا اور اپنے سر پہ مٹی ڈالنے لگا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اللہ کے گھر آتا ہے اور سوائے طواف کے اس کا کوئی دوسرا مقصد نہیں ہوتا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کو اس کی ماں نے جنا ہے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یوم عرفہ کے علاوہ شیطان کو اتنا کمزور، حقیر اور غصے میں کبھی نہیں دیکھا گیا وہ اس لئے کہ اس دن سے پہلے اس نے رحمت الٰہی کا نزول اور کبیرہ گناہوں کی بخشش کا نظارہ نہیں دیکھا تھا نیز شیطان کا ایسا حال بدر کے دن بھی ہوا تھا، حضرت عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بیت اللہ شریف کی فضیلت ارشاد فرمائی تو حضرت موسیٰ نے عرض کیا یا الٰہی حج کی کیا فضیلت ہے؟ فرمایا کہ یہ میرا وہ گھر ہے جسے میں نے تمام گھروں سے زیادہ پسند فرمایا ہے میرے اس حرم کی تعمیر میرے دوست "حضرت ابراہیم علیہ السلام" نے کی ہے دنیا کے کونے کونے سے لوگ یہاں آتے ہیں جس طرح وفادار غلام اپنے آقا کو پکارتا ہے اسی طرح مجھے پکارتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا انہیں ثواب کتنا ملے گا؟ فرمایا انہیں بخش دوں گا بلکہ ان کے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کے لئے ان کی شفاعت کو قبول فرماؤں گا، حضرت موسیٰ نے عرض کی یا الٰہی ان میں کچھ لوگ تو ایسے بھی ہوں گے جن کے نہ مال پاک ہوں گے اور

Marfat.com

نہ دل طاہر ہوں گے؟ فرمایا کہ میں گنہگاروں نیکوں کے صدقے معاف کر دوں گا۔

حجر اسود اور حضرت عمر فاروق

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق کے اوائل خلافت میں ہم نے ان کے ساتھ حج کیا آپ نے مسجد حرام میں حجر اسود کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا تو محض ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے اور اگر میں نے حضور علیہ السلام کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا حضرت علی نے فرمایا اے امیر المؤمنین ایسا نہ کہیں اس لئے کہ یہ پتھر نقصان اور نفع پہنچاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے! چونکہ آپ قرآن اور اس کے معارف سے آشنا ہیں اس لئے میں نے یہ جرأت کی ہے، حضرت عمر فاروق نے فرمایا اے ابوالحسن ایسا مضمون قرآن میں کہاں ہے؟ حضرت علی نے یہ آیت تلاوت کی "اور[1] جب آپ کے رب نے بنی آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو پیدا فرمایا اور ان کو انہی پر گواہ کیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب نے جواب دیا ہاں"، جب انہوں نے عبودیت کا اقرار کر لیا تو ان کے اقرار کو دستاویز میں لکھ کر اسی پتھر کو بلایا گیا اور لقمہ کی طرح اس تحریر کو اس میں ڈال دیا گیا اور یہ اس پر اللہ تعالیٰ کا امین ہے اور اس عہد کو نبھانے والوں کے حق میں قیامت کے دن یہ پتھر گواہی دیگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوالحسن اللہ تعالیٰ نے تمہاری پشتوں میں خوب علم عطا فرمایا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نابینا ہو جانے کے بعد فرمایا

---

[1] وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى۔

Marfat.com

کرتے تھے کہ مجھے اس بات پر ندامت ہے کہ میں نے پیدل حج کیوں نہیں کئے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ، تیرے پاس لوگ پیدل اور کمزور اونٹنیوں پر آئیں گے،

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اگر سفر کم ہے تو پیدل حج پر جانے میں کوئی فکر نہیں بلکہ یہ افضل ہے ہاں اگر سفر زیادہ ہے تو پھر سواری پر جانا افضل ہے کیونکہ پیدل چلنا خود کو مشقت میں ڈالنا ہے اس طرح وہ چڑچڑا بھی ہو جاتا ہے، لیکن اگر ایسی بات نہیں تو پھر پیدل جانا ہی افضل ہے حضرت حسن بصری سے مروی ہے کہ ملائکہ حاجیوں سے ملتے ہیں اور اونٹوں پر سوار حاجیوں کو سلام کرتے ہیں جبکہ خچروں اور گدھوں پر سوار حاجیوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل حاجیوں سے گلے ملتے ہیں۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جو مسلمان جہاد کے ارادے سے گھر سے نکلتا ہے مگر لڑائی سے پہلے سواری نے اسے لات مار دی یا موذی جانور نے کاٹ لیا اور وہ مر گیا تو وہ شہید ہوگا ایسے ہی جو مسلمان حج کے ارادے سے روانہ ہوا اور اثنائے سفر میں ہی انتقال کر گیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت واجب فرما دیتے ہیں،

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد "نبوی" میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجد میں ہزار پڑھنے کے برابر ہے سوائے مسجد حرام کے! دوسری حدیث میں فرمایا کہ میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجد میں پڑھی گئی دس ہزار نمازوں کے برابر ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجد میں پڑھی گئی ایک لاکھ نماز سے افضل ہے اور سبیل الہٰی میں پڑھی گئی ایک نماز دو لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔

۱؎ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ

Marfat.com

اس کے بعد حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اس آدمی کے متعلق بتاؤں جو اس سے بھی افضل ترین ہے؟ پھر فرمایا وہ شخص جو بہترین اور صحیح وضو کر کے اندھیری رات میں کھڑے ہو کر محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دو رکعت نفل پڑھتا ہے وہ افضل ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پہ ہے ایک توحید ورسالت کی گواہی دینا دوم نماز قائم کرنا سوم زکوٰۃ دینا چہارم رمضان کے روزے رکھنا اور پنجم بیت اللہ کا حج کرنا۔

حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک حج کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تین افراد کو جنت میں بھیجیں گے۔

(۱) حج کی وصیت یعنی ترغیب دینے والا۔

(۲) اس وصیت کو نافذ کرنے والا۔

(۳) وصیت پہ حج کرنے والا۔

نیز عمرہ اور جہاد کا معاملہ بھی اسی طرح ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ بالصواب۔

Marfat.com

باب

غزوہ اور جہاد کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ بندے کے پیٹ میں جہاد میں اڑنے والی مٹی اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح ایمان اور بدبختی بھی بندے کے دل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے حضرت حسن سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ صبح و شام کو جہاد کرنا تمام روئے زمین اور اس کی نعمتوں سے افضل ہے اور جہاد کی صف میں کسی کا کھڑا ہونا ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے عبداللہ بن رواحہ کو سریہ میں بھیجا، انہوں نے خود سے کہا اے عبداللہ جمعہ کا دن ہے لہذا رک جاؤ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جمعہ پڑھ لو پھر اپنے ساتھیوں سے جا ملوں گا جبکہ ان کے ساتھی علی الصبح ہی روانہ ہو گئے تھے پس عبداللہ نے نماز پڑھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ تم اپنے ساتھیوں کے ہمراہ صبح کو گئے کیوں نہیں؟ عرض کیا میں نے یہ چاہا کہ آپ کے ہمراہ جمعہ پڑھ لوں پھر اپنے ساتھیوں سے جا ملوں گا آپ نے فرمایا اب اگر تمام دنیا کے خزانے بھی خرچ کر ڈالو تب بھی صبح کو جانے والوں جیسی فضیلت حاصل نہ کر سکو گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے دریا کے کنارے ایک رات گذارنا پورے مہینے کے روزے رکھنے

Marfat.com

اور شب کو قیام کرنے سے بہتر ہے نیز جو شخص سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مرگیا اللہ تعالیٰ اسے فتنۂ قبر سے اور قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے امن میں رکھیں گے۔ اور قیامت تک کے دن اور رات کے عمل کا اجر اسے ملے گا اور مجاہد کی قبر کی زیارت کرنے والے کو قیامت تک ثواب ملے گا، حدیث میں ہے کہ کسی نے حضور علیہ السلام سے سوال کیا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا پاکیزہ کلام، کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا پھر عرض کیا گیا کہ اسلام کس کا افضل ہے؟ فرمایا جو مسلمانوں کو اپنے ہاتھ اور زبان سے محفوظ رکھتا ہے، عرض کیا گیا کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا جس میں قیام لمبا ہو، عرض کیا گیا صدقہ کون سا افضل ہے فرمایا محنت کی کمائی سے خرچ کرنا عرض کیا گیا کون سا ایمان افضل ہے؟ فرمایا صبر و سخاوت والا، عرض کیا گیا کہ کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا جو مجاہد اپنے گھوڑے سمیت کام آجائے، عرض کیا گیا کون سا غلام افضل ہے؟ فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں تین آنکھوں کے سوا قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہو گی، ایک آنکھ جو خوف خدا سے روتی ہے اور وہ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچتی رہی اور وہ آنکھ جو جہاد میں سرحد کی حفاظت کرتی رہی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری امت میں سے تین وہ افراد جو سب سے پہلے جنت میں جائیں گے اور تین وہ جو سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے مجھے دکھائے گئے، وہ تین جو سب سے پہلے جنت میں جائیں گے ان میں سے ایک شہید ہے دوسرا وہ غلام کہ جسے غلامی طاعت الٰہی سے نہ روک سکی تیسرا وہ تنگ دست فقیر جو عیال دار تھا مگر سوال نہ کیا پھر وہ تین جو سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے ان میں سے ایک وہ امیر جو لوگوں پہ خود ہی مسلط ہو گیا ہو دوسرا وہ مالدار جو اپنے مال سے حقوق اللہ ادا نہیں کرتا تھا

Marfat.com

تیسرا فقیر اترانے والا۔

حضور علیہ السلام سے عرض کیا گیا کون سا عمل افضل ہے فرمایا وقت پہ نماز ادا کرنا، والدین کے ساتھ بھلائی کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔

جہاد کے لئے مالی مدد کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص جہاد کے لئے گھوڑا دیتا ہے اسے جانی اور مالی طور پر جہاد کرنے والے شخص جتنا ہی ثواب ملتا ہے اور جو جہاد کے لئے تلوار دیتا ہے تو وہ تلوار قیامت کے دن اپنی زبان سے کہے گی کہ میں فلاں شخص کی تلوار ہوں اور آج تک مصروف جہاد رہی ہوں اور جو شخص جہاد کے لئے تیر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ تیر کو اس کے لئے ذخیرہ فرما دیتے ہیں اور وہ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن جب وہ لوگوں کے سامنے آئے گا تو اُحد پہاڑ سے بڑا ہو گا اور جو شخص جہاد کے لئے کوئی سواری مہیا کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جھنڈا عطا فرمائیں گے اور جو شخص کسی مجاہد کو ڈھال دیتا ہے قیامت کے دن اس کو اللہ تعالیٰ اس ڈھال سے آگ سے بچائیں گے اور جو شخص جہاد میں زخمی ہو گیا اللہ تعالیٰ اس زخم کو اس کے لئے نور کا منبع بنائیں گے اور قیامت کے دن اسے اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی خوشبو مشک جیسی ہو گی اور جو اپنے مجاہد بھائی کو پانی پلاتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے رحیق مختوم سے سیراب فرمائیں گے جس نے مجاہد بھائی کی زیارت کی اللہ تعالیٰ اسے ہر قدم پہ نیکی عطا فرمائیں گے اور اس کا ایک درجہ بلند کر کے ایک گناہ کو مٹا دیں گے جس نے جہاد کے لئے گھوڑا باندھا اس کے لئے گھوڑے کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اسے درجہ کی بلندی عطا کی جائے گی اور اس کا ایک

Marfat.com

گناہ مٹا دیا جائے گا اور جو جہاد کرتے ہوئے رات کو پہرہ دیتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے گھبراہٹ سے امان عطا فرمائیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم جہاد کے لئے کسی سریہ میں جاؤ تو پیچھے رہ کر کمزوروں کو حوصلہ دیتے رہو اور ڈرنے والوں کی حفاظت کرتے رہو تو تجھے مجاہدین جیسا ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی بعض صحابہ نے تلواروں کو جنت کی کنجیاں قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب مجاہدین کی دو صفیں ملتی ہیں تو جنت کی سنوری حوریں انہیں دیکھتی ہیں جب ایک مجاہد آگے جاتا ہے تو حوریں عرض کرتی ہیں اے اللہ اس کی مدد فرما اے اللہ اس کی اعانت فرما اور جب مجاہد پیچھے بھاگنے لگتا ہے تو عرض کرتی ہے اے اللہ اس کی بخشش فرما اور جب وہ قتل ہو جائے تو اس کے خون کے پہلے قطرہ کے نکلتے ہی اس کی بخشش فرما دے پھر جنت سے دو حوریں آتی ہیں اور اس کے چہرہ سے غبار کو صاف کرتی ہیں۔

روایت ہے کہ ایک حبشی مرد نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں بدشکل ہوں اور میرے پسینے سے اچھی خوشبو بھی نہیں آتی نیز میرا شجرۂ نسب بھی اعلیٰ نہیں اگر میں جہاد میں شہید ہو جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہو گا؟ آپ نے فرمایا جنت میں پھر وہ شخص اسلام لے آیا اور کہا کہ میرے پاس چند بکریاں ہیں میں انہیں کہاں کروں؟ آپ نے فرمایا کہ ان کے چہرے مدینے کی طرف کر کے انہیں پکارو وہ خود ہی گھر لوٹ جائیں گی پس اس نے اسی طرح کیا اور پھر جہاد میں شامل ہو گیا جب لڑائی رک گئی تو حضور اکرم نے صحابہ سے فرمایا کہ اپنے بھائیوں کی تلاش کرو، تو وہ تلاش کرنے لگے، پھر عرض کیا یا رسول اللہ وہ حبشی تو اس وادی میں زخمی ہوا پڑا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ہمراہ وہاں تشریف

Marfat.com

لے گئے اور اسے مخاطب کر کے فرمایا آج اللہ تعالیٰ نے تیرے چہرے کو خوبصورت بنا دیا ہے تیری خوشبو کو اچھا کر دیا ہے اور تیرے حسب کو اعلیٰ فرما دیا ہے، وہ حبشی رونے لگا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا صحابہ نے عرض کیا آپ نے یا رسول اللہ اس سے منہ کیوں پھیر لیا ہے؟ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے اس کی بیویاں بننے والی جنتی حوروں کو اس کی جانب لپکتے ہوئے دیکھا ہے یہاں تک کہ ان کی پازیب بھی واضح ہو گئی ہیں۔

کہتے ہیں کہ غازیوں کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) مجاہدین کی سواریوں کے رکھوالے۔

(۲) مجاہدین کے خدمت گار۔

(۳) اور جنگ لڑنے والے۔ یہ تمام لوگ برابر ثواب کے حقدار ہیں اور ان میں سواریوں کے رکھوالے افضل ہیں کیونکہ موقع ملنے پر یہ جنگ میں شریک ہو جاتے ہیں پھر خدمت گاروں کا درجہ ہے یہ بھی موقع ملتے ہی جنگ میں شریک ہو جاتے ہیں ایک دوسری حدیث میں بھی یہی مفہوم مذکور ہے

شہید کے فضائل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں وہ شخص جس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتمہ بخیر ہو وہ مرنے کے بعد دنیا میں لوٹنے کی آرزو نہیں کرتا یعنی اگر اسے دنیا کی تمام نعمتیں بھی دی جائیں تو تب بھی وہ موت کی ہیبت و دہشت سے واپسی کی تمنا نہیں کرے گا البتہ شہید جب وہ مقام شہادت کی افضلیت کو دیکھتا ہے تو یہ آرزو کرتا ہے کہ وہ دنیا میں لوٹ جائے اور دوبارہ شہید کیا جائے، حضرت سعید بن جبیر اللہ تعالیٰ کے فرمان، و پس تمام آسمانوں

Marfat.com

اور زمین[1] والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد شہدا ہیں جو عرش الٰہی کے پاس تلواریں سونت کر کھڑے ہوں گے۔

حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو تین صفتیں عطا فرمائی ہیں۔

(۱) ان میں سے جو شہید ہو جائے اسے ابدی زندگی اور رزق عطا کیا جاتا ہے۔

(۲) جو فتح کرلے اسے اجر عظیم عطا ہوتا ہے۔

(۳) اور جو زندہ رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے رزق حسن عطا فرماتے ہیں۔

حضرت حسن سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے شہادت کی موت مانگتا ہے اگر وہ ایسے ہی مرگیا تب بھی اسے شہید کا ثواب ملے گا۔

حضرت ابن مسعودؓ آیت ''بلکہ وہ زندہ[2] ہیں انہیں اپنے رب کے ہاں سے رزق ملتا ہے'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شہدا کی روحیں سبز پرندوں کے پروں میں بیٹھ کر جنت کی سیر کرتی ہیں اور جب چاہتی ہیں تو عرش سے متعلق قندیلوں میں آکر ٹھہرتی ہیں، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص اونٹنی کے دودھ دوہنے کے وقت کی مقدار جہاد کرتا ہے تو اس کے لئے بھی جنت واجب کردی جاتی ہے اور جو شخص دل میں شہادت کی تمنا رکھتا ہے مگر وہ اپنی موت مرگیا یا قتل کر دیا گیا تو اسے بھی شہید کا ثواب ملے گا نیز جو میدان جہاد میں زخمی ہوگیا یا اسے خراش لگ گئی تو قیامت کے دن اس کے زخم کا رنگ زعفران جیسا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں سوائے چار آنکھوں کے باقی سب آنکھیں قیامت کے دن روئیں گی۔

(۱) وہ آنکھ جو جہاد میں ضائع ہوگئی۔

(۲) خوف الٰہی سے بہنے والی۔

(۳) خوف الٰہی سے جاگنے والی آنکھ۔

(۴) مسلمانوں کے لشکر کی پہرہ دینے والی آنکھ۔

---

[1] فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ [2] بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ۔

Marfat.com

باب

فضیلت حفاظت سرحد

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے ایک بات کو پوشیدہ رکھا جسے آج ظاہر کر رہا ہوں اور اس بات کو ظاہر کرنے میں ویسے کوئی امر مانع نہ تھا مگر میں یہ چاہتا تھا کہ تم لوگ زیادہ سے زیادہ جمع ہو کر سنو! سو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فی سبیل اللہ جہاد کے لئے ایک روز سرحد کی حفاظت کرنا ہزار دن کے روزوں اور ہزار راتوں کے قیام سے افضل ہے حضرت مکحول سے مروی ہے کہ شرجیل بن سمط سرزمین فارس کے ایک قلعہ کی حفاظت کر رہے تھے کہ سلمان فارسی ان کے قریب سے گزرے اور ان سے فرمایا کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ایک حدیث تمہیں سناتا ہوں آپ نے فرمایا کہ جہاد میں ایک دن سرحد کی حفاظت کرنا ایک مہینے کے روزوں اور قیام سے افضل ہے اور جو شخص نگہبانی کرتے ہوئے مر گیا وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہے گا اور قیامت تک اس کے اچھے اعمال میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے جو شخص جہاد میں نعرۂ تکبیر بلند کرتا ہے تو وہ نعرہ قیامت کے دن اس کے ترازو میں ایسا پتھر ہو جائے گا جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب سے بھاری ہو جائے گا اور جو شخص دوران جہاد بلند آواز سے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر

Marfat.com

کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے رضوان اکبر لکھ دیتے ہیں اور جس کے لئے رضوان اکبر لکھ دیا جائے اسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کے درمیان اللہ تعالیٰ جمع فرمائیں گے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں بعض کے مطابق رضوان اکبر سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے اور بعض کے نزدیک وہ رضامندی ہے کہ پھر کبھی ناراضگی نہ ہوگی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ کہ کیا میں اپنا مال خرچ کر کے مجاہد کے عمل کو پا سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا تیرا مال کتنا ہے؟ عرض کیا چھ ہزار، آپ نے فرمایا کہ اگر یہ سب مال بھی تو صدقہ کر دے تب بھی مجاہد کی نیند برابر بھی ثواب نہ پا سکے گا مشہور مقولہ ہے کہ چھاؤنی میں اگر کوئی مجاہد سر منڈوا کر اپنے بال وہیں دفن کر دے تو جب تک بال رہیں گے اسے سرحد کی نگرانی کا ثواب ملتا رہے گا اور واضح رہے کہ بال زمین میں گلتے نہیں ہیں۔

عثمان بن عطا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک شخص ان کے باغ میں آیا۔ آپ نے اس وقت بیس غلاموں کو آزاد فرمایا تو وہ شخص آپ کے اس عمل پر تعجب کرنے لگا آپ نے اس شخص سے فرمایا کیا میں تجھے اس سے بھی بہتر عمل نہ بتاؤں؟ اس نے کہا ضرور! فرمایا کہ ایک شخص اپنی سواری پر جہاد کے لئے جا رہا تھا اور اس کا کوڑا اس کی انگلی میں لٹک گیا پھر اچانک اسے چھینک آئی اور اس کا کوڑا گر گیا وہ اپنے کوڑے کے گر جانے سے پریشان ہو گیا تو اس کا محض پریشان ہونا میرے اس عمل سے بہتر ہے جو تو نے دیکھا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا

Marfat.com

قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کچھ گروہوں کو اٹھائے گا تو وہ ہوا کی طرح پل صراط سے گزریں گے اور ان سے کوئی حساب نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کو عذاب ہوگا عرض کیا گیا وہ کون لوگ ہوں گے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کو سرحدوں پہ موت آئی تھی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ چار قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کو مرنے کے بعد بھی ثواب ملتا رہے گا۔

(۱) جو جہاد میں سرحدوں کی حفاظت کرتے مر گیا۔

(۲) جس نے علم سکھایا اور اس پہ عمل کرنے والوں کی وجہ سے بھی ثواب ملتا رہے گا۔

(۳) جس نے صدقہ جاریہ کیا اپنے مال سے، جب تک یہ صدقہ قائم رہے گا اسے ثواب ملتا رہے گا۔

(۴) جو شخص دعا کرنے والی نیک اولاد چھوڑ جائے۔

حضرت ابی مطیع فرماتے ہیں کہ چھاؤنی اس سرحدی مقام پہ ڈالنا افضل ہے جس کے آگے اسلام کی سرزمین نہ ہو، حضرت سفیان بن عینیہ فرماتے ہیں جس جگہ دشمن حملہ کر دے تو اس جگہ چالیس برس تک چھاؤنی قائم رکھنی چاہیئے اور اگر دوبارہ اسی جگہ پر حملہ کرے تو پھر ایک سو بیس سال تک وہاں چھاؤنی قائم رکھنی چاہیے اگر تیسری مرتبہ حملہ کرے تو پھر قیامت تک وہاں چھاؤنی قائم رکھنی چاہیے۔

Marfat.com

باب

تیر اندازی اور شہسواری کی فضیلت میں

حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ ایک صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں تیر اندازی کرتا تھا پس ایک دن میں نے چھوڑ دیا تو اس نے مجھ سے اس غیر حاضری کی وجہ پوچھی تو میں نے اپنا عذر پیش کر دیا تو اس صحابی نے کہا کہ میں تجھے حضور علیہ السلام کا وہ ارشاد سناتا ہوں جو تجھے تیر اندازی میں مدد دے گا، میں ‏ السلام سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو صرف ایک تیر کی وجہ سے جنت میں بھیجے گا ایک تیر انداز کو دوم ثواب کی نیت سے تیر بنانے والے کو سوم تیر اندازی میں مدد دینے والے کو، نیز حضور علیہ السلام فرماتے ہیں تیر اندازی اور شہسواری سیکھو، تیر انداز تمہارے لئے بہتر ہے اور شہسواری سے زیادہ مجھے تیر اندازی پسند ہے مؤمن کے لئے ہر کھیل باطل ہے سوائے تین کھیلوں کے یعنی تیر اندازی کرنا، جہاد کے لئے گھوڑے کو سکھانا اور گھر والوں کے ساتھ ہنسی خوشی کی باتیں کرنا یہ تینوں باتیں درست ہیں۔

حضرت مکحول سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو لکھا کہ تم اپنی اولاد کو تیرنا سکھاؤ، تیر اندازی اور گھڑ سواری سکھاؤ اور نشان پہ ان سے نشانہ بازی کراؤ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے نشانہ بازی کی دونوں حدوں کے درمیان ایک کرتہ میں حضرت ابن عمر کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اسی طرح حضرت حذیفہ بن یمان بھی کرتے تھے حدیث میں ہے حضور علیہ السلام

Marfat.com

نے اُحد کے دن حضرت سعد سے فرمایا فداک ابی وامی اے سعد خوب تیر چلاؤ۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس حدیث میں تیر اندازی کی فضیلت کا بیان ہے اور پھر حضور علیہ السلام نے فداک ابی وامی حضرت سعد کے علاوہ کسی ایک کے لئے بھی نہیں فرمایا اور یہ بھی اس لئے کہ وہ تیر اندازی کر رہے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کے لئے دعاء فرمائی اے اللہ ان کا نشانہ درست فرما اور اس کی دعا قبول فرما نیز حضور اکرم فرماتے ہیں اونٹ اپنے مالک کے لئے عزت کا باعث ہے اور بکری برکت کا باعث ہے اور گھوڑے کی پیشانی میں تو قیامت تک خیر ہی خیر ہے۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے گھوڑے کی پیشانی میں چمک ہے جبکہ بیل کی دم میں ذلت ہے یعنی لوگ جب جہاد میں مشغول ہوتے ہیں تو اس سے اسلام کو غلبہ حاصل ہوتا ہے اور جب جہاد چھوڑ کر بیل کی دم کے پیچھے لگ کر کنویں سے ڈول نکالتے ہیں یعنی کنویں سے کھیت سیراب کرتے ہیں تو ذلیل ہو کر رہ جاتے ہیں ایک حدیث میں فرماتے ہیں کہ فی سبیل اللہ تیر اندازی کرنے والا اس شخص کے برابر ہے جس نے غلام کو آزاد کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگرچہ تمہارے لئے زمین فتح ہو جائے اور تمہیں تحفظ حاصل ہو جائے مگر پھر بھی تم میں سے کوئی ایک بھی تیر اندازی نہ چھوڑے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بغیر پھل کا تیر جنت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور بغیر پھل کے تیر پھینکنے والا بھی گویا دشمن پر تیر پھینکنے والے کی مانند ہے اور وہ جو تیر اٹھا کر لاتا ہے تو اس کے لئے ہر قدم پہ ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے منبر پہ یہ آیت "اور اپنے دشمنوں کے لئے جتنی قوت

Marfat.com

تیار کر سکتے ہو کرو،، پڑھ کر تین مرتبہ فرمایا کہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے پھر فرمایا جس نے سیکھنے کے بعد تیر اندازی چھوڑ دی اس نے گویا ایک سنت کو چھوڑ دیا یا اس نے ایک نعمت کو ترک کر دیا۔

کہتے ہیں کہ کسی شریف کو لائق نہیں کہ وہ چار باتوں سے عار کرے اگرچہ وہ حاکم ہی ہو۔

(۱) مجلس میں اپنے والدین کے لئے کھڑا ہونا۔

(۲) اپنے مہمان کی خدمت کرنا۔

(۳) گھڑ سواری کرنا۔

(۴) اپنے استاذ کی خدمت کرنا جس سے اس نے علم سیکھا ہے۔

واللہ اعلم ورسولہ بالصواب

باب

جنگ کے آداب

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں دشمن سے جنگ کی خواہش نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے تحفظ و عافیت کا سوال کرو اور اگر دشمن تم پر حملہ آور ہوں تو پھر ثابت قدمی سے مقابلہ کرو اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرو حضرت عوف بن مالک اشجعی فرماتے ہیں جو شخص چاہتا ہے کہ وہ غازی برحق اور سنت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ کا مجاہد بنے

۱؎ حاشیہ صفحہ سابقہ وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ ۔

Marfat.com

تو اسے دس باتوں کو یاد کر لینا چاہیئے۔

(۱) وہ والدین کی مرضی کے بغیر نہ نکلے۔

(۲) اس کے پاس جو اللہ تعالیٰ کی امانت ہے یعنی نماز، زکوٰۃ، حج اور کفارہ وغیرہ ان کو ادا کرے پھر لوگوں کے جو حقوق اس پر ہیں یعنی ظلم غیبت اور جھوٹ ان کو ترک کر دے۔

(۳) واپسی تک کے لئے بقدر ضرورت اپنے گھر والوں کے لئے خرچ چھوڑ جائے۔

(۴) خرچ رزق حلال سے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ حرام مال کو قبول نہیں فرماتا۔

(۵) اپنے امیر کے حکم کو سنے اور اس کی اطاعت کرے چاہے وہ امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔

(۶) اپنے دوست کا حق ادا کرے، جب بھی دوست سے ملے تو ہنستے ہوئے ملے اور دوست سے بڑھ کر خرچ کرے اور وہ بیمار ہو جائے تو اس کی ضروریات کا خیال رکھے۔

(۷) اپنے راستے میں کسی مسلمان یا ذمی کو تکلیف نہ دے۔

(۸) میدان سے نہ بھاگے

(۹) مال غنیمت میں ذرہ برابر بھی خیانت نہ کرے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے[۱] اور جو شخص خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن خیانت کردہ چیز کو حاضر کرے گا۔

(۱۰) غزوہ صرف دین کے غلبہ اور مؤمنوں کی مدد کی نیت سے کرے۔

اور کہتے ہیں کہ غازی کو جنگ میں دس باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(۱) شیر دل ہو بزدل نہ ہو۔

---

[۱] وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

Marfat.com

(۲) چیتے جیسا تکبر ہو اپنے دشمن کے سامنے انکساری نہ کرے۔

(۳) بہادری میں ریچھ جیسا ہو جو اپنے تمام اعضاء سے مقابلہ کرتا ہے۔

(۴) اور دشمن کے حملے کے وقت خنزیر جیسا ہو کہ اس پہ حملہ ہو جائے تو وہ پیٹھ نہیں دکھاتا۔

(۵) اور خود بھیڑیے کی طرح حملہ کرے اگر ایک طرف سے کامیابی نہ ہو تو دوسری طرف سے حملہ آور ہوتا ہے۔

(۶) بھاری بوجھ اٹھانے میں چیونٹی جیسا ہو کیونکہ وہ اپنے سے دگنا وزن اٹھاتی ہے۔

(۷) ثابت قدمی میں پتھر کی طرح ہو جو اپنی جگہ سے نہیں ہلتا۔

(۸) صبر میں گدھے کی طرح ہو کہ وہ بھاری سے بھاری بوجھ بھی خاموشی سے اٹھا لیتا ہے۔ اور تیروں اور تلواروں کے زخم کھا کر بھی خاموش رہتا ہے۔

(۹) وفا میں کتے کی طرح ہو کہ اگر اس کا مالک آگ میں بھی چلا جائے تو وہ بھی چلا جائیگا۔

(۱۰) اپنے مقصود کی جستجو میں مرغ کی طرح ہو اور اگر شکست ہو رہی ہو تو لومڑی جیسے مکار بن جاؤ۔

Marfat.com

باب
فضیلت اُمّتِ محمدیہ

حضرت مقاتل بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت موسٰی علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ میں نے ایک ایسی امت کا ذکر تختیوں میں پایا ہے جنکی شفاعت مقبول ہوگی پس ان کو میری امت بنا دیجئے، اللہ تعالےٰ نے فرمایا وہ تو امت محمدیہ ہے، عرض کی یارب میں نے تختیوں میں ایسی امت کا ذکر بھی پایا ہے جو گمراہوں کو قتل کر دیں گے حتیٰ کہ دجال کو قتل کر دیں گے پس ان کو میری امت بنا دیجئے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تو امت محمدیہ ہے، عرض کی یارب میں نے ایک ایسی امت کا تذکرہ پایا ہے جن کی خطاؤں کا کفارہ پانچ نمازیں ہیں انہیں میری امت بنا دیجئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تو امت محمدیہ ہے، عرض کی یارب میں نے ایک امت کا ذکر تختیوں میں پایا ہے جو پانی اور مٹی سے طہارت حاصل کریں گے انہیں میری امت بنا دیجئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تو امت محمدیہ ہے عرض کی یارب میں نے ایسی امت کا ذکر تختیوں میں پایا ہے جو صدقات لے کر کھائے گی جبکہ پہلے لوگ تو صدقات کو آگ میں جلاتے تھے ان کو میری امت بنا دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو امت محمدیہ ہے، عرض کی یارب میں نے تختیوں میں ایسی امت کا تذکرہ دیکھا ہے کہ اگر ایک شخص نیکی کا ارادہ کرے لیکن عمل نہ کرے تب بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر عمل کر لیں تو اس کی نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ مزید بڑھا کر لکھی جاتی ہے اور اگر کوئی بدی کا ارادہ کرے تو کچھ نہیں لکھا جاتا جب تک کہ وہ برائی کر نہ لے پھر بھی ایک

Marfat.com

برائی لکھی جاتی ہے انہیں میری امت بنا دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو امت محمدیہ ہے، عرض کی یارب میں نے تختیوں میں ایسی امت کا ذکر دیکھا ہے جس کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے ان کو میری امت بنا دیجئے فرمایا یہ تو امت محمدیہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت قتادہ سے اسی طرح مروی ہے مگر اس میں یہ باتیں زیادہ ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یارب میں نے تختیوں میں ایسی امت کا تذکرہ دیکھا ہے جو تمام امتوں سے افضل ہے اور وہ نیکی کا حکم دیتی ہے اور بدی سے روکتی ہے ان کو میری امت بنادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو امت محمدیہ ہے عرض کی یارب میں نے ایسی امت کا تذکرہ بھی پایا ہے جو کتاب اللہ کے حافظ ہیں اور کچھ دیکھ کر پڑھتے ہیں ان کو میری امت بنادے فرمایا یہ تو امت محمدیہ ہے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ تمنا کریں گے کہ وہ خود امت محمدیہ سے ہو جائیں تب اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی "اے[1] موسیٰ ہم نے تجھے لوگوں پر پیغمبری اور اپنی ہم کلامی کے لئے چن لیا ہے پس میں نے جو کچھ تجھے دیا ہے وہ لے لو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ اور قوم موسیٰ سے ایک گروہ حق کی ہدایت دیتا ہے اور حق کے مطابق ہی فیصلہ کرتے ہیں" پس موسیٰ علیہ السلام راضی ہو گئے۔

شب معراج کی عطائیں

حضرت مقاتل ابن حبان سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ

۱؎ یٰمُوْسٰۤی اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِكَلَامِیْ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤی اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ۔

Marfat.com

جب مجھے آسمانوں پرلے جایا گیا تو سدرۃ المنتہیٰ کے قریب حجاب اکبر تک حضرت جبریل علیہ السلام بھی میرے ہمراہ تھے، پھر جبریل نے مجھے آگے بڑھنے کو کہا تو میں نے کہا نہیں بلکہ تم آگے چلو عرض کی یا محمد اس جگہ سے آگے آپ کے علاوہ کسی کو بڑھنے کی اجازت نہیں اور اللہ کے نزدیک آپ کو مجھ پر فضیلت ہے فرمایا پھر میں آگے بڑھا اور سونے کے ایک تخت پہ پہنچا جس پر جنت کے ریشمی کپڑے بچھے تھے پس جبریل نے پیچھے سے مجھے پکارا اے محمد بے شک اللہ تعالیٰ آپ کی تعریف فرما رہے ہیں آپ غور سے سنیں اور احکامات کی اطاعت کریں اور کلام الٰہی سے گھبرائیں نہیں پھر میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہوئے عرض کی "تمام[1] تحائف، نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں" جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے[2] نبی تجھ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں و برکتیں ہوں" میں نے عرض کی "ہم[3] پر بھی اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی،" پھر جبریل نے عرض کی، "میں[4] گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں" اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ایمان[5] لایا رسول اس پر جو اس کے رب کے ہاں سے اس کی طرف نازل ہوا،" میں نے عرض کی یا رب ہاں میں آپ پر ایمان لایا اور "تمام[6] مومن اللہ پر، اس کے فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر

ع۱ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالطَّيِّبَاتُ۔ ع۲ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ع۳ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔

ع۴ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ع۵ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ ع۶ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ۔

Marfat.com

ایمان لائے ہیں اور ہم اس کے کسی ایک پیغمبر میں بھی تفریق نہیں کرتے،، جیسا کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان تفریق کی تھی یا نصاریٰ نے تفریق کی تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ،، اللہ تعالیٰ کسی کو اسکی قوّت برداشت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے جو نیک عمل کرے گا اسے اس کا ثواب ملے گا اور جو برائی کرے گا اسے اس کا عذاب ہوگا،، پھر فرمایا یا محمد آپ مانگیں عطا کیا جائے گا تو میں نے عرض کی ،، اے[2] ہمارے رب ہم تیری مغفرت کے طلب گار ہیں اور آپ کی بارگاہ میں ہی حاضر ہونا ہے،، اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیشک ہم نے آپ کو اور آپ کی امت کو بخش دیا ہے اور آپ کی امت کے ہر اس شخص کو جس نے میری وحدانیت اور تیری رسالت کی تصدیق کی ہے پھر فرمایا یا محمد آپ سوال کریں عطا کیا جائے گا تو میں نے عرض کیا ،، اے[3] ہمارے رب ہماری بھول اور خطاؤں کی گرفت نہ فرمانا،، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہارے ساتھ ایسا ہی ہوگا ہم تمہاری بھول چوک اور خطاؤں کی گرفت نہ فرمائیں گے اور اس پہ بھی جو تمہاری خواہش کے بغیر کرایا جائے گا پھر فرمایا آپ سوال کریں عطا کیا جائے گا تو میں نے کیا ،، اے[4] ہمارے رب ہم پہ ویسے سخت حکم نہ بھیجئے جیسے ہم سے پہلے والے لوگوں پہ بھیجے گئے تھے،، اس لئے کہ جب بنی اسرائیل کوئی خطا یا گناہ کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ پاکیزہ کھانے بھی ان پہ حرام فرما دیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

---

[1] لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔

[2] غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔

[3] رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔

[4] رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔

Marfat.com

گرامی ہے کہ یہودیوں کے جرائم کے سبب ہی ہم نے ان پر پاکیزہ چیزوں کو حرام کر دیا حالانکہ وہ ان کے لئے حلال تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہاری یہ دعا قبول ہوئی اور مانگو عطا کیا جائے گا میں نے عرض کی۔ یارب ہم نے اپنی جانوں پر بہت ظلم کیا ہے تو ہمیں معافی عطا فرمادے فرمایا ایسا ہی ہوگا اور مانگو عطا کیا جائے گا میں نے عرض کی یارب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جس کو سہارنے کی ہم میں ہمت نہ ہو۔ کیونکہ میری امت کمزور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا اور مانگو عطا کیا جائے گا میں نے عرض کی اور ہم سے درگزر کیجئے اور ہمیں بخش دیجئے اور ہم پر رحم کیجئے آپ ہی ہمارے مالک ہیں اور کافر لوگوں پر ہمیں کامیابی عطا کیجئے۔ فرمایا ایسا ہی ہوگا تمہارے بیس آدمی صبر کرنے والے دو سو پر غالب آجائیں گے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں مجھے پانچ خصلتیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں۔

(۱) میں اسود واحمر یعنی پوری بنی نوع انسان کے لئے بھیجا گیا ہوں۔
(۲) میرے لئے تمام زمین کو مسجد اور ذریعہ طہارت بنایا گیا ہے۔
(۳) ایک مہینے کی مسافت سے دشمن پر رعب ڈال کر میری مدد کی گئی ہے۔
(۴) مال غنیمت میرے لئے حلال فرمایا گیا ہے۔
(۵) مجھے شفاعت کرنے کا حق دیا گیا ہے جسے میں نے اپنی امت کے لئے محفوظ فرمالیا ہے

ع۱ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ۔
ع۲ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ۔
ع۳ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

Marfat.com

یہودی کو تھپڑ مارنا

روایت ہے کہ ایک یہودی پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کچھ حق تھا وہ کہیں حضرت عمر کو مل گیا تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے تمام لوگوں پر ابوالقاسم کو ممتاز فرمایا ہے تجھے اس وقت تک نہیں جانے دوں گا جب تک تو میرا حق نہیں دے گا، یہودی نے کہا کہ ابوالقاسم کو اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں سے تو ممتاز نہیں فرمایا ہے پس حضرت عمر فاروق نے ہاتھ اٹھا کر اس کے منہ پر جڑ دیا، یہودی نے کہا کہ اب تیرا میرا فیصلہ ابوالقاسم ہی کریں گے اور دونوں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو گئے، یہودی نے کہا کہ "حضرت" عمر کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں پر ممتاز فرمایا ہے جبکہ میرا خیال ایسا نہیں ہے پس انہوں نے ہاتھ اٹھا کر مجھے ایک تھپڑ مار دیا ہے، حضور علیہ السلام نے فرمایا اے عمر تھپڑ کے معاملے میں تو تو اسے راضی کر پھر یہودی کو مخاطب کر کے فرمایا ہاں آدم صفی اللہ ہیں، ابراہیم خلیل اللہ ہیں، موسیٰ نبی اللہ ہیں، عیسیٰ روح اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں! ہاں اے یہودی اللہ تعالیٰ کے دو نام ایسے ہیں جو میری امت کے لئے بھی ہیں سنو اللہ تعالیٰ کا ایک نام سلام بھی ہے اور میری امت کا نام مسلمین ہے، اللہ تعالیٰ کا نام مومن ہے اور میری امت کا نام مؤمنین ہے ہاں اے یہودی ہم نے جمعہ کے دن کو اپنے لئے محفوظ کر لیا ہے یہ ہمارا دن ہے اس کے بعد کا دن تمہارا ہے اور اس کے بعد کا دن عیسائیوں کا ہے! ہاں اے یہودی تم پہلے ہو ہم بعد میں آئے ہیں مگر قیامت میں سبقت ہمیں حاصل ہو گی! ہاں اے یہودی مجھ سے پہلے کوئی نبی جنت میں داخل نہیں ہو گا اور میری امت سے پہلے کوئی امت جنت میں نہیں جائے گی۔

Marfat.com

امت محمدیہ کے اعزازات

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو ان تین چیزوں سے اکرام بخشا ہے جن سے انبیائے کرام کو اعزاز بخشا ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس کی قوم پہ گواہ بنایا ہے اور اس امت کو تمام لوگوں پر گواہ بنایا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے رسولوں سے فرمایا کہ "اے جماعت مرسلین پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو"[۱] اور اس امت سے فرمایا کہ "تم ہماری عطا کردہ پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ"[۲]۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہے اور اس امت کے لئے فرمایا "تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا"[۳]

کہا گیا ہے کہ اس امت کو اللہ تعالیٰ نے پانچ اعزازت سے نوازا ہے

(۱) انہیں کمزور پیدا فرمایا تاکہ تکبر نہ کریں۔

(۲) انہیں قد و قامت میں چھوٹا بنایا تاکہ کھانے پینے اور لباس کے انتظامات انہیں مشکل میں نہ ڈالیں۔

(۳) ان کی عمریں چھوٹی کر دی ہیں تاکہ ان کے گناہ کم ہوں۔

(۴) انہیں فقراء بنایا تاکہ آخرت میں ان کا حساب کم ہو۔

(۵) انہیں آخری امت بنایا تاکہ قبر میں ان کی رہائش کم ہو۔

۱۔ یَاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۔ ۲۔ کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ۔ ۳۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۔

Marfat.com

حضرت آدم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے نے امت محمدیہ کو تین ایسے اکرامات سے نوازا ہے جو مجھے بھی عطا نہیں ہوئے۔

(۱) میری توبہ مکہ مکرمہ میں قبول ہوئی اور امت محمدیہ جہاں بھی توبہ کرتی ہے تو اللہ تعالے ان کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔

(۲) جب مجھ سے معصیت ہوئی تو میرے اور میری بیوی کے درمیان علیحدگی کردی گئی اور امت محمدیہ گناہ کرتی ہے تو ان کے اور ان کی بیویوں کے درمیان جدائی نہیں کی جاتی۔

(۳) مجھ سے جنت میں معصیت ہوئی تو مجھے وہاں سے نکال دیا گیا اور امت محمدیہ جنت سے باہر معصیت کرتی ہے مگر توبہ کرنے پر انہیں جنت میں بھیجا جائے گا۔

یہودیوں کے سوالات

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار کے درمیان تشریف فرما تھے کہ یہودیوں کے ایک گروہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا محمد" صلی اللہ علیہ وسلم" ہم آپ سے ان کلمات کے بارے میں سوال کرتے ہیں جو حضرت موسیٰ بن عمران کے علاوہ کسی نبی ورسول اور مقرب فرشتے کو عطا نہیں ہوئے، آپ نے فرمایا پوچھو! تو انہوں نے کہا یا محمد ہمیں ان نمازوں کے بارے میں ارشاد فرمائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر فرض کی ہیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نمازِ ظہر اس لئے فرض کی کہ جب سورج ڈھلتا ہے تو ہر شے اپنے رب کی تسبیح کرتی ہے، نماز عصر اس لئے فرض کی کہ اس ساعت میں آدم علیہ السلام نے شجر کھایا تھا اور نماز مغرب کی فرضیت کی وجہ یہ ہے کہ اسی ساعت

Marfat.com

ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تھی اور مؤمن بھی ثواب کی نیت سے یہ نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگتا ہے اللہ تعالے اسے عطا فرماتا ہے اور نماز عشاء تو مجھ سے پہلے تمام رسول پڑھتے تھے اور نماز فجر اس لئے کہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے اور تمام کافر اللہ تعالے کی بجائے اسے سجدہ کرتے ہیں سب نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ نے سچ فرمایا۔

اب یہ ارشاد فرمائیں کہ جو نماز پڑھتا ہے اس کے لئے ثواب کتنا ہے؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز ظہر کے وقت جہنم کی آگ بھڑکائی جاتی ہے اور جو مؤمن اس نماز کو پڑھتا ہے تو قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ نارِ جہنم کے شعلوں سے محفوظ فرمائے گا۔ نیز نماز عصر کے وقت آدم علیہ السلام نے شجر ممنوعہ کھایا تھا پس جو مؤمن نماز عصر پڑھتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو پھر یہ آیت پڑھی "حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطیٰ کی"[1] اور رہی نماز مغرب اسی گھڑی میں تو اللہ تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تھی جو مؤمن ثواب کی نیت سے اس نماز کو پڑھتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے جو سوال بھی کرتا ہے اسے عطا کیا جاتا ہے اور نماز عشاء! پس یاد رکھو کہ قبر اندھیری ہے اور قیامت کا دن بھی تاریک ہے اور جو مؤمن اندھیری رات میں چل کر نماز عشاء پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم میں جانا حرام کر دیتے ہیں اور اسے ایسا نور عطا کیا جائے گا جس کی روشنی میں وہ پل صراط کو عبور کر جائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا کہ مؤمن چالیس دن تک

---

[1] حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔

Marfat.com

فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دو آزادیاں عطا فرماتے ہیں ایک نار جہنم سے آزادی دوسری نفاق سے آزادی۔ وہ جماعت کہنے لگی یا محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ نے سچ فرمایا پھر یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ آپ کی امت پہ اللہ تعالیٰ نے تیس روزے کیوں فرض فرمائے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا آدم علیہ السلام نے جو پھل کھایا تھا تیس دن اس کا اثر آپ کے پیٹ میں باقی رہا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد پہ تیس دن بھوکا رہنے کو فرض فرما دیا اور رات کو جو وہ کھاتے ہیں تو یہ اجازت اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنے فضل سے عطا کی ہے، وہ کہنے لگے یا محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ نے سچ فرمایا۔

اب یہ ارشاد فرمایئے کہ آپ کی امت کے روزہ داروں کا ثواب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جو بندہ ماہ رمضان میں دن کو روزے رکھتا ہے ثواب کی نیت سے! تو اللہ تعالیٰ اسے سات خصلتیں عطا فرماتے ہیں۔

(۱) اس کے جسم کا حرام گوشت پگھل جاتا ہے

(۲) وہ رحمت الٰہی کے قریب کر دیا جاتا ہے۔

(۳) اسے بہترین اعمال کی توفیق عطا کی جاتی ہے

(۴) اسے بھوک اور پیاس سے محفوظ فرمایا جاتا ہے۔

(۵) عذاب قبر اس پہ آسان کر دیا جاتا ہے۔

(۶) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ایسا نور عطا فرمائیں گے جس کے ذریعے وہ پل صراط سے بآسانی گذر جائیں گے۔

(۷) جنت میں اللہ تعالیٰ اسے بیشمار اکرامات سے سرفراز فرمائیں گے۔

وہ کہنے لگے یا محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ نے سچ فرمایا۔

اور اب یہ ارشاد فرمائیں کہ آپ کو دیگر انبیاء علیہم السلام پہ کتنی فضیلت ہے؟

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ ہر نبی نے اپنی قوم کی تباہی کے لئے بد دعا کی ہے جبکہ میں نے اپنی دعا اپنی امت کے لئے ذخیرہ کر رکھی ہے اور وہ دعائے شفاعت ہے وہ کہنے لگے یا محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ نے سچ فرمایا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

تورات میں امت محمدیہ کے فضائل

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں! میں نے موسیٰ علیہ السلام پہ نازل ہونے والی بعض تختیوں میں پڑھا ہے، اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے موسیٰ وہ دو رکعتیں جو حضرت احمد "صلی اللہ علیہ وسلم" اور آپ کی امت پڑھتے ہیں یہ فجر کی نماز ہے جو اس نماز کو پڑھتا ہے تو میں اس کے اس دن اور رات کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہوں اور وہ میری حفاظت میں ہوتا ہے۔ اے موسیٰ وہ چار رکعتیں جو حضرت احمد "صلی اللہ علیہ وسلم" اور ان کی امت پڑھتے ہیں یہ ظہر کی نماز ہے اس کی پہلی رکعت میں ان کے لئے مغفرت ہے دوسری رکعت میں ان کے میزان عمل کو بھاری کر دیتا ہوں، تیسری رکعت میں فرشتوں کو ان پہ مؤکل بنا دیتا ہوں جو ان کے لئے تسبیح و استغفار کرتے ہیں، چوتھی رکعت میں ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور حوران جنت ان کو دیکھتی ہیں، اے موسیٰ وہ چار رکعتیں جو حضرت احمد "صلی اللہ علیہ وسلم" اور ان کی امت کے لوگ پڑھتے ہیں یہ عصر کی نماز ہے اور آسمانوں اور زمین کے تمام فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جن کی مغفرت کے لئے فرشتے دعا کریں انہیں عذاب نہیں دیا جاتا اے موسیٰ وہ تین رکعتیں جو حضرت احمد اور ان کی امت پڑھتے ہیں یہ مغرب کی نماز ہے جب سورج غروب ہوتا ہے تو ان کے لئے آسمان کے دروازے

Marfat.com

کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ جو بھی سوال کرتے ہیں ان کی حاجت پوری کی جاتی ہے اے موسیٰ وہ چار رکعتیں جو حضرت احمد" صلی اللہ علیہ وسلم" اور ان کی امت شفق کے غائب ہونے کے بعد" یعنی عشاء" کی نماز پڑھتے ہیں یہ ان کے لئے تمام دنیا سے بہتر ہے اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتے ہیں جیسے ان کی ماں نے انہیں معصوم جنا تھا اے موسیٰ حضرت احمد اور ان کی امت میرے حکم کے مطابق وضو کرتے ہیں تو پانی کے گرنے والے ہر قطرہ کے بدلے انہیں ایسی جنت عطا فرماتا ہوں جس کی چوڑائی آسمان وزمین جتنی ہے۔

اے موسیٰ حضرت احمد" صلی اللہ علیہ وسلم" اور آپ کی امت ہر سال رمضان میں ایک ماہ کے روزے رکھتے ہیں تو انہیں ہر دن کے روزے کے بدلے میں جنت میں ایک شہر عطا فرماتا ہوں اور نفلی نیکی کے ہر عمل پر انہیں ایک فرض کا اجر عطا فرماتا ہوں اور میں نے رمضان میں ایک شب قدر بنائی ہے جو شخص اس شب صدق دل سے ندامت کے ساتھ ایک مرتبہ استغفار کرتا ہے یا جو شخص اس شب یا اس ماہ میں فوت ہو جاتا ہے تو اسے تین شہیدوں کا اجر عطا فرماتا ہوں، اے موسیٰ امت محمدیہ میں ایسے لوگ ہیں جو ہر بلندی پہ پہنچ کر گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو انہیں انبیاء علیہم السلام جیسا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور ان پہ میری رحمت واجب ہو جاتی ہے اور میرا غضب ان سے دور ہو جاتا ہے اور ان میں سے ایک پر بھی اس وقت تک توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوگا جب تک وہ یہ گواہی دیتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

Marfat.com

امت محمدیہ کی گواہی

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی امت کو بلایا جائے گا پھر ان سے پوچھا جائیگا۔ کہ کیا آپ نے پیام رسالت کی تبلیغ کی تھی؟ حضرت نوح عرض کریں گے ہاں یا رب! پھر آپ کی قوم سے پوچھا جائے گا کیا نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تمہیں پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے نہیں قسم بخدا اگر آپ نے ہماری طرف رسول بھیجا ہوتا تو ہم تیری آیات کی ضرور اتباع کر کے مومنین میں سے ہو جاتے، انہوں نے ہمیں آپ کا کوئی حکم نہیں پہنچایا پھر اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ ان لوگوں کا یہ گمان ہے کہ آپ نے انہیں کوئی تبلیغ نہیں فرمائی؟ کیا اس بات پر آپ کے پاس کوئی گواہ ہے؟ حضرت نوح عرض کریں گے ہاں ہے! پس پوچھا جائے گا گواہ کون ہیں؟ حضرت نوح عرض کریں گے امت محمدیہ میری گواہ ہے چنانچہ انہیں بلا کر پوچھا جائے گا تو امت محمدیہ کہے گی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو تیرا پیغام پہنچایا تھا۔ نوح علیہ السلام کی قوم کہے گی کہ تم ہماری گواہی کس طرح دے سکتے ہو؟ ہم سب سے پہلی امت ہیں اور تم سب سے آخری امت ہو امت محمدیہ کہے گی ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف رسول کو مبعوث فرمایا اور ان پہ کتاب اتاری اسی میں تمہارا یہ واقعہ موجود ہے

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں ہم سب سے آخر میں ہیں لیکن ہم قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے اسی طرح فرمان الٰہی ہے کہ "اور اسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، تم پر گواہ ہوں گے"

۱؎ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔

Marfat.com

باب
مرد کے بیوی پر حقوق

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم کی خدمت میں ایک اعرابی نے آکر عرض کی کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں پس مجھے ایسی چیز "معجزہ" دکھایئے جس سے میرا یقین بڑھ جائے آپ نے فرمایا کیا چاہتا ہے؟ عرض کی آپ اس درخت کو بلائیں کہ وہ آپ کے پاس آجائے، آپ نے اسے فرمایا جاؤ اور اس درخت کو بلا لاؤ تو اس شخص نے درخت کے پاس جاکر کہا کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں تو وہ درخت دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے کو جھکنے لگا یہاں تک کہ اس کی ساری جڑیں کھوکھلی ہو کر اکھڑ گئیں تو وہ اپنی جڑوں اور شاخوں کو گھسیٹتا ہوا حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام پیش کیا، اعرابی نے یہ دیکھ کر عرض کی میرے لئے اتنا ہی کافی ہے میرے لئے اتنا ہی کافی ہے پھر آپ نے اس کو حکم دیا تو وہ درخت اپنی جگہ لوٹ گیا اور اس کی جڑیں اپنی اپنی جگہ پیوست ہو گئیں اور پہلے کی طرح وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے اجازت بخشیں تاکہ میں آپ کا سر مبارک اور پاؤں چوم لوں، آپ نے اسے اجازت دے دی تو اس نے آپ کے سر انور اور پاؤں مبارک کے بوسے لئے پھر عرض کی آپ مجھے اجازت بخشیں کہ میں آپ کو سجدہ کروں، آپ نے فرمایا تو مجھے سجدہ نہ کر بلکہ مخلوق میں سے کسی ایک کو بھی سجدہ نہ کرنا، اور اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کی تعظیم کا حق ادا کرنے کے لئے اسے سجدہ کرے۔

Marfat.com

حضرت ابنِ عمر فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورت پر مرد کے کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا اگر وہ بلائے تو انکار نہ کرے اگرچہ وہ اونٹ کے کجاوے پر سوار ہو اور رمضان شریف کے علاوہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ "نفلی" نہ رکھے اور اگر رکھ لیا تو اس کا ثواب مرد کو ملے گا جبکہ اس کو گناہ ہوگا اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے اور اگر بن پوچھے از خود نکل کھڑی ہوئی تو رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے واپس لوٹنے تک اس پہ لعنت کرتے رہیں گے حضرت کعب کا قول ہے کہ عورت سے قیامت کے دن سب سے پہلا سوال نماز کے متعلق ہوگا پھر شوہر کے حقوق کے متعلق پوچھا جائے گا۔

حضرت حسن سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب عورت اپنے بغیر اجازت "نکل جاتی ہے تو اس وقت تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ واپس آکر اپنا ہاتھ اپنے شوہر کے ہاتھ میں دے کر کہے کہ میرے اس فعل پہ جو چاہے سزا دے۔ نیز عورت نماز پڑھ کر اپنے شوہر کے لئے دعا نہ مانگے تو اس کی نماز مردود ہو جاتی ہے جب تک کہ وہ شوہر کے لئے دعا نہ مانگے۔

حضرت قتادہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے منیٰ میں دوران خطبہ عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تمہارے ذمے لوگوں کے کچھ حقوق ہیں اور کچھ تمہارے حقوق ان پہ ہیں، تمہارے حقوق جو ان پہ ہیں وہ یہ کہ وہ تمہارے بستروں کی حفاظت کریں اور تمہارے ناپسندیدہ لوگوں کو اپنے گھروں میں آنے کی اجازت نہ دیں اور کھلی فحاشانہ باتیں نہ کریں اگر وہ ایسا کرتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ اجازت دی ہے کہ تم انہیں ہلکی سی سزا دے سکتے ہو اور عورتوں کے حقوق تم پہ یہ ہیں کہ ان کے لباس اور مناسب خرچ کا بندوبست کرو حضور

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ وہ عورت جو پانچ نمازیں پڑھتی ہو، رمضان کے روزے رکھتی ہو اپنے ستر کو ڈھانپتی ہو اور اپنے شوہر کی فرمانبردار ہو تو اسے اجازت ہے کہ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں چلی جائے ایک اور حدیث میں ہے کہ اگر شوہر کے ایک نتھنے سے خون اور دوسرے سے پیپ بہہ رہی ہو اور عورت اسے چاٹ لے تب بھی شوہر کا حق ادا نہیں ہو گا۔

باب
بیوی کے شوہر پر حقوق

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کسی نے حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام سے پوچھا کہ مؤمن میں کامل ایمان والا کون ہے؟ فرمایا جس کا اپنی بیوی کے ساتھ اخلاق اچھا ہے حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا، نگہبان وامام "حاکم" ہے جو لوگوں کا ولی ومختار رہے وہ اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہو گا اور ہر شخص اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے وہ اپنے گھر والوں کے متعلق جواب دہ ہو گا، غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے تو وہ اس کے متعلق جواب دہ ہو گا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے تو وہ اس کے متعلق جواب دہ ہو گی بے شک تم میں سے ہر ایک شخص نگہبان ہے اور اس سے اس کی زیر نگرانی چیزوں کے متعلق سوال ہو گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام ارشاد

Marfat.com

فرماتے ہیں جو شخص مہر مثل کے عوض کسی عورت سے نکاح کرتا ہے مگر اس کی نیت یہ ہے کہ وہ مہر اسے ادا نہیں کرے گا تو وہ شخص زنا کا مرتکب ہے اور جو شخص قرض لیتا ہے اور اس کی نیت یہ ہے کہ وہ واپس نہیں کرے گا پس وہ چور ہے حضرت حسن بصری سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں عورتوں کے بارے میں میری اچھی نصیحت قبول کرو، وہ تمہارے پاس رہتی ہیں اور اپنی کسی چیز کی مالک و مختار نہیں ہیں اور تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھ کر حاصل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کے تحت ہی تمہارے لئے ان سے فائدہ اٹھانا حلال ہوا ہے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں عورت کے شوہر پہ پانچ طرح کے حق ہیں۔

(۱) گھر سے باہر کے عورت کے تمام کام مرد کرے، مرد اسے گھر سے باہر نہ بلائے اس لئے کہ وہ عورت ہے، اور عورت کا گھر سے نکلنا گناہ اور بے مروتی ہے۔

(۲) مرد، عورت کو وضو، نماز اور روزے کے احکام کے علاوہ دیگر ضروری مسائل کی تعلیم بھی دے۔

(۳) اسے رزق حلال کھلائے کیونکہ وہ گوشت جو حرام سے پیدا ہو گا اسے دوزخ میں پگھلایا جائے گا۔

(۴) اس پہ ظلم نہ کرے کیوں کہ وہ اس کے پاس امانت ہے۔

(۵) اگر وہ اس پہ زیادتی کرے تو برداشت کر کے اسے نصیحت کرے تاکہ وہ آئندہ کوئی برا اقدام نہ کرے۔

روایت ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے لئے حضرت عمر فاروق کے دروازے پہ پہنچا تو اس نے حضرت عمر فاروق کی زوجہ محترمہ

Marfat.com

حضرت ام کلثوم کی تیز گفتگو سنی تو دل میں کہا کہ میں تو اپنی بیوی کی شکایت کرنے کا ارادہ کر کے آیا تھا مگر یہاں بھی وہی معاملہ ہے پس وہ لوٹنے لگا مگر حضرت عمر فاروق نے اسے بلا لیا اور آنے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ میں تو اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے لیے آیا تھا مگر اب آپ کی زوجہ محترمہ کی باتیں سن کر میں واپس جا رہا تھا، حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ میں اس سے اس لئے درگزر کرتا ہوں کہ اس کے مجھ پر کچھ حقوق ہیں اول یہ کہ وہ میرے اور جہنم کے درمیان حجاب ہے نیز اسی کی وجہ سے میرا دل حرام سے محفوظ ہے دوم یہ کہ وہ میری محافظ ہے یعنی جب میں گھر سے باہر جاتا ہوں تو وہ میرے مال کی نگرانی کرتی ہے سوم یہ کہ وہ میری خدمت کرتی ہے میرے کپڑے دھوتی ہے چہارم یہ کہ وہ میری اولاد کی تربیت کرتی ہے پنجم یہ کہ وہ آٹا گوندھ کر میرے لئے کھانا تیار کرتی ہے اس شخص نے عرض کیا کہ اسی طرح وہ بھی میرے لئے کرتی ہے پس جس طرح آپ اس سے درگزر فرماتے ہیں اسی طرح میں بھی اپنی بیوی سے درگزر کروں گا

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں چار قسم کے خرچ ایسے ہیں قیامت کے دن جن سے متعلق بندے سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔

(۱) ماں باپ پر کیا گیا خرچ۔

(۲) روزہ کھولنے کے لئے کیا گیا خرچ۔

(۳) سحری کے لئے کیا گیا خرچ۔

(۴) اہل و عیال پر کیا جانے والا خرچ، ایک اور حدیث میں حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ دینار چار قسم کے ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جانے والا دینار۔

(۲) غریبوں کو دیا جانے والا دینار (۳) غلام کی آزادی کیلئے دیا جانے والا دینار

(۴) گھر والوں پر خرچ کیا جانے والا دینار اور اس دینار کا بہت ہی اجر ہے جو اہل خانہ پر خرچ کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

باب
لڑائی میں صلح کروانے اور قطع تعلّق سے روکنے کے بیان میں

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے اگر مل جائیں تو ایک کا منہ اس طرف ہو اور دوسرے کا اُس طرف ہو، اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے حضرت حسن بصری سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ باہمی تعلق نہ توڑو اور اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو بھی تین دن سے زیادہ تعلق نہ توڑو اور جو مسلمان دورانِ قطع تعلقی مر جاتے ہیں تو وہ دونوں جنت میں ایک ساتھ نہیں ہوں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء اور شہداء تو نہیں مگر ان کے لئے قیامت کے دن نور کے منبر بچھائے جائیں گے اور انبیائے کرام و شہدائے عظام بھی ان پہ رشک کریں گے، عرض کی گئی وہ کون لوگ ہوں گے یا رسول اللہ؟ فرمایا وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والے ہیں ایک اور حدیث میں ہے کہ پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور سوائے مشرکین کے ہر شخص کی بخشش ہو جاتی ہے مگر وہ شخص جو اپنے بھائی سے بغض رکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے کہ انتظار کرو یہاں تک کہ وہ باہمی صلح کریں اور تین دن سے

Marfat.com

زیادہ قطع تعلق رکھنے والوں کے اعمال جب اوپر جاتے ہیں تو انہیں رد کر دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو امامہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول اجلال فرماتے ہیں اور زمین والوں پر توجہ فرماتے ہیں پھر تمام اہل زمین کو بخش دیا جاتا ہے سوائے کافروں اور کینہ وروں کے حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نزول الٰہی سے مراد اس کے حکم کا نزول ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "پس آتا ہے[1] ان کے پاس اللہ تعالیٰ دریں حالت کہ وہ حساب نہیں لیتا"، یعنی ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا حکم آیا، حضور اکرم فرماتے ہیں پانچ طرح کے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی

(۱) جس عورت پر اس کا شوہر ناراض ہو۔

(۲) وہ غلام جو اپنے مالک سے بھاگ گیا ہو۔

(۳) وہ قطع تعلق کرنے والا جو تین دن سے زائد اپنے بھائی سے بات نہ کرے۔

(۴) عادی شراب نوش۔

(۵) وہ امام جس کے پیچھے لوگ نماز پڑھنا پسند نہ کرتے ہوں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں آسان سا صدقہ بتا دوں جسے اللہ تعالیٰ بھی پسند فرماتا ہے، عرض کی گئی ہاں یا رسول اللہ، فرمایا ان لوگوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو جو آپس میں تعلق توڑ لیتے ہیں حضرت ابو الدرداء سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کا درجہ روزے، نماز اور صدقے سے بھی افضل ہے عرض کی گئی ضرور بتائیے یا رسول اللہ، فرمایا ان لوگوں کے درمیان صلح کرا دو جو باہمی تعلق توڑ لیتے ہیں۔

---

[1] فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا۔

Marfat.com

حکمت کی کارآمد باتیں

بعض صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص آٹھ باتوں سے عاجز آ جائے اسے دوسری آٹھ باتیں اپنا لینی چاہیئے تو اسے پہلی آٹھ باتوں کی فضیلت بھی حاصل ہو جائے گی۔

(۱) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے تہجد کی نماز کا ثواب مل جائے مگر وہ سویا رہا تو وہ دن میں معصیت نہ کرے۔

(۲) وہ شخص جو روزہ نہیں رکھتا مگر چاہتا یہ ہے کہ اسے روزے "نفلی" کا ثواب مل جائے تو اسے اپنی زبان کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

(۳) جو شخص علماء کا درجہ حاصل کرنا چاہتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ تفکر کرے۔

(۴) جو شخص مجاہدوں اور غازیوں کا درجہ پانا چاہتا ہے مگر بیٹھا گھر میں ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ شیطان کے خلاف جہاد کرے۔

(۵) جو شخص صدقے کا ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے مگر صدقہ دے نہیں سکتا تو اسے چاہیئے کہ وہ لوگوں کو تعلیم دے۔

(۶) جو شخص حج کا ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے مگر وسائل نہیں ہیں اسے چاہیئے کہ وہ پابندی سے جمعہ پڑھے۔

(۷) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے عابدوں جیسا ثواب ملے تو اسے چاہیئے کہ وہ لوگوں کے درمیان صلح کرا دے اور لوگوں کے درمیان دشمنی اور بغض نہ پیدا کرے۔

(۸) جو شخص ابدالوں والی فضیلت چاہتا ہے تو اسے اپنے سینے پر اپنا ہاتھ رکھنا چاہیئے اور اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین

Marfat.com

کو اکٹھا فرمائیں گے تو ایک منادی پکار کر کہے گا کہاں ہیں اہل فضیلت ؟ تو لوگوں میں سے کچھ گردنیں اٹھیں گی" یعنی کچھ لوگ کھڑے ہوں گے" اور وہ جنت میں جانا چاہیں گے پس فرشتے ان سے ملاقات کر کے کہیں گے کہاں جانے کے ارادے ہیں ؟ تو وہ جواب دیں گے ہم جنت میں جا رہے ہیں، فرشتے کہیں گے کیا حساب سے بھی پہلے ؟ وہ کہیں گے ہاں حساب سے پہلے ہی۔ فرشتے کہیں گے تم کون ہو؟ وہ جواب میں کہیں گے ہم اہل فضیلت ہیں، فرشتے پوچھیں گے دنیا میں تمہاری کیا فضیلت تھی ؟ وہ جواب دیں گے کہ جب کوئی زیادتی کرتا تھا تو ہم برداشت کرتے تھے اور کوئی برا سلوک کرتا تھا تو ہم اسے معاف کر دیتے تھے تب فرشتے کہیں گے تم جنت میں چلے جاؤ یہی بہترین عمل کرنے والوں کا بہترین ٹھکانا ہے۔

منادی پھر پکارے گا کہاں ہیں اہل صبر ؟ تو ایک جماعت کھڑی ہو کر جنت کی طرف جائے گی تو فرشتے ان سے کہیں گے کہاں کے ارادے ہیں؟ تو وہ جواب دیں گے ہم جنت میں جا رہے ہیں، فرشتے کہیں گے کیا حساب سے بھی پہلے ؟ وہ کہیں گے ہاں، فرشتے کہیں گے تم کون ہو ؟ وہ کہیں گے ہم صبر کرنیوالے ہیں، فرشتے کہیں گے تم کتنا صبر کرتے تھے ؟ وہ جواب دیں گے ہمارا صبر یہ ہے کہ ہم نے اپنے نفسوں کو اطاعت الٰہی کا خوگر بنایا اور اللہ تعالیٰ کی معصیت سے روکے رکھا اس پہ فرشتے کہیں گے تم جنت میں چلے جاؤ جو اچھے عمل کرنے والوں کا بہترین ٹھکانا ہے۔

منادی پھر پکارے گا کہ کہاں ہیں اللہ تعالیٰ کے پڑوسی ؟ تو ایک جماعت کھڑی ہو کر جنت کے لئے چل پڑے گی، تو فرشتے ان سے پوچھیں گے کہاں جا رہے ہو ؟ وہ کہیں گے جنت کی طرف، فرشتے پوچھیں گے کیا حساب سے بھی پہلے؟ وہ کہیں گے ہاں، فرشتے پوچھیں گے تم کون ہو ؟ وہ کہیں گے ہم اللہ کی زمین

Marfat.com

یں اس کے پڑوسی تھے، فرشتے کہیں گے کس طرح پڑوسی تھے؟ وہ کہیں گے ہم اللہ کے لئے ہی محبت کرتے ہیں اور اللہ کے لئے ہی خرچ کرتے تھے اور اللہ کے لئے ایک دوسرے سے ملتے تھے اس پر فرشتے کہیں گے تم جنت میں چلے جاؤ، اچھے عمل کرنے والوں کا یہی بہترین ٹھکانا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہاں ہیں مجھ سے محبت کرنے والے مجھے اپنی عزت وبزرگی کی قسم آج ان پر میں اپنا سایہ فرماؤں گا حالانکہ آج کے دن سوائے میرے سائے کے کوئی سایہ نہیں حضرت انس فرماتے ہیں جو شخص دو آدمیوں کے درمیان صلح کرا دیتا ہے اللہ تعالےٰ اسے اس کے ایک ایک لفظ پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائیں گے حضرت ابوبکر وراق فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کو بھیجا تاکہ وہ مخلوق کو اللہ کی طرف بلائیں اور ان سے چار چیزوں کے عمل کا مطالبہ کریں یعنی زبان، دل، تمام اعضاء اور اخلاق کا پھر ان میں سے ہر ایک سے دو چیزوں کا مطالبہ کریں یعنی دل سے مطالبہ کریں کہ وہ احکامات الٰہی کی تعظیم کرے اور اللہ کی مخلوق پہ شفقت کرے، زبان سے مطالبہ کریں کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور مخلوق کی خدمت و مدارات کرے تمام اعضاء سے مطالبہ کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور مسلمانوں کی مدد کرے اور اخلاق کا مطالبہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پہ راضی رہے، مخلوق کے ساتھ حسنِ معاشرت سے پیش آئے اور تکلیف پہنچے تو برداشت کرے۔

حضرت تمیم داری سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا یاد رکھو کہ دین تو بھلائی کا نام ہے تین دفعہ یہی ارشاد فرمایا، عرض کی گئی یا رسول اللہ دین کس کے لئے اخلاص ہے؟ فرمایا اللہ کے لئے اس کے رسول کے لئے،

Marfat.com

اس کی کتاب کے لئے مسلمانوں کے امام "خلیفہ" کے لئے اور عام مؤمنوں کے لئے، حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص یہ ہے کہ تو اس پر ایمان لے آئے اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائے اور جس چیز کا حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرے اور جس چیز سے منع کیا گیا ہو اس سے رک جائے نیز لوگوں کو بھی اسی طرف بلائے اور ان کی رہنمائی کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اخلاص یہ ہے کہ تو ان کی سنت پر عمل کرے اور لوگوں کو اس کی طرف بلائے، کتاب اللہ کے ساتھ اخلاص یہ ہے کہ اس پر ایمان رکھے، اس کی تلاوت کرے، اس میں دیئے گئے احکامات پر عمل کرے اور لوگوں کو بھی اس کی طرف دعوت دے، امام یعنی خلیفہ کیلئے اخلاص یہ ہے کہ ان کے خلاف تلوار سونت کر خروج نہ کرے بلکہ ان کیلئے عدل وانصاف کی دعا کرے اور لوگوں کو اس کی طرف راغب کرے، عوام الناس کیلئے اخلاص یہ ہے کہ ان کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے لوگوں کے ساتھ صلح اختیار کرے اور صلح کی ہی انہیں دعوت دے۔

حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں اسباب مغفرت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو خوش رکھے حضرت ام کلثوم بنت عقبہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ وہ شخص ہرگز جھوٹا نہیں جو لوگوں میں صلح کرانے کے لئے کوئی اچھی بات کہتا ہے یا اچھی بات کو کسی سے منسوب کر کے کہتا ہے اور لوگوں میں صلح کرانا نبوت کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے اور جھگڑا کرانا جادو کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے، ایک حدیث میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام لوگوں سے افضل وہ ہوگا جو لوگوں کو دنیا میں فائدہ پہنچاتا تھا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے مقربین وہ لوگ ہوں گے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتے ہیں۔

Marfat.com

باب
بادشاہوں کے ساتھ بیٹھنے کے بیان میں

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ علماء رسولوں کے امین ہیں جب تک بادشاہوں کے ساتھ نشست وبرخواست نہیں رکھیں گے وہ دنیاداری میں نہیں پڑیں گے اور جب وہ بادشاہوں کی ہم نشینی اختیار کریں گے تو دنیا میں پڑ جائیں گے تب انہوں نے رسولوں سے گویا خیانت کی پس تم ان سے کنارہ کشی کرو اور بچو، حضور علیہ السلام کی حدیث ہے کہ کوئی آدمی بادشاہ کے جتنا قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی دور ہوجاتا ہے اور پھر اکثر شیطان ہی اس کے پیروکار ہوتے ہیں نیز جتنا زیادہ مال ہوگا اتنا ہی سخت حساب ہوگا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ والی جگہوں سے بچو! پوچھا گیا یہ کون سے مقامات ہیں؟ فرمایا امراء کے دروازے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ہم بادشاہ کے پاس جا کر اس کی حمایت میں گفتگو کرتے ہیں اور جب نکلتے ہیں تو اس کے خلاف باتیں کرتے ہیں ،،اسے کیا کہیں گے،، فرمایا یہی بات تو منافقت میں شمار ہوتی ہے حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں جب کوئی آدمی بادشاہ کے پاس جاتا ہے تو دین اس کے ساتھ ہوتا ہے اور واپس لوٹتا ہے تو دین اس کے ساتھ نہیں ہوتا، عرض کیا گیا ایسا کس طرح ہوتا ہے فرمایا کہ وہ بادشاہ کو راضی کرنے کے لئے ایسی باتیں کرتا ہے

Marfat.com

جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

بعض متقدمین فرماتے ہیں جب کسی قاری کو دیکھو کہ وہ اغنیاء کے پاس آتا جاتا ہے تو جان لو کہ وہ ریا کار ہے اور جب کسی عالم کو دیکھو کہ وہ بادشاہوں کے دربار میں آجا رہا ہے تو جان لو کہ وہ احمق ہے حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں تین چیزیں ایسی ہیں جو اس امت کے لئے بہت ہی نقصان دہ ہیں۔

(۱) درہم و دینار کی محبت (۲) سرداری کی محبت۔

(۳) بادشاہ کے دروازے پہ حاضری۔

جب کہ اللہ تعالیٰ ان سے بچنے کا حکم فرماتا ہے حضرت مکحول فرماتے ہیں جو شخص قرآن کا علم حاصل کرتا ہے دین میں تفقہ حاصل کرتا ہے پھر وہ بادشاہ کے دروازے پہ جا کر چاپلوسی کرتا ہے اس کے آگے عاجزی دکھاتا ہے اسے اتنا ہی جہنم کی گہرائی میں پھینکا جائے گا جتنی مسافت اس کے قدموں سے آنے جانے کی بنتی ہے۔

میمون بن مہران فرماتے ہیں بادشاہ کی ہم نشینی میں خطرہ ہے اگر اس کی پیروی کی تو دین کو خطرہ ہے اگر حکم عدولی کی تو جان کو خطرہ ہے اور سلامتی اس میں ہے کہ وہ تجھے پہچانتا ہی نہ ہو فضیل بن عیاض فرماتے ہیں اگر کوئی شخص ان بادشاہوں کے ساتھ دوستی نہ رکھے اور صرف فرض پر ہی عمل کرتا رہے تو یہ ان لوگوں سے افضل ہے جو دن بھر روزہ رکھتے ہیں رات کو نوافل پڑھتے ہیں، حج و جہاد کرتے ہیں مگر بادشاہوں کی ہم نشینی کرتے ہیں ان کے لئے کوئی کہتا ہے کتنا بڑا عالم ہے، کوئی کہتا ہے وہ کہاں ہے؟ جواب ملتا ہے بادشاہ کے حضور میں ہے۔

حضرت حسن سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اس امت پہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کا ہاتھ رہے گا جب تک کہ اس امت کے

Marfat.com

نیک لوگ برے لوگوں کی تعظیم نہیں کریں گے اور اچھے لوگ، برے لوگوں کے دوست نہیں بنیں گے اور قاری حضرات جب تک حکمرانوں سے میل ملاپ نہیں رکھیں گے اور جب اس طرح ہونا شروع ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی برکت اٹھا لیں گے اور جابر حکمرانوں کو ان پر مسلط فرما دیں گے اور ان کے دلوں میں رعب بٹھا دیں گے اور فاقے ان پہ بھیج دیں گے، حضرت علی علیہ السلام نے علماء سے فرمایا کہ تم راستے سے بھٹک گئے ہو اور دنیا سے محبت کرنے لگے ہو جس طرح بادشاہوں نے حکمت کو تمہارے لئے چھوڑ دیا ہے تم بھی دنیا دار کی ان کے لئے چھوڑ دو۔

حضرت شفیق بن سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اہل ہوازن سے صدقات وصول کرنے کے لئے بشر بن عاصم ثقفی کو مقرر فرمایا تو انہوں نے انکار کر دیا حضرت عمر نے ان سے ملاقات کر کے انکار کی وجہ پوچھی اور فرمایا کیا تم میری بات کی اطاعت اپنے اوپر لازم نہیں سمجھتے بشر نے کہا ضرور لیکن میں نے حضور علیہ السلام سے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں پہ حاکم بنایا جاتا ہے وہ قیامت کے دن حاضر ہو کر جہنم کے پل پہ کھڑا ہوگا اگر اس نے اچھے کام کئے ہوں گے تو وہ نجات پائے گا اور اگر برے کام کئے ہوں گے تو پل پھٹ جائے گا اور وہ ستر سال تک نیچے ہی گرتا چلا جائے گا یہ سنتے ہی حضرت عمر فاروق غم زدہ اور دل گرفتہ وہاں سے نکلے تو راستے میں حضرت ابو ذر مل گئے انہوں نے پوچھا کہ یہ دل گرفتگی اور غم زدگی کیوں؟ فرمایا کہ مجھے بشر بن عاصم نے اس اس طرح حدیث سنائی ہے یہ غم اسی کی وجہ سے ہے حضرت ابو ذر نے فرمایا کیا آپ نے یہ حدیث پہلے نہیں سنی تھی؟ فرمایا نہیں! حضرت ابو ذر نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہی حدیث میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک عادل قاضی کو قیامت کے دن لایا جائے گا تو سخت حساب وکتاب کو دیکھ کر وہ کہے گا کاش کہ میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرتا یعنی قاضی نہ بنتا ایک اور حدیث میں حضور اکرم فرماتے ہیں کہ جس شخص کو قاضی مقرر کیا جاتا ہے گویا اسے بغیر چھری کے ذبح کیا جاتا ہے، روایت ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جناب ابو جعفر دوانیقی کے پاس گئے تو انہوں نے ابو حنیفہ سے فرمایا کہ حکومت کے معاملات میں ہماری مدد کرو، امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ میں اپنے اندر اس کی صلاحیت نہیں پاتا، انہوں نے کہا سبحان اللہ؟ بس تم ہماری مدد کرو، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین اگر میں سچا ہوں تو پھر آپ کو بتا چکا ہوں کہ میرے اندر صلاحیت نہیں اور اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر یہ معاملہ مجھے سونپنا آپ کے لئے جائز نہیں ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضری کے لئے نکلا تو دو آدمی میرے ساتھ ہو لیے جب ہم حاضر خدمت ہوئے تو ان دونوں نے عرض کی یا رسول اللہ کوئی کام ہمارے ذمہ لگا دیجئے آپ نے فرمایا کہ ہم کسی ایسے شخص کو کام پر نہیں لگاتے جو خود طلب کرتا ہو یا ارادہ کرتا ہو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ سے تین مرتبہ فرمایا کہ بے وقوفوں کی امارت سے میں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اور میرے بعد جو امراء ہوں گے لوگ ان کے جھوٹ کی تصدیق کریں گے اور ان کے مظالم کی تائید کریں گے یہ لوگ مجھ سے بری ہیں اور میں ان سے بری ہوں۔

تباہی کے اسباب

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت کعب بن عجرہ سے فرمایا کہ جو گوشت

Marfat.com

حرام سے بنتا ہے اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے اے کعب روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نماز قرب الٰہی عطا کرتی ہے اے کعب کچھ لوگ اس طرح صبح کرتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کو خرید کر آزاد کر دیتے ہیں اور کچھ اسے بیچ کر غلامی میں دے دیتے ہیں۔

زاذان فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ان کے چبوترے پر کھڑے تھے کہ کچھ صحابیوں کو سامان اٹھا کر جاتے دیکھا تو پوچھا یہ لوگ کیوں نقل مکانی کر رہے ہیں؟ عرض کی گئی کہ یہ طاعون سے بھاگ رہے ہیں تو آپ کہنے لگے اے طاعون مجھے پکڑ لے اے طاعون مجھے پکڑ لے، عرض کی گئی کہ آپ موت کو کیوں بلا رہے ہیں اور آپ صحابیٔ رسول ہیں اور آپ نے یہ بھی سنا ہوگا کہ حضور اکرم نے اس سے منع فرمایا ہے، آپ نے فرمایا کہ میں چھ باتوں کی بنا پر اللہ تعالیٰ سے موت مانگ رہا ہوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لئے انہی چھ باتوں سے خوف زدہ تھے ایک تو لڑکوں کی حکومت سے دوم زیادہ شرطیں لگانے سے سوم رشوت لے کر فیصلہ کرنے سے چہارم قطع تعلق سے پنجم غیر ذمہ داری اور وعدہ خلافی سے ششم ساز و آواز سے قرآن پڑھنے میں ایک دوسرے پر سبقت و فضیلت لے جانے سے اور سُر میں لگا کر قرآن مجید پڑھنے سے۔

روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بصری کا ابن ہبیرہ کے دروازے پر سے گزر ہوا تو دیکھا کہ وہاں قاری حضرات جمع ہیں، آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا اے قاری لوگو! کیا خیال ہے تمہارا یہ متقی لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے حضور علیہ السلام کی حدیث ہے آپ فرماتے ہیں لوگو تم مالداروں کے پڑوس سے، درباری علماء سے اور بازاری قاریوں سے بچو۔

Marfat.com

روایت ہے کہ قاضی عیسٰی بن موسٰی نے ابن شبرمہ سے ملاقات کے وقت کہا کہ تم ہمارے یہاں کیوں نہیں آتے؟ ابن شبرمہ نے کہا کہ میں وہاں آکر کیا کروں گا نیز تیرے قرب میں فتنہ ہے اور اگر قریب ہو کر پھر میں دور رہا تو تو مجھے ایذا دیگا۔ اس لئے میں دور ہی بہتر ہوں نہ تیرا خوف ہے اور نہ ہی تجھ سے کوئی امید ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بادشاہوں کے دروازوں سے اجتناب کرو کیونکہ تم ان کی دنیا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر وہ تمہاری آخرت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں ان سے بچنا افضل ہے بعض متقدمین فرماتے ہیں کہ بادشاہوں کے دربار میں حاضری تجھے تین باتوں میں مبتلا کر دے گی۔

(۱) ان کی رضا مندی کے لئے تو ہر قربانی دے گا۔

(۲) ان کی دنیا دارانہ باتوں کی تو تعظیم کرے گا۔

(۳) اور ان کے ہر عمل کو تو پاکیزہ کہے گا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

Marfat.com

باب
بیماری اور مریض کی عیادت کے فضائل

حضرت فقیہہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ حضرت عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ جب بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتے ہیں اور انہیں فرماتے ہیں کہ دیکھو میرا بندہ اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ جب عیادت کرنے والے اس کے پاس آتے ہیں تو وہ اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوتا ہے، فرشتے اس کی یہ بات اللہ تعالےٰ کے حضور پہنچاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ خود بھی علیم ہے، پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کو بتا دو کہ اگر ہم نے اسے موت دے دی تو جنت میں داخل کر دیں گے تو اس کو اس گوشت کے بدلے بہتر گوشت "صحت و تندرستی" اور اس خون کے بدلے بہترین خون عطا کریں گے اور اس کے گناہوں کو مٹا دیں گے۔

حضرت سعید بن وہب فرماتے ہیں کہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے دوست کے پاس پہنچا تو حضرت سلمان فارسی نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اپنے مومن بندے کو کسی آزمائش میں مبتلا کر کے پھر اسے عافیت عطا فرماتے ہیں تو یہ ابتلا اس کی گزشتہ زندگی کے لئے کفارہ اور بقیہ زندگی کے لئے معافی کا سبب ہو جاتی ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی گنہگار بندے کو مصیبت میں مبتلا کر کے اسے عافیت عطا فرماتے ہیں تو یہ ابتلا اس اونٹ کی مانند ہے جسے اس کے مالک نے باندھ رکھا تھا اور پھر اسے چھوڑ دیا اور اونٹ کو کچھ معلوم نہیں کہ اسے کیوں باندھ رکھا تھا اور کیوں چھوڑ دیا حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کو شدید بخار تھا میں نے ہاتھ لگا کر عرض کی آپ کو تو شدید بخار ہے فرمایا ہاں مجھے اتنا بخار ہے جتنا تم جیسے دو آدمیوں کو ہوتا ہے میں نے عرض کی کہ بے شک آپ کو ثواب بھی دگنا ملے گا آپ نے فرمایا ہاں اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس خطۂ ارضی پر جو مسلمان بھی بیمار ہوتا ہے تو اس کے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مؤمن بیمار ہوتا ہے تو اس کے اندر سے روح پکار کر کہتی ہے اے بخار تو اس نفس مؤمنہ سے کیا چاہتا ہے؟ بخار جواب میں کہتا ہے اے پاکیزہ روح تیرا یہ نفس" وجود" پاک تھا مگر خطاؤں اور گناہوں نے اسے زنگ آلود کر دیا تھا اور میں اس کو صاف کر رہا ہوں، تو روح تین مرتبہ اسے کہتی ہے پھر زیادہ قریب ہو کر پاک صاف کر۔ مہاجرین صحابہ میں سے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ اس نے ایک بیمار کی عیادت کی اور فرمایا میں نے سنا ہے کہ مریض کو دوران مرض چار باتیں نصیب ہوتی ہیں ایک تو قلم اس سے اٹھا لیا جاتا ہے دوم اسے تندرستی میں کئے جانے والے عمل کے ثواب کی طرح ثواب ملتا رہتا ہے سوم اس کے جوڑوں سے ہر ایک گناہ کو نکال لیا جاتا ہے چہارم اگر مر گیا تو بخشا گیا اور زندہ رہا تو بھی مغفور ہوگا۔

بخار سیاہ عورت کی شکل میں

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی مؤمن بندے کو بخار میں مبتلا فرماتے ہیں تو بائیں طرف والے فرشتے کو فرماتے ہیں اس سے قلم اٹھا لے اور دائیں طرف والے فرشتے کو فرماتے ہیں اب بھی میرے بندے کے اچھے عمل لکھو جس طرح وہ تندرستی میں کیا کرتا تھا اس لئے کہ اب وہ بیماری سے

Marfat.com

رکاوٹ میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخار ایک کالی عورت کی شکل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پوچھا تو کون ہے؟ جواب دیا کہ میں ام مُلدم ہوں، آپ نے پوچھا اے ام ملدم تو کیا کرتی ہے؟ جواب دیا میں گوشت کھاتی ہوں اور خون پیتی ہوں اور میری گرمی جہنم کے شعلوں سے ہے تو آپ نے جان لیا کہ یہ بخار ہے۔ ام ملدم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے پسندیدہ و محبوب لوگوں کے پاس بھیج دیجئے تو آپ نے اسے انصار کے پاس بھیج دیا چنانچہ سات دن تک بخار نے ان کو پکڑے رکھا پھر انہوں نے ایک شخص کو دعا کے لئے حضور اکرم کی خدمت میں بھیجا آپ نے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے بخار کو ان سے اٹھا لیا، حضور اکرم جب بھی انصاریوں کو دیکھتے تو فرماتے میں اس قوم کو مرحبا کہتا ہوں جن کو اللہ تعالےٰ نے پاکیزہ فرمادیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے مریضوں کو کچھ کھانے پینے کے لئے مجبور نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ ہی ان کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

ایک حدیث میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں مریض تسبیح میں اور کراہنا تہلیل میں شمار ہوتا ہے اس کی سانس صدقہ، نیند عبادت اور پہلو پہ پہلو بدلنا جہاد فی سبیل اللہ میں شمار ہوتا ہے اور دوران مرض تندرستی جیسے اس کے عمل لکھے جاتے ہیں دوسری حدیث میں فرماتے ہیں چار آدمی ایسے ہیں جو نئے سرے سے عمل کی ابتدا کرتے ہیں ایک مریض تندرستی کے بعد دوم مشرک اسلام لانے کے بعد سوم ایمان و احتساب کے ساتھ جمعہ پڑھ کر لوٹنے والا چہارم حلال کمائی سے حج کرنے والا تیسری حدیث میں فرماتے ہیں تین باتیں نیکی کے خزانوں

Marfat.com

میں سے ہیں ایک مرض کو چھپانا دوم صدقہ چھپانا سوم مصیبت کو چھپانا۔

روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی بیمار تھے اور حضور علیہ السلام بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا تیرے لئے تیرے بستر میں تین باتیں ہیں ایک رب کی طرف سے تیری یاد دہانی دوم سابقہ گناہوں کا کفارہ سوم مصیبت زدہ کی دعا قبول ہوتی ہے جتنا ہو سکے اللہ سے دعا مانگو حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں بیماری کا ثواب نہیں لکھا جاتا کیونکہ ثواب تو عمل پہ ملتا ہے لیکن بیماری اس کی خطاؤں کو مٹا دیتی ہے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ثواب بیماری پہ نہیں لکھا جاتا لیکن تندرستی کی حالت میں وہ جو عمل کرتا تھا چونکہ وہ بیماری کے سبب ویسے عمل سے اب عاجز ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اگر وہ صحیح ہوتا تو حسب سابق ضرور عمل کرتا اس لئے ان اعمال کا ثواب اس کے لئے لکھا جاتا ہے نیز اگر وہ توبہ کرے تو یہ بیماری اس کی خطاؤں کا کفارہ بن جاتی ہے اور توبہ کرنے کی بجائے اگر وہ یہ نیت کرے کہ بیماری سے صحت ملتے ہی پہلے جیسے کام کرے گا تو پھر یہ گناہوں کا کفارہ نہیں ہوگی حضور علیہ السلام فرماتے ہیں بخار جہنم کی آگ سے ہر مؤمن کا حصّہ ہے۔

رحمت الٰہی کے انداز

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے، اللہ تعالیٰ اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر فرماتا ہے میں اس وقت تک کسی بندے کو دنیا سے نہیں اٹھاتا جب تک کہ میں اپنی رحمت کے صدقے اسے گناہوں سے پاک نہیں فرما لیتا چاہے اس کے جسم میں بیماری لا کر یا اس کی

Marfat.com

روزی میں تنگی کر کے پھر بھی اس کے کچھ گناہ بچ جاتے ہیں تو اس پر موت کو سخت کر دیتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس طرح آتا ہے جیسے اسے اس کی ماں نے پاک صاف جنا تھا۔ اور اس بندے کو جسے عذاب دینا مقصود ہوتا ہے اس وقت تک دنیا سے نہیں اٹھاتا جب تک کہ اسے اس کے عمل کا بدلہ نہ دے دوں وہ اس طرح کہ اس کے جسم کو عطا کرتا ہوں اس کے رزق میں فراخی کر دیتا ہوں پھر بھی کچھ رہ جائے تو موت میں آسانی کے ذریعے بدلہ دے دیتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس طرح آتا ہے کہ اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوتی۔

حضرت عاصم احول فرماتے ہیں ہم یہ بات پچاس سال سے کہہ رہے ہیں کہ بندہ جب حالت بیماری میں موت کے قریب ہو جاتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو جاتا ہے جس دن ماں نے اسے جنا تھا اور اللہ تعالے فرماتا ہے میرے بندے کے لئے وہی عمل لکھو جو وہ دوران صحت کیا کرتا تھا یہاں تک کہ ہم اس کی روح قبض کر لیں یا اسے صحت سے نوازدیں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جو مریض کی عیادت کرتا ہے رحمت ہمیشہ اس کے شامل حال رہتی ہے اور جب وہ مریض کے قریب بیٹھتا ہے تو گویا وہ رحمت میں غوطہ لگا رہا ہوتا ہے۔

حضرت ابن عمر سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جس نے مریض کی عیادت کی اس نے گویا ایک دن کا روزہ اللہ کی راہ میں رکھا اور وہ دن بھی سات سو دنوں کے برابر ہے اور جو شخص جنازے کے پیچھے چلا تو اس نے بھی گویا فی سبیل اللہ ایک دن کا روزہ رکھا اور وہ دن بھی سات سو دن کے برابر ہے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے اپنی سخت دلی کی شکایت کی ام درداء نے فرمایا یہ تو بہت ہی بڑی بیماری ہے لیکن تم مریض کی عیادت، جنازے کے ہمراہ چلنا اور قبروں میں جھانکنے کو اپنا معمول بنالو، اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اپنے آپکو نرم دل پایا پھر ام درداء کے پاس گیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے۔

Marfat.com

باب
نفل نماز کی فضیلت

حضرت حسن بصری سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز کیلئے تین چیزیں ہیں ایک تو یہ کہ اسے پاؤں سے لے کر آسمان کے کناروں تک فرشتے گھیر لیتے ہیں دوم آسمان کے کناروں سے اس کے سر کی چوٹی تک بھلائی برستی ہے سوم ایک فرشتہ پکارتا ہے اگر اس نمازی کو معلوم ہو جائے کہ اس کا نجات دہندہ کون ہے تو وہ نماز سے کبھی جدا نہ ہو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ایک سریہ میں لشکر بھیجا جو بہت سارا مال غنیمت لے کر جلدی واپس آگیا عرض کی گئی یا رسول اللہ ہم نے ایسا لشکر کبھی نہیں دیکھا کہ اتنے مال غنیمت کے ساتھ اتنی جلدی واپس آگیا ہو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بھی جلدی واپس آنے والے اور اس سے بھی زیادہ مال غنیمت لانے والے بتاؤں؟ عرض کی گئی ضرور یا رسول اللہ فرمایا جو لوگ صبح کی نماز پڑھتے ہیں پھر بیٹھ کر ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں یہاں تک کہ سورج نکل آتا ہے پھر وہ دو رکعت نفل اشراق پڑھتے ہیں پھر گھر والوں میں لوٹ آتے ہیں یہی ہیں بے شمار مال غنیمت لے کر جلدی لوٹنے والے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اولاد آدم کا ہر فرد جو سلامتی کے ساتھ صبح کو اٹھتا ہے تو اس پر اس دن کا صدقہ ہوتا ہے پھر فرمایا تیرا بھلائی کی طرف دعوت دینا بھی صدقہ ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ

Marfat.com

شخص جو اپنی خواہش کو پورا کرتا ہے کیا یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے؟ آپ نے فرمایا اگر وہ اپنی خواہش حرام سے پوری کرتا ہے تو کیا یہ اس کے لئے گناہ نہیں ہے؟ عرض کی گئی ہاں ضرور گناہ ہوتا ہے پھر فرمایا اگر وہ حلال چیز سے اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے پھر فرمایا کہ ان صدقات سے زیادہ ثواب یہ ہے کہ وہ چاشت کی دو رکعت نماز نفل پڑھے۔

حضرت ابورافع روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے حضرت عباس سے ارشاد فرمایا کہ اے چچا کیا تیرے ساتھ میں بھلائی نہ کروں؟ اور کیا تجھ سے اظہار محبت نہ کروں؟ اور کیا تجھے فائدہ نہ پہنچاؤں؟ عرض کی میرے والدین آپ پر قربان ہوں ضرور ایسا کیجئے آپ نے فرمایا اٹھو اور چار رکعت نفل پڑھو اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور ایک اور سورت پڑھو، جب قرأت سے فارغ ہو جاؤ تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ ۱۵ مرتبہ پڑھو پھر رکوع میں یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو، رکوع سے سیدھے کھڑے ہو کر پھر دس مرتبہ پڑھو پھر پہلا سجدہ کرو اور اس میں بھی دس مرتبہ پڑھو پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں دس مرتبہ پڑھو پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ پڑھو پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو کر سب سے پہلے یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو اس طرح ہر رکعت میں ان کی تعداد ۷۵ پچھتر ہو گی اور چار رکعت میں اس کی تعداد تین سو ہو جائے گی، اگر تیرے گناہ بہت بڑے ریت کے ٹیلے جتنے بھی ہوں گے تو بھی انہیں اللہ تعالیٰ بخش دے گا پھر فرمایا جو شخص اس کو روزانہ نہ پڑھ سکے تو اسے چاہیے کہ جمعہ کے دن پڑھ لیا کرے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو پھر مہینہ میں ایک دفعہ پڑھ لیا کرے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو پھر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے۔

Marfat.com

گھروں میں نفل پڑھنا نور ہے

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں اگر تم میں سے کوئی ایک دو رکعت نفل کا ثواب دیکھ لے تو وہ اس کو بلند چوٹی والے پہاڑوں سے بھی بڑا دیکھے گا جب کہ فرض نماز کا ثواب تو اس سے بھی کہیں بڑھ کر ہے حضرت زید بن خالد جُہنی سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں نماز "نفل" پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

سمرہ بن جندب سے مروی ہے ایک صحابی نے فرمایا کہ ایک شخص کا اپنے گھر میں نماز نفل پڑھنا لوگوں کے سامنے نفل پڑھنے سے اتنا فضیلت رکھتا ہے جتنا کہ جماعت کے ساتھ فرض نماز ادا کرنے والے کو تنہا پڑھنے والے پر فضیلت حاصل ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز پڑھنا نور ہے پس اپنے گھروں کو منور کرو۔ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیان میں رکعت نفل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اہل و عیال، مال اور دین و دنیا اور آخرت کی حفاظت فرماتا ہے نیز جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی اور پھر مصلے پر بیٹھ گیا یہاں تک کہ سورج نکل آیا پھر اس نے دو رکعت نفل پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس نماز کو قیامت کے دن جہنم کے سامنے اس کے لئے ڈھال بنا دیں گے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ذر سے عرض کی اے چچا جان مجھے کچھ وصیت فرمائیں، فرمایا کہ جس طرح تو نے مجھ سے سوال کیا ہے اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ چاشت کی دو رکعت پڑھنے والا غافلوں میں شمار نہ ہو گا

Marfat.com

اور اگر چار پڑھے تو اس کا شمار عابدین میں ہو جاتا ہے اور چھ رکعت پڑھے تو اس کا کوئی گناہ اس دن باقی نہیں رہتا اور آٹھ رکعت پڑھنے والا مطیعین میں شمار ہوتا ہے اور بارہ رکعت پڑھنے والے کے لئے جنت میں ایک گھر مخصوص کر دیا جاتا ہے۔

جنّت کا دروازہ چاشت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ جنت کے ایک دروازے کا نام باب الضحٰی "چاشت کا دروازہ" ہے جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک منادی آواز لگائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو چاشت کی نماز ہمیشہ پڑھتے تھے آؤ یہ دروازہ تمہارے لیے ہے پس اس میں داخل ہو جاؤ، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آدمی نماز میں ہوتا ہے تو وہ بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہوتا ہے اور جو شخص ہمیشہ دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے تو وہ اس کے لئے کسی وقت کھل ہی جاتا ہے نیز کہا گیا ہے کہ رات کی نماز، دن کی نماز پر ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسے پوشیدہ صدقہ کی علانیہ صدقہ پر فضیلت ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ وہ ٹکڑا جس میں نماز پڑھی جائے یا اس پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو وہ ٹکڑا نیچے ساتویں زمین تک خوش ہوتا ہے اور اپنے ارد گرد کے ٹکڑوں پر وہ فخر کرتا ہے اور وہ بندہ جو زمین کے چٹیل میدان میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ ٹکڑا اس کے لئے مزین ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تیرا رب فرشتوں پر تین آدمیوں کے باعث فخر فرماتا ہے۔

(۱) وہ آدمی جو صحرا میں اذان دیتا ہے اور تکبیر کہتا ہے اور پھر وہ اکیلا ہی نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کی طرف دیکھو جو تنہا نماز پڑھ رہا ہے اسے میرے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا تب ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔

(۲) وہ آدمی جو رات کو اٹھتا ہے اور اکیلا نماز پڑھتا ہے پھر وہ سجدہ میں ہی سو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کی طرف دیکھو اس کی روح میرے پاس ہے اور اس کا جسم میرے لیے سجدہ میں ہے۔

(۳) اور وہ آدمی جو گھمسان کی لڑائی میں ثابت قدم رہا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا حضرت معافی بن عمران فرماتے ہیں لوگوں سے بے نیازی میں ہی مؤمن کی عزت ہے اور رات کا قیام اس کا شرف و بزرگی ہے۔

Marfat.com

باب
تکمیلِ نماز اور اس میں خشوع

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز ترازو ہے جو پورا کریگا وہ پورا ثواب پائے گا اور جو کمی کرے گا تو وہ جان لے کہ اللہ تعالےٰ نے سورۂ مطففین میں کیا فرمایا ہے حضرت حذیفہ بن یمان نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا مگر وہ رکوع اور سجدے صحیح نہیں کر رہا تھا آپ نے فرمایا اگر اسی پہ فوت ہو گیا تو اس کی موت فطرت پر نہیں ہوگی۔

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بدترین چور کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی گئی ضرور یا رسول اللہ فرمایا وہ شخص جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے، عرض کی گئی وہ اپنی نماز کی چوری کس طرح کرتا ہے؟ فرمایا وہ نہ رکوع پورا کرتا ہے اور نہ سجدہ حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں وہ شخص کہ جسے اس کی نماز نیکی کا حکم نہیں دیتی اور برائیوں سے نہیں روکتی، ایسی نماز اسے اللہ تعالےٰ سے اور دور کر دے گی اور یہ آیت پڑھی "نماز قائم کرو[1] بے شک نماز برائیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہے"

حکم بن عیینہ فرماتے ہیں جو شخص اپنی نماز میں دائیں اور بائیں متوجہ ہوتا ہے،

---

[1] اَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ

Marfat.com

اس کی نماز ہی نہیں ہوتی حضرت مسلم بن یسار اپنے گھر والوں سے فرماتے تھے
جب میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں تو بے شک باتیں کیا کرو اس لیے کہ میں تمہاری
باتیں نہیں سنتا روایت ہے کہ یعقوب قاری نماز پڑھ رہے تھے اور ایک
جیب کترا آیا اور ان کی چادر سارا لے گیا جب وہ اپنے ساتھیوں کے پاس گیا
تو انہوں نے اس چادر کو پہچان لیا اور اس سے کہا کہ یہ چادر واپس کر آؤ اسلیے
کہ وہ نیک آدمی ہے اور ہم اس کی بددعا سے ڈرتے ہیں چنانچہ چادر لے جاکر
اس نے یعقوب کے کندھے پر رکھ دی اور ان سے معافی چاہی آپ جب نماز
سے فارغ ہوئے اور اس واقعہ پر مطلع ہوئے تو فرمایا کہ مجھے نہ تو چادر اٹھانے کا
علم ہے اور نہ واپس رکھنے کا۔

مذکور ہے کہ حضرت رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں جب
ٹاٹ کی بوری پر سجدہ کیا تو لکڑی کا ایک تنکا ان کی آنکھ میں چلا گیا مگر انہیں
محسوس بھی نہ ہوا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوگئیں روایت ہے کہ حضرت
حسن بن علی رضی اللہ عنہما جب وضو کرنے کا ارادہ فرماتے تو ان کا رنگ تبدیل
ہوجاتا تھا جب اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ میں مالک جبار کے دربار میں جانیکا
ارادہ کرتا ہوں اس لئے یہ کیفیت ہوجاتی ہے اور حضرت حسن جب مسجد کے
دروازے پر پہنچتے تھے تو سر اٹھا کر کہتے، الٰہی تیرا بندہ تیرے دروازے پہ
حاضر ہے اے احسان کرنے والے تیرا گنہگار بندہ آیا ہے اور تو نے ہمیں حکم
دیا ہے کہ ہم اچھے لوگ، برے لوگوں سے درگزر کریں اور تو اچھا و محسن ہے
اور میں برا ہوں پس میری برائیوں سے اپنی اچھائیوں کے صدقے میں اے کریم
درگزر فرما۔

روایت ہے کہ حضور علیہ السلام ایک شخص کو دوران نماز اپنی داڑھی سے

Marfat.com

کھیلتے ہوئے دیکھا اور فرمایا اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے دیگر اعضاء میں بھی ضرور خشوع ہوتا، روایت ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کانپنے لگ جاتے اور ان کا رنگ بدل جاتا جب وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس امانت کا وقت آگیا ہے جسے اللہ تعالٰے نے آسمانوں، زمین اور پہاڑ پہ پیش فرمایا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اس سے پھٹ جائیں گے مگر انسان نے اسے اٹھا لیا پتہ نہیں میں اس امانت کو احسن طریقے سے ادا کر سکتا ہوں یا نہیں نیز اسی طرح کی ایک روایت حضرت امام حسین کے بیٹے زین العابدین رضی اللہ عنہما کے متعلق بھی مذکور ہے۔

اذان اور حضرت عباس کا رونا

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ طائف کی مسجد میں، میں، عکرمہ، میمون بن مہران اور ابو عالیہ وغیرہم رضی اللہ عنہم حضرت ابن عباس کے پاس تھے جب مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز بلند کی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کر دیا اتنا کہ ان کی چادر بھیگ گئی، رگیں پھول گئیں اور آنکھیں سرخ ہو گئیں حضرت ابو عالیہ نے ان سے عرض کی اے رسول اللہ کے چچا زاد بھائی اس رونے اور آہیں بھرنے کی وجہ کیا ہے؟ ہم بھی اذان سنتے ہیں مگر کبھی روئے نہیں لیکن آج آپ کو روتا دیکھ کر ہم بھی رو دیئے حضرت ابن عباس نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ مؤذن کیا کہتا ہے تو وہ خوشیاں اور نیند بھول جائیں گے عرض کی گئی آپ ہمیں بتائیں کہ مؤذن کیا کہتا ہے؟ فرمایا جب مؤذن کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کہتا ہے اے مصروف لوگو فارغ ہو جاؤ اذان کے لئے اور اپنے جسموں کو راحت پہنچاؤ اور اپنے بہترین عمل کی طرف بڑھو اور جب مؤذن کہتا ہے

Marfat.com

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ تو وہ کہتا ہے کہ میں زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کو گواہ بناتا ہوں تاکہ وہ روز قیامت اللہ تعالےٰ کے ہاں میری گواہی دیں کہ واقعی میں نے تم لوگوں کو دعوت دی تھی اور مؤذن جب کہتا ہے اشھد ان محمد رسول اللہ تو وہ کہتا ہے کہ تمام انبیائے کرام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن میرے حق میں گواہی دیں گے کہ میں روزانہ پانچ مرتبہ تمہیں اس کی اطلاع دیتا تھا اور مؤذن جب کہتا ہے حی علے الصلوٰۃ تو وہ کہتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس دین کو قائم فرمایا پس تم اسے قائم رکھو اور مؤذن جب کہتا ہے حی علے الفلاح تو وہ کہتا ہے کہ رحمت الٰہی میں غوطہ زن ہو جاؤ اور ہدایت کا اپنا حصہ لے لو اور مؤذن جب کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو وہ کہتا ہے کہ نماز سے پہلے باقی کام حرام کر دیئے گئے ہیں اور جب کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ تو وہ کہتا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کی امانت تمہاری گردنوں پر رکھ دی گئی ہے پس اگر چاہو تو قدم بڑھاؤ اور اگر چاہو تو واپس لوٹ جاؤ۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں دو آدمی نماز پڑھتے ہیں اور ان کے رکوع و سجود بھی ایک جیسے ہوتے ہیں مگر ان کی نماز میں زمین و آسمان جتنا فرق ہوتا ہے، نیز محراب کا نام محراب اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ شیطان سے لڑنے کی جگہ ہے تاکہ وہ اس کے دل کو دوسری جگہ نہ لگا دے۔

روایت ہے کہ حاتم زاہد، حضرت عصام بن یوسف کے پاس گئے تو عصام نے حاتم سے فرمایا کہ کیا تم اچھی طرح نماز پڑھتے ہو؟ عرض کی ہاں فرمایا کس طرح نماز پڑھتے ہو؟ عرض کی جب نماز کا وقت قریب ہوتا ہے تو میں وضو کرتا ہوں پھر جائے نماز پر سیدھا کھڑا ہو جاتا ہوں یہاں تک کہ میرا ہر عضو اپنی جگہ پر استقرار پکڑ لیتا ہے تو میں کعبہ اپنے ابروؤں کے

Marfat.com

درمیان اور مقام ابراہیم کو اپنے سینے کے پہلو میں دیکھتا ہوں اور جو کچھ میرے دل میں ہوتا ہے وہ سب اللہ تعالےٰ جانتا ہے اور میرے قدم پل صراط پر ہوتے ہیں، جنت میرے دائیں اور جہنم میرے بائیں ہوتی ہے اور ملک الموت میرے پیچھے ہوتا ہے اور میں یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ میری آخری نماز ہے پھر میں انکساری کے ساتھ تکبیر کہہ کر غور وفکر سے قرأت کرتا ہوں اور عاجزی کے ساتھ رکوع کرتا ہوں اور تضرع کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں پھر آخر میں بیٹھتا ہوں اور امید وخوف کے ساتھ تشہد پڑھتا ہوں اور سنت کے طریق پر ایک سلام پھیرتا ہوں اور اخلاق کے ساتھ دوسرا اسلام پھیرتا ہوں اور خوف وامید کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں پھر صبر کے ساتھ معاہدہ کرتا ہوں۔

عصام نے پوچھا اے حاتم کیا اسی طرح تو نماز پڑھتا ہے؟ عرض کی ہاں یہی میری نماز ہے، فرمایا اس وصف کے ساتھ کب سے نماز پڑھ رہے ہو؟ عرض کی تیس سال سے یہ سن کر عصام رونے لگے اور فرمایا کہ میں تو ایسی نماز کبھی نہ پڑھ سکا۔ یہ بھی مذکور ہے کہ ایک دفعہ حاتم سے جماعت چھوٹ گئی تو دوستوں نے اظہار افسوس کیا، حاتم نے روتے ہوئے کہا کہ اگر میرا ایک بیٹا فوت ہو جاتا تو بلخ کے آدھے لوگ مجھ سے تعزیت کرتے مگر اب میری جماعت چھوٹ گئی تو محض چند دوستوں نے ہی مجھ سے تعزیت کی ہے، یاد رکھو کہ اگر میرے سب بچے فوت ہو جاتے تو میں اتنا غم زدہ نہ ہوتا جتنا کہ ایک جماعت کے نکل جانے سے غم ہوا ہے۔

نماز کی مثال اور نمازی کی اقسام

ایک دانا کا کہنا ہے کہ نماز تو بمنزلہ ضیافت کے ہے جسے اللہ تعالےٰ

Marfat.com

موحدین کے لیے روزانہ پانچ دفعہ تیار فرماتا ہے جس طرح ضیافت میں انواع و اقسام کے مختلف ذائقے والے کھانے ہوتے ہیں یہی کیفیت نماز میں ہوتی ہے یعنی افعال و اذکار مختلف ہوتے ہیں اور ہر ایک کا ثواب بھی الگ الگ ہوتا ہے اور گناہوں کے لیے کفارہ بھی ہیں۔

منقول ہے کہ نمازی تو بہت ہیں مگر نماز قائم کرنے والے بہت کم ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو اقامت نماز کے ساتھ متصف فرمایا ہے کہ "اور[1] وہ نماز کو قائم کرتے والے ہیں" جبکہ منافقین کا وصف یہ ہے کہ انہیں مصلی "نمازی" کہا گیا ہے اور فرمایا "سو[2] ایسے نمازیوں کے لیے بربادی ہے جو اپنی نماز میں سستی کرتے ہیں" اور مؤمنین کے حق میں فرمایا کہ "وہ[3] نماز کو قائم کرنے والے ہیں" یعنی ہمیشہ وقت پر ہی نماز ادا کرتے ہیں اور رکوع و سجود بھی صحیح کرتے ہیں کسی فارسی دانا کا قول ہے جب بغیر تعظیم کے وسوسے کے ساتھ وضو کیا اور اسی وسوسے اور دنیاوی مصروفیات کی سوچ میں غرق ہو کر نماز پڑھی تو قبول نہ ہوگی۔

کسی دانا کا قول ہے کہ چار باتیں چار باتوں میں غوطہ لگا کر چار جگہوں پہ جا نکلتی ہیں۔

(۱) رضائے الٰہی جو طاعت میں غوطہ لگا کر سخیوں کے گھر میں جا نکلتی ہیں۔
(۲) اللہ تعالیٰ کی سختی جو خطاؤں میں غوطہ لگا کر بخیلوں کے گھر میں جا نکلتی ہیں،
(۳) عمدہ زندگی اور وسعت رزق جو ثواب کی چیزوں میں غوطہ لگا کر نمازیوں کے گھر میں جا نکلتی ہے۔

---

[1] وَالْمُقِيمِي الصَّلٰوةِ [2] فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۔
[3] يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

Marfat.com

(۴) تنگدستی جو عذاب والے اعمال میں غوطہ لگا کر نماز میں سستی کرنے والوں کے گھروں میں جا نکلتی ہے۔

ایک دانا نے کہا ہے جب لوگ چھ باتوں میں مشغول ہو جائیں تو تم فرائض کو مکمل کرنے میں مشغول ہو جاؤ۔

(۱) جب لوگ کثرت اعمال میں مشغول ہو جائیں تو تم حسن اعمال میں مشغول ہو جاؤ۔

(۲) جب لوگ اعمال فضیلت میں مشغول ہو جائیں تو تم فرائض کو مکمل کرنے میں مشغول ہو جاؤ۔

(۳) جب لوگ علانیہ اصلاح میں مشغول ہو جائیں تو تم پوشیدہ اصلاح میں مشغول ہو جاؤ۔

(۴) جب لوگ دوسروں کے عیب تلاش کرنے میں لگ جائیں تو تم اپنے عیوب کی فکر میں لگ جاؤ۔

(۵) جب لوگ مخلوق کی رضا تلاش کرنے میں مشغول ہو جائیں تو تم اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرنے میں مشغول ہو جاؤ۔

(۶) جب لوگ دنیا کی تعمیر میں مشغول ہو جائیں تو تم آخرت کی تعمیر میں مشغول ہو جاؤ۔

Marfat.com

باب

مقبول دعائیں

خیر و بھلائی کی دعاء

حضرت فقیہہ ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں ایک اعرابی نے حاضر ہو کر عرض کی، یا نبی اللہ مجھے کچھ ایسے کلمات سکھا دیجیے جو تلاوت قرآن کے بدلے میرے لیے کافی ہوں کیونکہ مجھے قرآن مجید سے کچھ بھی یاد نہیں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہو۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اس نے ان کلمات کو اپنے ہاتھ پہ پانچ مرتبہ گنا اور چل دیا کچھ دیر کے بعد واپس آ کر عرض کی یا رسول اللہ یہ کلمات تو میرے رب کی ثناء میں ہیں پس میرے لیے کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ ترجمہ "اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پہ رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت سے نواز،" اس نے ان کلمات کو دوسرے ہاتھ پہ پانچ مرتبہ گنا اور چلا گیا حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر یہ اپنے قول پہ ثابت قدم رہا تو اس بدوی نے دونوں ہاتھ خیر و بھلائی سے بھر لیے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس شخص کا یہ کہنا کہ مجھے اتنا قرآن مجید

Marfat.com

پڑھا دیجیے جو میرے لیے کافی ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے صرف اتنا ہی قرآن سیکھا ہو جو اسے نماز کے لیے بھی کفایت نہ کرتا ہو تو اسے سیکھنا لازم ہے اور اگر اتنی مقدار سیکھ لیا ہے لیکن زیادہ نہیں پڑھتا تو پھر وہ مذکورہ کلمات کو پڑھتا رہے اس امید کے ساتھ کہ تلاوت قرآن کی فضیلت مل جائے گی۔

دعا دافع درد

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان بن ابی العاص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مجھے سخت تکلیف تھی اور درد کے باعث جان نکلی جا رہی تھی کہ اتنے میں حضور علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ درد کی جگہ پر اپنا دایاں ہاتھ سات مرتبہ پھیرو اور پڑھو اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ترجمہ میں اللہ تعالیٰ کی عزت و قدرت کے ذریعے اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں محسوس کر رہا ہوں،، حضرت عثمان بن ابی العاص فرماتے ہیں میں نے یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس تکلیف سے شفا دے دی۔

دعا کا طریقہ

حضرت عطاء فرماتے ہیں جو شخص بارہ رکعت نماز پڑھے اور دوران وقفہ کسی سے کوئی بات نہ کرے، نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ فاتحہ اور سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ " اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ہے

Marfat.com

ملک اور حمد اور وہ ہر چیز پہ قادر ہے،، اس کے بعد سجدہ کرکے یہ کہے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَھَی الرَّحْمَۃِ
مِنْ کِتَابِکَ وَبِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ وَجَدِّکَ الْاَعْلٰی وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّۃِ
ترجمہ ''اے اللہ میں تیرے عرش کے معاقدِ عزت کے حوالے سے اور تیری آخری
کتاب رحمت کے صدقے سے اور تیرے عظیم نام کے وسیلے سے اور تیرے
بلند مرتبے اور مکمل کلمات کی برکت سے تجھ سے دعا مانگتا ہوں'' یہ کہہ کر دعا
مانگے تو قبول کی جائے گی۔

دعا سے پہلے حمد و ثنا

حضور علیہ السلام کی خادمہ میمونہ بنت سعد فرماتی ہیں حضرت سلمان فارسی
نماز کے بعد دعا مانگ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے
گزرے اور فرمایا اے سلمان کیا اپنے رب سے کچھ مانگنا چاہتے ہو؟ عرض کی
ہاں یا رسول اللہ! فرمایا تو پھر دعا سے پہلے اپنے رب کی حمد و توصیف بیان کرو۔
جیسے کہ خود اس نے اپنی توصیف فرمائی ہے پھر اس کی تسبیح بیان کرو اور تحمید
و تہلیل بیان کرو! حضرت سلمان نے عرض کی یا رسول اللہ میں پہلے رب کی
ثنا کس طرح کروں! فرمایا کہ تین دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھو اس لئے کہ اس سورت
میں اللہ تعالیٰ کی ثنا ہے، عرض کی یا رسول اللہ میں اس کی توصیف کن لفظوں
میں کروں؟ فرمایا کہ سورۂ صمد ''اخلاص'' تین دفعہ پڑھو اس لیے کہ اس میں اللہ
تعالےٰ نے خود اپنی توصیف فرمائی ہے، عرض کی یا رسول اللہ میں اس کی تسبیح
کن کلمات سے کروں؟ فرمایا کہو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر اپنی حاجت طلب کرو۔

Marfat.com

دعائے مغفرت

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص یہ کلمات
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
ترجمہ: میں عظیم اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی حیّ و قیوم ہے اور میں اس کی طرف توجہ کرتا ہوں، تین مرتبہ نماز کے بعد پڑھ لے اللہ تعالیٰ سمندر کی جھاگ کے برابر اس کے گناہ بخش دیتے ہیں۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یہ بخشش اس وقت ہوتی ہے جب کہ اس نے قلبی ندامت کے ساتھ بخشش کی دعا کی ہو۔

دعائے حفاظت

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص بیس آیتیں تلاوت کرتا ہے میں اس کا ضامن ہوں شیطان سرکش، ظالم حکمران، عادی چور اور نقصان پہنچانے والے جانور کے شر سے کہ وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے اور وہ بیس آیات یہ ہیں مکمل آیت الکرسی اور تین آیات سورۂ اعراف کی اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سے لے کر قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ تک اور سورۂ صافات کی پہلی آیت سے لے کر دسویں آیت شِھَابٌ ثَاقِبٌ تک اور تین آیات سورۂ رحمٰن کی یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ سے لے کر فَلَا تَنْتَصِرٰنِ تک اور تین آیات سورۂ حشر کی ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے لے کر آخر سورت تک۔

Marfat.com

بچھو کے کاٹے کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنی اسلم کے ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ آج رات سو نہیں سکا آپ نے پوچھا کس وجہ سے؟ اس نے عرض کی کہ مجھے بچھو نے کاٹ لیا تھا آپ نے فرمایا اگر تو شام کے وقت یہ کلمات اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھ لیتا تو انشاء اللہ تجھے کوئی چیز نقصان نہ پہنچاتی۔

دعاء ادائے قرض

حضرت معاذ ابن جبل فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن حضور علیہ السلام نے مجھے غیر حاضر دیکھا جب بعد نماز میں حاضر ہوا تو پوچھا کہ معاذ نماز میں تمہیں میں نے نہیں دیکھا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ فلاں یہودی کا مجھ پہ قرض ہے، اور مجھے خدشہ تھا کہ اگر میں نکلتا تو وہ مجھے آپ کے پاس نہ آنے دیتا یعنی پکڑ لیتا، آپ نے فرمایا اے معاذ کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ وہ دعا مانگے تو تجھ پر کتنا ہی قرضہ ہو وہ سب ادا ہو جائے؟ میں نے عرض کی ضرور سکھایئے ارشاد فرمایا کہ سورۂ آل عمران کی دو آیات قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ سے بِغَیْرِ حِسَاب تک پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگو یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا تُعْطِیْ مِنْھُمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْھُمَا مَنْ تَشَآءُ فَارْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃٍ مِنْ سِوَاکَ کہتے ہیں یہ دعا ایسی ہے کہ اگر کوئی قیدی یہ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور رہائی عطا فرمائیں گے۔

Marfat.com

حصولِ جنّت کی دعا

حضرت ابو امامہ باہلی سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ دعا، اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ اٰمَنْتُ بِکَ مُخْلِصًا لَّکَ دِیْنِیْ اَصْبَحْتُ عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ سَیِّیِٔ عَمَلِیْ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ پڑھ لے تو اگر وہ اسی دن فوت ہو گیا تو اس کے لیے جنّت واجب ہو گئی اور اگر یہ کلمات شام کو پڑھے اور پھر اسی رات میں فوت ہو گیا تو بھی اس پر جنت واجب ہو گئی۔

ہر بلا سے محفوظ رکھنے والی دعا

حضرت ابان بن عثمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کو یہ دعا بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین دفعہ پڑھ لے اسے شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور اگر شام کو پڑھ لیا کرے تو صبح تک محفوظ رہے گا اور کہتے ہیں کہ جب خود حضرت ابان پہ فالج گرا "اللہ کی پناہ" تو ان سے کہا گیا کہ آپ کی وہ دعا کہاں رہ گئی جو آپ ہمیں بتایا کرتے تھے؟ فرمایا قسم بخدا میں نے جھوٹ نہیں بولا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے جب مجھے اس ابتلاء میں مبتلا کرنے کا ارادہ فرمایا تو مجھ سے یہ دعا ہی بھلا دی۔

Marfat.com

دعا دفع تنگ دستی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر عرض کی یا رسول اللہ میرا ہاتھ بہت تنگ ہے! آپ نے فرمایا فرشتوں کی دعا اور مخلوق کی تسبیح کے وقت تو کہاں تھا حالانکہ اس وقت انہی کی بدولت رزق عطا کیا جاتا ہے، عرض کی یا رسول اللہ فرشتوں کی دعا اور تمام مخلوقات کی تسبیح کیا ہے فرمایا یہ کلمات سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ صبح صادق اور صبح کی نماز کے درمیان سو مرتبہ پڑھ لیا کر، یہ دنیا ذلیل وخوار ہو کر تیرے پاس آئے گی۔

حضور اکرم کا عمل

حضرت ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ والناس پڑھ کر ہتھیلیوں پر دم کرتے اور پھر دونوں ہتھیلیاں اپنے چہرۂ انور اور سر اقدس اور تمام جسم پر پھیرتے تھے۔

شیطان سے محفوظ رکھنے والی آیت

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ کوئی مرد مسافر ایک ایسے شخص کے قریب گزرا جو سو رہا تھا، مسافر نے دیکھا کہ سوئے ہوئے شخص کے پاس دو شیطان کھڑے ہیں ایک شیطان دوسرے سے کہہ رہا ہے کہ جا اس کے دل میں فساد پیدا کر دے۔ شیطان اس کے قریب گیا اور پھر واپس آگیا اور کہا کہ یہ

Marfat.com

شخص ایسی آیت پڑھ کر سویا ہے کہ اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے چنانچہ دوسرا شیطان بھی اس کے نزدیک جاکر واپس آگیا اور کہا کہ تیری بات، واقعی سچی ہے پھر وہ دونوں چل دیئے، بعدازاں مسافر نے اس شخص کو بیدار کیا اور اسے وہ سب کچھ بتایا جو اس نے دیکھا تھا پھر اس سے پوچھا کہ وہ کون سی آیت ہے جو تو پڑھ کر سویا تھا اس نے بتایا اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ سے لے کر اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ تک میں پڑھ کر سویا تھا۔

امیر کے ظلم سے نجات

حضرت ابو مجلز علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جو شخص بادشاہ کے ظلم سے ڈرتا ہو تو اسے یہ کلمات پڑھنے چاہئیں رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّ حَکَمًا بیشک اللہ تعالیٰ اسے سلطان کے ظلم سے نجات بخشے گا۔

خواب میں پریشانی

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں نیند میں پریشان کرنے والے خواب دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا یہ کلمات پڑھ کر سویا کرو اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ

Marfat.com

حضرت معاذ کو وصیت

روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو لازماً پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ کِتَابِكَ وَذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

نیند سے اٹھتے وقت کی دعاء

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام اپنی نیند سے بیدار ہوتے تھے تو پڑھتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ رط

ڈراؤنے خواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب ڈراؤنا خواب دیکھے تو تین دفعہ بائیں طرف تھوکے اور تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا

سب سے افضل دعاء

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر پوچھا کہ افضل دعا کون سی ہے آپ نے فرمایا کہ اپنے رب سے دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے سوال کرنا پھر دوسرے دن

Marfat.com

وہی شخص حاضر ہوا اور وہی سوال کیا تو آپ نے بھی وہی جواب مرحمت فرمایا تیسرے دن وہی شخص پھر آیا اور پوچھا کہ افضل دعا کون سی ہے آپ نے فرمایا اگر تو نے دنیا و آخرت کی عافیت و بھلائی پالی ہے تو پھر تو نے فلاح پالی۔

سفر کی دعاء

روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما جب سفر کا ارادہ فرماتے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اَطْوِ لَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَالْحَوْرِ وَالْكَوْرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔

بیوی کا مہر

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب پہلی دفعہ بیوی کے پاس جاؤ تو اس کا مہر یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل پڑھو اور اس کا سر پکڑ کر پڑھو اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْ اَهْلِیْ وَبَارِكْ لِاَهْلِیْ فِیَّ وَارْزُقْنِیْ مِنْهَا وَاجْمَعْ بَیْنَنَا مَا جَمَعْتَ بِخَیْرٍ وَفَرِّقْ بَیْنَنَا مَا فَرَّقْتَ بِخَیْرٍ۔

تعجب ہے اس پر

حضرت جعفر ابن محمد فرماتے ہیں مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو چار باتوں میں مبتلا ہوتا ہے اور چار دوسری باتوں سے غافل رہتا ہے اور مجھے تعجب ہے

Marfat.com

اس شخص پر جو مبتلائے الم ہو کر یہ نہیں پڑھتا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ حالانکہ اللہ تعالےٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ ہم نے اس کی دعا قبول کر لی ہے اور اس کو غم سے نجات بخش دی ہے اور اسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات دیتے ہیں۔

اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو معمولی سی برائی سے بھی ڈرتا ہے مگر یہ نہیں پڑھتا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس یہ تو اللہ تعالےٰ کی نعمت و فضل سے لوٹنے والے ہیں انہیں تو برائی نے چھوا تک بھی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کی پیروی کرو بے شک اللہ تعالیٰ بہت بڑی فضیلت والا ہے۔

اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو لوگوں کے مکر سے ڈرتا ہے مگر یہ نہیں پڑھتا وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ط اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس ان کو اللہ تعالیٰ نے ان کے نقصان دہ مکر سے بچا لیا اور آلِ فرعون پر دردناک عذاب نازل کیا۔

اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو جنت کی رغبت تو رکھتا ہے لیکن یہ نہیں پڑھتا مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جبکہ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس قریب ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے اچھا باغ دیدے۔

بندہ کیا دعا مانگے

حضرت قتادہ فرماتے ہیں ہمیں بتایا گیا کہ عہد نبوی میں ایک شخص نے اللہ تعالےٰ سے دعا مانگی کہ یا اللہ تو نے مجھے آخرت میں جو عذاب دینا ہے وہ مجھے دنیا میں دے دے پھر وہ شخص بیمار ہو گیا اور اتنا لاغر ہو گیا گویا کہ وہ ہڈیوں کا

Marfat.com

ڈھانچہ تھا حضور علیہ السلام کو اطلاع ملی آپ تشریف لائے اور اس کا سر اٹھایا تو اس میں حرکت ہی نہ تھی عرض کیا گیا یا رسول اللہ یہ شخص اس اس طرح دعا مانگا کرتا تھا آپ نے ارشاد فرمایا اے ابن آدم تو عذاب الٰہی کو برداشت کرنے کی طاقت ہی کب رکھتا ہے تم یہ دعا مانگو رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اس شخص نے یہی دعا مانگی اور شفا پائی۔

عتبہ غلام کی دعاء

مذکور ہے کہ جب عتبہ غلام، فوت ہو گئے تو انہیں ایک شخص نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا کیا ہے؟ فرمایا کہ میرے رب نے مجھے ان دعاؤں کے صدقے بخش دیا ہے جو میں مانگا کرتا تھا اور وہ دعائیں سامنے دیوار پہ لکھی ہوئی ہیں دیکھ لو! وہ شخص بیدار ہوا اور دیوار پہ دیکھا تو عتبہ غلام کے خط میں ہی وہ دعائیں لکھی ہوئی تھیں ایک دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ یَا ھَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ وَیَا رَاحِمَ الْمُذْنِبِیْنَ وَیَا مُقِیْلَ عَثَرَاتِ الْعَاثِرِیْنَ اِرْحَمْ عَبْدَكَ ذَا الْخَطَرِ الْعَظِیْمِ وَالْمُسْلِمِیْنَ كُلَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْاَحْیَاءِ الْمَرْزُوْقِیْنَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

ابدال بنانے والی دعاء

مشہور ہے کہ جو شخص یہ پانچ کلمات ہر نماز کے بعد بطور دعاء کے پڑھے گا اس کا نام ابدالوں میں لکھا جائے گا اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَلِجَمِيْعِ مَنْ اٰمَنَ بِكَ

ظلم سے بچنے کی دعا

حضرت ابان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حجاج بن یوسف حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر غضب ناک ہوا اور کہا کہ اے انس اگر تمہارے پاس عبدالملک بن مروان کا خط نہ ہوتا تو میں تمہیں سخت ترین سزا دیتا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو اس پر قادر ہی نہیں ہو سکتا، حجاج نے کہا کہ مجھے اس سے کون روک سکتا ہے؟ انس نے فرمایا وہ دعائیں جو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہیں اور صبح و شام انہیں پڑھتا ہوں، حجاج نے کہا کہ وہ دعائیں مجھے بتاؤ لیکن آپ نے انکار فرما دیا اس نے جتنا بھی اصرار کیا مگر آپ نے نہیں بتائیں، حضرت ابان فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو میں نے ان دعاؤں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ صبح و شام تین مرتبہ یہ پڑھا کر و بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَدِيْنِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِىْ وَمَالِىْ وَوَلَدِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ مَا اَعْطَانِىْ رَبِّىْ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّىْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّىْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ وَمِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

Marfat.com

باب

نرمی کا بیان

ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ یہودیوں نے حضور علیہ السلام سے حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اور کہا السّام علیکم، آپ نے جواب میں فرمایا وعلیکم۔ اور میں "حضرت عائشہ" نے کہا وعلیکم السام واللعنۃ، آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ ہر بات میں نرمی کو محبوب فرماتے ہیں حضرت عائشہ نے عرض کی آپ نے سنا تھا انہوں نے کیا کہا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے بھی وعلیکم کہہ دیا تھا یعنی وہی چیز تم پر ہو، حضور اکرم نے فرمایا اے عائشہ جسے نرمی سے حصہ مل گیا ہے اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی ہے اور جو نرمی کے حصے سے محروم کر دیا گیا ہے وہ دنیا و آخرت کی بھلائی سے محروم ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد عقل مندی یہ ہے کہ لوگوں سے حسن اخلاق اور محبت سے پیش آئے اور مشورہ کرنے والا کبھی برباد نہیں ہوتا اور صرف اپنی رائے پر عمل کرنے والا کبھی بھلائی نہیں پاتا اور اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ہلاکت میں ڈالنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو پہلے اس کی رائے کو بگاڑ دیتے ہیں یاد رکھو جو دنیا میں اہل معرفت ہیں وہی آخرت میں

لہ سام، بیماری و بربادی کو کہتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ غیر مسلم کو السلام علیکم کی بجائے السام علیکم کہنا چاہیئے کیونکہ غیر مسلم سلامتی کے مستحق نہیں "سعدی"

Marfat.com

اہلِ معرفت ہیں اور دنیا میں منکرات میں مبتلا آخرت میں بھی برائی والے ہوں گے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو ہی پسند فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو کچھ نرمی پر عطا فرماتے ہیں وہ سختی پر عطا نہیں فرماتے۔

حضرت بی بی عائشہ صدیقہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جب کسی گھر کو بھلائی سے نوازنا چاہتے ہیں تو اس کو نرمی سے مالا مال فرما دیتے ہیں اور نرمی اگر مخلوق ہوتی تو لوگ اس سے حسین مخلوق کو نہ دیکھ پاتے اور اگر سختی مخلوق ہوتی تو لوگ اس کو سب سے بدصورت شکل میں دیکھتے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں ایک منہ زور اونٹ پر سوار تھی لہٰذا میں نے اسے مارا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اے عائشہ نرمی اختیار کرو کیونکہ نرمی زینت بخشنے والی ہے، اور جس سے نرمی چلی جاتی ہے اسے بدصورت بنا دیتی ہے۔

حضور اکرم کی آخری وصیت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ کے نزول کے بعد حضور علیہ السلام بیمار ہو گئے زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ آپ جمعرات کے دن صحابہ کے پاس تشریف لائے، اس وقت آپ نے اپنا سر مبارک پٹی سے باندھ رکھا تھا، آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے، آپ کا چہرۂ انور زرد تھا اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا مدینہ میں منادی کر دو کہ رسول اللہ کی وصیت سننے کے لیے وہ اکٹھے ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے یہ آخری وصیت ہے پس حضرت بلال نے منادی کر دی تو سب لوگ چھوٹے بڑے اپنے گھروں کے دروازے کھلے چھوڑ کر اور دکانوں کو جیسے تھیں ویسے ہی چھوڑ کر سب اکٹھے ہو گئے یہاں تک

Marfat.com

کہ پردہ نشین بی بیاں بھی آپ کی وصیت سننے آ گئیں حتیٰ کہ مسجد میں کثرت افراد کے باعث گھٹن ہونے لگی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے کہ بعد میں آنے والوں کے لئے جگہ بناؤ۔

حضور علیہ السلام منبر پہ کھڑے ہوئے آپ کے آنسو جاری تھے آپ نے پہلے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اے لوگو جان لو کہ میں اپنے سفر آخرت پر مطلع ہو چکا ہوں، اور دنیا سے میری جدائی کا وقت قریب آ چکا ہے مجھے اپنے رب سے ملاقات کا اشتیاق بھی ہے اور اپنی امت کا غم بھی ہے کہ وہ میرے بعد کیا کریں گے، اے اللہ ان کو سلامتی عطا فرما ان کو سلامتی عطاء فرما۔ اے لوگو میری وصیت سنو اس پر عمل کرو اور اس کی حفاظت کرو اور تم میں سے موجود ہر شخص اُس کو بتا دے جو غیر حاضر ہے اس لیے کہ یہ میری آخری وصیت ہے۔ اے لوگو بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب محکم میں واضح فرما دیا ہے کہ تمہارے لیے حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے اور جو کام کرنے کے ہیں اور جو کرنے کے نہیں وہ بھی بتا دیئے پس تم اللہ تعالےٰ کے حرام کو حرام اور حلال کو حلال جانو اور متشابہات پہ ایمان رکھو، قرآنی احکامات پہ عمل کرو اور اس کی مثالوں سے عبرت پکڑو پھر آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا اے اللہ تو گواہ ہے کہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے اے لوگو! گمراہ کن خواہشات سے بچو اور ایسی گمراہیوں سے بھی بچو جو اللہ تعالےٰ سے اور جنت سے دور کر دیتی ہیں اور جہنم کے قریب کر دیتی ہیں اور جماعت پہ ثابت قدم رہو اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ اور جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دیتی ہے پھر فرمایا اے اللہ تو گواہ ہے میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے۔ پھر فرمایا اے لوگو! اپنے دین اور اپنی امانتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو اور

Marfat.com

غلاموں کے معاملے میں بھی اللہ سے ڈرو انہیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو انہیں وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور ان سے وہ کام نہ لو جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے اس لیے کہ وہ بھی تمہاری طرح گوشت اور خون سے پیدا کئے گئے ہیں خبردار جو ان پر ظلم کرے گا قیامت کے دن میں اس سے جھگڑوں گا اور فیصلہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اور عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، ان کے مہر پورے ادا کرو اور ان پر ظلم نہ کرو ورنہ قیامت کے دن تم اپنی نیکیوں سے محروم کر دیئے جاؤ گے۔ خبردار۔ میں نے اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا ہے۔

اے لوگو! خود کو بھی اور اپنے اہل خانہ کو بھی آگ سے بچاؤ انہیں تعلیم دو اور ادب سکھاؤ بے شک وہ تمہارے پاس مہمان اور اللہ کی امانت ہیں یاد رکھو میں نے اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ اے لوگو! اپنے امیر کے احکام کی اطاعت کرو ان کی نافرمانی نہ کرو چاہے تمہارا امیر حبشی اور سیاہ فام ہی کیوں نہ ہو جس نے ان کی اطاعت کی گویا اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نیز جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور میری نافرمانی در حقیقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے خبردار اپنے امیر کے خلاف خروج "بغاوت" نہ کرنا اور اس سے کیا گیا عہد نہ توڑنا یاد رکھو میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا ہے۔

اے لوگو میرے اہل بیت اور حفاظ قرآن اور علمائے کرام سے محبت لازم پکڑو ان سے بغض و حسد نہ کرنا اور نہ انہیں طعنے دینا یاد رکھو جس نے ان سے محبت رکھی اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور ان سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے وہ اللہ سے بغض رکھتا ہے یاد رکھو میں نے اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا ہے اے لوگو تم پر

Marfat.com

پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں ان کو بہترین وضو اور مکمل رکوع وسجود سے ادا کرنا۔

اے لوگو اپنے اموال کی زکواۃ دو یاد رکھو جو زکواۃ نہیں دیتا اس کی نماز نہیں ہوتی خبردار جو نماز نہیں پڑھتا اس کا نہ کوئی دین ہے نہ حج نہ روزہ اور نہ جہاد ہے اے اللہ کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے؟ ۔ اے لوگو تم میں سے ہر صاحب استطاعت پر اللہ تعالےٰ نے حج کو فرض کیا ہے اور جو حج کیے بغیر مر گیا تو یہودی مرا یا نصرانی یا مجوسی ہو کر مرا۔ البتہ وہ بیمار ہو گیا یا ظالم حکمران نے اسے روک دیا تو پھر وہ گنہگار نہیں خبردار جس نے بغیر عذر شرعی کے حج نہ کیا تو اسے نہ تو میری شفاعت نصیب ہو گی اور نہ اس کو میرے حوض کوثر پر آنے دیا جائے گا اے اللہ کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے؟

اے لوگو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں ایک بہت بڑے میدان میں جمع فرمائے گا اور وہ دن بہت سخت ہو گا اتنا کہ مال واولاد سے نفع نہ دیں گے مگر وہ شخص جو قلب کے ساتھ آئے گا نفع میں رہے گا اے اللہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے ۔ اے لوگو اپنی زبانوں کی حفاظت کرو اور اپنی آنکھوں سے آنسو بہایا کرو اور اپنے دلوں میں خشوع پیدا کرو، اپنے بدن کو نماز میں مشغول رکھو، اپنے دشمنوں پر جہاد کرو، مسجدوں کو آباد کرو، ایمان میں خلوص پیدا کرو، اپنے بھائیوں سے حسن سلوک کرو، اور آخرت کے لئے کچھ بھیجا کرو، اپنی فروج کی حفاظت کرو، اپنے اموال سے صدقہ دیا کرو اور حسد نہ کرنا ورنہ تمہاری نیکیاں ضائع ہو جائیں گی اور ایک دوسرے کی بدگوئی نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے خبردار میں نے اپنے رب کا پیغام دیا ہے۔

اے لوگو غلام آزاد کرنے کی کوشش کرو اور محتاجی وتنگی کے دن کے لئے عمل خیر کرو اے لوگو ظلم نہ کرنا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ظالم کا مواخذہ کرے گا۔

Marfat.com

تم کو حساب دینا ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہاری معصیت پر راضی نہیں ہوگا اے لوگو نیکی نفع دے گی اور برائی نقصان وہ ہے اور تمہارا رب اپنے بندوں پر یوں ہی ظلم کرنے والا نہیں ہے اس دن سے ڈرو جس میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کئے جاؤ گے پھر ہر انسان کو اس کے عمل کا صلہ دیا جائے گا اور وہ ظلم نہ کئے جائیں گے۔ اے لوگو میں اپنے رب کے حضور جانے والا ہوں اور میں اپنے اس سفر پر مطلع ہو چکا ہوں پس میں اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں تمہارا دین اور تمہاری امانتیں اور اے میرے صحابہ کی جماعت تم پر اور میری تمام امت پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو پھر آپ منبر سے اتر کر گھر تشریف لے گئے اور اس کے بعد پھر کبھی باہر تشریف نہیں لائے صلی اللہ علیہ وسلم

باب سنت کے مطابق عمل کرنا

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے لیے دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں اگر تم انہیں پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ کتاب اللہ اور میری سنت ہے حضرت حسن سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنت کے مطابق تھوڑا سا عمل بھی بدعت کے کثیر عمل کے مقابلے میں بہتر ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود فرماتے ہیں سنت کے مطابق معتدل عمل بدعت میں مجاہدے سے بہتر ہے حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کوئی قول بغیر

Marfat.com

عمل کے صحیح نہیں ہے اسی طرح کوئی عمل نیت کے بغیر درست نہیں ہے اور کوئی قول اور عمل اور نیت اس وقت تک صحیح نہیں جب تک کہ وہ سنت کے مطابق نہ ہو حضرت معقل بن لیسار سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دو آدمیوں کو میری شفاعت حاصل نہ ہوگی دوسری روایت میں فرمایا کہ میری امت میں دو قسم کے لوگوں کو میری شفاعت شامل نہ ہوگی ایک امیر اور دوسرا دین میں غلو کرنے والا یعنی جو سنت اور عمل صحابہ سے نکل جاتا ہے۔

حضرت ابی ابن کعب فرماتے ہیں تم پر نبی کا راستہ اور سنت لازم ہے اس لئے کہ وہ شخص جو نبی کے طریقے اور سنت پر نہیں ہے مگر وہ رحمٰن کا ذکر کرتا ہے اس کی آنکھ سے آنسو بہتے ہیں اور اللہ سے ڈرتا ہے ایسا شخص جہنم میں جائیگا اور وہ شخص جو نبی کے طریقے اور سنت کے مطابق عمل کرتا ہے وہ جنت میں جائے گا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے اور سنت کے مطابق معتدل عمل خلاف سنت عمل میں مجاہدے سے افضل ہے پس اپنے عمل پر نظر رکھو خواہ وہ معتدل ہوں یا مجاہدہ و ریاضت والے مگر یہ کہ وہ سنت اور طریق انبیاء علیہم السلام کے مطابق ہو۔

اکہتر فرقے اور بدعت

حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے جب کہ میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے اکہتر دوزخ میں اور ایک جنت میں جائے گا عرض کی گئی یارسول اللہ یہ ایک فرقہ کونسا ہو گا فرمایا اہلسنت و جماعت کا ایک اور حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میری امت مبتلائے فساد ہو گی اس وقت میری سنت پر چلنے والا

Marfat.com

سو شہیدوں کا ثواب پائے گا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس وقت تمہاری کیفیت کیا ہوگی جب فتنہ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گا، ہمارے جوان بوڑھے ہو جائیں گے اور بچے جوان ہو جائیں گے اور لوگ اپنے ہر عمل کو سنت کہیں گے اگر کوئی اس کو واقعی سنت کے مطابق کرنا چاہے گا اور ان کے عمل کے خلاف عمل کرے گا تو اسے منکر کہا جائے گا کسی نے کہا یہ کب ہوگا اے عبداللہ؟ فرمایا جب امانت دار کم ہو جائیں گے اور امراء و وزراء کی کثرت ہوگی، نیز فقیہہ کم ہو جائیں گے قاری بڑھ جائیں گے، دنیا آخرت کے عمل سے حاصل کی جائے گی، غیر دینی باتوں میں غور و فکر کریں گے پھر اس وقت تم پر ایسے امراء حاکم ہونگے کہ اگر تم ان کی پیروی کرو گے تو وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے اور اگر نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے سائل نے پوچھا ایسے وقت میں ہمارے لیے کیا حکم ہے اے عبداللہ؟ فرمایا کہ اپنے گھر کے کمبل بن جانا یعنی باہر نہ نکلنا ورنہ پھر جہنم ہے؟ پھر اس شخص نے اپنی کمر پہ ہاتھ رکھ کر کہا اے ابن ام عبد آپ نے ہمیں مشکل میں ڈال دیا ہے۔

حضور اکرم کا خطبۂ نصیحت

حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے اپنے خطبے میں فرمایا اے لوگو میرے صحابہ کی عزت کرو اور ان کے ساتھ بھلائی اور ان سے محبت کرو اس لیے کہ میرے صحابہ تمام لوگوں سے بہتر ہیں انہیں میں میں مبعوث کیا گیا انہوں نے اللہ پر ایمان لانے کے بعد میری تصدیق کی اور جو کچھ میں اللہ تعالٰے سے لایا تھا اس کی پیروی کی اور اسی کے

Marfat.com

مطابق عمل کیا پھر ان کے زمانے والے لوگ بہتر ہیں وہ بھی مجھ پہ ایمان لائے اور حکم الٰہی کی پیروی کی جبکہ انہوں نے مجھے دیکھا تک نہیں تھا پھر ان کے متصل بعد آنے والے لوگ ہیں وہ بھی مجھ پہ ایمان لائیں گے پھر ان کے زمانے کے بعد جو لوگ آئیں گے وہ نمازوں کو ضائع کریں گے، خواہشات کی پیروی کریں گے، میرے حکم کے خلاف کریں گے اور جن چیزوں سے میں نے روکا ہے وہی کام کریں گے، دین کو اپنی خواہشات کے تابع کریں گے، ان کے عمل لوگوں کو دکھانے کے لیے ہوں گے، وہ قسمیں کھائیں گے حالانکہ کسی نے قسم کے لیے نہ کہا ہوگا، وہ یونہی گواہی دیتے پھریں گے، امانت میں خیانت کریں گے اور امانت واپس نہیں کریں گے، وہ بات بات پہ جھوٹ بولیں گے. وہ کہیں گے جو کریں گے نہیں، ان سے علم اور بردباری اٹھ جائے گی، جہالت اور بے حیائی ان میں عام ہو جائے گی، ان سے حیاء اور امانت اٹھ جائے گی، جھوٹ اور خیانت ان میں عام ہو جائے گی، والدین کی نافرمانی، قطع رحمی، لمبی امیدیں، بخل، حرص، لالچ، حسد، بغاوت، بداخلاقی اور ہمسایوں سے برائی عام ہو جائے گی وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، اور قیامت انہیں بدترین لوگوں پہ قائم ہوگی اور اگر تم چاہتے ہو کہ جنت کے درمیان میں نہر نعیم پہ تمہاری سکونت ہو تو اہل سنت و جماعت کو لازم پکڑلو اور نئی نئی بدعتوں سے بچو اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت اور گمراہی ہے بے شک اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو گمراہی پہ جمع نہیں فرماتا پس جس نے میری اطاعت سے کنارہ کشی کی وہ جماعت سے جدا ہو گیا اور اس نے امر الٰہی کو ضائع کر دیا اس نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے خلاف کیا جب وہ اللہ تعالےٰ سے ملے گا تو اللہ اس پہ سخت غضب ناک ہوگا اور اسے جہنم میں بھیج دے گا۔

Marfat.com

حضرت عرباض بن ساریہ سلمی فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے ہمیں بہت
فصیح و بلیغ وعظ فرمایا جس سے آنسو بہہ نکلے اور دل پسیج گئے پس ایک صحابی
نے عرض کی یا رسول اللہ یہ وعظ تو جان لینے والا ہے ہمیں کچھ اور بھی نصیحت فرمائیں
فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرانے اور اس کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کی
وصیت کرتا ہوں پس تم میں سے جو بھی میرے بعد زندہ رہا وہ کثیر اختلافات
دیکھے گا تم نئی دینی ایجادات سے بچنا اس لیے کہ وہ گمراہی ہوں گی تم میں سے
جو بھی اس کو پائے اسے چاہیے کہ میری سنت کو اور خلفائے راشدین کے طریق کو
لازم پکڑے بلکہ اس کو دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑنا۔

صراط مستقیم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام
نے فرمایا جو شخص پاکیزہ کھاتا ہے اور سنت پر عمل کرتا ہے اور لوگوں کو
امان دیتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایسے لوگ تو بکثرت ہیں فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں کم ہو جائینگے

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے
میرے سامنے ایک خط کھینچ کر فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی راہ ہے پھر دوسرا خط
دائیں اور بائیں کھینچ کر فرمایا کہ یہ بھی راستے ہیں اور ان تمام راستوں پر شیطان
ہیں جو اسے اپنی طرف بلاتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی "اور یہ[1] میرا سیدھا راستہ ہے

---

[1] وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔

Marfat.com

بس اسی پر چلو اور نہ چلو اور نہ چلو دوسرے راستوں پہ ورنہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے الگ کر دیں گے اللہ تعالےٰ نے تمہیں اسی کی وصیت فرمائی ہے تاکہ تم ڈرنے والے ہو جاؤ،،

حضور اکرم فرماتے ہیں ہر چیز کے لیے ایک آفت ہے اور خواہشات اس دین کے لیے آفت ہیں امام شعبی فرماتے ہیں خواہشات کو خواہشات اس لیے کہتے ہیں کہ یہی خواہشات انسان کو جہنم میں گراتی ہیں حضرت مجاہد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ دو نعمتوں میں سے کون سی نعمت بڑی ہے ایک یہ کہ اس نے مجھے اسلام کی راہ دکھائی دوسری یہ کہ ان خواہشات سے مجھے بچا لیا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک بالشت بھر بھی جماعت کے خلاف چلے گا گویا اس نے اپنی گردن اسلام کی رسی سے نکال لی حضرت اویس قرنی علیہ الرحمۃ نے ہرم بن حبان کو وصیت فرمائی کہ تم جماعت سے الگ نہ ہونا ورنہ دین سے جدا ہو جاؤ گے اور تمہیں معلوم بھی نہیں ہو گا تم جہنم میں داخل کر دیئے جاؤ گے قیامت کے دن اور اللہ تعالےٰ ہی اپنے احسان و کرم سے توفیق دینے والا ہے۔

Marfat.com

باب
امر آخرت میں غم

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اپنے نفس سے حساب کر لو اس سے پہلے کہ قیامت میں تمہارے عمل کا وزن ہو اور قیامت میں حساب و کتاب سے پہلے اپنے نفس سے حساب کر و اور بڑی عدالت میں پیشی کے لیے خود کو تیار کر دو اور قیامت کے دن تمہیں پیش ہونا ہے اور تم میں سے کوئی بھی اس دن چھپ نہیں سکے گا۔

حضرت ابوذر فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے یہ حدیث قدسی روایت فرمائی اللہ تعالے فرماتا ہے اے میرے بندو میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام فرمایا ہے اسی طرح تمہارے لیے بھی ظلم کو حرام قرار دیا ہے اس لیے ظلم نہ کرو، اے میرے بندو تم سب کے سب گمراہ ہو مگر جنہیں میں نے ہدایت بخشی پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت فرماؤں گا، اے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر وہ کہ جنہیں میں کھلاتا ہوں پس تم مجھ سے رزق مانگو میں تمہیں رزق عطا کروں گا، اے میرے بندو تم سب کے سب بے لباس ہو مگر وہ جن کو میں نے لباس دیا ہے پس تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں پوشاک دوں گا اے میرے بندو تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشنے والا ہوں پس تم مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا اے میرے بندو اگر تمہارے اولین و آخرین اور تمہارے انسان و جن اگر متقی ترین شخص کے دل کی طرح ہو جائیں تو وہ میرے ملک میں کوئی اضافہ نہیں کر سکیں گے اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے پچھلے

Marfat.com

اور انسان و جن اگر برے شخص کی طرح ہو جائیں تو وہ میرے ملک میں کوئی کمی نہیں کر سکیں گے اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے پچھلے اور انسان و جن سب اکٹھے ہو کر ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک مجھ سے اپنا اپنا سوال کرے تو میں ان کو عطا کروں گا تو میرے خزانوں میں اتنی کمی بھی نہیں ہو گی جتنا کہ سمندر میں سوئی ڈبونے سے اس کے ساتھ لگنے والے پانی سے ہو سکتی ہے۔ اے میرے بندو یہ سب تمہارے اعمال ہیں اور میں ان کو تمہارے لیے جمع کر رہا ہوں اور قیامت کے دن تمہیں واپس کر دوں گا پس جو شخص بھلائی کو پائے اسے چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور بھلائی کو نہ پانے والا اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

جنازہ کے ہمراہ چلنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مریضوں کی عیادت کرو اور جنازوں کے ہمراہ چلو اس سے تمہیں آخرت یاد رہے گی، کسی دانا کا واقعہ مذکور ہے کہ اس نے جنازہ کے پیچھے لوگوں کو میت پہ ترس کھاتے ہوئے دیکھا تو ان سے فرمایا کہ تم اپنے اوپر ترس کھاؤ یہ تمہارے لیے بہتر ہو گا کیونکہ یہ مرگیا ہے اور تین ہولناکیوں یعنی موت کے فرشتے کا دیکھنا، موت کی تلخی اور خاتمہ کے خوف سے نجات پا چکا ہے اور فرمایا کہ حضرت ابو الدرداء نے جنازے کے پیچھے ایک شخص کو دیکھا جو پوچھ رہا تھا یہ جنازہ کس کا ہے؟ حضرت ابو الدرداء نے فرمایا کہ یہ تیرا جنازہ ہے اور اگر ناگوار گزرے تو پھر یہ میرا جنازہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بے شک تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں"

ع۱ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۔

Marfat.com

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ نے قبرستان میں ایک شخص کو کچھ کھاتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ موت اس کی آنکھوں کے سامنے ہے اور وہ کھانا کھا رہا ہے اس لیے یہ شخص منافق ہے نیز یہی حضرت حسن بصری فرماتے ہیں اس قوم پہ تعجب ہے جنہیں زادِ سفر جمع کرنے کا حکم دیا گیا ہے، سفر کی تیاری کا نقارہ بجا دیا گیا ہے اور پہلا قافلہ جا چکا ہے مگر یہ لوگ بیٹھے کھیل رہے ہیں۔

روایت ہے کہ حضرت حسن بصری جب کسی میت کو دیکھتے تو ایسا لگتا کہ ابھی اپنی والدہ کو دفن کر کے لوٹے ہیں حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں جو شخص بے خوف و بے غم ہے اس کے لیے ڈر ہے کہ اہل جنت سے نہ ہو کیونکہ اہل جنت کا کہنا یہ ہے کہ "ہم اس[1] سے پہلے دنیا میں بہت ڈرتے تھے" حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں حافظ قرآن کو چاہیئے کہ وہ اپنی راتوں کو پہچانے جب کہ لوگ محو نیند ہوں گے اور لوگ جب کھا پی رہے ہوں تو وہ اپنے دن کو پہچانے یعنی روزہ رکھے، اور لوگ جب خوشیاں منا رہے ہوں تو وہ غمگین ہو اور جب لوگ ہنس رہے ہوں تو وہ روئے، لوگ باتیں کر رہے ہوں تو خاموش رہے، جب لوگ تکبر کر رہے ہوں تو وہ عاجزی کو اپنائے اور حافظ قرآن کو چاہیے کہ وہ غم زدہ، بردبار، مطمئن اور نرم بن کر رہے اور اسے تند مزاج، غافل، بد دماغ اور سخت گیر نہیں ہونا چاہیئے۔

غم اور خوف بہترین ساتھی

حضرت شفیق بن ابراہیم فرماتے ہیں غم اور خوف سے بہتر بندے کا

---

[1] اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ۔

Marfat.com

کوئی اور ساتھی نہیں ہے یعنی اسے پچھلے گناہوں کا غم ہو اور باقی زندگی کا خوف ہو کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس پر کیا کیا آفتیں نازل ہوں گی حضرت حکیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تین چیزوں کے علاوہ اگر کوئی شخص غم و حزن رکھتا ہے تو جان لو کہ وہ غم اور خوشی سے ناواقف ہے۔

(۱) ایمان ہے وہ نہیں جانتا کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں۔

(۲) احکامات خداوندی کا کہ اسے پورا کر سکتا ہے یا نہیں۔

(۳) دشمنوں کا غم کہ وہ ان سے نجات پا سکے گا یا نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ کو رونے والی آنکھ پر حرام فرما دیا ہے اور جس شخص کے چہرے پر آنسو بہتے ہوئے آجائیں اس چہرہ کو ذلیل ورسوا نہیں کیا جائے گا نیز ہر نیک عمل کا ثواب مقرر ہے مگر آنسوؤں کا ثواب بے حساب ہے کیونکہ آنسو تو آگ کے سمندروں کو بجھا دیتے ہیں اور اگر میری امت کا ایک فرد خشیت الٰہی سے روئے تو اللہ تعالےٰ اس کے رونے کے باعث پوری امت پر رحم فرماتا ہے۔

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں خوف خدا سے اتنا آنسو بہانا کہ وہ گالوں پر بہنے لگیں مجھے اپنے وزن برابر سونا صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہیں اور جو شخص خوف خدا سے اتنا روتا ہے کہ اس کے آنسوؤں کے قطرے زمین پر ٹپکتے ہیں اسے آگ نہیں چھوئے گی یہاں تک کہ وہ قطرے آسمان کی طرف لے جائے جاتے ہیں اور پھر واپس نہیں آتے جیسا کہ آسمان سے بارش کے قطرے نازل ہوتے ہیں مگر وہ کبھی واپس نہیں ہوتے، اسی طرح وہ شخص جو دنیا میں خشیت الٰہی سے روتا ہے اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

Marfat.com

آنسو فضلِ الٰہی ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنسو اللہ تعالےٰ کے فضل ہی سے بہتے ہیں جیسے ہی بندے کی آنکھ سے آنسو نکلتے ہیں تو فرشتہ اس کے دل کو تھام لیتا ہے حضرت حسن بصری سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دو قطروں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو کوئی قطرہ محبوب نہیں ہے ایک وہ آنسو کا قطرہ جو رات کی تاریکی میں بہتا ہے دوسرا خون کا وہ قطرہ جو جہاد میں بہتا ہے۔

زیاد نمیری سے مروی ہے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا ہے جو بندہ میرے ڈر سے روتا ہے اس کا ثواب یہ ہے کہ میں اپنے عذاب سے اسے پناہ دیتا ہوں اور وہ بندہ جو میرے خوف سے روتا ہے اسکے عوض میں اسے جنت میں ہنسی عطا کروں گا۔

روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے اور جب یہ آیت پڑھی ,,جب[1] طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور وہ گھسیٹتے ہوئے کھولتے پانی میں لے جائے جائیں گے پھر وہ آگ میں جھونک دیے جائیں گے،، تو پھر تمام رات یہی آیت پڑھتے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔

روایت ہے کہ تمیم داری نے جب ایک نماز میں یہ آیت پڑھی ,,وہ[2] لوگ جو برے کام کرتے ہیں کیا یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر درجہ دیں گے

---

[1] اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ یُسْحَبُوْنَ فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ

[2] اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔

Marfat.com

جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں،، ساری رات یہی آیت دہراتے رہے اور روتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی ایک حدیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی ،، اگر آپ[1] انہیں عذاب دیں تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر آپ انہیں بخش دیں تو آپ غالب حکمت والے ہیں،، تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک اسی آیت کو پڑھتے رہے اور روتے رہے۔

حدیث میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب پانی پیتے تھے تو آدھے اس میں آنسو مل جاتے تھے ۔۔۔ بن حکیم فرماتے ہیں کہ زرارہ بن ابی اوفی نے ہمیں نماز پڑھائی جب انہوں نے پڑھا، پس جب[2] صور پھونکا جائے گا، تو وہیں مر گئے اور ہم نے ان کا جنازہ ہی اٹھایا والله الموفق۔

باب آدمی کو صبح کس طرح کرنی چاہیے

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا اے مجاہد جب تو صبح کرے تو شام کے بارے میں نہ سوچنا اور جب شام کرے تو صبح کے بارے میں نہ سوچنا اور موت سے پہلے حیات سے اور بیماری سے پہلے صحت سے فائدہ حاصل کرے کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کل تیرا نام کیا ہوگا،

---

[1] اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

[2] فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ۔

Marfat.com

ایک دانا نے کہا ہے کہ آدمی جب صبح کرے تو اسے چاہیے کہ چار چیزوں کی نیت کرے۔

(۱) اللہ تعالےٰ کے فرائض ادا کرنے کی۔

(۲) منہیّات سے رکنے کی۔

(۳) صاحب معاملہ والوں سے انصاف کی۔

(۴) دشمنوں سے صلح کی۔ جب اس کی صبح ان نیتوں کے ساتھ ہوگی تو امید ہے کہ وہ کامیاب صالحین میں سے ہوگا۔

ایک دانا سے پوچھا گیا کہ آدمی کو کس نیت کے ساتھ بستر سے اٹھنا چاہیے، فرمایا اٹھنے کا سوال نہ پوچھو بلکہ یہ دیکھو کہ وہ کس نیت کے ساتھ سویا ہے پھر اٹھنے کی نیت پوچھے کیونکہ یہ نہیں جانتا کہ وہ کیسے سویا تھا وہ یہ بھی نہیں جانے گا کہ وہ کیسے اٹھے گا پھر فرمایا بندے کو چاہیے کہ وہ چار چیزوں کو درست کر کے پھر سوئے۔

(۱) اس وقت تک نہ سوئے جب تک کہ زمین پر موجود اپنے دشمن سے معاملہ ختم نہ کر لے۔

(۲) اس وقت تک نہ سوئے جب تک کہ وہ اپنے رب کے فرائض پورے نہ کر لے۔

(۳) اس وقت تک نہ سوئے جب تک کہ وہ اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ نہ کر لے ہو سکتا ہے کہ اسی رات ہی موت آجائے اور وہ گناہوں پر مصر ہو۔

(۴) اس وقت تک نہ سوئے جب تک کہ وہ مکمل وصیت نہ لکھ لے ممکن ہے موت آجائے اور وہ بغیر وصیت کیے مر جائے۔

کہا گیا ہے کہ لوگ تین طریقوں پہ صبح کرتے ہیں۔

(۱) مال طلب کرتے ہوئے۔

(۲) گناہ کے طالب ہو کر۔

(۳) اور صحیح راستہ کی طلب کرتے ہوئے۔ مگر وہ لوگ جو مال طلب

Marfat.com

کرتے ہوئے صبح کرتے ہیں وہ اس رزق سے زیادہ نہیں کھا سکتے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقرر فرمایا ہے چاہے وہ کتنا ہی مال اکٹھا کر لیں، اور گناہ کے طالب ہو کر صبح کرنے والے ذلت کا سامنا کرتے ہیں اور صراط مستقیم کرتے ہوئے صبح کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ رزق بھی اور سیدھا راستہ بھی عطا فرماتے ہیں۔

کسی دانا کا کہنا ہے کہ جو شخص صبح کرتا ہے اس پہ دو باتیں لازم ہیں یعنی امن اور خوف۔ پس امن یہ ہے کہ وہ اس بات پر ایمان رکھتا ہو کہ اس کے رزق کا کفیل اللہ تعالےٰ ہے اور خوف یہ ہے کہ وہ اس بات پہ خوف زدہ رہے کہ حکم الٰہی کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا جب وہ شخص یہ دونوں باتیں کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ دو چیزوں سے اس کی عزت افزائی فرماتے ہیں یعنی قناعت اور طاعت

اسلاف کی صبح

حضرت سعید بن مسروق سے مروی ہے کہ جب ربیع بن خیثم سے پوچھا جاتا کہ صبح کس طرح کرتے ہیں تو فرماتے کہ اپنی کمزوریوں اور گناہوں کو دیکھتے ہوئے صبح کرتے ہیں، ہم تو اللہ کا دیا ہوا کھاتے ہیں اور موت کے انتظار میں رہتے ہیں، حضرت مالک بن دینار سے پوچھا گیا کہ آپ صبح کس طرح کرتے ہیں فرمایا جو ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہونے والا ہو اور جو یہ نہ جانتا ہو کہ وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں ایسا آدمی کیا صبح کرے گا۔

منقول ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ آپ صبح کس طرح کرتے ہیں فرمایا میری صبح یوں ہوتی ہے کہ میں اپنی امیدوں کا مالک نہیں ہوں اور جس سے ڈر ہے اسے دور کرنے کی ہمت نہیں ہے پس اپنے عمل میں گرفتار صبح کرتا ہوں مگر بھلائی تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس لیے مجھ سے

Marfat.com

زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔

حضرت عامر بن قیس سے پوچھا گیا کہ آپ صبح کس طرح کرتے ہیں فرمایا اپنے نفس پر گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے صبح کرتا ہوں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے مجھے لاد دیا ہے میں نہیں جانتا کہ میری عبادت میرے گناہوں کا بدلہ بنتی ہے یا انعامات الٰہی کے لیے شکرانہ بنتی ہے حضرت محمد بن سیرین نے کسی سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا جس شخص پر پانچ سو درہم کا قرضہ ہو اور وہ عیال دار بھی ہو اس کا کیا حال ہوگا یہ سنتے ہی محمد بن سیرین اندر گئے اور ہزار ہزار درہم لائے اسے دیتے ہوئے فرمایا پانچ سو درہم سے قرضہ ادا کرو اور پانچ سو اپنے گھر والوں پر خرچ کرو، اس کے بعد محمد بن سیرین اس خوف سے کسی سے حال نہیں پوچھتے تھے کہ اس کے حال سے مطلع ہو کر کہیں اس کی اصلاح ان کے اوپر ہی واجب نہ ہو جائے۔

حضرت ابراہیم ادھم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جو شخص صبح کرے اس پر لازم ہے کہ وہ چار چیزوں کا شکر بجا لائے۔

(۱) بطور شکر کہے، سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے نور ہدایت سے میرے دل کو منور فرمایا ہے اور مجھے مؤمن بنایا ہے گمراہ نہیں بنایا۔

(۲) یہ کہ کہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے بنایا ہے۔

(۳) یہ کہے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میرا رزق کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہیں دیا۔

(۴) یہ کہے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میرے عیوب کو چھپایا ہے۔

Marfat.com

چودہ باتیں

حضرت شفیق بن ابراہیم فرماتے ہیں جو شخص دوسو سال تک زندہ رہا مگر اس نے ان چار چیزوں کو نہ پہچانا تو اس سے زیادہ جہنم کا حق دار کوئی اور نہ ہوگا۔

(۱) اللہ تعالےٰ کی معرفت یعنی ظاہر و باطن میں اسی کا فیضان سمجھے اور وہی عطا کرنے والا ہے اور وہی روکنے والا ہے۔

(۲) اللہ تعالےٰ کے عمل کی معرفت یعنی اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالصتاً اس کی رضا کے لیے کیا گیا ہو۔

(۳) اپنی ذات کی پہچان یعنی وہ اپنی کمزوری کو پہچانے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے فیصلے کو تبدیل نہیں کر سکتا یعنی اللہ تعالیٰ کی تقسیم پہ راضی رہے۔

(۴) اپنے اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کی معرفت یعنی برائی کی اصل کو پہچانے اور معرفت الٰہی کے ساتھ اس کو کمزور کرے۔

نیز کہا گیا ہے کہ صبح کرنے والے ہر ابن آدم پر اللہ تعالےٰ نے دس چیزیں فرض فرما دی ہیں۔

(۱) بستر سے اٹھتے ہی اللہ تعالےٰ کا ذکر کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " اور اپنے[1] رب کی اٹھتے ہی تسبیح و حمد کہو"، اور فرمایا " اے[2] ایمان والو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو"

(۲) ستر کو چھپانا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے " اے[3] بنی آدم مسجد میں جاتے وقت

---

[1] وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ [2] يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا [3] يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

Marfat.com

لباس پہن لیا کرو" کیونکہ ادنیٰ زینت ستر کو پوشیدہ کرنا ہے۔

(۳) وقت پر صحیح وضو کرنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" اے[1] ایمان والو جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو دھولو اپنے چہروں کو اور کہنیوں تک ہاتھوں کو آخر آیت تک"

(۴) وقت پر نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" بے[2] شک وقت پر نماز پڑھنا مؤمنوں پر فرض کیا گیا ہے" یعنی ہر فرض اپنے وقت پر ادا کرنا لازم ہے۔

(۵) عطائے رزق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر ایمان رکھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" اور[3] زمین پر چلنے والا جو بھی جاندار ہے اس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے"

(۶) عطائے الٰہی پر قناعت کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" ہم[4] نے ہی ان کی دنیاوی حیات میں ان کی روزی تقسیم فرمائی ہے"

(۷) اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" اور اس[5] زندہ پر توکل کرو جو کبھی نہیں مرے گا اور تم اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرو اگر تم مؤمن ہو"

ع۱ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ الخ

ع۲ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔

ع۳ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا۔

ع۴ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا۔

ع۵ وَتَوَكَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَعَلَی اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔

Marfat.com

(۸) اللہ تعالے کے حکم اور فیصلے پر صبر کرنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور[۱] اپنے رب کے حکم پر صبر کرو"، مزید ارشاد فرمایا "اے[۲] ایمان والو صبر کرو"

(۹) اللہ تعالے کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو اللہ تعالے فرماتا ہے "اور[۳] اللہ تعالے کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو"

(۱۰) حلال کھانا اللہ تعالے فرماتا ہے "ہم[۴] نے جو پاکیزہ چیزیں تمہیں عطا کی ہیں ان کو کھاؤ"، طیب پاکیزہ سے مراد رزق حلال ہے

واللہ الموفق۔

۱۔ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ۔

۲۔ يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا۔

۳۔ وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۔

۴۔ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ۔

Marfat.com

باب

غور و فکر

حضرت عطا ابن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں، عبداللہ ابن عمر اور عبید بن عمیر تینوں حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درِ دولت پہ حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا آپ نے پوچھا کون ہیں؟ میں نے عرض کیا عبداللہ ابن عمر، عبید بن عمیر اور عطا یعنی میں، آپ نے ہم سب کو مرحبا کہہ کر عبید بن عمیر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا بات ہے ملاقات کو نہیں آتے، انہوں نے جواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول پیش کیا زُرْ غِبًّا تَزْدُدْ حُبًّا، حضرت ابن عمر نے درخواست کی کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث رسول سنائیں جو بہت ہی عجیب ہو، بی بی عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ ویسے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات ہی عجیب ہے مگر ایک رات آپ میرے ساتھ بستر پہ آرام فرما تھے یہاں تک کہ آپ کا جسم اطہر میرے جسم سے لگا ہوا تھا پھر فرمایا اے عائشہ کیا مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اپنے رب کی عبادت کروں؟ میں نے عرض کی قسم بخدا مجھے آپ کا قرب محبوب ہے لیکن آپ کی خواہش اس سے بھی زیادہ محبوب ہے پھر آپ کھڑے ہوئے مشکیزے سے وضو فرمایا اور نماز شروع فرما دی اور حالت قیام میں اتنا روئے کہ آنسو دامن مبارک تک پہنچ گئے پھر دائیں پہلو پہ اور دایاں ہاتھ چہرے کے نیچے دے کر سہارا لگا کر لیٹ گئے اور روتے رہے یہاں تک کہ آپ کے آنسو زمین پہ گرتے ہوئے میں نے دیکھے پھر فجر کی اذان کے بعد حضرت بلال آئے انہوں نے آپ کو روتے دیکھ کر

Marfat.com

عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب سے گناہ بخشے آپ کے اگلوں کے اور آپ کے پچھلوں کے پھر آپ کیوں روتے ہیں فرمایا اے بلال کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں اور میں کیوں نہ روؤں کہ آج رات یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ سے لے کر فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تک پھر فرمایا ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو اس آیت کو پڑھتا تو ہے لیکن اس میں غور و فکر نہیں کرتا۔

غور و فکر کا پھل

بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ جو شخص ستاروں میں فکر و نظر کرتا ہے اور ان کے عجائبات میں غور کرتا ہے نیز ان کے ذریعے قدرت الٰہی پر سوچتا ہے اور پھر پڑھتا ہے "اے ہمارے رب تو نے ان چیزوں کو عبث نہیں بنایا تیری ذات پاک ہے پس ہمیں آگ سے بچا،، تو آسمان کے ہر ستارے کے عوض اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

حضرت عامر بن قیس فرماتے ہیں آخرت میں وہ لوگ بہت ہی خوش ہوں گے جو دنیا میں طویل غور و فکر کرتے رہتے تھے اور آخرت میں وہی لوگ ہنسیں گے جو دنیا میں روتے رہتے تھے اور قیامت میں خالص ایمان دار وہی لوگ ہوں گے جو دنیا میں اکثر تفکر کرتے رہتے تھے حضرت ابوالدرداء سے مرفوعاً مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خیر کا در کھولنے اور شر کا در بند کرنے والوں کو اس کا اجر ملے گا اور وہ لوگ جو شر کا در کھولتے ہیں اور خیر کا بند کرتے ہیں ان کے لیے بڑا گناہ ہے اور خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو خیر کو پھیلاتے ہیں اور برائی کو

رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

Marfat.com

بند کرتے ہیں اور ایک لحظے کا غور و فکر شب بھر کے قیام سے افضل ہے۔

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا ایسے لوگوں پر گزر ہوا جو غور و فکر میں منہمک تھے آپ نے ان سے فرمایا کہ مخلوق میں غور و فکر کرو لیکن خالق میں نہیں حضرت ہشام بن عروہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان آکر آدمی سے پوچھتا ہے کہ آسمانوں کو کس نے تخلیق کیا ہے؟ آدمی کہتا ہے اللہ تعالےٰ نے، وہ پھر پوچھتا ہے زمین کو کس نے پیدا کیا؟ آدمی کہتا ہے اللہ تعالےٰ نے شیطان پوچھتا ہے اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اس وقت آدمی کو چاہیے کہ وہ جواب دے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنی میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ایک لحظہ غور و فکر کرنا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں انسان اگر چاہے کہ اسے غور و فکر والی فضیلت حاصل ہو جائے تو اسے پانچ چیزوں میں غور و فکر کرنا چاہیے۔

(۱) آیات و علامات میں تفکر یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں سوچے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو کیسے تخلیق فرمایا ہے اور مشرق سے سورج کو طلوع اور مغرب میں غروب فرماتا ہے، رات اور دن کا بدلنا اور پھر اپنی تخلیق پر نظر دوڑائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اور زمین میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں اور تمہاری اپنی ذات میں بھی کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے احسانات و انعامات میں یعنی وہ ان نعمتوں میں غور کرے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں بعض حکما سے احسان اور انعام میں فرق پوچھا گیا تو فرمایا ظاہری نعمتیں احسان ہیں اور باطنی نعمتیں انعامات ہیں اس کی

Marfat.com

مثال یہ ہے کہ دونوں ہاتھ تو احسان ہیں اور ان کی قوت یہ انعام ہے، چہرہ احسان ہے جب کہ چہرے کا حسن و جمال یہ انعام ہے، منہ احسان ہے اس میں ذائقہ کی قوت یہ انعام ہے، دونوں پاؤں احسان ہیں اور چلنے کی قوت انعام ہے پس اگر بندے کے دونوں پاؤں تو ہوں لیکن ان میں چلنے کی قوت نہ ہو تو گویا اسے احسان تو عطا ہوا ہے لیکن انعام نہیں، رگیں اور ہڈیاں احسان ہیں اور ان میں صحت و ٹھہراؤ انعام ہے۔ بعض فرماتے ہیں کہ نعمت کامل جانا احسان ہے اور مصیبت کا دفع ہو جانا یہ انعام ہے اور بعض نے اس کے برعکس فرمایا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ احسان اور نعمت ایک ہی چیز ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے"، غرض کہ انسان جب احسانات و انعامات میں غور و فکر کرتا ہے تو اس سے محبت بڑھ جاتی ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے ثواب میں غور و فکر یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے اولیاء کے لیے جنت میں جو اکرامات مخصوص فرمائے ہیں اس کے ثواب میں غور و فکر کرے اس طرح اس کی رغبت میں اضافہ ہو گا پھر اس ثواب کو پانے کے لیے کوشش کرے گا اور اپنی قوت سے زیادہ اپنے رب کی طاعت کرے۔

(۴) اس کے عذاب میں تفکر یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے دشمنوں کے لیے جہنم میں جو عذاب و تکلیف رکھی ہے ان پر غور کریں اس سے خوف خدا میں اضافہ ہو گا اور اپنی قوت سے بڑھ کر گناہوں سے بچنے کی کوشش کریگا۔

(۵) اپنے اوپر کیے گئے احسانات اور اپنی جفاؤں پر غور و فکر یہ ہے

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

Marfat.com

کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر غور کرے کہ اس کے اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کی ہے اور ان پر عذاب نہیں بلکہ توبہ کرنے کی دعوت دی ہے اور اپنی جفاؤں پر فکر یہ ہے کہ کس طرح احکامات الٰہیہ کو چھوڑا اور گناہوں کا ارتکاب کیا اس میں غور و فکر سے حیا و شرمندگی میں اضافہ ہوتا ہے پس جو شخص ان پانچ باتوں میں غور و فکر کرتا ہے وہ حضور علیہ السلام کے اس فرمان کا مصداق ہے کہ ایک لمحے کا غور و فکر ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو ان پانچ باتوں کے علاوہ دوسری چیزوں میں تفکر کرتا ہے وہ محض وسوسے ہے۔

غور و فکر شیوۂ حکمت ہے

ایک دانا کا کہنا ہے کہ تین چیزوں میں غور و فکر نہ کرو۔

(۱) تنگدستی میں غور و فکر نہ کرو اس سے غم و تکلیف میں اضافہ ہوگا اور حرص بڑھیگی

(۲) اپنے اوپر ظلم کرنے والے ظالم کے بارے میں نہ سوچو اس طرح تیرا دل سخت ہو جائے گا بغض بڑھے گا اور تیرے غصہ میں اضافہ ہو گا۔

(۳) دنیا میں طویل مدت رہنے کی نہ سوچ ورنہ مال جمع کرنے میں اپنی عمر ضائع کر دے گا اور عمل میں کوتاہی کرے گا۔ نیز کہتے ہیں اصل پرہیز گاری یہ ہے کہ آدمی اپنے دل سے معاہدہ کرے کہ وہ لایعنی باتوں میں سوچ بچار نہیں کرے گا اگر دل اُدھر لگے بھی تو وہاں سے فوراً ہٹا لے اور با مقصد باتوں میں لگائے اور یہ سخت ترین جہاد ہے اور اپنے دل کو مصروف رکھنے کا افضل ترین طریقہ یہ ہے کہ اسے نماز میں لگا دے اور جو شخص نماز میں دل کو قابو نہیں رکھ سکتا وہ اس کے علاوہ بھی نہیں کر سکے گا۔

کسی دانا نے کہا کہ تکمیل عبادت سچی نیت میں ہے اور صلاح عمل تواضع میں ہے

Marfat.com

اور یہ دونوں دنیا سے بے رغبتی سے ہی کمال کو پہنچتے ہیں اور دنیا کی بے رغبتی آخرت کے غم و فکر سے ہی پیدا ہوتی ہے پھر موت کو دل میں یاد رکھنے اور اپنے گناہوں کے بارے میں سوچتے رہنے سے پیدا ہوتی ہے، کہتے ہیں ابدال کی دس صفات ہیں۔

(۱) سینے کی صفائی (۲) مال کی سخاوت (۳) زبان کی سچائی (۴) متواضع نفس (۵) مصیبت میں صبر (۶) خلوت میں رونا (۷) مخلوق کی بھلائی (۸) مومنوں سے رحمدلی (۹) فنا میں سوچ بچار (۱۰) اشیاء سے عبرت پکڑنا۔

حضرت مکحول شامی فرماتے ہیں بستر پر لیٹنے والے کو چاہیے کہ وہ اس دن کے اپنے کاموں میں غور کرے اگر کوئی نیک عمل کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کیے اور گناہ کیا ہے تو اس سے توبہ کرے اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے اور جو شخص غور نہیں کرتا اس کی مثال اس تاجر جیسی ہے جو خرچ کرتا ہے مگر حساب نہیں کرتا اور لاشعوری میں ہی مفلس ہو جاتا ہے ایک دانا نے کہا ہے کہ حکمت کی بنیاد چار چیزوں پہ ہے۔

(۱) اس کا بدن دنیاوی مصروفیات سے فارغ ہو۔
(۲) دنیاوی کھانوں سے اس کا پیٹ پاک ہو۔
(۳) دنیاوی اسباب سے اس کا ہاتھ خالی ہو۔
(۴) دنیاوی انجام میں غور و فکر کرنا یعنی اپنے انجام کے بارے میں سوچنا کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کیا ہوگا اور یہ کہ اس کے اعمال قبول ہوئے ہیں یا نہیں۔

حضرت خالد بن معدان فرماتے ہیں میں نے حضرت معاذ ابن جبل سے کہا کہ مجھے حضور علیہ السلام سے سنی ہوئی کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ کو یاد ہو اور روزانہ کسی نہ کسی وقت اس کو بیان بھی کیا ہو، یہ سن کر حضرت معاذ رونے لگے یہاں تک کہ

Marfat.com

یں نے دل میں کہا کہ یہ چپ ہی نہیں ہوں گے، جب خاموش ہوئے تو فرمایا کہ میں حضور علیہ السلام کے ہمراہ سواری پر سوار تھا اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ پہ قربان ہوں یا رسول اللہ مجھے کوئی حدیث ارشاد فرمائیں آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو اپنی پسند کے مطابق اپنی مخلوق کے فیصلے فرماتا ہے پھر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کی اے خیر کے امام اور رحمت کے نبی میں حاضر ہوں! فرمایا کہ میں تجھے وہ بات بتا رہا ہوں جو کسی امتی کو اس کے نبی نے نہیں بتائی، اگر تو نے اسے یاد کر لیا یہ تجھے نفع دے گی اور اگر سن کر یاد نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن تیری کوئی حجت نہیں رہے گی پھر فرمایا کہ زمین اور آسمانوں کی تخلیق سے قبل اللہ تعالیٰ نے سات فرشتوں کو پیدا فرمایا یعنی ہر آسمان کے دروازے پر ایک فرشتے کو دربان مقرر فرمایا اور وہ محافظ فرشتے صبح سے شام تک ہر بندے کے عمل کو لکھ کر محفوظ کر لیتے ہیں اور شام کو اوپر لے جاتے ہیں اس کے عمل کی تابانی سورج کی طرح منور ہوتی ہے جب وہ فرشتے آسمان دنیا پر پہنچتے ہیں تو فرشتہ کہتا ہے رک جاؤ اور یہ عمل اس کے عامل کے منہ پر مار دو اور کہہ دو کہ تیری مغفرت نہیں ہے اور میں غیبت رکھنے والا فرشتہ ہوں اور یہ شخص مسلمانوں کی غیبت کیا کرتا تھا اس کے عمل کو اوپر نہیں جانے دوں گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر دوسرے بندے کے عمل لے کر فرشتے اوپر آئیں گے ان اعمال سے بھی روشنی پھوٹ رہی ہوگی یہ فرشتے دوسرے آسمان تک پہنچ جائیں گے، فرشتہ کہے گا رک جاؤ اور یہ عمل اس کے عامل کے منہ پر مار دو اور اسے بتا دو کہ تیری بخشش نہیں ہے میں اعمالِ دنیا پر مقرر فرشتہ ہوں یہ شخص تو دنیاوی مفاد کے لیے عمل کیا کرتا تھا میں اسکے عمل کو اوپر جانے کی اجازت نہیں دوں گا۔

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ ایک اور فرشتہ تیسرے آدمی کے عمل لے کر اوپر آئے گا اس کے بے شمار صدقات و نمازیں ہوں گی اور اس کے کثرت عمل پہ فرشتہ بھی حیرت زدہ ہو گا جب وہ تیسرے آسمان پہ پہنچے گا تو وہاں کا دربان کہے گا رک جاؤ اور یہ عمل اس عامل کے منہ پہ مار دو اور اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالےٰ نے تیری بخشش نہیں فرمائی، میں تکبر پہ مامور فرشتہ ہوں اور یہ شخص اپنی مجالس میں اپنے عمل پہ تکبر کیا کرتا تھا اور مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اسکے عمل کو اوپر لے جانے کی اجازت نہ دوں پھر فرمایا کہ ایک اور فرشتہ چوتھے آدمی کے عمل لے کر اوپر آئے گا اس کے عمل ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہوں گے اس کے روزوں اور تسبیحات کی کثرت ہو گی جب وہ چوتھے آسمان پہ پہنچے گا تو دربان فرشتہ کہے گا رک جاؤ اور یہ عمل اس کے عامل کے منہ پہ مار دو اور اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالےٰ نے تیری بخشش نہیں فرمائی ہے اور میں خود پسندی پہ مامور فرشتہ ہوں یہ شخص اپنے ہر عمل پہ خود پسندی میں مبتلا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کے اعمال کو اوپر نہ جانے دوں پس اس کے عمل اس کے منہ پہ مار دیے جائیں گے اور وہ عمل تین دن تک اس پہ لعنت کرتے رہیں گے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ایک اور فرشتہ پانچویں آدمی کے اعمال کو لے کر اوپر آئے گا اس کے ساتھ اور بھی فرشتے ہوں گے اس کے اعمال دلہن کی طرح سجے سنورے ہوں گے یہ اعمال جہاد، نمازوں اور نوافل پہ مشتمل ہوں گے جب یہ فرشتہ پانچویں آسمان پہ پہنچے گا تو دربان کہے گا رک جاؤ اور یہ عمل اس کے عامل کے منہ پہ مار دو اور اس کی گردن پہ لاد دو یہ شخص دین کا علم حاصل کرنے والوں اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کرنے والوں سے حسد کیا

Marfat.com

کرتا تھا پس وہ عمل اس کی گردن پر لاد دیے جائیں گے اور وہ عمل ہمیشہ تاحیات اس پر لعنت کرتے رہیں گے، پھر ایک اور فرشتہ چھٹے آدمی کے اعمال کو لیکر اوپر آئے گا اس کے عمل بہترین وضو، شب بھر قیام اور کثرت نماز پر مشتمل ہونگے جب وہ چھٹے آسمان پر پہنچے گا تو دربان کہے گا رک جاؤ اور یہ عمل اس کے عامل کے منہ پہ مار دو، میں مہربانی پہ مامور فرشتہ ہوں اس شخص نے تو کسی چیز پہ رحم نہیں کیا یہ تو اللہ کے بندوں کو گناہوں اور مصیبتوں میں مبتلا دیکھ کر خوش ہوتا تھا اس لیے میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کے اعمال کو اوپر جانے کی اجازت نہ دوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ایک فرشتہ ساتویں آدمی کے اعمال لے کر اوپر جائے گا اس کے عمل صدق و اجتہاد اور تقوی پر مشتمل بجلی کی طرح چمک رہے ہوں گے جب یہ فرشتہ ساتویں آسمان پر پہنچے گا تو دربان کہے گا رک جاؤ اور یہ عمل اس کے عامل کے منہ پہ مار دو اور اس کے دل پر تالا ڈال دو، میں پردہ حائل کرنے والا فرشتہ ہوں میں ہر اس عمل کے آگے پردہ "حجاب" ڈال دیتا ہوں جو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نہ ہو کیونکہ یہ شخص اپنی مجالس میں اور شہروں میں اپنی بڑائی کا ذکر کرتا رہتا تھا اور میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کے عمل کو آگے جانے کی اجازت نہ دوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ایک فرشتہ ایک اور آدمی کے اعمال کو لے کر اوپر جائے گا اس کے خوب صورت عمل، حسن خلق، روزے اور کثرت ذکر پر مشتمل ہوں گے اور آسمان کے فرشتے اس کے ساتھ چلیں گے اور وہ عرش کے نیچے پہنچیں گے پھر فرشتے اس کے حق میں گواہی دیں گے تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملائکہ تم تو میرے بندے کے عمل کے محافظ و نگران تھے

Marfat.com

حبب کہ میں اس کے دل پر نگاہ رکھنے والا ہوں اس کے عمل میں میری رضا مطلوب نہ تھی بلکہ یہ تو کسی دوسرے کی رضا کا طالب تھا اس پر میری طرف سے لعنت ہو پھر تمام فرشتے کہیں گے اس پر تیری طرف سے بھی اور ہماری طرف سے بھی لعنت ہو اور تمام آسمان والے کہیں گے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ساتوں آسمان اور زمین اور ہماری طرف سے لعنت ہو۔

یہ سن کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا یارسول اللہ میں کیا عمل کروں؟ فرمایا اے معاذ اپنے نبی کے نقش قدم پر چلو اور یقین کامل کے ساتھ چلو اور اگر تیرے عمل میں کمی آجائے اپنے بھائیوں سے اپنی زبان روک لے "عیب و غیبت سے،، اپنے گناہوں کو اپنے اوپر رہنے دو ان کو اپنے بھائیوں پر نہ ڈالنا اور اپنے بھائیوں کی برائی کر کے خود کو پاکباز ثابت نہ کرنا اور اپنے بھائیوں کی عاجزی سے اپنی بڑائی میں نہ پڑنا اور لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل نہ کرنا۔

واللہ الموفق

Marfat.com

باب
قیامت کی نشانیاں

حضرت حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جو کچھ تو جانتا ہے اتنا ہی مجھے علم ہے لیکن اس کی چند علامتیں ہیں مثلاً مہنگائی ہو جائیگی اور بارش ہو گی مگر فصلیں نہ اگیں گی، سود خوری بڑھ جائے گی، بچے زنا سے پیدا ہوں گے، صاحب مال لوگوں کی عزت ہوگی، فاسق لوگ مسجدوں میں تعلیاں کریں گے، اہلِ منکر اہل حق پر غالب آجائیں گے اس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ اس وقت میں میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے دین سمیت فرار ہو جانا یا اپنے گھر میں کمبل ہو جانا یعنی باہر نہ نکلنا۔

عیسٰی بن ابی عیسٰی اصفہانی سے مروی ہے عرض کی گئی یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا میں اس بارے میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا لیکن قیامت کی دس نشانیاں بتائی گئی ہیں۔

(۱) جھگڑنے والوں سے دوستی ہوگی۔
(۲) بدکردار غالب آجائے گا۔
(۳) منصف عاجز آجائے گا۔
(۴) اللہ تعالٰے پر احسان کرتے ہوئے نماز پڑھیں گے۔
(۵) زکوٰۃ تاوان سمجھ کر ادا کریں گے۔

Marfat.com

(۶) امانت کو مال غنیمت سمجھ کر کھایا جائے گا۔

(۷) قرأ حضرات کی بھرمار ہو گی۔

(۸) لڑکوں کی حکمرانی ہو گی۔

(۹) عورتیں بادشاہ ہوں گی۔

(۱۰) اور لونڈیوں سے مشورے لیے جائیں گے۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ شریف میں مروان کے پاس تین آدمی بیٹھے تھے انہوں نے قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے مروان سے سنا کہ پہلی نشانی خروج دجال ہے پھر یہ تینوں افراد مروان سے اٹھ کر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آئے اور مروان کی روایت بتائی، حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ قیامت کی پہلی نشانی مغرب سے سورج طلوع ہونے کی ہے یا دابۃ الارض کے ظہور کی، یہ دونوں علامتیں باہم قریب ہوں گی اور کوئی ایک دوسری پر مقدم ہو گی پھر آپ نے بات کو پھیلاتے ہوئے فرمایا کہ سورج جب غروب ہوتا ہے تو وہ عرش کے نیچے آکر سجدہ کرتا ہے اور پھر منزل کی طرف جانے کی اجازت مانگتا ہے پس اسے اجازت دے دی جاتی ہے حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ سورج مغرب سے طلوع ہو تب سورج آکر عرش کے نیچے سجدہ کرے گا اور منزل کی طرف جانے کی اجازت چاہے گا لیکن اسے اجازت نہیں دی جائے گی وہ پھر سجدہ کر کے اجازت مانگے گا لیکن اجازت نہیں ملے گی یہاں تک کہ وہ جان لے گا کہ اگر اب اسے اجازت مل بھی گئی تب بھی وہ مشرق تک نہ پہنچ سکے گا پھر عرض کرے گا اے رب مجھے لوگوں سے کیوں دور کیا جاتا ہے؟ اس وقت تک رات بہت ہی کم رہ جائے گی وہ پھر

Marfat.com

اجازت مانگے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اب اسی جگہ یعنی مقام غروب سے ہی طلوع ہو جا پھر عبداللہ ابن عمر نے یہ آیت پڑھی (جس دن تیرے رب کی نشانیاں آجائیں گی اس دن کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا تھا یا اس نے حالت ایمان میں کوئی اچھا عمل نہ کیا ہو آپ فرما دیجیے کہ انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔

دجّال اور دابّۃ الارض کا خروج

عبید بن عمیر سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دجال کے ساتھیوں میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو کہیں گے ہم جانتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے لیکن ہم اس کے ساتھ اس لیے ہیں کہ ہمیں بھی کھانا مل رہا ہے اور ہم چراگاہوں میں جانور بھی چراتے ہیں پس جب اللہ تعالیٰ کا غضب آئے گا تو ان سب پر آئے گا ایک

اور حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دجال نکلنے والا ہے وہ دائیں آنکھ سے کانا ہو گا وہ برص والوں اور اندھوں کو صحیح کرے گا اور مُردوں کو زندہ کرے گا وہ لوگوں سے کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں پس جو شخص کہے گا کہ تو میرا رب ہے وہ فتنہ میں گرفتار ہو گا اور جو شخص کہے گا کہ میرا رب اللہ تعالےٰ ہے اور تا حیات اسی پر قائم رہا وہ فتنہ سے محفوظ رہے گا اور جب تک اللہ تعالےٰ چاہے گا وہ دنیا میں ٹھہرے گا پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام مغرب کی طرف سے نزول فرمائیں گے وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور دجال کو

ع۱ یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَایَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْٓ ... الخ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ۔

Marfat.com

قتل کریں گے پھر ارشاد فرمایا کہ اسی وقت ہی قیامت آجائے گی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب تک ایک گھر کے تمام افراد ایک برتن پہ جمع نہ ہوں گے اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی اور وہ جانتے ہوں گے کہ وہ کافر ہیں اور وہ مؤمن ہیں (یعنی ایمان اور کفر جمع ہوگا، عرض کی گئی یہ کب ہوگا ؟ فرمایا کہ جب دابۃ الارض کا خروج ہوگا وہ ہر شخص کی جائے سجدہ "پیشانی کو چھوئے گا جو مؤمن ہوں گے اس کی پیشانی پر سفید نکتہ "نشان" بن جائیگا اور وہ اتنا پھیلے گا کہ سارا چہرہ سفید ہو جائے گا۔ البتہ کافر کے چہرے پر سیاہ نشان بن جائے گا اور اتنا پھیلے گا کہ سارا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور یہ لوگ اپنے بازار میں خرید و فروخت کے وقت ایک دوسرے سے کہیں گے اے مؤمن یہ کتنے میں خریدا اور اے کافر تو نے یہ کتنے میں لیا مگر یہ ایک دوسرے کے یوں کہنے پر برا نہیں منائیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس جانور "دابۃ الارض" کی چار ٹانگیں ہوں گی اور پرندوں جیسے پروں کے علاوہ داڑھی بھی ہوگی اور تہامہ کی کسی ایک وادی سے نکلے گا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما آیت کریمہ[1] "اور جب ان پر اللہ تعالیٰ کا قول پورا ہوگا تو نکالیں گے ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور اور وہ ان سے باتیں کرے گا حالانکہ لوگ ہماری آیتوں پہ یقین نہ لاتے تھے" سے مراد وہ لوگ ہیں جو نہ نیکی کا حکم دیتے تھے اور نہ برائی سے روکتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا دنیا مرتے

---

[1] وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ۔

Marfat.com

اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو گا اس وقت سب لوگ مؤمن ہو جائیں گے مگر اس وقت کسی کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا کیونکہ وہ پہلے سے ایماندار نہ تھے یا انہوں نے حالت ایمان میں کوئی اچھا عمل نہیں کیا تھا حضرت ابن ابی اوفیٰ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم پر ایک رات ایسی آئے گی جو تمہاری تین راتوں جتنی لمبی ہو گی اس رات کو صرف تہجد گذار ہی پہچانیں گے کہ ایک آدمی اٹھ کر اپنے اوراد و وظائف پڑھے گا پھر سو جائے گا پھر اٹھ کر اپنے ورد و وظائف پڑھے گا پھر سو جائے گا پھر اٹھ کر اپنے ورد و وظائف پڑھے گا پھر اسی طرح کے اور لوگ بھی اکٹھے ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے کہیں گے یہ سب کچھ کیا ہے پھر اسی پریشانی میں مساجد کی طرف جائیں گے مگر اس وقت سورج کو مغرب سے ابھرتا ہوا دیکھیں گے یہاں تک کہ سورج آسمان کے درمیان میں پہنچ جائے گا پھر واپس لوٹ جائے گا اور پہلے کی طرح مشرق سے طلوع ہو گا اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے "جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی اس دن کسی کا ایمان اس کے کام نہیں آئے گا

نزول عیسیٰ علیہ السلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام انبیائے کرام آپس میں بھائی ہیں مگر مائیں جدا ہیں ان کا دین ایک ہے اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بہت قریب ہوں میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ میری امت میں خلیفہ ہوں گے وہ اترتے

يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا الخ

Marfat.com

ہی خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب توڑ دیں گے وہ جزیہ ختم کر کے آلات حرب رکھ دیں گے روئے زمین پر عدل وانصاف قائم کر دیں گے جیسا کہ ان سے قبل ظلم وجبر قائم تھا یہاں تک کہ شیر اونٹ کے ساتھ، چیتا گائے کے ساتھ، بھیڑیا بکری کے ساتھ چرے گا یہاں تک کہ بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو انہیں دیکھتے ہی دجال چربی کی طرح پگھلنے لگے گا، پھر دجال قتل کر دیا جائے گا اور یہودی اس سے الگ ہو جائیں گے اور وہ بھی قتل کر دیے جائیں گے یہاں تک کہ ایک پتھر آواز دے گا اے اللہ کے بندے مسلمان یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے آپ اس کو بھی قتل کر دیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج[1] ہر روز دیوار کھرچتے رہتے ہیں یہاں تک سورج کی شعاعوں کو دیکھنے کے قریب پہنچتے ہیں تو ان کا امیر کہتا ہے اب واپس چلو کل پھر کھرچیں گے مگر اللہ تعالیٰ اس دیوار کو پھر مکمل فرما دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ پھر کھرچتے کھرچتے مدت کے بعد سورج کی شعاعوں کو دیکھنے کے قریب پہنچیں گے تو ان کا امیر کہے گا اب واپس چلو کل انشاء اللہ پھر اس کو شروع کریں گے جب وہ دوسرے دن آئیں گے تو جیسے چھوڑ گئے تھے ویسے ہی پائیں گے پھر وہ لوگوں پر نکل پڑیں گے تمام پانیوں کو پی جائیں گے اور لوگ اپنے قلعوں میں بند ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کریں گے اور اسی سے اللہ تعالیٰ ان کو

---

[1] یاجوج ماجوج، سد سکندری اور ذوالقرنین کے تفصیلی حالات میری کتاب "قرآنی قومیں اور ان کے آثار زیر طبع" میں دیکھئے۔

Marfat.com

ہلاک کرے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یاجوج و ماجوج کی ہلاکت کے بعد لوگ بیت اللہ شریف کا حج بھی کریں گے اور شجر کاری بھی کریں گے

حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں جو شخص بھی یاجوج ماجوج کی قوم سے مریگا وہ اپنی صلب "نسل" میں سے ایک ہزار آدمی چھوڑ کر جائے گا

حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت سے قبل اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ایک فتنہ ہوگا اس میں انسان کے جسم کی طرح اس کا دل بھی مر جائے گا اور ایک آدمی صبح کو مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اگر شام کو مؤمن سوئے گا تو اس کی صبح کفر پہ ہوگی اس وقت لوگ تھوڑی سی دنیا کے بدلے اپنا دین بھی بیچ ڈالیں گے

عذاب کی شکلیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ چھ باتوں کے ظہور سے پہلے اعمال صالحہ میں عجلت کرو۔

(۱) مغرب سے طلوع آفتاب (۲) خروج دجال

(۳) دھوئیں کا ظہور (۴) دابۃ الارض کا خروج

(۵) تم میں سے ہر ایک کے لیے مخصوص یعنی موت (۶) اور امر عام یعنی یوم قیامت

حضرت ابی بن کعب ارشاد خداوندی "آپ[۱] فرمادیں کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ بھیج دے تم پہ عذاب تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے

۱۔ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ

Marfat.com

نیچے سے یا تمہیں گروہ بنا کر آپس میں لڑا دے یا تمہارے بعض کو بعض سے لڑائی چکھا دے ،، کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں چار باتیں مذکور ہیں جو ہر حال میں واقع ہوں گی اور ان میں سے دو تو حضور علیہ السلام کے وصال شریف کے پچیس سال بعد واقع ہو گئیں یعنی لوگ اپنی اپنی خواہشات کے پیش نظر گروہ در گروہ ہو گئے اور بعض کو بعض سے لڑائی ملی اور باقی دو بھی لامحالہ واقع ہوں گی ان میں ایک خسف ہے یعنی زمین میں دھنسنا اور دوسرا زلزلہ ہے۔

روایت کیا گیا ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تھی تو حضور علیہ السلام نے دعا مانگی تھی جس کے باعث دو باتیں یعنی خسف اور مسخ تو معاف ہو گئی تھیں اور دو باقی ہیں ایک خواہشات کے زیر اثر باہمی تقسیم اور دوسری ایک دوسرے کو تکلیف پہنچانا حضرت مسروق فرماتے ہیں ہمارے درمیان مسجد میں ایک شخص یہ بتا رہا تھا کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو آسمان سے دھواں نازل ہو گا اور وہ منافقین کے کانوں اور آنکھوں میں داخل ہو جائے گا جب کہ مؤمنوں کو اس سے زکام ہو جائے گا مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود کو جا کر یہی واقعہ سنایا وہ سہارا لگا کر بیٹھے تھے یک دم سیدھے ہو گئے اور فرمایا اے لوگو جس کے پاس علم ہو وہ پوچھنے پر بتا دیا کرے اور جس کے پاس علم نہ ہو تو وہ کہہ دیا کرے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ہے کہ ،، آپ[۱] فرما دیں کہ میں اس قرآن پہ تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا اور نہ ہی میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں ،، اور جب قریش نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلایا تو آپ نے دربار الٰہی میں عرض

۱۔ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۔

Marfat.com

کی یا اللہ قبیلہ مضر کو اپنی پکڑ میں لے لے، اے اللہ یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسا قحط ان پر بھیج کر میری مدد فرما چنانچہ ان پر قحط نازل ہو گیا تو وہ اس مشکل میں ہڈیاں اور مردار کھانے لگے یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک کو بھوک کی وجہ سے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں نظر آنے لگا پس اسی واقعہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اس دن کا انتظار کیجیے کہ آسمان سے واضح دھواں آئے گا"

ایک عیسائی کا حضرت عمر کو پیغام

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق نے قادسیہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کو تحریر فرمایا کہ تم نضلہ بن معاویہ کو حلوان روانہ کر دو انہوں نے نضلہ کو تین سو گھڑ سواروں کے ساتھ حلوان بھیج دیا جب وہ حلوان پہنچے تو انہیں حلوان کے نواح میں معمولی غزوات میں کافی مال غنیمت اور قیدی حاصل ہوئے پہاڑی کے دامن میں واپس لوٹے پڑاؤ کیا اور مال غنیمت تقسیم کیا نضلہ نے اذان دی جب اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو پہاڑی میں سے کسی نے جواب دیا کَبَّرْتَ کَبِیْرًا یَا نَضْلَۃُ یعنی اے نضلہ تو نے بہت بڑی ذات کی بڑائی بیان کی جب نضلہ نے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو جواب دیا ھِیَ کَلِمَۃُ الْاِخْلَاصِ یَا نَضْلَۃُ اے نضلہ یہ اخلاص کا کلمہ ہے جب اس نے کہا اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ تو جواب دیا ھُوَ الَّذِیْ بَشَّرَنَا بِہٖ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یعنی یہ وہ ہستی ہے جس کی بشارت ہمیں عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی، نضلہ نے جب کہا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ تو جواب دیا طُوْبٰی لِمَنْ مَشٰی اِلَیْھَا وَوَاظَبَ عَلَیْھَا یعنی بشارت ہے اس شخص کیلیے

Marfat.com

جو اس کی طرف چلا اور اس پر ثابت قدم رہا جب نضلہ نے کہا حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ تو جواب دیا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَجَابَ مُحَمَّدًا وَهُوَ الْبَقَاءُ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ یعنی بیشک وہ کامیاب ہوا جس نے محمد کی دعوت پر لبیک کہا اسی میں امت محمد کی سلامتی ہے جب نضلہ نے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو جواب دیا اَخْلَصْتَ اِخْلَاصًا یَا نَضْلَۃُ تو نے مکمل اخلاص کا اظہار کیا ہے اے نضلہ اور اسی لیے آگ پر تیرے جسم کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دے دیا ہے۔

جب اذان سے فارغ ہوئے تو نضلہ نے پکار کر کہا اے شخص اللہ تجھ پر رحم کرے تو کون ہے؟ کیا تو فرشتہ ہے یا جن ہے یا کوئی اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ ہے؟ ہمیں اپنی آواز تو تو نے سنا دی ہے اب اپنی صورت بھی دکھا دے ہم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کے خادم ہیں، پھر ایک انتہائی ضعیف العمر شخص ظاہر ہوا۔ جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے، اس نے صوف کا کمبل اوڑھا ہوا تھا اور کہا السلام علیکم، ہم نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پھر پوچھا کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں زرنب بن یرعلا، حضرت عیسٰی علیہ السلام جیسے عبد صالح کا وصی ہوں انہوں نے ہی مجھے اس پہاڑ پر ٹھہرایا تھا اور آسمان سے اپنے نزول تک مجھے لمبی عمر کی دعا دی تھی۔

میں محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تو ملاقات نہ کر سکا اب حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کو ہی میرا سلام پہنچا دیجیے اور عرض کیجیے اے عمر حق کے قریب اور اس پر کاربند رہو اس لیے کہ قیامت قریب ہے اور جو باتیں میں تمہیں بتا رہا ہوں وہ بھی انہیں بتا دیجیے نیز جب وہ باتیں امت محمدیہ میں ظاہر ہوں تو جتنا بھاگ سکتے ہو ان سے دور بھاگنا۔

Marfat.com

(۱) جب مرد، مرد کے ساتھ اور عورت، عورت کے ساتھ اپنی خواہش پوری کر کے الگ ہو جائیں گے۔

(۲) جب لوگ اپنا نسب بغیر نسبت کے بیان کریں گے۔

(۳) بڑے اپنے چھوٹوں پر رحم نہیں کریں گے۔

(۴) جب چھوٹے اپنے بڑوں کی عزت نہیں کریں گے۔

(۵) جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیں گے نہ نیکی کا حکم دیں گے نہ برائی سے روکیں گے۔

(۶) جب علما حصول دنیا یعنی پیسے کے لیے علم حاصل کریں گے۔

(۷) جب بارشیں سردیوں میں ہوں گی (۸) جب اولاد والدین پر غصہ کرے گی۔

(۹) جب کمینوں کی کثرت اور مخلصوں کی قلت ہو گی۔

(۱۰) جب مضبوط عمارتیں بنیں گی (۱۱) خواہشات کی اتباع کی جائے گی۔

(۱۲)۔ جب دین کو دنیا کے بدلے بیچا جائے گا۔

(۱۳) جب قتل کو معمولی بات سمجھا جائے گا (۱۴) جب قطع رحمی کی جائے گی۔

(۱۵) جب انصاف کو بیچا جائے گا (۱۶) جب بلند مینار بنائے جائیں گے۔

(۱۷) جب مصاحف کو سنوارا اور مساجد کو مزین کیا جائے گا۔

(۱۸) جب رشوت اور سود سرِعام کھایا جائیگا (۱۹) مالداروں کی عزت کی جائے گی۔

(۲۰) جب عورتیں شہسواری کریں گی، یہ باتیں بنا کر وہ شخص ہم سے چھپ گیا۔

مذکور ہے کہ حضرت سعد بعد ازاں چار ہزار لشکر کے ساتھ نکلے اور اسی جگہ چالیس دن ٹھہرے رہے اور ہر نماز کے لیے اذان دیتے رہے مگر جواب سنا اور نہ کوئی گفتگو۔ واللہ الموفق

Marfat.com

باب
احادیث حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

وضو اور نماز کا سوال

حارث اعور سے مروی ہے حضرت ابوذر نے فرمایا کہ میں مسجد میں گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تشریف فرما تھے میں نے اپنے دل میں کہا کہ حضور علیہ السلام یا تو وحی کے لیے بیٹھے ہیں یا کسی ضرورت کے لیے. اتنے میں آپ نے فرمایا اے جندب میرے نزدیک ہو جا چنانچہ میں نزدیک ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی خلوت کو غنیمت جانتے ہوئے میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے ہمیں وضو کا حکم دیا ہے مگر وضو کیا ہے؟ فرمایا اے ابوذر بغیر وضو کے نماز نہیں اور وضو سابقہ گناہوں کا کفارہ ہے، میں نے عرض کی یا نبی اللہ آپ نے ہمیں نماز کا حکم دیا ہے مگر نماز کی اہمیت کیا ہے؟ فرمایا نماز بہترین موضوع ہے جو شخص چاہے تھوڑی پڑھ لے "یعنی صرف پانچ فرض نمازیں پڑھ لے" اور جو چاہے زیادہ پڑھے یعنی کثرت سے نوافل پڑھے۔

زکوٰۃ کے متعلق سوال

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا نبی اللہ آپ نے ہمیں زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے مگر زکوٰۃ کی اہمیت کیا ہے؟ فرمایا اے ابوذر جو امانت دار

Marfat.com

اس کا ایمان نہیں اور جو زکوٰۃ نہیں دیتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے مالداروں کے مال پر زکوٰۃ فرض کی ہے تاکہ اس مقدار سے وہ فقراء کی ضرورت کو پورا کریں اور اللہ تعالیٰ مالداروں سے زکوٰۃ سے متعلق پوچھے گا اور نہ دینے والوں کو عذاب دے گا اے ابوذر زکوٰۃ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور خشکی و تری میں جو مال ضائع ہوتا ہے اس کی وجہ زکوٰۃ ادا نہ کرنا ہے اے ابوذر مومن تو دل کی خوشی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے صرف مشرک ہی زکوٰۃ نہیں دیتا۔

روزہ سے متعلق سوال

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا نبی اللہ آپ نے ہمیں روزے کا حکم دیا ہے مگر روزہ کیا ہے؟ فرمایا روزہ ڈھال ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا بہت بڑا ثواب ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری جب وہ اپنے رب سے ملے گا نیز روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہے اور قیامت کے دن لوگوں کے لیے کھانا چُنا جائے گا جسے سب سے پہلے روزہ دار کھائیں گے، میں نے عرض یا نبی اللہ آپ نے ہمیں صبر کا حکم فرمایا ہے مگر صبر کیا ہے؟ فرمایا صبر کی مثال اس شخص جیسی ہے جو مشک کی تھیلی لے کر لوگوں میں بیٹھا ہو اور سب کو اس کی خوشبو پہنچ رہی ہو۔

صدقہ اور غلام آزاد کرنا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا نبی اللہ آپ نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم فرمایا ہے مگر صدقہ کیا ہے؟ فرمایا واہ واہ اے ابوذر صدقہ چھپا کر دینا اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور اعلانیہ اس شخص کی سات سو برائیوں کو مٹا دیتا ہے، اور صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے نیز آگ کی غضب ناکی اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھی ٹھنڈا کر دیتا ہے پھر تین مرتبہ فرمایا صدقہ عجیب شے ہے، میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی آپ نے ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا ہے مگر کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا جو بہت ہی قیمتی ہو، میں نے عرض کی یا نبی اللہ ہجرت کونسی افضل ہے؟ فرمایا برائی سے دور ہو جانا۔

اچھا آدمی کون ہے

حضرت ابوذر کہتے ہیں میں نے عرض کی یا نبی اللہ کون لوگ مسلمان ہیں؟ فرمایا جو لوگوں کو اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے محفوظ رکھے میں نے عرض کی یا نبی اللہ عاجز کون لوگ ہیں؟ فرمایا جو دعا سے عاجز ہوں میں نے عرض کی یا نبی اللہ بخیل کون لوگ ہیں؟ فرمایا جو سلام کرنے سے بخل سے کام لیتے ہیں، میں نے افضل مجاہد کے متعلق پوچھا تو فرمایا جو خود بھی شہید ہوا اور اس کا گھوڑا بھی کام آگیا ہو۔

پیغمبروں کے متعلق سوال

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحف ابراہیمی اور دیگر آسمانی کتب کے بارے میں بتائیے کہ وہ کب نازل ہوئیں فرمایا کہ رمضان شریف کی پہلی رات گزر جانے پر صحف ابراہیمی نازل ہوئے اور رمضان کی بارہ تاریخ کو انجیل نازل ہوئی اور رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو زبور نازل ہوئی جب کہ تورات رمضان کی آٹھ تاریخ کو نازل ہوئی نیز چوبیس رمضان کا دن گزر جانے پر قرآن مجید نازل ہوا، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ انبیاء کتنے آئے

Marfat.com

تھے؟ فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء تشریف لائے تھے ان میں تین سو تیرہ رسول تھے باقی سب کے سب نبی تھے اور کچھ نبی بھی تھے اور رسول بھی تھے۔

حضرت فقیہہ ابو اللیث سمرقندی فرماتے ہیں کہ عبدالوہاب بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر سے اسی طرح کی دوسری روایت بیان کی ہے اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ حضرت ابوذر نے عرض کی یا رسول اللہ رات کا کون سا وقت افضل ہے؟ فرمایا جب آدھی رات ڈھل جائے، میں نے عرض کی کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا جس میں قنوت نازلہ لمبی پڑھی جائے میں نے عرض کی کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا مزدور جو اپنی خون پسینہ کی کمائی سے کسی ضرورت مند کو دیدے، میں نے عرض کی پہلے نبی کون سے تھے؟ فرمایا آدم علیہ السلام، میں نے عرض کی یا رسول اللہ آدم رسول تھے؟ فرمایا ہاں اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنے ہاتھ سے تخلیق فرمایا اور ان میں اپنی روح پھونکی پھر فرمایا کہ چار نبی سُریانی "بولتے" تھے آدم، شیث، ادریس اور نوح علیہم السلام اور کہا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی سریانی تھے اور چار نبی عربی تھے ہود، صالح، شعیب اور تیرا نبی اے ابوذر" علیہم الصلوٰۃ والسلام"، میں نے عرض کی اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء پر کتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں؟ فرمایا ایک سو چار کتابیں نازل فرمائی ہیں حضرت شیث بن آدم علیہما السلام پر پچاس صحیفے، حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس صحیفے، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے اور دس صحیفے تورات سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، جبکہ تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید چار کتابیں ہیں، میں نے عرض کی یا نبی اللہ مجھے وصیت کیجیے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو کیوں کہ یہ تیرے تمام امور کا سرخیل ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ اور کچھ زیادہ فرمایا ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کو لازم پکڑو کیونکہ یہ تیرے لیے آسمانوں میں نور و شرف اور زمین میں تیرے اپنے لیے ذکر ہے نیز فی سبیل اللہ جہاد کرو

Marfat.com

کیونکہ یہی میری امت کی رہبانیت ہے، اور سوائے خیر کے کچھ نہ بولو کیونکہ یہ چیز شیطان کو تجھ سے بھگا دے گی اور تیرے دینی کاموں میں تیری مددگار ہوگی اور ہنسنے سے بچو یہ دل کو مردہ کر دیتی ہے اور اس سے چہرے کا نور چلا جاتا ہے۔

مسجد کی تعظیم

حضرت فقیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا حضرت ابوذر غفاری نے فرمایا کہ میں مسجد میں گیا تو حضور علیہ السلام تنہا بیٹھے تھے ایک دفعہ تو میرے دل میں آیا کہ اس خلوت سے فائدہ اٹھاؤں پھر خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کسی خاص سوچ میں منہمک ہوں اس لیے میں مخل نہ ہوں آخر میں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا مگر آپ نے کافی دیر تک مجھ سے بات نہ کی تو میں نے دل میں سوچا کہ شاید میرا پاس بیٹھنا آپ کو شاق گزرا ہے مگر اتنے میں آپ نے فرمایا اے ابوذر کیا تو نے نماز پڑھی ہے میں نے عرض کیا نہیں فرمایا اٹھو اور نماز تحیۃ المسجد پڑھو کیونکہ ہر شے کے لیے تعظیم ہے اور مسجد کی تعظیم دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ہے میں اٹھا نماز پڑھی اور پھر آپ کے پاس کافی دیر بیٹھا رہا آپ نے پھر فرمایا اے ابوذر شیطان رجیم اور انسان اور جن شیطانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا انسان بھی شیطان ہوتے ہیں؟ فرمایا کیا تو نے فرمان الٰہی شَیٰطِیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نہیں سنا پھر آپ نے سکوت فرما لیا میں نے یہ گمان کرتے ہوئے کہ اب آپ مجھ سے کوئی بات نہیں کریں گے خود ہی بات کرنے میں پہل کی اور عرض کیا یا نبی اللہ آپ نے مجھے نماز کا حکم فرمایا ہے تو نماز کی اہمیت کیا ہے؟ پھر ان تمام سوالات کا ذکر ہے جنہیں ہم نے اوپر نقل کیا ہے، فرمایا کہ پھر لوگ اکٹھے ہو گئے

Marfat.com

توحضور علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں بخیل ترین شخص کے متعلق نہ بتاؤں، عرض کیا گیا ضرور یارسول اللہ! فرمایا بخیل ترین شخص وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو مگر مجھ پہ درود نہ پڑھے۔

حضرت ابوذر اور غزوۂ تبوک

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور علیہ السلام غزوۂ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو کچھ منافقین بھی ساتھ چل پڑے اور ان میں سے ایک شخص یا دو شخص پیچھے رہ جاتے تو صحابہ عرض کرتے یارسول اللہ فلاں تو پیچھے رہ گیا آپ فرماتے اس کو چھوڑ دو بس اگر اس میں خیر ہوئی تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے ساتھ ملادیں گے اور اگر خیر نہیں تو پھر تمہیں اس سے اللہ تعالےٰ نے محفوظ فرمالیا ہے، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ابوذر پیچھے رہ گئے ہیں فرمایا چھوڑ دو اس کو اگر اس میں بھلائی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تمہارے پاس پہنچادیں گے مگر ابوذر تو اونٹ کے سست ہونے کی بناء پر پیچھے رہ گئے تھے اور وہ اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کرتے رہے جب مایوس ہوئے تو اونٹ سے سامان اتارا اور اپنی پیٹھ پر رکھ کر حضور اکرم کے قدموں کے نشانات پہ شدید گرمی میں اور پیٹھ پہ سامان اٹھائے اکیلے چلتے رہے، پس صحابہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ کوئی شخص تنہا ہماری طرف آرہا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ابوذر ہوگا۔ جب لوگوں نے غور سے دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ قسم اللہ کی یہ ابوذر ہیں! تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور فرمایا ابوذر پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے وہ اکیلا چلا آرہا ہے اور تنہائی

Marfat.com

یں ہی وہ مرے گا اور تنہا ہی وہ اٹھے گا

حضرت ابوذر کا وصال

حضرت محمد بن کعب سے مروی ہے کہ عہد عثمانی میں حضرت ابوذر جب مقام ربذہ میں تھے تو ان کی موت کا وقت آن پہنچا اس وقت ان کے پاس صرف ان کی بیوی اور ایک غلام تھا ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان کو وصیت کی کہ مجھے غسل دیکر کفن پہنا کر شارع عام پہ رکھ دینا پھر پہلا جو سوار تمہارے پاس سے گزرے ان سے کہنا کہ یہ صحابی رسول ابوذر غفاری ہیں آپ ان کو دفن کرنے میں ہماری مدد کیجئے پس جب ان کا وصال ہو گیا تو حسب وصیت عمل کیا گیا اور میت کو راستے پہ رکھ دیا گیا حسن اتفاق کہ عراق سے واپسی پہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچے تو غلام نے انہیں دیکھا اور حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہ صحابی رسول حضرت ابوذر کی میّت ہے ان کو دفنانے میں ہماری مدد فرمائیں، حضرت عبداللہ ابن مسعود قریب آئے اور ہچکیوں سے رونے لگے پھر فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے سچ فرمایا تھا کہ ابوذر تو اکیلا آرہا ہے تجھے موت بھی تنہائی میں آئے گی اور پھر حشر کے دن اٹھے گا بھی اکیلا، پھر انہیں دفن کر کے وہ چل دیئے اور راستے میں ساتھیوں کو وہ بتاتے رہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ سفر تبوک ارشاد فرمایا تھا

حضرت ابوذر کی رقت انگیز باتیں

ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت ابوذر غفاری نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ میرے بعد تجھے مصیبتیں پیش

Marfat.com

آئیں گی؟ میں نے عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں؟ فرمایا ہاں اللہ کی راہ میں!
میں نے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو خوش آمدید کہتا ہوں، آپ نے فرمایا
اے ابوذر سنو اور اس پہ عمل کرو چاہے تجھے ایک سیاہ فام کے پیچھے نماز پڑھنی پڑے!
پھر جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق
مسند خلافت پہ فروکش ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا اور میں رونے لگا، حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کا ارشاد گرامی سن چکا ہوں! میں اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہتا ہوں کہ تیرا ولیسا
دوست بنوں! یعنی میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تجھے میری وجہ سے یا میرے
زمانے میں کوئی تکلیف پہنچے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے
بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مجھے بلا کر میری
تعریف کی اور فرمایا کہ میں تمہارے متعلق حضور علیہ السلام کا فرمان سن چکا ہوں!
میں اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہتا ہوں کہ تجھے میری وجہ سے یا میرے زمانے میں
تکلیف پہنچے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عثمان
غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ،
فرماتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ جناب ابوذر
غفاری نے حاضری کی اجازت طلب کی! میں نے کہا امیر المؤمنین یہ ابوذر
ہیں حاضری کے لیے اجازت طلب کر رہے ہیں، فرمایا اگر تم چاہو تو اجازت دیدو!
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اجازت دے دی تو ابوذر
آکر بیٹھ گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم اپنے آپ کو
ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے بہتر سمجھتے ہو؟ حضرت ابوذر نے جواب دیا میں نے
ایسی کوئی بات نہیں کہی، حضرت عثمان نے فرمایا میں اپنی تائید میں گواہ دے

Marfat.com

سکتا ہوں! حضرت ابوذر نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شاد کام فرمائے میں آپ کے گواہوں کو تو نہیں جانتا البتہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ میں جانتا ہوں حضرت عثمان نے پوچھا تم نے کیا کہا تھا؟ ابوذر نے بتایا میں نے یہ کہا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم میں سب سے زیادہ میرا محبوب اور میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مرتے دم تک میرے اس عہد پہ ثابت قدم رہے گا جس پہ میں اسے چھوڑ کر جا رہا ہوں اب تم میں سے ہر ایک نے سوائے میرے دنیا سے کچھ حصہ وصول کر لیا ہے، حضرت عثمان نے فرمایا کہ تم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملو اور پھر انہیں شام کی طرف روانہ کر دیا، ابوذر شام پہنچ کر لوگوں کو پڑھانے میں مشغول ہو گئے اور دوران تعلیم لوگوں کو خوب رُلاتے اور ان کے سینوں کو محزون کرتے اور فرماتے تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک رات گھر میں نہ گزارے جب تک کہ دینار و درہم نام کی کوئی چیز اس کے گھر میں ہو البتہ وہ چیز جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے ہو یا کسی کا حق ادا کرنے کے لیے ہو آپ کی ایسی باتیں سن کر حضرت معاویہ اور دوسرے لوگ بہت روتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ نے حضرت ابوذر کے قول و فعل اور ظاہر و باطن میں تضاد کو جانچنے کے لیے ان کی طرف ایک ہزار دینار بھیجے آپ نے وہ دینار لیے اور سب تقسیم فرما دیئے، حضرت معاویہ نے دوسرے دن قاصد کو بلایا اور فرمایا کہ ابوذر سے جا کر کہو کہ مجھے تو کسی اور کو یہ دینار دینے کے لیے بھیجا تھا مگر غلطی سے میں نے وہ آپ کو دے دیئے ہیں؟ پس قاصد نے حضرت ابوذر کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ مجھے معاویہ کے عتاب سے بچا لیجئے وہ ہزار دینار کسی اور کو دینے تھے مگر میں نے غلطی سے وہ آپ کو دے دیئے لہٰذا وہ مجھے واپس کر دیجئے، حضرت ابوذر نے

Marfat.com

قاصد سے فرمایا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ تیرے دینار میں سے کچھ بھی ہمارے پاس نہیں بچا اگر تم واپس لینا چاہتے ہو تو پھر تین دن کی مہلت دے دو تاکہ ہم تمہارے لیے جمع کر لیں! جب معاویہ نے ان کے قول و فعل میں موافقت دیکھی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس خط لکھا کہ اگر شام میں کوئی کام ہو تو پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے ہاں بلا لینا، حضرت عثمان نے خط لکھ کر ابوذر کو اپنے پاس بلوالیا جب وہ واپس پہنچے تو حضرت عثمان مسجد میں بیٹھے تھے انہوں نے سلام عرض کیا حضرت عثمان نے جواب سلام دیا اور پوچھا اے ابوذر کیسے ہو عرض کیا اچھا ہوں اور آپ کیسے ہیں؟ پھر حضرت عثمان چلے گئے، جبکہ حضرت ابوذر نے ایک ستون کے پاس دو رکعت نماز پڑھی اور وہیں بیٹھ گئے اور لوگ بھی وہاں بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ ہمیں حضور علیہ السلام کی کوئی حدیث سنائیں، فرمایا ضرور ضرور! مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اونٹوں میں صدقہ "زکوٰۃ" ہے کھیتی میں صدقہ ہے، نقد مال میں صدقہ ہے اور بکریوں میں صدقہ یعنی زکوٰۃ ہے، اور وہ شخص جو رات گزارتا ہے درآنحالیکہ اس کے گھر میں دینار و درہم ہیں مگر وہ نہ تو کسی کا حق ادا کرنے کے لیے ہیں اور نہ راہ اللہ تعالیٰ میں خرچ کرنے کے لیے ہیں وہ خزانہ ہیں وہ شخص ان کے ساتھ قیامت میں داغا جائے گا لوگوں نے کہا اللہ سے ڈرو اے ابوذر غور تو کرو کیا کہہ رہے ہو؟ اب تو لوگوں کے پاس مال کی کثرت ہے، آپ نے جواب دیا کیا تم نے قرآن مجید میں نہیں پڑھا "اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ تعالیٰ

لے وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ط

Marfat.com

کی راہ میں خرچ نہیں کرتے پس آپ ان کو دردناک عذاب کی خبر بتا دیجیے،،
پھر دو یا تین راتیں گزری تھیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک ویران سی بستی ربذہ چلے جانے کا حکم دے دیا اور آپ وہیں چلے گئے وہاں دیکھا کہ ایک سیاہ فام امام ہے لوگوں نے حضرت ابو ذر سے نماز پڑھانے کو کہا مگر آپ نے انکار کر دیا اور اسی سیاہ فام کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے اور فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا کہ ابوذر حکم سننا اور اطاعت کرنا اگرچہ تو کسی سیاہ فام کے پیچھے نماز پڑھے پھر آپ مرتے دم تک وہیں رہے آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

حضرت ابوذر کے آخری لمحات کی باتیں

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوذر کی موت کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی، فرمایا کیوں روتی ہے؟ میں نے کہا کہ آپ کا وصال ویران علاقے میں ہو رہا ہے اور میرے پاس کوئی کپڑا نہیں جس میں تمہیں کفن دوں، فرمایا رو نہیں بلکہ خوش ہو کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سنا ہے کہ تم میں سے ایک شخص کی موت ویرانے میں ہوگی اور وہاں مؤمنوں کا ایک گروہ پہنچے گا اس جماعت کے تمام افراد لوگوں کی موجودگی میں کسی نہ کسی گاؤں میں فوت ہو چکے ہیں اب صرف میں بچا ہوں اللہ کی قسم میں نہ تو جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی رسول اکرم کا فرمان خلاف واقعہ ہو سکتا ہے بس اب میری باری ہے اور تو راستے پر دیکھتی رہ، بیوی کہتی ہیں میں نے دل میں کہا کہ حاجی تو لوٹ چکے اور راستے خالی ہو چکے ہیں مگر پھر بھی میں ٹیلے پر چڑھ کر چاروں طرف دیکھتی اور واپس آکر ان کے مرض کی کیفیت دیکھتی پھر میں نے چہرہ

Marfat.com

سواروں کو دیکھا توان کی طرف کپڑا لہرایا اور وہ جلدی سے میری طرف آئے اور کہنے لگے اے اللہ کی بندی کیا بات ہے؟ میں نے کہا ایک مسلمان مرد قریب المرگ ہے لہٰذا اس کے کفن کا انتظام کر دو، انہوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ میں نے کہا ابوذر! کہنے لگے ابوذر غفاری صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم؟ میں نے کہا ہاں میرے ماں باپ اس پر فدا ہوں پس جلدی سے وہ لوگ ابوذر کے پاس آئے" سلام کہا، جواب میں ابوذر نے مرحبا کہا اور فرمایا تمہیں بشارت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جماعت سے جس میں، میں بھی شامل تھا فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ایک مرد کو ویران علاقے میں موت آئے گی اور ایمان والوں کی ایک جماعت اس کے پاس پہنچے گی، اس جماعت کے تمام افراد اپنی بستیوں اور اپنے لوگوں میں فوت ہو چکے ہیں صرف میں ہی رہ گیا تھا اب وہ میں ہی ہوں اور ایمان والوں کی جماعت تم ہو اور سنو میرے پاس یا میری بیوی کے پاس کوئی کپڑا ہو تو اسی کا مجھے کفن دینا اور میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم میں سے ایسا کوئی شخص مجھے کفن نہ دے جو افسر، قاصد یا پیغام رساں رہ چکا ہو یا کسی قبیلے کا سردار و نقیب رہ چکا ہو لیکن اس جماعت میں سب لوگ ایسے تھے جو یہ ڈیوٹیاں گزار چکے تھے صرف ایک انصاری تھا اس نے کہا اے چچا میں آپ کو کفن دوں گا اس لیے کہ میں نے مذکورہ عہدوں میں سے کسی پر کام نہیں کیا، میں اپنی چادر میں یا دیگر دو کپڑوں میں یا اپنی ان دو عباؤں میں جنہیں میری ماں نے بُنا ہے آپ کو کفن دوں گا ابوذر نے فرمایا پس تو ہی مجھے کفن دے گا اور پھر فوت ہو گئے، پس انصاری نے ہی آپ کو کفن پہنایا اور وہاں پر موجود تمام لوگ اہل دین تھے پھر وہ لوگ خوشی خوشی لوٹے اس بات سے جو انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنی تھی۔

Marfat.com

باب
اطاعت الٰہی میں کوشش

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں بھلائی کے دروازے بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں؛ فرمایا روزہ ڈھال ہے اور صدقہ برہان ہے اور آدھی رات کو بندے کا قیام تمام خطاؤں کو مٹا دیتا ہے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا ہے کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ غیبت کر کے اسے تباہ نہ کر ڈالے، حضرت حسن بصری فرماتے ہیں آخرت کے سفر کے لیے چار چیزیں زاد راہ ہیں۔

(۱) صحت نفس سے روزہ۔
(۲) پوشیدہ صدقہ آدمی اور جہنم کے درمیان حائل ہے۔
(۳) نماز بندے کو اللہ تعالےٰ کا قرب عطا کرتی ہے۔
(۴) اور آنسو تمام خطاؤں کو مٹا دیتے ہیں۔

طاعت اور معصیت کی بنیاد

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں تین چیزیں طاعت کی بنیاد ہیں۔
(۱) خوف (۲) رجا یعنی امید (۳) اور محبت — حرام کاموں کو چھوڑ دینا خوف کی نشانی ہے، عبادت میں رغبت رجاؤ امید کی نشانی ہے۔

Marfat.com

شوق اور استغراق محبت کی نشانی ہے۔ اور تین چیزیں معصیت کی اصل و بنیاد ہیں (۱) بڑائی، غرور (۲) حرص (۳) اور حسد ـــ غرور ابلیس سے ظاہر ہوا جب اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تو اس نے تکبر کیا نتیجتاً وہ ملعون ٹھہرا، اور حرص آدم علیہ السلام سے ظاہر ہوا یعنی ہمیشہ جنت میں رہنے کی حرص سے شجر ممنوعہ کھا لیا اور پھر جنت سے باہر آ گئے، اور حسد حضرت آدم کے بیٹے قابیل سے ظاہر ہوا اور اپنے بھائی کو قتل کیا پس وہ جہنم میں جائے گا پس ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ گناہوں سے اجتناب کرے، عبادت میں کوشش کرے اور خالصتاً لوجہ اللہ اس کی طاعت کرے کیونکہ حدیث میں آتا ہے جو شخص چالیس دن تک خلوص کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتا ہے تو اس کے دل سے حکمت کے چشمے ابل کر اس کی زبان پر جاری ہو جاتے ہیں

نفرت و محبت کی بنیادیں

کہتے ہیں تین آدمی اپنے لیے لوگوں کے دلوں میں نفرت کے بیج بوتے ہیں اور انکی ناراضگی مول لیتے ہیں اور اپنی عمارت کو خود ہی گراتے ہیں۔

(۱) وہ شخص جو لوگوں کے عیب بیان کرتا رہتا ہے۔

(۲) خود پسند آدمی (۳) ریاکاری کے عمل کرنے والا۔

نیز تین ہی قسم کے آدمی اپنے لیے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کرتے ہیں اور عافیت ورشد میں پاتے ہیں اور آسمان والوں میں ان کا مقام بلند ہوتا ہے۔

(۱) اچھے اخلاق کا مالک۔

(۲) خلوص سے عمل کرنے والا۔

(۳) اور انکساری سے پیش آنے والا۔

Marfat.com

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حساب لیے جانے سے پہلے اپنا محاسبہ کرلو اس طرح تمہیں حساب دینے میں آسانی ہوگی اور اپنے اعمال کا وزن کرلو اس سے پہلے کہ تمہارے عمل کا وزن کیا جائے اور بڑی پیشی کے لیے سامان اکٹھا کرو کیونکہ اس پیشی کے دن کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہے گی، حضرت یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں لوگ تین طرح کے ہیں۔

(۱) وہ جو اپنی معاش کے ذریعے آخرت کی فکر میں مشغول ہیں۔

(۲) وہ جو معاش میں مشغول ہوکر آخرت کو بھول گئے ہیں۔

(۳) وہ جو دونوں میں مشغول ہیں، پہلے کامیابی کے درجے والے ہیں دوسرے ہالکین کے درجے والے ہیں تیسرے خطرات میں گھرے ہوئے ہیں۔

چار چیزوں کو چار آدمی جانتے ہیں

حضرت حاتم زاہد فرماتے ہیں چار چیزیں ایسی ہیں جن کی قدر و منزلت کو چار ہی آدمی جانتے ہیں۔

(۱) جوانی کی قدر روشان بوڑھے جانتے ہیں۔

(۲) عافیت کی قدر روشان گرفتارِ بلا جانتے ہیں۔

(۳) صحت کی قدر روشان مریض جانتے ہیں۔

(۴) زندگی کی قدر و قیمت مردہ جانتا ہے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاصہ ہے حضور اکرم کا ارشاد ہے کہ پانچ باتوں کو دوسری پانچ باتوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔

(۱) اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے۔

Marfat.com

(۲) اپنی صحت کو بیماری سے پہلے۔
(۳) دولت مندی کو محتاجی سے پہلے۔
(۴) فرصت کو مشغولیت سے پہلے۔
(۵) زندگی کو موت سے پہلے۔

پس انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ زندگی کی قدر و قیمت کو جانے اور ہر گھڑی کو غنیمت سمجھے اور سوچے کہ آنے والی گھڑی میرے لیے کیسی ہو گی اور مرنے والوں کی ندامت پر غور کرے کیونکہ وہ اتنی زندگی کی تمنا کرتے ہیں جس میں وہ دو رکعت پڑھ سکیں یا کلمہ طیبہ پڑھ سکیں، جب کہ تجھے یہ مہلت حاصل ہے اس لیے اللہ تعالےٰ کی عبادت میں کوشش کیجیے اس سے پہلے کہ یہ وقت حسرت و ندامت تجھ پہ آئے۔

حضرت حاتم سے پوچھا گیا کہ آپ نے عمل کی بنیاد کس چیز پہ رکھی ہے؟
جواب دیا چار چیزوں پہ۔

(۱) یہ کہ میرا رزق میرے سوا کسی کو نہیں مل سکتا جیسا کہ دوسرے کا رزق مجھے نہیں ملتا پس اس پہ میرا پختہ یقین ہے۔
(۲) یہ کہ مجھ پہ جو فرض ہے وہ میں نے ہی ادا کرنا ہے اور میں اس کو ادا کرنے میں مشغول ہوں۔
(۳) مجھے معلوم ہے کہ میرا رب ہر وقت مجھے دیکھ رہا ہے پس میں اس سے حیا کرتا ہوں۔
(۴) میں جانتا ہوں کہ میرا وقت معین ہے جو نکلا جا رہا ہے اور میں اس میں کچھ کر رہا ہوں۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں موت کی طرف بڑھنے کا مطلب ہے نیک عمل کرنا اور محرمات الٰہیہ سے رک جانا اور اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزی کرنا تاکہ وہ اس پہ ثابت قدم رکھے اور خاتمہ بالخیر فرمائے، کسی دانا کا قول ہے کہ آدمی

Marfat.com

اس وقت تک عبادت میں لذت نہیں پاتا جب تک کہ وہ حسن نیت کے ساتھ عبادت نہیں کرتا پھر وہ اسے اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھے اور انکساری وانہماک کے ساتھ عمل کرے اور اخلاص کے ساتھ پیش کرے جب وہ حسن نیت کے ساتھ عمل کرے گا اور یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالےٰ نے ہی اسے عمل کی توفیق بخشی ہے اور یہ جانتے ہوئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اس پر احسان ہے تو وہ شکر ادا کرے گا تب اللہ تعالےٰ اسے مزید عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "اور[1] اگر شکر کرو گے تو مزید نعمتیں پاؤ گے اور اگر کفران نعمت کیا تو میرا عذاب بڑا سخت ہے،، اور جب وہ خشوع کے ساتھ عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب عطا فرمائے گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بیشک[2] اللہ تعالیٰ نیک بندوں کا ثواب ضائع نہیں فرماتے،،

دنیا میں ثواب یہ ہے کہ عبادت میں لذت حاصل ہوتی ہے اور آخرت میں جنت ہے اور جب وہ خلوص سے پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے قبول فرماتے ہیں اور قبولیت کی نشانی یہ ہے کہ اسے عبادت کی توفیق مل جاتی ہے جو اس سے بھی ارفع ہے۔

بعض باتوں کی علامتیں

کہتے ہیں کہ خود فریبی کی علامت تین چیزوں میں ہے۔

(۱) وہ مال جمع کرتا ہے مگر پیچھے والوں کے لیے چھوڑ جاتا ہے۔

(۲) بکثرت گناہ اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔

---

[1] لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ

[2] إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ۔

Marfat.com

(۳) نجات بخشنے والے عمل چھوڑ دیتا ہے۔

نیز مقبولیت کی بھی تین علامتیں ہیں۔

(۱) اپنے دل کو غور و فکر کرنے والا بنائے۔

(۲) زبان کو ذکر اللہ تعالےٰ کے لیے وقف کر دے۔

(۳) جسم کو خدمت کے لیے وقف کر دے۔

یوں ہی اپنے آپ کو دھوکہ میں مبتلا کرنے والے کی بھی تین علامتیں ہیں۔

(۱) خواہشات کی طرف جلدی جاتا ہے اور پھسلنے کی پرواہ نہیں کرتا۔

(۲) لمبی امیدوں کی بنا پر توبہ میں تاخیر کرتا ہے۔

(۳) بغیر عمل کے آخرت میں ثواب کی امید رکھتا ہے۔

کسی دانا کا کہنا ہے کہ جو شخص تین چیزوں کے بغیر تین چیزوں کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ یہ جان لے کہ شیطان اس کے اس دعویٰ سے مذاق کر رہا ہے۔

(۱) جو شخص دنیا سے محبت کرتے ہوئے ذکر الٰہی میں لذت کا دعوےٰ کرتا ہے۔

(۲) جو شخص اپنے نفس سے دشمنی کئے بغیر اپنے خالق کو راضی کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔

(۳) جو شخص مخلوق کی تعریف کرتا ہو اور پھر وہ اخلاص کا دعویٰ بھی کرتا ہے۔

عمل کی عدم قبولیت

حضرت ابو نضرہ فرماتے ہیں جس کے پاس چار چیزیں ہوں اور وہ پھر بھی ان میں اضافہ نہ کر سکے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول نہیں فرمایا۔

(۱) جس نے رمضان میں روزے رکھے لیکن اپنے لیے مزید بھلائی جمع نہیں کر سکا تو یہ اس کی نیکی کی عدم قبولیت کی نشانی ہے۔

(۲) جس شخص نے حج کے ذریعے مزید بھلائی اکٹھی نہیں کی تو یہ بھی اس کی نیکی کی

Marfat.com

عدم قبولیت کی دلیل ہے۔

(۳) جو شخص جہاد سے لوٹا مگر مزید نیکی نہ کر سکا تو یہ اس کے جہاد کی عدم قبولیت کی علامت ہے۔

(۴) جس شخص نے بیماری سے صحت پائی اور پھر کوئی بھلائی کا کام نہیں کیا تو اس کے لیے یہ بیماری گناہوں کا کفارہ نہ بنی۔

کہا گیا ہے کہ عقل مند کے لیے چار چیزیں ضروری ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے عمل کی اصلاح کر سکتا ہے اور اپنی کوشش کو ضائع ہونے سے بچا سکتا ہے۔

(۱) وہ علم جو اس کے لیے حجت بنے۔

(۲) وہ توکل کہ جس کے ذریعے دلجمعی سے عبادت کر سکے اور لوگوں سے امید نہ رکھے۔

(۳) صبر کے ساتھ عمل کو مکمل کرے۔

(۴) وہ اخلاص جو ثواب کا باعث ہو۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص جنت کا طلبگار ہے وہ مرتے دم تک کوشش کرے گا یہاں تک کہ کمزور و بوڑھا ہو جائے گا مگر ثابت قدم رہے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وہ[۱] لوگ جو کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ ثابت قدم رہتے ہیں" نیز ایک دانا نے کہا ہے کہ استقامت کی نشانی یہ ہے کہ وہ شخص پہاڑ جیسا بن جائے اس لیے کہ پہاڑ میں چار باتیں ہوتی ہیں۔

(۱) یہ کہ گرمی اسے پگھلا نہیں سکتی (۲) سردی اسے منجمد نہیں کر سکتی۔

(۳) ہوا اسے ہلا نہیں سکتی (۴) طوفان اسے بہا کر نہیں لے جا سکتا۔

نیز پہاڑ جیسے ثابت قدم شخص میں بھی چار باتیں ہوتی ہیں۔

۱؎ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔

Marfat.com

(۱) یہ کہ وہ احسان کرنے والے کے سامنے ناحق جھکتا نہیں ہے۔
(۲) یہ کہ وہ برائی کرنے والے کے ساتھ ناحق برائی نہیں کرتا۔
(۳) یہ کہ نفس کی خواہشات اسے احکام خداوندی سے ہٹا نہیں سکتیں۔
(۴) دنیاوی مال ومتاع اسے اللہ تعالے کی طاعت سے نہیں روک سکتا۔

بھلائی کی سات چیزیں

کہا گیا ہے کہ سات چیزیں نیکی کا خزانہ ہیں اور ان میں سے ہر ایک قرآن مجید سے ثابت ہے۔

(۱) عبادت میں اخلاص، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور[۱] ان لوگوں کو دین حنیف کے مطابق خلوص کے ساتھ اللہ تعالے کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا"
(۲) والدین سے حُسنِ سلوک، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تو[۲] میرا اور والدین کا شکر ادا کر پھر میری طرف ہی لوٹنا ہے"
(۳) صلہ رحمی کرنا، اللہ تعالے فرماتا ہے "اور[۳] اللہ تعالے سے ڈرو جس کے نام سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابت سے"
(۴) امانت کا واپس کرنا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بے[۴] شک اللہ تعالے تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت ان کے مالکوں کو واپس کرو"
(۵) معصیت میں کسی کی اطاعت نہ کرو، اللہ تعالے فرماتا ہے "

---

[۱] وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ۔
[۲] أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ
[۳] وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ۔
[۴] إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا۔

Marfat.com

"اور اللہ کے سوا کوئی کسی کو رب نہ بنائے"[1]

(۶) نفسانی خواہشات کے مطابق عمل نہ کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور نفس کو خواہش سے روکا"

(۷) طاعت میں کوشش کرے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اسی سے ثواب کی امید رکھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "جو اپنے رب کو خوف و امید سے پکارتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق سے خرچ کرتے ہیں"[2]

پس ہر انسان پر واجب ہے کہ وہ خوف الٰہی سے روتا رہے کیونکہ حکم سخت ہے۔

پہاڑ کی چیخ و پکار

حدیث میں ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ایک ایسے گاؤں سے گزرے جس میں ایک ایسا پہاڑ تھا جو بہت ہی روتا اور چیختا تھا آپ نے گاؤں والوں سے پوچھا کہ پہاڑ سے یہ رونے اور چیخنے کی کیسی آواز آرہی ہے؟ لوگوں نے کہا اے عیسٰی جب سے ہم یہاں رہ رہے ہیں تب سے یہ رونا اور چیخنا ہم سن رہے ہیں، حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے عرض کی کہ اے رب اس پہاڑ کو مجھ سے گفتگو کرنے کی اجازت عطا فرما تو اللہ تعالےٰ نے پہاڑ کو بولنے کی قوت عطا فرمائی تو پہاڑ نے کہا اے عیسٰی مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ فرمایا کہ مجھے بتاؤ یہ رونا اور چیخنا کیسا ہے؟ پہاڑ نے کہا اے عیسٰی میں وہ پہاڑ ہوں جس سے لوگ پتھر توڑ کر بت بناتے ہیں اور اللہ کو چھوڑ کر اسی بت کی عبادت کرتے ہیں

---

[1] وَلَا يَتَّخِذُ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔

[2] يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔

Marfat.com

اور مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے جہنم کی آگ میں نہ ڈال دیں کیونکہ میں نے ارشاد باری سنا ہے وہ فرماتے ہیں " پسؑ۱ تم اس آگ سے بچو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں "

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالےٰ نے وحی فرمائی " پہاڑ سے کہہ دیجیے کہ وہ اطمینان رکھے کیونکہ میں نے اسے جہنم سے بچا لیا ہے " واضح ہو کہ جب پہاڑ اپنی سختی اور مضبوطی کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں تو پھر مسکین کمزور اولاد آدم کو جہنم کی آگ سے کیوں نہیں ڈرنا چاہیے اور وہ اللہ تعالےٰ سے پناہ کا خواستگار کیوں نہیں ہوتا، اے ابن آدم اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اس سے ڈرنے کا ذریعہ گناہوں سے اجتناب ہے کیونکہ گناہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے اور گناہ ہی سے عذاب الٰہی آتا ہے اور کس میں طاقت ہے جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کو برداشت کر سکے۔

گذشتہ امتوں پر گواہی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی اور ہمؑ۲ نے تمہیں معتدل امت بنایا ہے تاکہ تم " سابقہ " لوگوں پر گواہی دو اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہ ہیں " تو حضور علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسو آ گئے پھر فرمایا اے لوگو اللہ تعالےٰ نے مجھے نبی اور رسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے

ع۱ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔

ع۲ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔

Marfat.com

اور تمہیں اپنے نبی کے لیے پسند فرمالیا ہے اور مجھے تم پر گواہ بنایا ہے جبکہ تمہیں سابقہ امتوں پر گواہ بنایا ہے ایک انصاری صحابی قیس بن عروہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ہم سابقہ امتوں کی گواہی کس طرح دیں گے نہ تو ہم ان میں تھے اور نہ وہ ہمارے زمانے میں ہیں حضور اکرم نے فرمایا اے ابن عروہ قیامت کے دن زمین کی ہیئت تبدیل کر دی جائے گی آسمانوں کو یوں لپیٹ دیا جائے گا جیسے دفتری فائلیں لپیٹی جاتی ہیں پھر تمام مخلوق کو جمع کیا جائے گا ان میں سے کچھ کے چہرے کالے ہوں گے اور کچھ کے سفید ہوں گے اور وہ چالیس سال تک رکے رہیں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کس چیز کے منتظر ہوں گے فرمایا اس چیخ کے منتظر رہیں گے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اس[1] دن وہ بلانے والے کی اتباع کریں گے وہ ٹیڑھا پن نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے تمام آوازیں دب جائیں گی اس دن سوائے آہٹ کے کچھ نہ سنے گا" اور انہیں ایسی زمین کی جانب لے جایا جائیگا جس پر خون نہیں بہایا گیا ہو گا پھر جانوروں کو حاضر کیا جائے گا اور ان سے ایک دوسرے کا بدلہ دلوایا جائے گا پھر ان سے کہا جائے گا کہ مٹی بن جاؤ تو وہ سب مٹی بن جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اس دن[2] کافر کہیں گے کاش کہ ہم بھی مٹی ہو جاتے" پھر ہر نبی اپنی امت کے ساتھ بلایا جائے گا اور ان میں حق کا فیصلہ کیا جائیگا ایک فریق جنت میں تو دوسرا فریق جہنم میں جائے گا۔ پھر ایک منادی حضرت نوح علیہ السلام کو آواز دے گا وہ حاضر ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے نوح کیا آپ نے میرا پیغام پہنچایا تھا؟ اور امانت ادا کر دی تھی؟ وہ عرض کریں گے ہاں یا رب میں نے

---

[1] يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا

[2] وَيَقُولُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا۔

Marfat.com

پیغام پہنچا دیا تھا اور امانت ادا کر دی تھی پھر ان کی قوم کو حاضر کیا جائے گا اور اس سے فرمایا جائے گا اے امتِ نوح یہ نوح جنہیں میں نے تمہاری طرف داعی بنا کر بھیجا تھا، کیا انہوں نے تمہیں کلمۂ اخلاص کی دعوت دی تھی؟ کیا انہوں نے تمہیں میرا پیغام پہنچایا تھا؟ تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے پاس تو کوئی بشیر اور نذیر نہیں آیا! تب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے نوح یہ تیری امت تو انکار کر رہی ہے کیا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟ حضرت نوح عرض کریں گے ہاں امت محمدیہ میری گواہ ہے تو منادی پکارے گا "اے[1] بہترین امت جو لوگوں کے لیے بنائی گئی ہے" اے رمضان میں روزہ رکھنے والی امت! پھر وہ صفوں سے نکلیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ان[2] کے چہروں میں نورانی نشان ہوں گے کثرت سجود کے سبب" اور عرض کریں گے ہم حاضر ہیں اے اللہ کے داعی! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے امت محمد کیا تم حضرت نوح علیہ السلام کے حق میں گواہی دیتے ہو؟ پس وہ عرض کریں گے یا رب ہم گواہی دیتے ہیں کہ نوح نے آپ کا پیغام پہنچایا تھا اور امانت ادا کی تھی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کہے گی کہ حضرت نوح کی نبوت کا زمانہ بہت پہلے تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں پھر امت محمدیہ کیسے گواہی دے رہی ہے انہوں نے تو ہمارا زمانہ پایا ہی نہ تھا، جواب میں امت محمدیہ کہے گی کہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی کتاب میں پڑھتے تھے کہ "ہم[3] نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا" اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نے سچ کہا اے امت محمد! بس میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ حجت قائم کیے بغیر میں کسی کو عذاب نہیں دوں گا پس اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم آپس میں کیے گئے ظلم کے معاملات نمٹا لو اور میں نے اپنے حقوق تمہیں معاف فرما دیئے ہیں۔

---

[1] یَا خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

[2] سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔

[3] اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ۔

Marfat.com

باب
شیطان کی دشمنی اور اس کے فریب کی پہچان

حضرت صفیہ بنت جحش سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان اولاد آدم علیہ السلام کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سورۂ ناس کی تفسیر یوں فرماتے ہیں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ یعنی لوگوں کے آقا و مولیٰ مَلِکِ النَّاسِ اِلٰہِ النَّاسِ تمام جنوں اور انسانوں کے بادشاہ لوگوں کے خالق مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ یہاں وسواس اور خناس سے مراد شیطان ہے اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ یعنی شیطان جنات کے سینوں میں بھی ایسے ہی داخل ہوتا ہے جیسے وہ انسانوں کے سینوں میں داخل ہو کر وسوسے ڈالتا ہے مگر جب وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں تو شیطان ان کے سینوں سے نکل جاتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں داعی اور مبلغ بنا کر بھیجا گیا ہوں مگر ہدایت پر چلانا میرے ذمہ نہیں اسی طرح ابلیس برائی کو مزین کرنے کے لیے پیدا ہوا ہے مگر گمراہی پر چلانا اس کے ذمہ نہیں ہے یعنی وہ تو صرف وسوسے ڈالتا ہے اور گناہ کو خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے اس سے زیادہ اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے پس بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے دل سے وسوسے کو نکالنے کی کوشش کرے اور اپنے دشمن کی مخالفت پر کمربستہ ہو جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (بیشک[1] شیطان

---

[1] اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا۔

Marfat.com

تمہارا دشمن ہے اور تم بھی اسے دشمن سمجھو" چنانچہ عقلمند کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے دشمن کے حوالے سے اپنے دوست کو پہچانے اور دوست کی معاونت کرے جب کہ دشمن کی مخالفت کرے۔

کہتے ہیں کہ چار باتیں جاہل کی پہچان ہیں۔

(۱) بلا وجہ غصّہ (۲) جھوٹی باتوں میں نفس کی اتباع کرنا۔

(۳) غیر ضروری جگہ پہ مال خرچ کرنا (۴) دشمن کے مقابلے میں دوستوں کو نہ پہچاننا، یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر شیطان کی اطاعت کو پسند کرنا اور یہ بہت ہی برا تبادلہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تو کیا[1] مجھے چھوڑ کر شیطان اور اس کی ذریت کو اپنا دوست بناتے ہو جبکہ وہ تمہارے دشمن ہیں اور یہ ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے"

حضرت وہب ابن منبہ فرماتے ہیں کہ ابلیس حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملا تو آپ نے ابلیس سے پوچھا کہ تو نے ابن آدم کی طبائع کو کیسے پایا؟ ابلیس نے جواب دیا کہ اولاد آدم کی ایک قسم تو آپ کی طرح معصوم لوگوں کی ہے جن کا ہم کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے البتہ دوسری قسم ہمارے ہاتھوں میں یوں ہے جیسے بچوں کے ہاتھ میں گیند! ہمیں تو ان کے نفوس ہی کافی ہیں جبکہ تیسری قسم ہمارے لیے وبال جان بنی ہوئی ہے ہم محنت کر کے ان میں سے کسی ایک سے اپنا کام نکلواتے ہیں مگر وہ استغفار پڑھ کر ہمارے کیے کرائے کو غارت کر دیتا ہے ایسے لوگوں سے نہ تو ہم مایوس ہیں اور نہ ہی ان سے اپنی مرضی کا کام لے سکتے ہیں۔

---

[1] اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا۔

Marfat.com

شیطان کے دس راستے

ایک دانا نے کہا ہے کہ میں نے بہت غور و فکر کیا ہے کہ شیطان انسان کی طرف کس راستے سے آتا ہے تو معلوم ہوا کہ دس راستوں سے آتا ہے۔

(۱) وہ حرص اور بدگمانی سے آتا ہے چنانچہ میں نے توکل اور قناعت سے اس کا مقابلہ کیا اس کی دلیل مجھے کتاب اللہ سے ملی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "روئے زمین[۱] پر تمام جانداروں کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے" اس طرح میں نے اسے شکست دی۔

(۲) وہ زندگی اور لمبی امیدوں کے راستے سے آتا ہے تو میں نے اچانک موت آجانے کے خوف کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا اس کی تائید مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ملی "اور[۲] کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ وہ کون سی زمین پر مرے گا، چنانچہ میں نے اسے یوں شکست دے دی۔

(۳) شیطان راحت طلبی اور نعمت طلبی کی راہ سے آتا ہے چنانچہ میں نے نعمتوں سے کنارہ کشی اور سخت حساب سے اس کا مقابلہ کیا اس کی تائید مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ملی "انہیں[۳] چھوڑ دیجیے تاکہ وہ کھاپی لیں اور فائدہ اٹھا لیں" اس طرح میں نے اسے بھی شکست دی۔

(۴) وہ خود پسندی کے راستے سے آتا ہے چنانچہ میں نے عاقبت کے خوف سے

ع۱ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔

ع۲ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ۔

ع۳ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا۔

Marfat.com

اس کا مقابلہ کیا اس کی تائید مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ملی "ان میں سے[1] کچھ تو بد بخت ہیں اور کچھ نیک بخت ہیں۔ چنانچہ اسطرح میں نے اسے شکست دی۔

(۵) وہ دوستوں سے بے رخی اور ان کی عزت نہ کرنے سے آتا ہے چنانچہ میں نے دوستی کی عظمت و عزت کا حق ادا کر کے اس کا مقابلہ کیا اس کی تائید مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ملی "اور[2] اللہ کے لیے ہی عزت ہے اور اس کے رسولوں اور مؤمنوں کے لیے" یہاں بھی میں نے اسے شکست دی۔

(۶) وہ حسد کے راستے سے آتا ہے چنانچہ میں نے مخلوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے عدل اور تقسیم سے اس کا مقابلہ کیا اس کی تائید مجھے اس آیت سے ملی "ہم[3] نے دنیاوی زندگی میں ان کے درمیان رزق تقسیم فرمایا" یوں میں نے اسے شکست دی۔

(۷) وہ ریاکاری اور لوگوں کی تعریف کے راستے سے آتا ہے چنانچہ میں نے اخلاص کے ذریعے اس کا مقابلہ کیا اس کی تائید مجھے اس آیت سے ملی "پس[4] جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو وہ نیک عمل کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرتا" یہاں بھی اسے شکست ہوئی۔

(۸) وہ بخل کی راہ سے آتا ہے چنانچہ میں نے متاعِ مخلوق کے فنا اور ما عند اللہ کے بقا سے اس کا مقابلہ کیا اس کی تائید مجھے اس آیت سے ملی "جو[5] کچھ تمہارے پاس ہے وہ فنا ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہے گا"

ع۱ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ع۲ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ۔
ع۳ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔
ع۴ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا
ع۵ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ۔

Marfat.com

(۹) وہ تکبر کی راہ سے آتا ہے میں نے تواضع سے اس کا مقابلہ کیا ارشاد باری ہے،، اے[1] لوگو ہم نے تمہیں ایک مذکر اور ایک مؤنث سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف خاندانوں اور قبائل میں تقسیم کیا تاکہ تم پہچان سکو بیشک اللہ کے نزدیک متقی ہی مکرم و عزت والا ہے،، یہاں بھی میں نے اسے شکست دی۔

(۱۰) وہ لالچ کے راستے سے آتا ہے میں نے لوگوں سے مایوسی اور اللہ پر بھروسہ کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،، اور[2] جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی نجات کا راستہ نکال دیتے ہیں اور اسے وہاں سے رزق عطا ہوتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔

شیطان کی حرکتیں

حدیث میں آتا ہے کہ ابلیس ملعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس اس وقت آیا جب آپ اپنے رب کے حضور مناجات کر رہے تھے تو ایک فرشتے نے ابلیس سے کہا تیرا بیڑا غرق ہو اس حالت میں تو کیا امید لے کر آیا ہے؟ ابلیس نے کہا وہی امید جو ان کے ابا حضرت آدم سے کی تھی جبکہ وہ جنت میں تھے۔

کہتے ہیں جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو ابلیس اپنے لشکر کو حکم دیتا ہے کہ پھیل جاؤ اور لوگوں کو نماز سے غافل کرو پس شیطان ایک ایسے شخص کے پاس آتا ہے جو نماز کا ارادہ کر چکا تھا پہلے تو کوشش کی کہ وہ نماز وقت پر ادا نہ کر سکے

---

[1] یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

[2] وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔

Marfat.com

اگر کامیاب نہ ہو پھر اس کی کوشش ہوتی ہے کہ نمازی رکوع، سجود، قرأت تسبیحات اور دعائیں وغیرہ صحیح ادا نہ کر سکے اگر اس میں بھی کامیاب نہ ہو سکے تو پھر اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ نمازی کا دل امور دنیا کی طرف مشغول کر دے اور جب وہ اس میں بھی کامیاب نہیں ہوتا تو ابلیس حکم دیتا ہے کہ اس شیطان کو باندھ کر سمندر میں پھینک دو اور جو شیطان ان میں سے کسی ایک کام میں کامیاب ہو جاتا ہے تو ابلیس خوش ہو کر اس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ ابلیس کی اس بات کو نقل فرماتے ہیں ''کہ میں[1] ان کے لیے تیری صراط مستقیم پر بیٹھ جاؤں گا'' یعنی اسلام کے راستے پر بیٹھ کر انہیں روکوں گا، پھر میں[2] ان کے آگے اور پیچھے سے آؤں گا'' یعنی میں آخرت کے متعلق اسے مشکوک کر دوں گا اور دنیا کو خوبصورت بنا دوں گا جس میں وہ کھو جائے گا'' اور[3] ان کے دائیں اور بائیں جانب سے آؤں گا'' یعنی دائیں جانب دین و اطاعت سے روکوں گا اور بائیں جانب معصیت کی طرف مائل کر دوں گا'' اور[4] تو اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

ایک دوسری آیت میں ہے ''اے[5] اولاد آدم شیطان کہیں تمہیں فتنے میں مبتلا نہ کر دے جیسا کہ اس نے تمہارے دادا دادی کو جنت سے نکالا تھا'' ایک اور آیت میں ہے ''شیطان[6] تم کو تنگدستی سے ڈراتا ہے اور تمہیں برائی کا حکم دیتا ہے''

ع۱ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

ع۲ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ۔

ع۳ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ۔

ع۴ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝

ع۵ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَاۤ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ۔

ع۶ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ۔

Marfat.com

ایک اور آیت میں ہے "بیشک شیطان[1] تمہارا دشمن ہے اور تم بھی اسے دشمن سمجھو" غرض کہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ شیطان اولادِ آدم کا دشمن ہے اور وہ انہیں گمراہ کر کے اپنے ہمراہ جہنم میں لے جانا چاہتا ہے لہٰذا عقلمند پر واجب ہے کہ وہ اس سے چھٹکارا پانے کے لیے مجاہدانہ وار کوشش کرے کیونکہ شیطان مؤمنین کا کھلا دشمن ہے تو مؤمن کو بھی اس سے کھلی دشمنی رکھنی چاہیے۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مؤمن پانچ مشکلات میں پھنسا ہوا ہے۔

(۱) مؤمن مؤمن سے حسد کرتا ہے۔

(۲) منافق اس سے بغض رکھتا ہے۔

(۳) دشمن اس سے جنگ کرتا ہے۔

(۴) شیطان اسے گمراہ کرتا ہے۔

(۵) اور نفس اسے بہکاتا ہے۔

پس مسلمان کو چاہیے کہ دشمن پر قابو پانے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا رہے تاکہ اللہ تعالیٰ اسے اچھے عمل کی توفیق عطا فرمائے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لیے بہت ہی آسان ہے جسے وہ اپنی توفیق سے نوازنا چاہیں۔

عبدالرحمٰن بن زیاد سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اتنے میں شیطان آ گیا اس کے سر پر مختلف رنگوں کی ٹوپی تھی جب قریب آیا تو ٹوپی اتار کر رکھ دی اور آگے بڑھ کر سلام کیا آپ نے پوچھا

---

[1] إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا

Marfat.com

تو کون ہے؟ جواب دیا میں ابلیس ہوں۔ آپ نے آنے کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ سلام کرنے آیا ہوں، کیونکہ آپ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بلند مرتبہ ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ ٹوپی کیسی ہے؟ جواب دیا کہ میں اس سے اولاد آدم کے دلوں کو فریب دیتا ہوں، آپ نے پوچھا وہ کونسا گناہ ہے جس کے صدور پہ تو ابن آدم پہ غلبہ پا لیتا ہے؟ جواب دیا جب وہ خود پسندی کا شکار ہو جاتا ہے اور اپنے عمل پر تکبر کرتا ہے اور اپنے گناہ کو بھول جاتا ہے تب میں اس پہ غلبہ پا لیتا ہوں۔

شیطان کے دشمن اور دوست

حضرت وہب ابن منبہ سے مروی ہے اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو حکم دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور ان کے سوالوں کا جواب دو پس شیطان ایک بوڑھے کی شکل میں حاضر ہوا اور اس کے ہاتھ میں چھڑی تھی آپ نے پوچھا تو کون ہے؟ جواب دیا میں ابلیس ہوں، آپ نے فرمایا کیسے آنا ہوا؟ جواب دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں آپ کے پاس جاؤں اور آپ کے سوالوں کے جوابات دوں، حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ملعون میری امت میں کتنے لوگ تیرے دشمن ہیں؟ ابلیس نے جواب دیا پندرہ ہیں ان میں سے پہلے آپ ہیں دوسرے انصاف پسند حاکم تیسرے انکسار پسند مالدار چوتھے سچا تاجر پانچویں خوف خدا رکھنے والا عالم چھٹے نصیحت کرنے والا مؤمن ساتویں مہربان دل رکھنے والا مؤمن آٹھویں وہ توبہ کرنے والا جو ثابت قدم رہتا ہے توبہ پر، نویں حرام چیزوں سے کنارہ کش دسویں ہمیشہ وضو سے رہنے والا مؤمن گیارہویں کثرت سے صدقہ دینے والا مؤمن بارھویں لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے والا مؤمن تیرھویں لوگوں کو فائدہ دینے والا مؤمن چودھویں ہمیشہ تلاوت

Marfat.com

کرنے والا حافظ قرآن پندرھویں رات کو قیام کرنے والا جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔

پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابلیس میری امت میں سے تیرے دوست کتنے ہیں؟ جواب دیا دس ہیں ان میں سے پہلا ظالم حکمران دوسرا متکبر مالدار تیسرا خیانت کرنے والا تاجر چوتھے شراب پینے والا پانچواں چغلی کرنے والا چھٹا زنا کرنے والا ساتواں یتیم کا مال کھانے والا آٹھواں نماز میں سستی کرنے والا نواں زکوٰۃ روکنے والا دسواں لمبی امیدیں رکھنے والا بس یہی میرے دوست اور بھائی ہیں۔

برصیصا کی گمراہی

حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص ہمیشہ اپنے گرجا میں عبادت میں مشغول رہتا اس کا نام برصیصا تھا وہ مقبول الدعاء تھا لوگ اس کے پاس اپنے بیماروں کو لاتے وہ دعا کرتا اور بیمار تندرست ہو جاتا تھا ایک دفعہ ابلیس نے اپنے تمام لعنتی شیطانوں کو بلایا اور کہا کہ تم میں سے کون اس عابد کو فتنے میں ڈال سکتا ہے؟ اس نے تو ہماری راہیں بند کر رکھی ہیں، ایک قوی ہیکل عفریت شیطان نے کہا کہ میں اس کو فتنے میں مبتلا کروں گا اگر ناکام ہو جاؤں تو مجھے تمہارے ساتھ رہنے کا کوئی حق نہیں، ابلیس نے اس سے کہا کہ ہاں تو ہی اسے گمراہ کر سکتا ہے پس یہ شیطان سیدھا بنی اسرائیل کے بادشاہ کے گھر گیا، بادشاہ کی ایک خوبصورت ترین بیٹی اپنے باپ کے پاس بیٹھی تھی وہیں اس کی والدہ اور بہن بھی موجود تھیں شیطان نے اس لڑکی کو پاگل بنا دیا وہ چیخنے چلانے لگی گھر والے پریشان ہو گئے اس طرح کئی دن گزر گئے پھر ایک دن وہی شیطان انسانی شکل میں بادشاہ کے گھر گیا اور کہا کہ اگر تم اس لڑکی کو صحیح دیکھنا چاہتے ہو تو اسے فلاں راہب "برصیصا" کے پاس لے جاؤ وہ اسے تعویذ دے گا اور اس کے لیے دعا کرے گا چنانچہ

Marfat.com

گھر والے لڑکی کو راہب کے پاس لے گئے اس نے دعا کی اور لڑکی صحت یاب ہوگئی جب وہ واپس آنے لگے تو شیطان آ دھمکا اور کہا کہ اگر مکمل صحت یابی چاہتے ہو تو پھر اسے چند روز راہب کے پاس چھوڑ دو چنانچہ انہوں نے لڑکی کو راہب کے پاس چھوڑنا چاہا مگر راہب نے انکار کر دیا لیکن وہ لوگ راہب کو راضی کر کے لڑکی کو وہیں چھوڑ گئے، راہب دن کو روزہ رکھتا اور رات عبادت میں بسر کرتا تھا شیطان ویسے تو لڑکی سے کوئی تعرض نہ کرتا لیکن جب وقت راہب کھانا کھانے کے لیے بیٹھتا تو شیطان لڑکی کو پاگل بنا کر اسے بے پردہ کر دیتا، راہب اس طرف سے منہ پھیر لیتا کچھ عرصہ تک تو ایسا ہوتا رہا مگر ایک دن راہب نے اس لڑکی کے چہرے اور جسم کو دیکھ لیا اور اس نے ایسا حسین چہرہ پہلے کبھی نہ دیکھا تھا بس پھر صبر نہ کر سکا اور بدکاری کر بیٹھا ادھر لڑکی پیٹ سے ہوگئی، پھر اس راہب کے پاس شیطان پہنچا اور کہا کہ بغیر نکاح کے تو نے لڑکی کو حاملہ کر دیا ہے اب بادشاہ کی سزا سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ تو اس لڑکی کو قتل کر کے اپنے گرجے کے قریب دفن کر دے جب وہ تجھ سے پوچھیں تو کہہ دینا کہ بس وقت اجل آگیا تھا چنانچہ وہ مرگئی اور وہ لوگ تسلیم کر لیں گے، راہب نے ایسا ہی کیا لڑکی کو قتل کر کے دفن کر دیا، لڑکی کے ورثا نے پوچھا تو راہب نے کہا کہ وہ مرگئی ہے انہوں نے تسلیم کر لیا اور وہ واپس چلے گئے۔

ایک اور روایت میں ہے راہب نے ورثا سے کہا کہ وہ تندرست ہو کر اپنے گھر چلی گئی ہے ورثا نے سچ تسلیم کر لیا اور واپس آکر اسے عزیزوں کے ہاں تلاش کرنا شروع کر دیا ادھر شیطان نے آکر ان سے کہا کہ راہب نے لڑکی سے زیادتی کی تھی اور لڑکی حاملہ ہوگئی تھی تو لوگوں کے خوف سے اس نے لڑکی کو قتل کر کے اسے دفن کر دیا ہے، بادشاہ لوگوں کو ساتھ لے کر راہب کے پاس پہنچا

Marfat.com

اور قبر کھدوا کر مقتول لڑکی کو برآمد کر لیا اور راہب کو پکڑ کر پھانسی پہ لٹکا دیا پھر شیطان سولی پہ راہب کے پاس آیا اور کہا کہ یہ سب کچھ تیرے ساتھ میں نے ہی کیا ہے اور یہاں سے میں ہی تجھے بچا سکتا ہوں، کیوں کہ میں ان سے کہہ دوں گا کہ لڑکی کو کسی اور نے قتل کیا ہے اور یہ لوگ میری بات پہ یقین کریں گے مگر تجھے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے سجدہ کرنا ہوگا، راہب نے کہا کہ میں سولی پہ تجھے سجدہ کیسے کر سکتا ہوں؟ شیطان نے کہا کہ بس سر سے اشارہ کر دے میں راضی ہو جاؤں گا راہب نے سر کے اشارے سے سجدہ کر لیا تو شیطان نے کہا کہ میں تجھ سے لاتعلق ہوں، اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "شیطان[1] کی طرح کی مثال ہے کہ جب وہ انسان سے کہتا ہے کافر ہو جا پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو کہتا ہے میں تجھ سے بری ہوں میں تو اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہوں پس دونوں کا انجام جہنم ہے وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور یہی ظالموں کی جزا ہے:"

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جان لے کہ تیرے دشمن چار ہیں اور لازم ہے کہ تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ جہاد کرے۔

(۱) تیرا پہلا دشمن دنیا ہے جو بہت ہی فریبی اور مکارہ ہے اللہ[2] تعالیٰ فرماتا ہے "دنیا کی زندگی تو اسباب فریب ہے،" پھر ارشاد فرمایا، پس[3] تمہیں یہ دنیا کی زندگی

۱ے كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِى النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۔

۲ے وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۔

۳ے فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۔

Marfat.com

فریب میں نہ ڈالے اور نہ مکّار شیطان اللہ تعالیٰ سے فریب میں نہ ڈالے"

(۲) دشمن، تیرا نفس ہے اور یہ تمام دشمنوں سے زیادہ شریر ہے۔

(۳) شیطان۔

(۴) انسانوں میں جو شیطان ہیں ان سے ہمیشہ بچو یہ جن شیطانوں سے زیادہ خطرناک ہیں اس لیے کہ جن شیطان تو وسوسہ کے ذریعے ایذا پہنچاتے ہیں جبکہ انسانی شیطان یہ بہت ہی برے دوست ہیں یہ آنکھوں کے سامنے دکھاکر اذیت پہنچاتے ہیں اور تجھے تیری راہ سے ہٹانے کے لیے ہمیشہ حیلے کرتے رہتے ہیں۔

شداد بن اوس سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دانا وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور مرنے کے بعد کے لیے عمل کرتا ہے یعنی دنیا میں اپنا محاسبہ کرتا ہے اور عبادت کے عمل کرتا ہے تاکہ موت کے بعد وہ اسے فائدہ دیں اور عاجز وہ شخص ہے جو اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش کی امید رکھتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہلاک ہوگیا ہے اس پر یہ تعجب نہیں کہ وہ کیسے ہلاک ہوا؟ بلکہ تعجب تو یہ ہے کہ وہ نجات کیسے پاگیا، یعنی جنت تو تکلیفوں سے گھری ہوئی ہے اور جہنم خواہشات سے گھری ہوئی ہے اور ہر ایک نفس میں شیطان ہے جو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور فرشتہ الہام کرتا ہے اور شیطان ہمیشہ برائی کو خوبصورت دکھاکر دھوکہ دیتا ہے اور فرشتہ ہمیشہ اسے روکتا ہے پھر جس کے ساتھ نفس ہو جاتا ہے وہی غالب آجاتا ہے۔

Marfat.com

باب
رضا کے بیان میں

میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے مجھے مہینے میں دو بار حاضری کا حکم دیا تھا سو میں ایک دن گیا تو آپ نے قلعہ کے اوپر سے مجھے دیکھا اور مجھے دروازے پر پہنچنے سے پہلے ہی اجازت مل گئی اور میں اندر داخل ہوگیا آپ چٹائی پہ جائے نماز بچھا کر بیٹھے تھے اور قمیص کو ٹانکے لگا رہے تھے، میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب دیا اور اپنے ساتھ مصلے پر بٹھا دیا پھر مجھ سے امراء و حکام، پولیس، جیلر اور شعائر اسلام کے بارے میں سوالات کیے پھر میرے حالات بھی پوچھے، بعد ازاں وہاں سے چلتے وقت میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین کیا آپ کے گھر میں اس کام کو کرنے والا کوئی نہیں ہے؟ جواب دیا اے میمون دنیا کا وہ حصہ کافی سمجھ جو بر وقت تجھے مل جائے، آج ہم یہاں ہیں کل دوسری جگہ ہوں گے یہ سن کر میں وہاں سے چلا گیا۔

ابو منصور فرائضی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت قتادہ نے جب یہ آیت "اور جب ان میں سے کسی ایک کو بیٹی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ترین ہو جاتا ہے اور دل گھٹنے لگتا ہے"[1] پڑھی تو فرمایا کہ یہ عرب کے مشرکین کا عمل ہے اللہ تعالٰے نے ہمیں ان کے اس خبیث عمل کی

---

[1] وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ۔

Marfat.com

خبر دی ہے البتہ مؤمن کا عمل ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں جو فیصلہ کر دیا ہے وہ اس پر دل وجان سے سر جھکا دیتا ہے اس لیے کہ اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کا کیا ہوا فیصلہ اس کے اپنے فیصلے سے بہر حال اچھا ہوتا ہے اور اے ابن آدم تو نے اپنے لیے جو فیصلہ کیا ہے اس سے کہیں اچھا وہ فیصلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے کیا ہے چاہے وہ تجھے پسند ہی نہ ہو پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے فیصلے پر راضی رہو، حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حضرت قتادہ کی یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "قریب[1] ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو مگر وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور قریب ہے کہ جس چیز کو تم پسند کرتے ہو وہ تمہارے لیے بری ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے" کے عین مطابق ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ تمہاری بھلائی اور تمہارے دین و دنیا کی بھلائی کس چیز میں ہے جبکہ تم اس چیز کو نہیں جانتے یعنی تمہارے لیے اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ فرما دیا ہے تم اس پہ راضی رہو اس لیے کہ تم نہیں جانتے کہ اس میں تمہاری کتنی بھلائی ہے۔

چار منزلیں

ایک دانا نے کہا ہے کہ منزلیں چار ہیں

(۱) ہماری دنیاوی زندگی۔

---

۱ عَسٰٓی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

Marfat.com

(۲) ہمارا قبر میں ٹھہرنا۔
(۳) حشر میں ہمارا قیام۔
(۴) اور آخری ٹھکانے کی طرف لوٹنا جس کے لیے اس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔

ہماری دنیاوی زندگی کی مثال حاجیوں کے اس چلنے والے قافلے کی طرح ہے جو نہ اطمینان سے پڑاؤ کرتے ہیں اور نہ سواریوں سے سامان اتارتے ہیں اس لیے کہ انہیں دوبارہ سفر کی جلدی ہوتی ہے اور قبر میں ہمارے ٹھہرنے کی مثال اس قافلے کی طرح ہے جو کہیں رکتے ہیں اور ایک دن یا رات قیام کے لیے سواریوں سے بوجھ اتار لیتے ہیں اور پھر دوسرے دن چل پڑتے ہیں، اور حشر میں ہمارے قیام کی مثال حاجیوں کے اس قافلے کی طرح ہے جو مکہ مکرمہ میں رکتے ہیں اور مکہ شریف ان کی منزل مقصود ہے تمام قافلے والے مشکلات اٹھا کر یہاں پہنچتے ہیں اور ارکان حج ادا کر کے اِدھر اُدھر روانہ ہو جاتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن حساب و کتاب سے فارغ ہو کر لوگ اِدھر اُدھر منتشر ہو جائینگے ایک گروہ جنت میں اور دوسرا گروہ جہنم میں چلا جائے گا۔

حضرت شفیق بن ادھم فرماتے ہیں، سات سو علماء سے میں نے پانچ باتوں کے متعلق پوچھا تو سب نے ایک ہی جواب دیا۔

(۱) میں نے پوچھا کہ عقلمند کون ہے؟ کہا گیا جو دنیا سے محبت نہ کرتا ہو وہی عقلمند ہے۔
(۲) میں نے پوچھا دانشمند کون ہے؟ کہا گیا دنیا جس کو دھوکہ نہ دے سکے۔
(۳) میں نے پوچھا غنی کون ہے؟ کہا گیا جو اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہے۔
(۴) میں نے پوچھا فقیہ کون ہے؟ کہا گیا جو زیادہ کی طلب نہ رکھتا ہو۔
(۵) میں نے پوچھا بخیل کون ہے؟ کہا گیا جو اللہ تعالیٰ کا حق اپنے مال سے ادا نہ کرے۔

منقول ہے کہ تین باتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر ناراض ہوتے ہیں۔

Marfat.com

(۱) احکاماتِ الٰہی کی ادائیگی میں کوتاہی کرے۔
(۲) جو اللہ تعالےٰ کی تقسیم پر راضی نہ ہو۔
(۳) مطلوبہ شئے نہ ملنے پر اللہ تعالےٰ سے ناراض ہو۔

ایک دانا نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے اور فقہاء فرماتے ہیں جس نے دس درہم چوری کئے ہیں اس ہاتھ کاٹ دیا جائے تو یہ دس درہم کی عظمت نہیں ہے کہ اس کے عوض مومن کا ہاتھ کاٹ دیا جائے بلکہ اس کا ہاتھ کاٹنے کی دو وجوہات ہیں ان میں سے ایک یہ کہ چور نے حرمت مسلمین کی ہتک کی ہے دوسرا یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پہ راضی نہیں رہا اور دوسرے کے مال کو ہتھیا لیا تب اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جو اس کے جرم کی سزا ہے اور دوسروں کے لیے عبرت ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پہ راضی ہو جائے۔

انبیائے کرام کی عادات

مؤمن کے لیے یہ بات لازمی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پہ راضی رہے اس لیے کہ اللہ تعالےٰ نے بندے کے لیے جو کچھ مقرر کیا ہے اس پہ راضی ہونا انبیائے کرام اور صالحین کی عادت و اخلاق کی پیروی ہے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بارہ باتیں انبیائے کرام کے اخلاق شمار ہوتی ہیں۔

(۱) وہ اللہ تعالےٰ کے وعدے پہ مکمل ایمان رکھتے ہیں۔
(۲) وہ مخلوق سے کوئی امید نہیں رکھتے۔
(۳) وہ شیطان سے ہمیشہ دشمنی رکھتے ہیں۔
(۴) وہ اپنے ذاتی افعال کی گرفت کرتے ہیں۔

Marfat.com

(۵) وہ مخلوق سے شفقت سے پیش آتے ہیں۔
(۶) وہ تمام مخلوق کی اذیتیں برداشت کرتے ہیں۔
(۷) وہ جنت پر یقین رکھتے ہیں یعنی وہ اس یقین کے ساتھ عمل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ثواب کو ضائع نہیں فرمائے گا۔
(۸) حق کی جگہوں پر تواضع اختیار کرتے ہیں۔
(۹) دشمنوں کو بھی نصیحت کرتے ہیں۔
(۱۰) ان کا خزانہ فقر ہوتا ہے یعنی وہ فالتو مال روک کر نہیں رکھتے بلکہ محتاجوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔
(۱۱) ہمیشہ باوضو رہتے ہیں۔
(۱۲) دنیا کے ملنے پر خوشی نہیں مناتے اور دنیا کے چلے جانے پر غم نہیں کرتے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ زاہدوں کی عظمت دس باتوں میں ہے۔

(۱) وہ شیطان کی دشمنی کو اپنے اوپر واجب سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بیشک[۱] شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم بھی اسے دشمن سمجھو۔
(۲) وہ بغیر دلیل کوئی عمل نہیں کرتے یعنی وہ وہی عمل کرتے ہیں جو قیامت کے دن ان کے لیے حجت ثابت ہو سکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "فرما دیجیے[۲] تم اپنی دلیل لاؤ اگر سچے ہو"
(۳) وہ موت کے لیے ہمیشہ تیار رہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ہر[۳] ذی روح کو موت چکھنی ہے"

۱؎ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا۔
۲؎ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔
۳؎ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ۔

Marfat.com

(۴) وہ صرف رضائے الٰہی کے لیے دوستی اور دشمنی رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والی قوم ان سے کبھی محبت نہیں کرتی جو اللہ اور اس کے رسول کے باغی ہیں چاہے وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی اور رشتہ دار ہی ہوں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان لکھ دیا گیا ہے۔"[1]

(۵) وہ لوگ نیکی پھیلاتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو اور تجھے جو مصیبت پہنچے اس پر صبر کر بیشک یہ پختہ ارادے کے کام ہیں۔"[2]

(۶) وہ کائنات میں سوچ بچار کرتے ہیں اور پھر عبرت حاصل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور وہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں"[3] ایک اور آیت میں فرمایا "اے عقل والو عبرت حاصل کرو۔"[4]

(۷) وہ اپنے دل پر قابو رکھتے ہیں تاکہ اس میں ایسی سوچ نہ آئے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا نہ ہو ارشاد ربانی ہے "بیشک کان، آنکھ اور دل ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔"[5]

(۸) وہ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہیں رہتے قرآن میں ہے "اللہ کی تدبیر سے نقصان اٹھانے والے لوگ ہی بے خوف رہتے ہیں۔"[6]

۱۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ۔

۲۔ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔

۳۔ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

۴۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ۔

۵۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔

۶۔ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ۔

Marfat.com

(۹) وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
"تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام
گناہوں کو بخش دے گا بلاشبہ وہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ انہیں دنیا سے جو کچھ دے وہ اس پر فخر نہیں کرتے اور
چلے جانے پر غم نہیں کرتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تم [2] سے جو کچھ چھن جائے
اس پر ملال نہ کرو اور جو کچھ تمہیں مل جائے اس پر خوشیاں نہ مناؤ"

یعنی جب بندہ یہ جانتا ہی نہیں کہ اس کی بھلائی چھن جانے والی چیز میں ہے یا ملنے والی چیز میں ہے؟ تو پھر چاہیے کہ وہ دونوں صورتوں میں برابر رہے، کیونکہ مؤمن کی مثال آس نامی درخت جیسی ہے جو کہ سردی اور گرمی کے موسم میں ایک جیسا رہتا ہے جب کہ منافق کی مثال گلاب کے پھول جیسی ہے کہ معمولی سی آفت سے ہی اس کی حالت بدل جاتی ہے پس مؤمن کو تنگدستی اور خوشحالی میں ایک جیسا رہنا چاہیے اور تقسیم الٰہی پہ راضی رہے جبکہ منافق اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی نہیں رہتا وہ نعمت ملنے پہ اتراتا ہے اور تنگ دستی پہ واویلا کرتا ہے، پس مؤمن کو چاہیے کہ وہ انبیائے کرام اور صالحین کے اعمال کی اقتدا کرے اسے کافروں اور منافقوں کے افعال کی پیروی زیب نہیں دیتی۔

ع ۱ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

ع ۲ لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰىكُمْ۔

Marfat.com

باب
نصائح کے بیان میں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر سے لے کر غروب آفتاب تک خطبہ ارشاد فرمایا جسے ہم میں سے جس نے یاد کرنا تھا کر لیا اور جس نے بھلانا تھا بھلا دیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا خوبصورت میٹھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں ٹھہرایا کہ وہ دیکھیں کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو خبردار دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اور یاد رکھو کہ اولاد آدم علیہ السلام کو کئی طبقات میں پیدا کیا گیا ہے ان میں سے کچھ مؤمن پیدا ہوتے ہیں، مؤمن زندہ رہتے ہیں اور مؤمن ہی مرتے ہیں اور کچھ مؤمن پیدا ہوتے ہیں، مؤمن زندہ رہتے اور کافر ہو کر مرتے ہیں اور کچھ کافر پیدا ہوتے ہیں، کافر ہی زندہ رہتے ہیں اور مؤمن ہو کر مرتے ہیں۔

یاد رکھو غصہ اولاد آدم کے دل میں انگارے کی طرح دہک رہا ہے کیا اس کی آنکھوں کی سرخی اور پھولی ہوئی رگوں کو دیکھ نہیں رہے ہو؟ پس جو شخص ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال لے وہ زمین پر گر پڑتا ہے یاد رکھو بہترین آدمی وہ ہے جسے غصہ دیر سے آئے مگر ختم جلدی ہو جائے اور جس کو جلدی غصہ آتا ہے اور جلدی ہی ختم ہو جاتا ہے پس وہ ویسے کا ویسا ہے یاد رکھو بدترین آدمی وہ ہے جس کو جلدی غصہ آئے اور پھر دیر سے جائے اگر دیر سے غصہ آتا اور دیر سے جاتا تو پھر کام برابر تھا۔

یاد رکھو بہترین تاجر وہ ہے جو بہترین طریقے سے دام مانگے اور اچھے طریقے سے

Marfat.com

مال پورا کرے اگر طلب کرنے کا انداز اچھا ہو مگر پورا کر کے دینے کا انداز برا ہو تو بس ویسے کا ویسا ہی ہے مگر یاد رکھو برا تاجر وہ ہے جو مانگنے میں بھی برا ہو اور مانگنے کا انداز بھی برا ہے مگر دینے کا انداز اچھا ہے تو یہ بھی حساب برابر ہے یاد رکھو ہر عہد شکن کے پاس ایک جھنڈا ہو گا جس سے وہ قیامت کے دن پہچانا جائے گا اور امیر کی بدعہدی سے بڑھ کر کوئی غدار نہیں یاد رکھو جابر حکمران کے سامنے انصاف کی بات کہنے سے افضل کوئی جہاد نہیں ہے یاد رکھو لوگوں کے ڈر سے دیکھی ہوئی حق کہنے سے نہ رکنا۔ جب سورج غروب ہونے لگا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاد رکھو دنیا گزر چکی ہے اب تو صرف اتنا وقت باقی رہ گیا ہے جتنا کہ سورج کے غروب ہونے میں رہ گیا ہے۔

جنت میں صرف مؤمن ہی جائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ حنین میں ہم حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو کہ خود کو مسلمان کہتا تھا فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے پس اس شخص نے جنگ میں شریک ہو کر شدید جنگ لڑی، ایک صحابی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ اس شخص کو دیکھا ہے جسے آپ نے دوزخی فرمایا تھا اللہ کی قسم اس نے تو جنگ میں خوب جوہر دکھائے ہیں آپ نے فرمایا مگر یہ ہے دوزخی! قریب تھا کہ یہ سن کر کچھ لوگ شک کرتے لیکن اسی وقت اس شخص کو زخموں میں درد محسوس ہوا اور اس نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر انتہائی بیہودہ الفاظ کہتے ہوئے خودکشی کر لی پھر بہت سے مسلمان بھاگتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا فرمان سچ

Marfat.com

ثابت ہوا فلاں شخص نے بیہودہ کلمات کہہ کر خودکشی کر لی ہے، آپ نے فرمایا اے فلاں کھڑے ہو کر منادی کر دو کہ جنت میں مومن ہی داخل ہو گا اور فرمایا اعمال کا دار و مدار خاتمے پہ موقوف ہے، نماز و روزہ کی کثرت کا نہیں بلکہ خاتمے پہ اعتبار کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو کہ صادق و مصدوق ہیں سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی تخلیق کا عمل یوں ہے کہ پہلے اسے چالیس دن تک ماں کے پیٹ میں بطور نطفہ رکھا جاتا ہے پھر چالیس دن اسے عَلَقَہ "جما ہوا" رکھا جاتا ہے، پھر چالیس دن اسے مُضغَہ "لوتھڑا" رکھا جاتا ہے، پھر چار باتیں عطا کر کے اللہ تعالٰے اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتے ہیں اور فرماتے ہیں اس کی زندگی کے متعین دن، اس کی امیدیں، عمل اور رزق لکھ دو اور یہ لکھو کہ یہ بدبخت ہے یا نیک بخت؟ جب آدمی جنتیوں جیسے عمل کرتا ہے تو اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پہ یہ لکھا ہوا صادق آجاتا ہے کہ اس کا خاتمہ تو دوزخیوں جیسا ہوتا ہے اور وہ دوزخ میں چلا جاتا ہے ۔۔۔ اور تم میں سے جو دوزخیوں جیسے عمل کرتا ہے یہاں تک اس کے اور دوزخ کے مابین صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر یہ لکھا ہوا صادق آجاتا ہے کہ اس کا خاتمہ جنتیوں جیسا ہوتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کا مفہوم پہلی حدیث کے مطابق ہے بے شک اعمال کا مدار نیتوں پہ ہے یوں ہی ہر مسلمان پہ واجب ہے کہ وہ اللہ تعالٰے سے اپنے خیر کے خاتمہ کی دعا مانگتا رہے اس لیے کہ اکثر حالت نزع میں ایمان کے برباد ہونیکا خوف رہتا ہے، یحیٰی بن معاذ رازی عرض کرتے تھے اے اللہ مجھے اس بات کی

Marfat.com

بہت ہی خوشی ہے کہ تو نے مجھے ایمان سے نوازا ہے اور مجھے ہمیشہ یہی دھڑکا رہتا ہے کہ کہیں میرا ایمان چھن نہ جائے اور میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تو میرا ایمان مجھ سے نہیں چھینے گا۔

حضرت ابوالقاسم حکیم سے کسی نے سمرقند میں سوال کیا کہ وہ کونسا گناہ ہے جس پر بندے سے ایمان چھین لیا جاتا ہے؟ فرمایا تین گناہوں سے بندے کا ایمان چھین لیا جاتا ہے۔

(۱) ایمان جیسی نعمت ملنے پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا نہ کرنا۔

(۲) ایمان کے ضائع ہونے سے نہ ڈرنا۔

(۳) مسلمانوں پر ظلم کرنا۔

باب

حکایات

سیاہ فام صحابی کی عظمت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میری یہ سیاہ رنگت اور بدصورتی مجھے جنت میں نہیں جانے دے گی؟ آپ نے فرمایا ایسی بات نہیں، قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب تک اپنے رب پر تیرا یقین ہے اور اس کے رسول اور قرآن پر تیرا ایمان ہے جنت سے تجھے کوئی چیز نہیں روک سکتی، اس شخص نے عرض کیا مجھے اس

Marfat.com

ذات کی قسم جس نے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا میں اس درگاہ میں حاضری سے آٹھ مہینے قبل اسلام قبول کر چکا ہوں اور میں نے آپ کی خدمت میں موجود حضرات کے علاوہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اپنے لیے نکاح کا پیغام بھیجا ہے لیکن انہوں نے میری کالی رنگت اور بدصورتی کی بنا پر نامنظور کیا حالانکہ میں بنی سلیم کے معزز گھرانے سے ہوں لیکن اس سیاہ رنگت کا اثر مجھ پر میرے ماموؤں کی طرف سے ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عمرو بن وہب آج یہاں موجود ہے؟ عمرو بن وہب قبیلہ ثقیف سے تھا اور نیا نیا اسلام قبول کیا تھا، عرض کیا گیا وہ تو نہیں ہے، آپ نے اس شخص سے فرمایا کیا تو عمرو کا گھر جانتا ہے؟ عرض کیا جی ہاں! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ آہستہ سے اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤ پھر سلام کہو! جب تم اندر جاؤ تو اتنا کہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرا نکاح تیری بیٹی سے کر دیا ہے! عمرو بن وہب کی بیٹی عقل اور خوبصورتی میں بے مثال تھی! جب اس نے جا کر دروازہ کھٹکھٹا کر سلام کہا تو گھر والوں نے عربی زبان سن کر دروازہ کھول دیا مگر جب انہوں نے اس کی سیاہ رنگت اور بدصورتی کو دیکھا تو اس سے منہ پھیرنے لگے، اس شخص نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے تیری بیٹی کا نکاح کر دیا ہے تو عمرو نے برے طریقے سے رد کر دیا تو وہ شخص وہاں سے نکل کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

ادھر لڑکی نے اپنے باپ سے کہا اے ابا جان اس سے پہلے کہ وحی الٰہی کے ذریعے تیری مذمت ہو اپنی نجات کی فکر کرو، اگر رسول اللہ نے اس سے میرا نکاح کر دیا ہے تو میں اس بات پر راضی ہوں جس کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے پسند فرمایا ہے، پھر عمرو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر محفل میں قریب ہو کر بیٹھ گیا، حضور علیہ السلام نے اس سے

Marfat.com

فرمایا تو وہی ہے جس نے رسول اللہ کے فرمان کو مسترد کر دیا عرض کیا حضور میں نے ہی یہ خطا کی ہے میں اللہ سے مغفرت کا خواستگار ہوں میں نے یہ گمان کیا تھا کہ شاید یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے اور اگر یہ سچا ہے تو ہم نے اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دے دی اور ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ناراضگی سے پناہ کے خواستگار ہیں پھر چار سو درہم حق مہر کے عوض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کا نکاح اس سے کر دیا۔

اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے جس کا نام سعد سلمی تھا فرمایا جاؤ اپنی بیوی کو لے آؤ۔ اس نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میرے پاس تو کچھ نہیں ہے اجازت دیں کہ میں اپنے بھائیوں سے کچھ مانگ لوں! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری بیوی کا مہر تین مؤمن اشخاص ادا کریں گے لہذا عثمان بن عفان کے پاس جاؤ اور ان سے دو سو درہم لے لو چنانچہ حضرت عثمان غنی نے دو سو سے زیادہ دیئے، پھر فرمایا عبدالرحمٰن بن عوف سے جا کر دو سو درہم لے لو چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن نے بھی کچھ زیادہ ہی دیئے پھر فرمایا علی کے پاس جاؤ اور ان سے بھی دو سو درہم لے لو چنانچہ حضرت علی نے بھی کچھ زیادہ ہی دیئے۔

پھر وہ سیاہ رنگت والا سعد سلمی خوشیوں سے معمور اپنی بیوی کے لیے بازار سے خریداری کر رہا تھا کہ منادی کرنے والے کی آواز اس نے سنی، اے اللہ کے مجاہدو جہاد کی تیاری کرو، سعد نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا اے زمین و آسمانوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معبود! میں ان دراہم کو آج وہاں خرچ کروں گا جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤمنوں کو خرچ کرنا پسند ہے پس اس نے ایک گھوڑا، ایک تلوار، ایک نیزہ اور ایک ڈھال خریدی،

Marfat.com

کمر پہ پٹکا باندھا، منہ پہ نقاب ڈالی کہ صرف آنکھوں کو کھلا رکھا اور پھر مہاجرین کی صف میں آ کھڑا ہوا، صحابہ نے ایک دوسرے سے پوچھا یہ گھوڑے پر سوار کون ہے؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اس شخص کی کھوج میں نہ پڑو، ہو سکتا ہے یہ بحرین یا شام سے دین کی باتیں سیکھنے آیا ہو اور آج تمہاری امداد کو پسند کیا ہو، پھر جب لڑائی ہوئی تو اس نے تلوار زنی کے خوب جوہر دکھائے یہاں تک کہ جب اس کا گھوڑا میدان میں مرگیا تو وہ پیدل ہی بازو چڑھا کر میدان میں لڑنے لگا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کے سیاہ بازو دیکھے تو پہچان لیا اور فرمایا اے سعد یہ تم ہو؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارا مقدر بھی سعید ہو گیا، وہ شخص اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے سر کاٹتا رہا یہاں تک کہ کسی نے پکار کر کہا سعد شہید ہو گیا تو حضور علیہ السلام اس کے پاس تشریف لے آئے اس کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھا اور اس کے چہرہ سے غبار کو جھاڑا اور فرمایا تیری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے اور اللہ اور اس کا رسول تجھ سے کتنا پیار رکھتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں حضور علیہ السلام پہلے روئے پھر تبسم فرمایا اور پھر منہ ایک طرف پھیر لیا پھر فرمایا رب کعبہ کی قسم یہ شخص حوض پر پہنچ گیا ہے، حضرت ابولبابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ حوض کیا ہے؟ فرمایا یہ حوض مجھے میرے رب نے عطا کیا ہے جس کی چوڑائی صنعا سے یمن تک ہے جس کے دونوں کنارے موتیوں اور یاقوت سے بنائے گئے ہیں اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جو بھی ایک مرتبہ اس سے پی لے گا پھر اسے کبھی پیاس نہ لگے گی، عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو پہلے روتے دیکھا پھر تبسم فرماتے دیکھا پھر منہ پھیرتے دیکھا اس کی وجہ؟"

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ سعد کی جدائی پہ مجھے رونا آیا، اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا بلند مقام دیکھ کر خوشی ہوئی اور منہ اس لیے پھیر لیا تھا کہ اس کی بیویاں یعنی جنتی حوریں دوڑ کر اس کی طرف آ رہی تھیں جس کی وجہ سے ان کی پنڈلیاں اور پازیب ظاہر ہو گئے تھے تو میں نے ان سے حیا کرتے ہوئے منہ پھیر لیا تھا۔

پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے ہتھیار اور دوسرا سامان اس کی بیوی کے گھر پہنچا دو اور اس کی بیوی سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی خوبصورت حوروں سے اس کی شادی کر دی ہے۔

اعمال کے وسیلے سے دعاء

حضرت سعد بن عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کسی سابقہ امت کے تین آدمی سیر تفریح کے لیے نکلے اور راستے میں بارش شروع ہو گئی تو انہوں نے ایک غار میں پناہ لے لی، ابھی وہ غار میں تھے کہ پہاڑ کی ایک چٹان گری جس سے غار کا منہ بند ہو گیا تو وہ کہنے لگے اب تو ہمارا نشان ہی مٹ گیا ہماری تو کسی کو خبر بھی نہ ہو گی، اب تو صرف اللہ ہی ہمارا مددگار ہے یا پھر ہمارے نیک اعمال ہی ہمیں بچا سکتے ہیں، کسی ایک نے کہا کہ اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں ہو سکتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ ہمیں یہاں سے نکال دے، ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ تجھے علم ہے کہ میری ایک چچا کی بیٹی تھی جو مجھے بہت ہی پیاری تھی، میں نے اسے ورغلایا لیکن اس نے انکار کر دیا، پھر اسے ایک سخت ضروری کام پیش آ گیا وہ میرے پاس آئی اور سوال کیا تو میں نے کہا کہ تمہارا پہلے میرا مقصد پورا کرنا ہو گا لیکن اس نے انکار کر دیا اور واپس لوٹ گئی، پھر اس کی وہ ضرورت اور شدید ہو گئی تو وہ پھر میرے پاس آئی، دوسری روایت میں ہے کہ اس کا

Marfat.com

شوہر بیمار تھا اولاد چھوٹی تھی اس لیے وہ تنگ دستی کا شکار تھی، جب وہ اپنی ضرورت سے مجبور ہو کر تیسری اور چوتھی بار لوٹ کر آئی تو میں نے کہا کہ اسی وقت یہ ممکن ہو سکتا ہے جب تم خود کو میرے سپرد کر دو بالآخر وہ مجبور ہو کر راضی ہو گئی جب میں اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے تیار ہوا تو وہ کانپنے لگی اور کہا کہ یہ کام تجھے حلال نہ تھا اور نہ ہی تیرے لائق ہے پس میں نے اپنا منہ پھیر لیا اور اسے چھوڑ دیا اور اس کی ضرورت پوری کر دی بلکہ کچھ وافر ہی دیا تھا۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا پس تو ہمیں یہاں سے نکال دے تو تھوڑا سا غار کا منہ کھل گیا۔

دوسرے شخص نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میں رات کے وقت ان کے لیے دودھ لے کر آیا تھا تو دونوں کو سوتے دیکھ کر میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور دوسری طرف ڈر تھا کہ اگر بکریوں کے پاس نہ گیا تو انہیں درندے کھا جائیں گے مگر میں رات بھر وہیں ہاتھ میں پیالہ لیے کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے یہ سب کچھ تیری رضا کے لیے کیا تھا پس تو ہمیں یہاں سے نکال دے تو غار کا منہ تھوڑا سا اور کھل گیا۔

تیسرے شخص نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے کچھ مزدوروں کو کام پہ لگایا اور دو مُد ہر مزدور کی مزدوری مقرر کی تھی جب انہوں نے کام کر لیا تو میں نے ان کی مزدوری ادا کر دی تھی مگر ایک مزدور نے کہا کہ دوسروں کے مقابلے میں میرا کام اچھا تھا اس لیے مجھے زیادہ مزدوری ملنی چاہیے میں نے انکار کیا تو وہ غصے میں آ گیا — دوسری روایت میں یوں ہے کہ ایک شخص دوپہر کو آ کر کام پہ لگا ہے جبکہ ہم صبح سے کام کر رہے ہیں تو پھر اسے اجرت ہمارے برابر کیوں دی جا رہی ہے؟ میں نے اس سے کہا کہ میں نے تمہاری

Marfat.com

اجرت میں تو کوئی کمی نہیں کی ہے تو وہ شخص غصے میں آگیا۔ اور اپنی مزدوری "اجرت" چھوڑ کر چلا گیا تو اس کے غلے کے وہ دو مُد میں نے کاشت کیے جس سے کافی آمدنی ہوئی اس فصل کو بیچ کر میں نے گائے، بکریاں، اونٹ اور دوسرا سامان خریدا، پھر جب اسے ضرورت ہوئی تو وہ اپنی مزدوری لینے آیا تو میں نے اس سے کہا کہ دیکھو یہ سب کچھ تمہارا ہے اسے لے جاؤ، اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ سب کچھ میں نے تیری رضا کے لیے کیا تھا پس تو اس چٹان کو ہٹا دے، چنانچہ چٹان ہٹ گئی اور وہ تینوں غار سے نکل آئے، اس روایت کو نعمان بن بشیر نے بھی حدیث رقیم کے حوالے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے مگر اس میں لفظوں کا اختلاف ہے۔

بنی اسرائیل کا ایک عابد

حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں حسن و جمال کا پیکر ایک عابد تھا جو اپنے ہاتھ سے زنبیل بنا کر فروخت کرتا اور اسی سے گزر بسر کرتا، ایک دن وہ بادشاہ کے دروازے کے قریب سے گزرا تو ملکہ کی ایک کنیز نے اسے دیکھ لیا اور ملکہ کو جا کر بتایا کہ یہاں ایک شخص ہے اس سے بڑھ کر خوبصورت میں نے نہیں دیکھا وہ شخص زنبیلیں بیچتا ہے ملکہ نے کہا کہ اسے میرے پاس بلا لاؤ جب وہ آیا تو ملکہ دیکھتے ہی فریفتہ ہو گئی اور اس عابد سے کہا کہ زنبیل پھینک دو اور یہ چادر لے لو۔ اور کنیز سے کہا کہ تیل اور خوشبو لاؤ میں اس عابد سے اپنی خواہش پوری کروں گی۔ پھر عابد سے کہا کہ ہم تجھے زنبیل بیچنے سے غنی "فارغ" کر دیں گے، عابد نے کہا میں تو ایسا نہیں کر سکتا۔ ملکہ نے کہا میری خواہش پوری کیے بغیر تم یہاں سے

Marfat.com

نکل ہی نہیں سکتے اور پھر کنیز کو حکم دیا کہ دروازے بند کر دو۔

عابد نے جب یہ صورتحال دیکھی تو کہا کہ کیا تمہارے محل کی چھت پہ رفع حاجت کی جگہ ہے؟ ملکہ نے کہا ہاں پھر کنیز سے کہا کہ اس کے لیے وضو کا پانی اوپر پہنچا دو، عابد چھت پر گیا اور ایک کونے سے دیکھا کہ محل بہت اونچا ہے اور کوئی ایسی چیز بھی نہیں جس سے لٹک کر نیچے اترا جا سکے پھر اس نے اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے کہا کہ تو ستر سال سے اپنے رب کریم کی رضا کا طالب ہے شب و روز یہی حرص ہے لیکن آج کی شام ایک ایسی شام ہے جو تیری تمام محنت کو ضائع کر دے گی، اللہ کی قسم تو خائن ثابت ہوا اور یہ شام تیرے اعمال کو برباد کر گئی اب تو کس عمل سے خدا کو منہ دکھائیگا اسی طرح وہ اپنے نفس کو ملامت کرتا رہا۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جب اس نے اپنے آپ کو نیچے گرانے کا تہیہ کر لیا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے جبریل! حضرت جبریل نے عرض کیا لبیک! حکم دیا کہ میرے بندے نے میری گرفت اور میری معصیت سے بچنے کے لیے جان دینے کا ارادہ کر لیا ہے تم اسے اپنے پروں میں بچا لو اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے، چنانچہ جبریل نے اسے پروں میں لے کر زمین پہ یوں رکھ دیا جیسے مہربان والد اپنے بیٹے کو رکھتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ عابد زنبیلیں وہیں چھوڑ کر مغرب کے وقت گھر پہنچا تو بیوی نے پوچھا زنبیلوں کی قیمت کہاں ہے؟ عابد نے جواب دیا آج تو مجھے اس کی کوئی قیمت وصول نہیں ہوئی، بیوی نے کہا پھر آج رات کیا کھائیں گے؟ جواب دیا آج کی رات ہم صبر کریں گے پھر کہا کہ اٹھو اور تنور میں آگ جلا اور نہ ہمسائے تنور میں آگ نہ دیکھ کر پتہ نہیں کیا سوچیں گے

Marfat.com

اس طرح ان کے دل تو مطمئن ہوں گے چنانچہ بیوی نے تنور میں آگ جلائی اور واپس آکر بیٹھ گئی اتنے میں پڑوس سے ایک خاتون آگ لینے آئی اور پوچھا کہ آگ ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے جاؤ اور تنور سے لو! وہ خاتون آگ لے کر آئی اور کہا اے فلانی تو بیٹھی ہوئی میاں سے باتیں کر رہی ہے جبکہ تنور میں تیری روٹیاں پک چکی ہیں اور قریب ہے کہ وہ جل جائیں! پس وہ اٹھی اور دیکھا کہ تنور روٹیوں سے بھرا ہوا ہے، اس نے روٹیاں نکالیں اور برتن میں رکھ کر میاں کے پاس لے آئی اور کہا کہ اللہ تعالےٰ نے تیرے ساتھ یہ معاملہ اپنے خاص کرم سے کیا ہے لہٰذا تم اللہ تعالےٰ سے دعا کرو کہ ہماری بقیہ زندگی خوشحالی میں گزرے، عابد نے کہا اللہ کی بندی اسی پہ صبر کر، جب بیوی نے مسلسل اصرار کیا تو اس نے کہا اچھا دعا کرتا ہوں پھر آدھی رات کو اٹھ کر نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے عرض کیا اے اللہ میری بیوی نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ ہماری بقیہ عمر خوشحالی میں بسر ہو اتنے میں گھر کی چھت پھٹ گئی

اور ایک طشتری نیچے آئی جو یاقوت جیسے موتیوں سے بھری ہوئی تھی جس سے سارا گھر منور ہو گیا جس طرح سورج کی روشنی سے ہوتا ہے پھر عابد نے قریب ہی لیٹی ہوئی بیوی کا پاؤں دبایا اور کہا اٹھ کر بیٹھ اور جو مانگا تھا وہ لے لے بیوی نے کہا جلدی نہ کر اور نہ ہی مجھے اس کے لیے جگا میں نے تو نیند میں سونے کی کرسیاں بچھی ہوئی دیکھی ہیں جو یاقوت اور زبرجد سے جڑی ہوئی ہیں مگر ان میں سوراخ ہیں میں نے پوچھا یہ کس کے لیے ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ تیرے شوہر کے بیٹھنے کے لیے ہیں تو میں نے پوچھا کہ یہ سوراخ کیسے ہیں؟ بتایا گیا کہ تیرے شوہر کی جلد بازی کی وجہ سے! میں نے کہا مجھے ایسی کوئی چیز نہیں چاہیے جس سے تیری نشست گاہ میں سوراخ ہو پس آپ اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ اسے واپس لے لے، عابد نے دعا کی اور

Marfat.com

وہ طشت ٹوٹ گئی۔

ہارون الرشید کے بیٹے کا عجیب واقعہ

حضرت عبداللہ بن الفرج العابد فرماتے ہیں ایک دن میں گھر میں مرمت کرنے والے مزدور کی تلاش میں نکلا تو ایک خوبصورت شخص کو دیکھا جس کے سامنے تیشہ اور زنبیل رکھے تھے، میں نے اس سے کہا کہ کیا رات تک میرا کام کرے گا؟ اس نے کہا ہاں، میں نے اجرت پوچھی تو کہا کہ ایک درہم اور ایک دانق لوں گا، میں نے کہا چلو تو وہ چل پڑا اس نے تین دنوں کا کام ایک دن میں کیا، دوسرے دن میں پھر اس کے پاس گیا اسے نہ پا کر لوگوں سے پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ ہفتے میں صرف ایک "کل والے" دن ہی کام کرتا ہے، چنانچہ ہفتے بعد اسی روز میں گیا تو وہ اوزاروں سمیت بیٹھا تھا میں نے پوچھا کام کرو گے اس نے کہا ہاں، میں نے اجرت پوچھی تو کہا ایک درہم اور ایک دانق لوں گا میں نے چلنے کو کہا اور وہ چل پڑا، آج بھی اس نے ایک ہی دن میں تین آدمیوں کے برابر کام کیا جب شام ہوئی تو میں نے اسے دو درہم اور دو دانق دیئے، اس نے کہا یہ کیوں؟ میں نے تو ایک درہم اور ایک دانق طے کیا تھا اور تو نے "وافر دے کر" میری اجرت کو خراب کر دیا اب میں کچھ بھی نہ لوں گا، پھر میں نے ایک درہم اور ایک دانق دیا تو اسے بھی لینے سے انکار کیا، میں نے اصرار کیا تو کہا سبحان اللہ میں کہتا ہوں نہیں لیتا اور تو اصرار کرتا ہے غرض کہ وہ انکار کر کے چلا گیا میں گھر لوٹا تو بیوی نے کہا کہ اللہ تعالٰے نے اس بندے سے تیرا کام کرا دیا اور اس نے تین دنوں کا کام ایک ہی دن میں کر دیا مگر تو نے اس مزدور کی اجرت برباد کر دی ہے۔

حضرت عبداللہ العابد کہتے ہیں کہ ایک دن میں لوگوں سے پوچھتا پوچھتا

Marfat.com

اس مزدور کے پاس پہنچا اجازت لے کر اندر گیا تو وہ شدید بیمار تھا پیٹ کے درد میں مبتلا تھا۔ اس کے گھر میں تیشے اور زنبیل کے سوا کچھ نہ تھا، میں نے سلام کیا اس نے جواب دیا پھر میں نے کہا کہ مجھے تجھ سے ایک کام ہے تو جانتا ہے کہ ایک مؤمن کو خوش کرنے کی کتنی فضیلت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تجھے اپنے گھر لے چلوں اور تیری تیمارداری کروں، کیا تو اسے پسند کرے گا؟ اس نے کہا ہاں لیکن تین شرائط پر چلوں گا میں نے کہا ٹھیک ہے اس نے کہا پہلی شرط تو یہ ہے کہ جب تک میں مانگوں نہیں مجھے کھانا مت بھیجنا دوسری شرط یہ ہے کہ جب مجھے موت آئے تو مجھے میری چادر اور جبے میں دفن کرنا میں نے کہا ٹھیک ہے اس نے کہا تیسری شرط مشکل ہے بعد میں بتاؤں گا الغرض ظہر کے وقت میں اسے اٹھا کر گھر لے آیا دوسری صبح اس نے مجھے بلا کر کہا کہ اب میرا وقت قریب آگیا اس لیے تیسری شرط بتانا چاہتا ہوں، تم میرے جبے کے آستین سے تھیلی نکال کر کھولو! میں نے کھولی تو اس میں سبز نگینے والی ایک انگوٹھی تھی، اس نے کہا کہ جب میں مرجاؤں اور تو میرے کفن دفن سے فارغ ہو جائے تو اس انگوٹھی کو لے کر امیر المؤمنین ہارون الرشید کے پاس چلے جانا اور اس سے کہنا کہ اس انگوٹھی والے نے تجھے کہا ہے کہ حکمرانی کے نشے میں نہ مرجانا ورنہ تجھے شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔

عبداللہ العابد کہتے ہیں جب میں اس مزدور کے کفن دفن سے فارغ ہوا تو لوگوں سے معلوم کیا کہ ہارون الرشید کب محل سے باہر نکلتے ہیں چنانچہ میں پورا قصہ لکھ کر ہارون الرشید کے پاس پہنچا اور اسے دے دیا، ہارون نے تحریر پڑھ کر مجھے بلوایا اور پوچھا تم کون ہو؟ تو میں نے وہ انگوٹھی نکالی جب اس نے انگوٹھی دیکھی تو کہا یہ تمہارے پاس کہاں سے آئی ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے یہ ایک مٹی کھودنے والے مزدور ''طیان'' نے دی تھی پھر میں نے دیکھا کہ ہارون الرشید کے

Marfat.com

آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر داڑھی سے ہوتے ہوئے کپڑوں پر گر رہے تھے اور کہہ رہا تھا طیان، طیان یعنی مٹی کھودنے والا مزدور، پھر اس نے مجھے اپنے بہت ہی قریب کر لیا تو میں نے کہا اے امیرالمؤمنین اس مزدور نے مجھے یہ وصیت بھی کی تھی کہ انگوٹھی دینے کے بعد کہنا کہ اس انگوٹھی والے نے سلام کہا ہے کہ اسی سرمستی میں فوت نہ ہو جانا ورنہ شرمندگی اٹھانا پڑے گی، یہ سنتے ہی خلیفہ کھڑا ہو گیا اور پھر فرش پر گر کر اپنے سر کے بال اور داڑھی نوچنے لگا اور کہنے لگا اے میرے بیٹے تو نے زندگی میں بھی اپنے والد کو نصیحت کی اور موت کے بعد بھی۔

ادھر میں نے دل میں کہا کہ یہ مزدور اس کا بیٹا ہو گا کیونکہ مجھے حقیقت معلوم نہ تھی پس خلیفہ کچھ دیر روتا رہا اور پھر اٹھ کر بیٹھ گیا، بعد ازاں پانی منگوا کر منہ دھویا اور مجھ سے کہا کہ تم اسے کس طرح جانتے ہو میں نے سارا واقعہ کہہ سنایا پھر وہ دیر تک روتا رہا اور کہا کہ وہ میرے گھر میں پیدا ہونے والا پہلا بیٹا تھا جب میرے والد مہدی نے مجھے بتایا کہ وہ زبیدہ سے میرا نکاح کر رہے ہیں تو دریں اثنا میں نے ایک عورت دیکھی جو میرے دل میں آ گئی اور میں نے والد سے چوری چھپے اس سے شادی کر لی تو اس سے یہ بچہ پیدا ہوا چنانچہ میں نے دونوں کو بصرہ روانہ کر دیا اور بہت سارے سامان کے ساتھ یہ انگوٹھی بھی انہیں دے دی تھی اور ان سے کہا تھا کہ تم خود کو چھپا لو مگر جب تمہیں یہ معلوم ہو کہ میں خلافت کے تخت پر بیٹھ گیا ہوں تو واپس آ جانا۔ پھر جب میں خلیفہ بن گیا تو خود ہی ان کو تلاش کروایا تو مجھے بتایا کہ وہ دونوں فوت ہو گئے ہیں اور مجھے معلوم نہ تھا کہ بیٹا ابھی زندہ ہے اور تو نے اسے کہاں دفن کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ عبداللہ ابن مبارک کے قبرستان میں دفن کیا ہے پھر اس نے کہا کہ مجھے تجھ سے کام ہے مغرب کے بعد میرا انتظار کرنا! میں لباس بدل کر آؤں گا کیونکہ اس کی قبر پہ جانا چاہتا ہوں، میں انتظار کر رہا تھا کہ وہ اپنے خادموں کے ہمراہ آیا

Marfat.com

اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دیا اور میں نے اسے اس نوجوان مزدور کی قبر پہ پہنچا دیا۔ ہارون صبح تک وہاں روتا رہا اور یہ کہتا رہا اے بیٹے تو نے زندگی میں اپنے باپ کو نصیحت کی اور موت کے بعد بھی۔

خلیفہ کی یہ کیفیت دیکھ کر مجھے بھی رونا آ گیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی جب واپس آئے تو دروازے پہ آ کر خلیفہ نے مجھ سے کہا کہ میں نے تیرے لیے دس ہزار درہم کا وظیفہ مقرر کر دیا ہے اور میں اپنے ولی عہد کو بھی وصیت کر جاؤں گا کہ وہ تیری نسل کو بھی یہ وظیفہ دیتا رہے یہ مجھ پہ تیرا حق ہے کیونکہ تو نے میرے بیٹے کے کفن دفن کا انتظام کیا ہے، جب خلیفہ اندر جانے لگا تو مجھ سے کہا کہ طلوع آفتاب تک میری وصیت کا انتظار کرنا، میں نے کہا انشاء اللہ لیکن اس کے بعد پھر کبھی میں لوٹ کر وہاں نہیں گیا۔

حضرت ثعلبہ کا گناہ اور توبہ

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے مسلمانوں کے درمیان مواخاۃ قائم فرمائی تو حضرت سعید بن عبد الرحمٰن اور حضرت ثعلبہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا پھر آپ غزوۂ تبوک میں تشریف لے گئے تو سعید بن عبد الرحمٰن بھی ساتھ چلے گئے جب کہ گھر والوں کی حفاظت کے لیے اپنے بھائی ثعلبہ کو چھوڑ گئے چنانچہ وہ اہل خانہ کے لیے لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور کمر پہ پانی بھر کر لاتے ان کا یہ عمل اللہ تعالےٰ سے حصول ثواب کی خاطر تھا پس ایک دن ثعلبہ جونہی گھر میں داخل ہوئے تو ابلیس علیہ اللعنۃ پہنچ گیا اور ثعلبہ سے کہا کہ پردے کے پیچھے تو دیکھو! ثعلبہ نے پردہ اٹھایا اور اپنے بھائی سعید کی خوبصورت بیوی کو دیکھا تو صبر نہ کر سکے یہاں تک کہ گناہ میں ملوث ہو گئے، ابھا ابھی

Marfat.com

نے کہا اے ثعلبہ تو نے مجاہد فی سبیل اللہ بھائی کی عزت و آبرو کی کیا حفاظت کی؟ یہ سنتے ہی ثعلبہ واویلا کرنے لگا اور اپنی بربادی و ہلاکت کو پکارتا پہاڑ کی طرف بھاگ نکلا اور بلند آواز سے کہنے لگا یا اللہ تو تو ہی ہے اور میں میں ہوں، تو ہمیشہ بخشنے والا ہے اور میں ہمیشہ گناہ کرنے والا ہوں۔

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام غزوہ سے لوٹے تو تمام بھائیوں نے اپنے بھائیوں کا استقبال کیا مگر ثعلبہ اپنے بھائی سعید کے استقبال کو نہیں آئے تھے چنانچہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر جا کر بیوی سے پوچھا کہ میرے دینی بھائی ثعلبہ نے کیا کیا ہے کہ وہ استقبال کو نہیں آیا؟ بیوی نے کہا کہ اس نے خود کو گناہ کے سمندر میں پھینک دیا ہے اور وہ چیختا چلاتا پہاڑ کی طرف بھاگ گیا ہے، سعید اس کی تلاش میں نکلے تو دیکھا کہ وہ منہ کے بل ہاتھوں پر سر رکھے پڑا ہوا ہے اور زور زور سے کہہ رہا ہے! ہائے میری ذلت و رسوائی کہ میں نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے۔ سعید نے اس سے کہا اے میرے بھائی اٹھو اور بتاؤ کہ کس بات پہ یہ حالت ہو گئی ہے؟ ثعلبہ نے جواب دیا میں تیرے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا جب تک کہ تو میرے ہاتھوں کو میری گردن کے پیچھے غلاموں کی طرح نہ باندھ دے، چنانچہ سعید نے ایسا ہی کیا، ثعلبہ کی بیٹی خمصانہ بھی موجود تھی پھر وہ ثعلبہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر لے آئے جب حاضر خدمت ہوئے تو ثعلبہ نے کہا کہ میں اپنے غازی کی بیوی کے ساتھ گناہ کر چکا ہوں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا نکل جاؤ میرے پاس سے میرا دل چاہتا ہے کہ میں اٹھ کر تیرے بال کھینچ لوں! بھاگ جاؤ یہاں سے تیری توبہ قبول نہیں۔

چنانچہ ثعلبہ یہاں سے نکل کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دروازے پر

Marfat.com

آیا اور حاضر خدمت ہو کر اپنا جرم دہرایا اور پوچھا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا نکل جاؤ یہاں سے کہیں ایسا نہ ہو کہ تیری آگ مجھے بھی جلا دے میرے نزدیک توبہ کبھی قبول نہیں ہو سکتی، وہاں سے نکل کر یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پہ پہنچے اور خدمت میں حاضر ہو کر اپنا جرم بیان کیا اور پوچھا کہ کیا میری توبہ کی راہ ہو سکتی ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اسے یہ کہہ کر بھگا دیا کہ تیری توبہ کبھی بھی قبول نہیں ہو سکتی، یہاں سے نکل کر ثعلبہ نے اپنی بیٹی اور بھائی سے کہا کہ ان لوگوں سے تو میں مایوس ہو گیا ہوں لیکن امید ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مایوس نہیں فرمائینگے پھر وہ اپنی بیٹی کے ہمراہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے در اقدس پر حاضر ہوا آپ نے اسے بندھا ہوا دیکھا تو فرمایا تم نے مجھے جہنم کے زنجیر اور طوق یاد دلا دیئے ہیں، ثعلبہ نے عرض کیا میرے والدین آپ پر قربان ہوں اے اللہ کے نبی! میں اپنے بھائی کی بیوی کے ساتھ گناہ کر بیٹھا ہوں جبکہ وہ جہاد پر گیا ہوا تھا کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکل جا میرے یہاں سے تیری توبہ کبھی قبول نہیں ہو گی یہ سن کر ثعلبہ کی بیٹی نے کہا اے ابا جان اب نہ آپ میرے والد ہیں اور نہ میں آپ کی بیٹی ہوں! جب تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم تم سے راضی نہ ہو جائیں۔

پھر ثعلبہ چیختا پکارتا پہاڑ کی طرف بھاگ گیا اور پکار پکار کر کہنے لگا یارب میں عمر فاروق کی خدمت میں گیا تو وہ مجھے مارنے کے لیے تیار ہو گئے، میں ابوبکر صدیق کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے جھڑک دیا، میں علی کے پاس گیا تو انہوں نے بھی چلتا کر دیا، میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بھی مجھے مایوس فرما دیا اب اے میرے آقا و مولی تو میرے ساتھ کیا کرے گا؟

Marfat.com

میری دعا کے جواب میں ہاں فرمائے گا یا نہیں اگر تو نے نہیں فرمادیا تو ہائے میرے تباہی، میری بد بختی اور شقاوت۔ اور اگر تو نے ہاں فرمادیا تو میرے لیے یہ خوشی وسعادت ہوگی راوی کا بیان ہے کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں آسمان سے فرشتہ پیغام لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مخلوق کو میں نے بنایا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اللہ تعالےٰ نے ہی بنایا ہے، فرشتے نے عرض کیا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرے بندے کو خوشخبری سنادو کہ میں نے اسے بخش دیا ہے۔

یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثعلبہ کو کون لے کر آئے گا حضرت ابو بکر و حضرت عمر کھڑے ہو گئے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لے آئیں گے، حضرت علی اور حضرت سلمان فارسی کہنے لگے یا رسول اللہ اسے ہم لے آئیں گے آپ نے چاروں کو اجازت مرحمت فرمادی اور وہ اس سمت روانہ ہو گئے جدہر ثعلبہ گیا تھا۔ اثنائے راہ میں انہیں مدینے کا چرواہا ملا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تو نے ایک صحابی رسول کو یہاں دیکھا ہے؟ چرواہے نے کہا تم شاید اس کو تلاش کر رہے ہو جو جہنم کے خوف سے بھاگا بھاگا پھر رہا ہے، جواب دیا ہاں ہاں! تم ہمیں اس کا پتہ بتادو، چرواہے نے کہا کہ جب رات چھاجاتی ہے تو وہ اس وادی سے نکل کر اس درخت کے نیچے آجاتا ہے اور پھر بلند آواز سے چلاتا ہے ہائے میری ذلت و رسوائی میں نے اپنے رب کی معصیت کی ہے چنانچہ وہ دونوں ٹھہر گئے یہاں تک رات چھاگئی تو ثعلبہ اس درخت کے نیچے آکر سجدہ میں گر گئے اور رونے لگے جب اس کے رونے کی آواز سنی تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثعلبہ اٹھو بے شک اللہ رب العالمین نے تجھے بخش دیا ہے، یہ سن کر ثعلبہ نے کہا

Marfat.com

کہ میرے محبوب محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو کس حال میں چھوڑ آئے ہو؟ حضرت سلمان نے جواب دیا جیسا اللہ تعالٰے کو پسند ہے اور تجھے پسند ہے۔

غرض کہ جب حضرت بلال رضی اللہ تعالٰے عنہ نے نماز کے لیئے تکبیر کہی اسی وقت ہم مسجد میں داخل ہوئے اور آخری صف میں کھڑے ہو گئے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ تو اُس نے ایک چیخ ماری اور جب آپ نے پڑھا حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ تو اس نے دوسری چیخ ماری اور اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی، حضور علیہ السلام نماز سے فارغ ہو کر ثعلبہ کے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا اے سلمان اس پر پانی کے چھینٹے مارو! حضرت سلمان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اتنے میں اس کی بیٹی آ گئی اور عرض کیا یا نبی اللہ میرے والد کا کیا حال ہے؟ مجھے ان سے ملاقات کا شوق ہے، آپ نے فرمایا مسجد میں چلی جاؤ وہ گئی تو باپ کی لاش کو کپڑے میں ڈھکے ہوئے دیکھا اور سر پر ہاتھ رکھ کر افسوس وغم کا اظہار کیا اور کہا کہ ابا جان اب آپ کے بعد میرا کون ہو گا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خمصانہ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں تیرا والد بن جاؤں اور فاطمہ تیری بہن ہو، خمصانہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ، جب ثعلبہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو حضور علیہ السلام پیچھے پیچھے چلتے رہے یہاں تک کہ قبر کے نزدیک پہنچے تو آپ نے پنجوں کے بل چلنا شروع کر دیا جب واپس لوٹے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو پنجوں کے بل چلتے دیکھا ہے؟ فرمایا اے عمر میں سیدھا پاؤں نہیں رکھ سکتا تھا کیونکہ فرشتوں کی تعداد بہت زیادہ شریکِ جنازہ تھی۔

Marfat.com

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث باختلاف الفاظ روایت کی گئی ہے اور اسی واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے،، اور وہ[1] لوگ جو گناہ کر کے اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھیں تو وہ اللہ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں اور اللہ کے سوا کون ہے بخشنے والا، اور وہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں کہ ان کی جزا ان کے رب کی طرف سے بخشش ہے اور وہ جنت ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے اس میں وہ، اور بہت ہی صلہ ہے عمل کرنے والوں کے لیے،،

ابلیس کی عبرتناک موت

حضرت احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ میں مدینے گیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا حلقہ ہے اور حضرت کعب احبار لوگوں کو حدیث سنا رہے ہیں انہوں نے فرمایا جب آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا تو اللہ تعالٰے سے عرض کیا کہ میرا دشمن مجھے مردہ سمجھے گا تو خوش ہوگا جب کہ اسے طویل زندگی ملی ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تم تو جنت میں چلے جاؤ گے اور وہ ملعون اپنی طلب کی ہوئی مہلت تک زندہ رہے گا اور وہ اولین و آخرین کی موت کی

---

[1] وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

Marfat.com

مجموعی شدت چکھے گا پھر آدم علیہ السلام نے ملک الموت سے شیطان کی موت کی کیفیت پوچھی جب وہ بتانے لگا تو آدم علیہ السلام کہنے لگے اے اللہ تعالیٰ بس اتنا ہی مجھے کافی ہے۔

اتنا سن کر لوگوں نے مطالبہ کیا کہ اے ابو اسحاق اللہ تعالےٰ آپ پر رحم فرمائے ہمیں بتایئے کہ ابلیس کو موت کیسے آئی؟ انہوں نے انکار کیا مگر لوگوں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ جب دنیا کا آخری وقت ہو گا اور صور پھونکنے کا وقت قریب ہو گا، جب لوگ اپنے بازاروں میں کھڑے آپس میں لین دین پر جھگڑ رہے ہوں گے اور گفتگو کر رہے ہوں گے تو ایک بہت ہی زوردار دھماکہ ہو گا تو آدھی مخلوق بیہوش ہو جائے گی اور تین دن تک انہیں ہوش نہیں آئے گا اور باقی آدھی مخلوق عقل باختہ ہو جائے گی اور دہشت کے عالم میں اپنے پاؤں پر کھڑے رہ جائیں گے جیسا کہ بکری بھیڑیے کو دیکھ کر دہشت زدہ ہو جاتی ہے ابھی لوگ اسی حالت وہشت میں ہوں گے کہ ایک اور شدید ترین دھماکہ ہو گا جس کی آواز بجلی کی کڑک جیسی ہو گی یہ سنتے ہی زمین و آسمان کی تمام مخلوق مر جائے گی اور دنیا فنا ہو جائے گی کوئی آدمی، جن، شیطان، درندے، پرندے اور جانور زندہ نہیں بچیں گے پس یہ ہے وہ مہلت معلومہ جو اللہ تعالےٰ اور ابلیس کے درمیان تھی۔

پھر اللہ تعالےٰ ملک الموت، عزرائیل، سے فرمائے گا کہ میں نے اولین و آخرین کی تعداد جتنے تیرے مددگار پیدا فرمائے اور زمین و آسمان والوں کے برابر تیرے اندر قوت پیدا کی ہے، اور آج میں تجھے اپنے عتاب، غضب اور سختی کا لباس پہنا کر اپنے ملعون و مردود ابلیس کے پاس بھیج رہا ہوں اسے موت کا مزہ چکھاؤ، ابتدا سے آخر تک تمام انسانوں اور جنوں کی موتوں

Marfat.com

کی تمام سختیاں بلکہ اس سے بھی کئی گنا سختیں اس پر ڈال دو اور اپنے ساتھ ستّر ہزار زبانیہ فرشتوں کو بھی لے جاؤ جو کہ غیظ و غضب والے ہوں مگر ہر ایک زبانیہ کے پاس انگارے کی طرح گرم زنجیر ہو اور ایسی ہی شعلہ بار ستّر ہزار کنڈیوں سے اس کی بدبودار روح کو باہر کھینچ لو اور جہنم کے داروغہ کو کہو کہ وہ دوزخ کے دروازے کھول دے۔

پھر ملک الموت "عزرائیل" ایسی بھیانک شکل میں آئے گا کہ اگر ساتوں آسمان اور زمین والے اس کو دیکھ لیں تو بہت سے پگھل جائیں جب ملک الموت ابلیس کے نزدیک پہنچے گا تو اسے ایسا ڈانٹے گا کہ وہ بیہوش ہو جائے گا اور اس طرح خراٹے نکال رہا ہو گا کہ اگر مشرق و مغرب والے سن لیں تو اس کی بھیانک آواز سے بیہوش ہو جائیں، ملک الموت کہے گا اے خبیث ٹھہر، جتنے لوگوں کو تو نے گمراہ کیا ہے ان سب کی موت کا مزہ آج تجھے میں چکھاؤں گا کتنی عمر تو نے پائی ہے اور کتنے زمانوں کے لوگوں کو تو نے گمراہ کیا ہے اور کتنے زمانوں کے تیرے دوست جہنم میں پڑے ہوئے تیرا انتظار کر رہے ہیں اور اب یہ وہ وقت ہے جو تیرے اور تیرے رب کے درمیان طے تھا اور اب تو کہاں بھاگے گا تو شیطان مشرق کی طرف بھاگے گا مگر وہاں بھی ملک موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے پائے گا وہ سمندروں میں غوطہ لگائے گا مگر سمندر اسے باہر پھینک دے گا پھر وہ زمین میں بھاگتا پھرے گا اسے کہیں پناہ اور ٹھکانہ نہیں ملے گا آخر کار وہ دنیا کے درمیان میں حضرت آدم علیہ السلام کی قبر پہ کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا اے آدم میں تیری وجہ سے ملعون بنا کیا ہی اچھا ہوتا کہ تو پیدا ہی نہ ہوتا پھر ابلیس ملک الموت سے کہے گا کہ تو کس طرح کے عذاب میں مبتلا کر کے میری روح نکالنا چاہتا ہے؟ ملک الموت کہے گا

Marfat.com

جہنمیوں کے عذاب کی طرح اور اہل سقر کے پیالہ سے تیری روح قبض کروں گا۔

اس وقت ابلیس مٹی میں لوٹ پوٹ ہو رہا ہوگا اور مشرق سے مغرب کی طرف اور مغرب سے مشرق کی طرف بھاگے گا یہاں تک کہ جب اس جگہ پہنچے گا جہاں ملعون ہو کر اترا تھا وہاں زبانیہ فرشتوں نے کنڈیاں نصب کر رکھی ہوں گی، زمین انگارے کی طرح دہک رہی ہوگی اور یہ فرشتے اسے گھیریں گے اور کنڈیوں سے اسے نوکیں چبھائیں گے، جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اسی عذاب و عتاب میں رہے گا پھر حضرت آدم علیہ السلام سے کہا جائے گا ذرا اپنے دشمن کی حالت دیکھو اور دیکھو کہ کس شدت عذاب کے ساتھ موت کا مزہ چکھ رہا ہے جب یہ ابلیس کو دیئے گئے عذاب اور موت کو دیکھیں گے تو دونوں "حضرت آدم علیہ السلام و عزرائیل علیہ السلام" عرض کریں گے اے ہمارے رب بے شک آپ نے اپنی نعمت ہم پر پوری کر دی۔

اللہ سے جنت کا سودا

حضرت عبد الواحد بن زید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنی اسی مجلس میں بیٹھا تھا جس میں ہم جہاد کی تیاری کے لیے منصوبہ بنا رہے تھے میں نے اپنے دوستوں کو حکم دیا کہ پیر کے دن صبح وہ تیار رہیں اسی دوران ہماری مجلس میں بیٹھے ایک شخص نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی "بے شک[1] اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے" یہ سن کر پندرہ سال کا ایک لڑکا کھڑا ہو گیا اس کا والد فوت ہو گیا تھا اور کثیر مال ورثہ میں چھوڑ گیا تھا

---

[1] إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ۔

Marfat.com

اس نے کہا اے عبدالواحد! کیا واقعی اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے؟ میں نے کہا ہاں اے میرے دوست! لڑکے نے کہا میں تجھے گواہ بناتا ہوں اے عبدالواحد کہ میں نے اپنی جان اپنا مال جنت کے بدلے میں بیچ دیا ہے، میں نے اس سے کہا کہ تلوار کی کاٹ اس سے کہیں سخت ہے اور تو ابھی بچہ ہے اور مجھے ڈر ہے کہ تو صبر نہ کر سکے گا اور اس سودے سے عاجز آجائے گا مگر اس نے مجھے کہا اے عبدالواحد میں نے اللہ تعالےٰ کے ساتھ جنت کا سودا کیا ہے پھر کیسے عاجز آجاؤں گا میں تجھے پھر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے خود کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔

عبدالواحد کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے آپ پر شرم آنے لگی اور ہم نے کہا کہ اس بچے نے جو کچھ کیا ہے وہ ہم نہ کر سکے چنانچہ اس لڑکے نے ایک گھوڑا ہتھیار اور کچھ خرچہ رکھ کر باقی سب صدقہ کر دیا جب روانگی کا دن آیا تو سب سے پہلے وہی لڑکا ہمارے پاس آیا اور کہا السلام علیکم اے عبدالواحد میں نے سلام کا جواب دیا اور کہا تمہیں یہ سودا نفع دیگا پھر ہم روانہ ہوئے تو وہ بھی ہمارے ساتھ چلا، دن کو روزے رکھتا تھا اور رات کو کھڑے ہو کر ہماری خدمت کرتا، ہمارے جانوروں کو چراتا اور ہماری حفاظت کرتا تھا جب کہ ہم سو رہے ہوتے، جب ہم روم کی سرزمین پر پہنچے تو ایک دن بیٹھے تھے کہ ایک نوجوان کو آتے دیکھا جو کہہ رہا تھا ہائے میری مرضیہ آنکھوں کے شوق! میرے دوستوں نے کہا کہ اس لڑکے کو وسوسہ ہو گیا ہے یا پھر اس کی عقل ختم ہو گئی ہے جب وہ قریب آیا تو کہا اے عبدالواحد اب مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا مجھے عینائے مرضیہ کا شوق ہو گیا ہے، میں نے پوچھا دوست یہ عینائے مرضیہ کیا ہے؟ جواب دیا میں سو رہا تھا کہ خواب میں ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا کہ میرے ساتھ عینائے مرضیہ کی طرف چلو، لمحوں میں وہ مجھے ایک باغ میں لے گیا جس میں صاف

Marfat.com

شفاف تازے پانی کی ایک نہر تھی جس کے کنارے خوبصورت زیورات پہنے کچھ لڑکیاں کھڑی تھیں جب انہوں نے مجھے دیکھا تو بہت خوش ہوئیں اور کہنے لگیں کہ یہ عینائے مرضیہ کا شوہر ہے میں نے سلام کے بعد ان سے پوچھا کہ تم میں سے عینائے مرضیہ کون ہے؟ انہوں نے کہا وہ یہاں نہیں ہم تو اس کی کنیزیں ہیں تم سیدھے چلے جاؤ میں آگے بڑھ گیا تو دیکھا کہ دودھ کی نہر جاری ہے اس کے ذائقے میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہ نہر ایک ایسے باغ میں بہہ رہی تھی جس میں ہر قسم کی خوبصورتی موجود تھی وہاں میں نے ایسی حسین و خوبصورت لڑکیاں دیکھیں کہ بندہ فتنے میں پڑ جائے جب انہوں نے مجھے دیکھا تو خوش ہو کر کہنے لگیں اللہ کی قسم یہ ہے عینائے مرضیہ کا شوہر! میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور پوچھا کیا عینائے مرضیہ تم میں ہے؟ انہوں نے کہا اے اللہ کے دوست ہم تو اس کی کنیزیں ہیں آپ سیدھا آگے چلے جائیں میں آگے بڑھا اور شراب طہور سے جاری نہر دیکھی اور اس کے کنارے پر ایسی حسین و جمیل لڑکیاں دیکھیں کہ پہلے والی بھول گئیں میں نے سلام کے بعد ان سے پوچھا کہ عینائے مرضیہ تم میں ہے؟ کہنے لگیں نہیں! ہم تو اس کی کنیزیں ہیں آپ سیدھا چلے جائیں میں ایک اور نہر پر پہنچا جس میں شہد جاری تھا اور باغ میں ایسی خوبصورت لڑکیاں تھیں کہ میں پہلے والی سب لڑکیوں کو بھول گیا میں نے سلام کے بعد ان سے عینائے مرضیہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا ہم تو اس کی کنیزیں ہیں آپ سیدھا چلے جائیں پھر میں ایک خیمے کے پاس پہنچا جو موتیوں سے مرصع تھا اس کے دروازے پر ایک لڑکی تھی جس کی تعریف ناممکن ہے پس اس نے مجھے دیکھا اور خوشی کا اظہار کیا اور کہا اے عینائے مرضیہ یہ رہا تیرا شوہر

پھر میں آگے بڑھا اور خیمے میں داخل ہو گیا اور وہ ایک ایسے تخت پر بیٹھی تھی جو سنہری تھا اور اس پر یاقوت اور موتیوں کا جڑاؤ کام کیا ہوا تھا جب میں نے

Marfat.com

اسے دیکھا تو بس اسی میں ڈوب گیا اس نے کہا خوش آمدید اے اللہ کے دوست اب تیری تشریف آوری کا وقت قریب آگیا ہے، میں اس سے معانقہ کے لیے آگے بڑھا تو اس نے کہا رک جاؤ ابھی معانقہ نہیں ہو سکتا کیونکہ ابھی حیات دنیاوی کی روح تجھ میں باقی ہے پس آج انشاء اللہ تو کھانا ہمارے ساتھ کھائے گا اے عبدالواحد اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

عبدالواحد کہتے ہیں ابھی ہماری بات چیت ختم نہ ہوئی تھی کہ دشمن نے ہمیں جنگ کے لیے للکارا اور ہم نے اس پر حملہ کر دیا اور اس لڑکے نے بھی حملہ میں حصہ لیا میں نے گنا کہ اس لڑکے نے دشمن کے نو آدمی قتل کیے اور پھر وہ خود بھی شہید ہو گیا میں اس کے قریب سے گزرا تو دیکھا کہ وہ اپنے خون میں لت پت ہے پھر وہ زور سے ہنسا اور دنیا کو خیرباد کہہ گیا۔

راہب جریج پر تہمت

یزید بن خوشب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جریج راہب فقیہ ہوتا تو اسے علم ہوتا کہ ماں کے بلانے پر جواب دینا رب تعالیٰ کی عبادت "نفلی" سے افضل ہے راوی کہتا ہے میں نے کسی سے جریج راہب کا قصہ سنا ہے کہ وہ بنی اسرائیل میں نامور راہب تھا وہ اپنے گرجے میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول تھا کہ ایک دن اس کی ماں آئی اور اسے آواز دی مگر وہ نماز پڑھتا رہا اور جواب نہ دیا ماں نے کہا اللہ تعالےٰ کرے تجھے زانی عورت سے سابقہ پڑے، اسی گاؤں میں ایک عورت رہتی تھی وہ کسی ضرورت کے پیش نظر گھر سے نکلی تو ایک چرواہے نے اسے پکڑ لیا اور جریج کے گرجا کے پاس اس سے زیادتی کی، عورت حاملہ ہو گئی، اس گاؤں میں زنا کو

Marfat.com

حقارت آمیز جرم سمجھا جاتا تھا چنانچہ گاؤں میں اس عورت کا معاملہ کھل گیا جب وضع حمل ہوا تو بادشاہ کو خبر ملی کہ عورت نے ناجائز بچہ جنا ہے، بادشاہ نے بلا کر اس سے پوچھا کہ یہ بچہ کس کا ہے؟ عورت نے کہا جریج کا ہے اس نے مجھ سے زنا کیا تھا، بادشاہ نے اپنے ہرکارے اس کے پاس بھیجے تو جریج نماز پڑھ رہا تھا اس کو بلایا گیا جب اس نے جواب نہ دیا تو وہ لوگ اوزار لے کر آئے اور اس کا گرجا توڑ دیا اور اس کی گردن میں رسی ڈال کر اسے بادشاہ کے پاس لے آئے، بادشاہ نے اس سے کہا کہ تو خود کو عابد کہتا ہے اور لوگوں کی عزتیں برباد کرتا ہے اور زنا کرتا ہے؟ جریج نے کہا میں نے کیا کیا ہے؟ بادشاہ نے کہا تو نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، جریج نے انکار کیا مگر اس کی سچائی کو لوگوں نے تسلیم نہ کیا، اس نے قسم کھائی لوگوں نے پھر بھی جھٹلا دیا۔

جریج نے کہا کہ مجھے میری ماں کے پاس لے چلو تو وہ اسے اس کی والدہ کے پاس لے گئے جریج نے کہا اے اماں جان تو نے میرے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور بددعا کی تھی اور اللہ نے تیری بددعا کو قبول فرمالیا اور اب اللہ سے دعا کر کہ وہ مجھے اس عذاب سے نجات دے دے، اس کی ماں نے دعا کی اے اللہ اگر تو نے جریج کی گرفت میری بددعا پہ فرمائی ہے تو پھر میری دعا سے اسے نجات بخش دے، پھر جریج بادشاہ کے پاس لوٹ آیا اور کہا کہ وہ عورت اور اس کا بچہ کہاں ہے چنانچہ عورت اور اس کے بچے کو لایا گیا اور اس سے دوبارہ پوچھا گیا تو اس نے کہا ہاں یہی ہے وہ جس نے مجھ سے جرم کا ارتکاب کیا ہے پس جریج نے اس بچے کے سر پہ ہاتھ رکھا اور کہا کہ اس اللہ کے واسطے جس نے تجھے پیدا کیا ہے مجھے بتا کہ تیرا باپ کون ہے؟ چنانچہ وہ بچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بول پڑا اور کہا کہ فلاں چرواہا میرا باپ ہے جب عورت نے یہ

Marfat.com

سنا تو اس نے بھی اس بات کا اعتراف کر لیا اور کہا کہ واقعی اس نے سچ کہا ہے میں نے ہی جھوٹ بولا ہے اور فلاں چرواہے نے میرے ساتھ جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ عورت ابھی حاملہ تھی اور جریج نے اس سے کہا کہ تیرے ساتھ یہ جرم کہاں کیا گیا تھا؟ عورت نے کہا کہ تیرے درخت کے نیچے جو تیرے گرجا کے نیچے ہے، جریج نے کہا چلو اس درخت کے پاس! پھر اس درخت سے کہا کہ اپنے پیدا کرنے والے کے نام پہ مجھے بتا کہ اس عورت سے زنا کس نے کیا ہے؟ تو درخت کی ایک ایک شاخ نے جواب دیا بھیڑوں کے چرواہے نے! پھر اس نے عورت کے پیٹ پہ انگلی رکھ کر کہا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے؟ تو پیٹ کے اندر سے بچے نے پکار کر کہا بھیڑوں کا چرواہا چنانچہ بادشاہ نے جریج راہب سے معذرت کی اور کہا کہ مجھے اجازت دو کہ میں تیرا گرجا سونے سے بنا دوں جریج نے کہا نہیں، بادشاہ نے کہا چاندی سے بنوا دوں، جریج نے کہا نہیں البتہ مٹی کا بنوا دو جیسا کہ پہلے بنا ہوا تھا۔

شیر خوار بات کرنے والے

مہاجر بن مجاہد کہتے ہیں دودھ پیتے وقت بات کرنے والے چار بچے ہوئے ہیں ایک حضرت عیسٰی علیہ السلام دوسرا خندق والا بچہ تیسرا جریج راہب والا اور چوتھا حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے گواہی دینے والا بچہ جیسا کہ ارشاد باری ہے وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلٰوتهٗ وسلامہ علٰی اشرف المرسلین سیدنا محمد خاتم النبیین والمرسلین وَعلٰی آلہ واصحابہ وذریتہ اجمعین حسبنا اللہ ونعم الوکیل آمین۔

Marfat.com

باب
دعاؤ تسبیحات

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں اس شخص کا ضامن ہوں جو بیس آیات کی روزانہ تلاوت کرے ہر سرکش شیطان کے شر سے اور ظالم بادشاہ سے، عادی چور اور درندوں کے شر سے وہ اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے وہ بیس آیات یہ ہیں آیت الکرسی، سورۂ اعراف کی تین آیتیں، سورۂ صافات کی ابتدائی دس آیتیں، سورۂ رحمٰن کی دس آیتیں یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ سے لے کر فَلَا تَنْتَصِرَانِ تک اور سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں ہیں۔

تورات میں اسم محمد اور یہودی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں شام میں ایک یہودی تھا جو ہفتے کے دن تورات کی تلاوت کرتا تھا، اس نے تورات کھولی اور اس میں چار جگہوں پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف لکھی دیکھی تو اس نے وہ حصے پھاڑ کر جلا دیئے دوسرے ہفتے کو اس نے آٹھ مقامات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف لکھی دیکھی تو ان مقام کو بھی پھاڑ کر جلا دیا تیسرے ہفتے میں اس نے بارہ مقامات پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف لکھی دیکھی تو اس نے سوچا کہ اگر میں اسی طرح پھاڑتا رہا تو ساری تورات ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بن جائے گی۔

Marfat.com

چنانچہ اس نے اپنے دوستوں سے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ جھوٹا آدمی ہے (استغفر اللہ ونعوذ باللہ)، تیرے لیے بہتر یہ ہے کہ نہ تو اسے دیکھے اور نہ وہ تجھے دیکھے، یہودی نے کہا موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی تورات کی قسم تم مجھے اس کی زیارت سے نہیں روک سکتے، دوستوں نے اسے اجازت دیدی تو وہ سواری پر بیٹھا اور دن رات سفر کرتے کرتے جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچا تو سب سے پہلے اس کی ملاقات حضرت سلمان فارسی سے ہوئی حضرت سلمان چونکہ بہت ہی خوبصورت تھے ان کو دیکھ کر یہودی سمجھا کہ یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جبکہ حضور اکرم کا تین روز پہلے وصال ہو چکا تھا۔ حضرت سلمان نے روتے ہوئے بتایا کہ میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں یہودی نے کہا پھر محمد رسول اللہ کہاں ہیں؟ حضرت سلمان سوچ میں پڑ گئے کہ اگر میں اس سے کہتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے تو یہ لوٹ جائے گا اور اگر کہتا ہوں کہ موجود ہیں تو جھوٹ ہوگا، پھر کہا کہ چلو میں تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے پاس لے چلتا ہوں چنانچہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور تمام صحابہ کرام کو محزون و مغموم پایا، یہودی نے کہا السلام علیک یا محمد" صلی اللہ علیہ وسلم"، کیونکہ اس نے یہ سمجھا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان میں موجود ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سن کر زار وقطار رونے لگے اور پوچھا تو کون ہے؟ تو نے تو ہمارے زخموں کو ہرا کر دیا ہے لگتا ہے تو مسافر ہے اور تجھے معلوم نہیں کہ تین روز پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے ہیں۔

یہ سن کر یہودی نے چیخ ماری اور کہا ہائے میرا حزن وغم اور ہائے میرے سفر کی بے سودی! کاش میری ماں مجھے نہ جنتی اور اگر جنا تھا تو تورات نہ پڑھاتی، اگر میں تورات پڑھتا تو پھر اس میں محمد رسول اللہ کی تعریف و

Marfat.com

توصیف نہ پڑھتا اگر پڑھ لیا ہے تو پھر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھے زیارت ہوجاتی پھر پوچھا کہ یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود ہوں تو وہ مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و شان سے آگاہ فرمائیں کیونکہ تورات میں ان کا نام میں نے پڑھا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بے حد طویل القامت تھے اور نہ ہی پستہ قامت، سر اقدس گول تھا، کشادہ پیشانی اور آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں، پلکیں لمبی تھیں، جب تبسم فرماتے تو دندان مبارک سے روشنی نکلتی سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی، ہتھیلیاں گوشت سے بھری ہوئی تھیں، قدمین شریفین چوڑے تھے، کندھوں کی ہڈیاں چوڑی تھیں،

یہودی نے کہا تو نے سچ فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ بالکل ایسا ہی تورات میں مرقوم ہے، کیا آپ کا کوئی کپڑا ہے ؟ میں اسے سونگھنا چاہتا ہوں، جواب دیا ہاں! پھر فرمایا اے سلمان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جاؤ اور کہو کہ وہ اپنے والد گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ میرے پاس بھیج دیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے، حضرت بی بی فاطمہ کے دروازے پر جاکر آواز دی اے فخر الانبیاء و زین الاولیاء کے دروازے! عین اسی وقت اندر حضرت امام حسن اور امام حسین علیہما السلام رو رہے تھے، آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت بی بی فاطمہ نے پوچھا یتیموں کا دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے ؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں ہوں اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پیغام پہنچایا۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے والد کا جُبہ کون پہنے گا ؟ اس پر سلمان فارسی نے سارا واقعہ کہہ سنایا

تو آپ جبہ نکال کر لے آئیں جو سات جگہوں پر کھجور کے پتوں کے ریشوں سے

Marfat.com

پیوند زدہ تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لے کر اسے سونگھا پھر دیگر صحابہ نے سونگھا پھر یہودی نے لے کر سونگھا اور کہا کتنی بہترین خوشبو ہے بعد ازاں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پہ حاضر ہوا اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر عرض کیا یا اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو واحد، احد، فرد اور بے نیاز ہے اور یہ روضۂ انور والے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محبوب ہیں اور میں اس کی تصدیق کرتا ہوں پھر کہا اے اللہ اگر تو نے میرا اسلام قبول فرما لیا ہے تو ابھی میری روح کو قبض فرمالے اور وہ وہیں گر کر فوت ہو گیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسے غسل دے کر جنّت البقیع کے قبرستان میں دفن کیا اللہ تعالےٰ اس پر رحم فرمائے اور ہمیں صالحین کے گروہ میں اُٹھائے (آمین)

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com